

مَا أَكَلْنَا مِنَ الشَّيْءِ وَلَا شَرَبْنَا مِنْهُ إِلَّا بِحَسَنَاتٍ

مِسْكُوتُ الْمَضْبِجِ

لِلشَّيْخِ الْأَمِيرِ إِلَى الدِّينِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَشِيِّ التَّبْرُزِيِّ الرَّحْمَنِيِّ

جِلْد سَوَم

تَحْقِيقٌ وَنَظَرٌ ثَانِي

تَرْجَمَهُ وَتَشْرِيحُهُ

فَطَاوِصُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
فَاضِلُ إِسْلَامِكِ يُونَهُرِشِيِّ الْمَدِينَةِ النَّوْرَةِ

مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَادِقٌ بَيْتِ خَلِيلِ اللَّهِ

مَكْتَبَةُ حَمَّادِ بْنِ سَالِمٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

*** توجہ فرمائیں! ***

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

*** تنبیہ ***

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے ٹک جائیا کرو
(سُورَةُ الْجَنْشُرِ ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الإمام ابن الدین ابن ماجہ اللہ فیہ من رحمۃ اللہ علیہ ابن عبد البر بن ابی العاصم بن علی بن ابی شیبہ

جلد سوم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل اللہ

تحقیق و نظر ثانی

طنا ناصر محسن بن ابی الفتح

فاضل سناکھک یونیورسٹی لدھیانہ لاہور

ولحد تقسیم کار

ناشر

ڈسٹریبیوٹرز
ادارۃ الترجمہ
والثقافت

رحمت آباد (عاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

مکتبہ محمدیہ سائبر

پاک صحیفہ وطنی ضلع ساہیوال

243،9
شیرم



مکلوۃ المصاح	-----	نام کتاب
شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتیزی رحمہ اللہ	-----	تالیف
استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ	-----	ترجمہ و تشریح
حافظ ناصر محمود انور	-----	نظر ثانی
عبدالرحمان عابد	-----	طابع
موٹروے پر نٹنر	-----	مطبع
جنوری 2005	-----	طبع اول
600	-----	تعداد
مکتبہ حقانیہ	-----	ناشر
1- رو	-----	قیمت

المکتبہ حقانیہ

۹۹... جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

تھریں 16089.....

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب افیضیہ شیش ٹیل ٹاؤن لاہور

Ph.: 0092-042-7237184

7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

ملنے کے لیے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 * مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -
نعمانی کتب خانہ غزنی سٹریٹ فون: 7321865 * محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 * حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالقابل ٹیل پٹرول پمپ * رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار * ملک سنز - کارخانہ بازار

فیصل آباد

والی کتاب گھر اردو بازار 233089 * مدینہ کتاب گھر اردو بازار * مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

کوہراٹوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 * مکتبہ دارالسلام گنگیہ نوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229

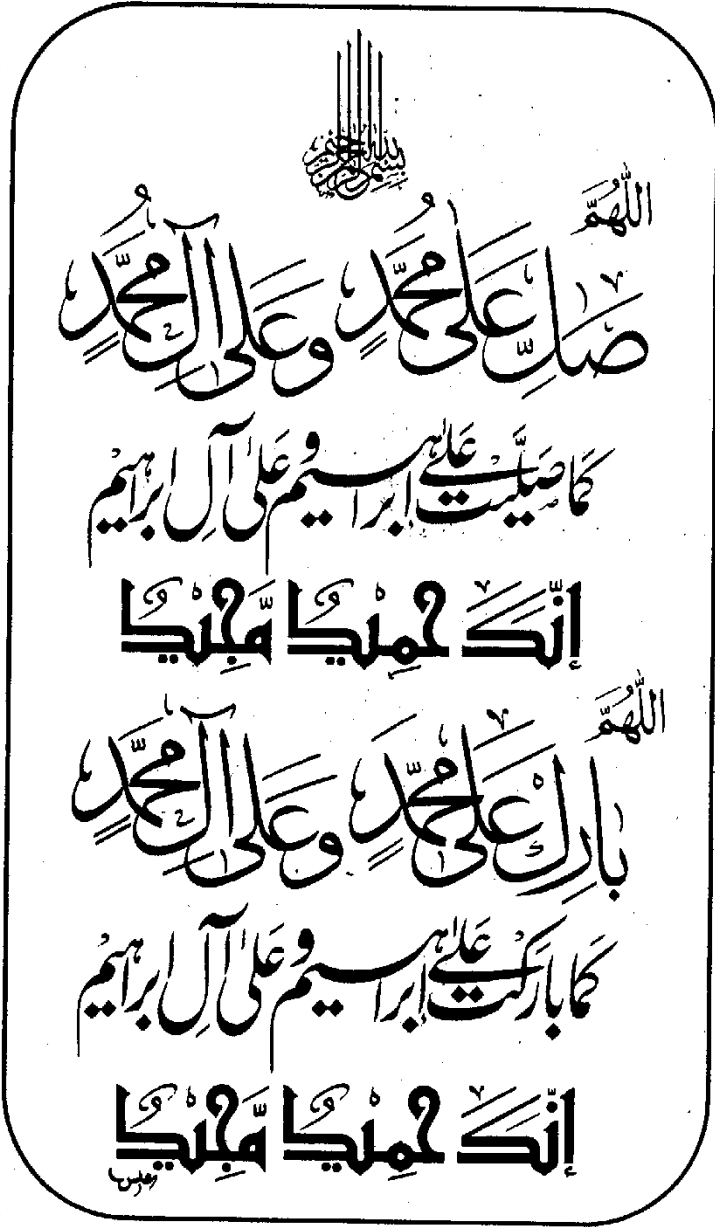
ملتان

مکتبہ تقسیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی بیٹکی محمد رفیق چٹس مایہ پور

چیمپہ وطنی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ أَوْ زِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنَّي نَبُتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ
وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ۝

(سورة الاحقاف ٣٦)

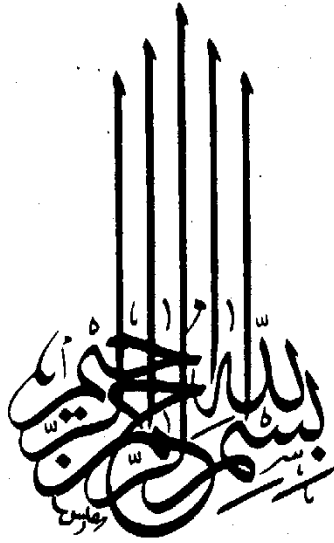
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۲	خلع اور طلاق کا بیان	۱۲		کِتَابُ النِّكَاحِ	
۸۰	اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں	۱۳	۱	نکاح کے مسائل	۱
۸۴	کفارہ میں مومن، غلام یا لوطی کے آزاد کرنے کا بیان	۱۴	۶	جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان	۲
۸۵	لعان کا بیان	۱۵	۱۵	نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان	۲
۹۶	عورت کے عدت گزارنے کا بیان	۱۶	۱۹	نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان	۳
۱۰۲	لوطی کے استبراء رحم کا بیان	۱۷	۲۷	ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے	۵
۱۰۳	اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان	۱۸	۳۶	بیویوں کے ساتھ محبت کرنے کا بیان	۶
۱۱۵	بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی گمداشت کا بیان	۱۹	۴۱	غلام اور لوطی کو آزاد کرنے کا بیان	۷
			۴۳	حق مر کا بیان	۸
			۴۷	دیسہ کا بیان	۹
	کِتَابُ الْعِتْقِ		۵۳	بیویوں کے ہاں شبِ باشی میں باری کا بیان	۱۰
۱۱۹	غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان	۲۰	۵۷	بیویوں کے ساتھ رہنے سنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان	۱۱
۱۲۲	مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو	۲۱			

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	وعدہ کا بیان		"	خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان	"
	كِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ			كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ	
۲۲۷	امارت اور قضاء کا بیان	۳۶	۱۲۸	تعمیر کھانے اور نذرین ماننے کا بیان	۲۲
۲۳۸	اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی	۳۷	۱۳۳	نذروں کا بیان	۲۳
	کتنی چاہیے	"			
۲۵۱	قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان	۳۸		كِتَابُ الْفِصَاصِ	
۲۵۷	حکام کے مشاہرات اور ان کو لٹنے والے	۳۹	۱۳۲	قصاص کا بیان	۲۴
	شمارف کا بیان	"	۱۵۶	دھوکوں کا بیان	۲۵
۲۶۲	فیصلوں اور شہادتوں کا بیان	۴۰	۱۶۵	جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں ان کا بیان	۲۶
	كِتَابُ الْجِهَادِ		۱۷۲	قسامہ کا بیان	۲۷
			۱۷۳	مردمیں اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان	۲۸
۲۷۳	جہاد کا بیان	۴۱		كِتَابُ الْحُدُوْدِ	
۳۰۱	جہاد کیلئے وسائل مہیا کرنے کا بیان	۴۲			
۳۱۲	سز کے آداب کا بیان	۴۳	۱۸۳	حدود کا بیان	۲۹
۳۲۲	کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں	۴۴	۲۰۰	چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان	۳۰
	اسلام کی دعوت دینے کا بیان	"	۲۰۷	حدود میں سفارش کا بیان	۳۱
۳۲۹	جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر	۴۵	۲۱۰	شراب پینے کی حد کا بیان	۳۲
۳۳۷	قیدیوں کے احکام کا بیان	۴۶	۲۱۳	اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی	۳۳
۳۳۷	امان دینے کا بیان	۴۷		ہے اس کیلئے بددعا نہ کی جائے	"
۳۵۱	غنائم کی تقسیم اور ان میں خیانت کا بیان	۴۸	۲۱۷	توزیر کا بیان	۳۴
۳۷۲	جزیرہ کا بیان	۴۹	۲۱۹	شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں	۳۵

نمبر	عنوان	نمبر	عنوان	نمبر
	جرائع بھانے وغیرہ کا بیان	۳۷۵	صلح کا بیان	۵۰
	کِتَابُ الْبَلْبَاسِ	۳۸۲	جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	۵۱
		۳۸۵	مال فنی کا بیان	۵۲
۴۶۸	لباس اور اس کے آداب کا بیان	۶۳		
۴۹۰	انگوٹھی پہننے کے احکام	۶۴	کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ	
۴۹۸	جوڑوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان	۶۵	شکار اور حلال جانوروں کا بیان	۵۳
۵۰۱	بالوں پر کٹھنی کرنے انہیں خوبصورت	۶۶	کتے کے احکام کا بیان	۵۴
	بنانے اور سنوارنے کا بیان	۴۰۳	ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن	۵۵
۵۲۱	تصویر بنانے اور اس کے استعمال وغیرہ کا بیان	۶۷	کا کھانا حرام ہے	"
	کِتَابُ الطِّبِّ وَالرَّفْقِ	۴۱۷	حقیقہ اور اس کے احکام	۵۶
۵۳۰	بیماریوں کا "ادویات" اور "دم" وغیرہ کے	۶۸	کِتَابُ الاطْعِمَةِ	
	ساتھ علاج کرنے کا بیان	"	کھانے پینے کے آداب کا بیان	۵۷
۵۳۸	نیک فال اور بد شگونی کا بیان	۶۹	سمنان نوازی کا بیان	۵۸
۵۵۳	کمانت کا بیان	۷۰	اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی	۵۹
	کِتَابُ الرُّقْيَا		اجازت کا بیان	"
		۴۵۳	مشروبات کے پینے کے آداب	۶۰
۵۶۰	خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر	۷۱	سندہ اور کجور سے تیار کردہ "نیز" کا بیان	۶۱
	وغیرہ کا بیان	"	برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور	۶۲



کِتَابُ النِّكَاحِ (نکاح کے مسائل)

الفصل الأول

۳۰۸۰- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ— فَلْيَنْزُوجْ؛ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ— فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۰۸۰ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح (کے اخراجات) کی استطاعت پائے وہ نکاح کرے اس لئے کہ نکاح نظر کو بچا کرتا ہے اور شرمگاہ کو تحفظ عطا کرتا ہے اور جو شخص اخراجات برداشت نہ کر سکے وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزے اس کی جنسی شہوت کو کچل دیں گے (بخاری، مسلم)

۳۰۸۱- (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ بْنِ مَطْعُونِ الْبُتَيْلِ— وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لِأَخْتِصِينَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۱ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو (نکاح سے) کنارہ کش رہنے کی اجازت نہ دی، اگر آپ اس کو اجازت عطا کر دیتے تو ہم بھی ہو جاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت : اسلام میں کسی شخص کے لئے خود کو بھی کرنے کی اجازت نہیں، اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے حدیث کے یہ الفاظ کہ ہم بھی ہو جاتے، کو ظاہر پر محمول نہ کیا جائے بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ ہم عورتوں سے کنارہ کش رہے اور تمہاری کی زندگی بسر کرتے۔ مظلوم ہوا کہ اسلام میں نکاح کرنا مستحب ہے لیکن اگر شہوت پر کنٹرول نہ ہو سکے تو فرض ہے (اللہ اعلم)

۳۰۸۲- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسْبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا؛ فَأَظْفَرُ بِذَاتِ الْيَدَيْنِ تَرَبَّتْ— بِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'چار باتوں کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کی رغبت کی جاتی ہے۔ اس کے مالدار ہونے کی بنا پر، اس کی خاندانی شرافت کے سبب، اس کی خوبصورتی کے پیش نظر اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (تیز فرمایا اگر) تو دیندار عورت کو نکاح میں لائے گا تو اللہ تجھے

بھلائی عطا کرے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: دیدار بیوی، اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر کے گی، خاوند کے مال کی حفاظت کرے گی، پاکدامنی سے ہم کنار رہے گی، گھر کے ماحول کو پاکیزہ رکھے گی، انشاء اللہ اس طرح گھرا من و سکون کا گواہ بنا رہے گا۔

۳۰۸۳- (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالحہ بیوی ہے (مسلم)

۳۰۸۴- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ نِسَاءٍ زَكِيَّةُ الْأَيْمَانِ صَالِحَاتُ قُرَيْشٍ، أَخْتَاهُ عَلِيٌّ وَوَلَدٌ - فِي صِغَرِهِ، وَأَزْعَاهُ عَلِيٌّ زَوْجٌ فِي ذَاتِ يَدِهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۰۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی سواری کرنے والی عورتیں یعنی عرب عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو چھوٹی اولاد پر قایت درجہ شفیق ہوتی ہیں اور خاوند کے مال کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتی ہیں (بخاری، مسلم)

۳۰۸۵- (۶) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضْرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، میں اپنے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد مردوں کے حق میں شدید ترین ضرر رساں فتنہ، عورتوں کے فتنہ کو سمجھتا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۰۸۶- (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنَى إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۸۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، بلاشبہ دنیا شیریں اور ہری بھری ہے اور بلاشبہ اللہ نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیا عمل کر رہے ہو؟ پس تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچے رہنا کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فتنے عورتوں کے سبب رونما ہوئے۔ (مسلم)

۳۰۸۷- (۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالِدَارِ، وَالْقَرْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «السُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ: فِي الْمَرْأَةِ،

وَالْمَسْكَنِ وَالذَّابَّةِ».

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، ”نحوست“ عورت، گمراہ گھوڑے میں ہے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ تین چیزوں میں نحوست ہے۔ وہ عورت، گمراہ چارپائے ہیں۔

وضاحت: بد اخلاق عورت، ایسا گمراہ جس کا پر دوسا بد اخلاق ہو اور وہ جانور جس کو نمائش کے لیے رکھا گیا ہو اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا ہو، نحوس ہیں (واللہ اعلم)

۳۰۸۸ - (۹) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا - كُنَّا قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٍ بِعُزْبٍ. قَالَ: «تَزَوَّجَتْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «أَبْكَرُ أَمْ تَيْبٌ؟» قُلْتُ: بَلْ تَيْبٌ - قَالَ: «فَهَلَّا يَكْرَأُ تَلَاعِبَهَا وَتَلَاعِبِكَ». فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمَهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لِبَلَاءِ أَيْ عِشَاءٍ لَكُنِّي تَمْتَشِطُ الشَّعْبَةَ - وَتَسْتَجِدُّ - الْمَعْيِيَةَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے جب ہم واپسی میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا ابھی نکاح ہوا ہے۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا نکاح ہو گیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا کنواری لڑکی سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ تو جب ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا ابھی رک جاؤ ہم عشاء (کی نماز) کے وقت داخل ہوں گے تاکہ پر آگندہ ہاتھوں والی عورتیں اپنے ہاتھوں کو سنوار لیں اور جن عورتوں کے خلوئے سفر میں رہے ہیں وہ اپنا منظر کریں یعنی پیل صاف کرنے کے لوازمات استعمال کر لیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: کنواری لڑکی سے نکاح کرنا مستحب ہے اس لیے کہ اس کا دل کسی شخص کے ساتھ مطمئن نہیں ہوتا جب کہ بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں خیال گزرتا ہے کہ شاید اس کا دل پہلے خلوئے کے ساتھ مطمئن ہو نیز جو شخص بے سفر ہو نکلے وہ اپنے گھر میں اچانک نہ آئے بلکہ پہلے اطلاع دے اور اگر سفر مختصر ہے تو اچانک گھر میں آنا درست ہے نیز خلوئے کے لیے عورت کا بیٹو سٹھکار کرنا اور صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا مستحسن عمل ہے (تتبع الرواة جلد ۲ صفحہ ۲)

الفصل الثانی

۳۰۸۹ - (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمَكَاتِبُ الَّتِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ -، وَالنَّابِجُ - الَّتِي يُرِيدُ الْعَفَافَ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۰۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں شخص ایسے ہیں جن کی اللہ عزوجل ضرور مدد فرماتا ہے۔ ایک وہ (ظلام) جس نے (آزاد ہونے کے لیے اپنے آقا سے) مکاتبت کر رکھی ہے اور وہ مکاتبت کی رقم لوا کرنا چاہتا ہے، دوسرا وہ جو زنا سے پہلو کے لیے نکاح کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اللہ کی راہ میں جلا کر دے والا ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۰۹۰- (۱۱) **وَعَنْهُ قَالَ:** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْجُوهُ؛ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۰۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تمہاری جانب ایسا شخص (کسی لڑکی کے بارے میں) مگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی اور اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کرو۔ اگر اس طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: امام بخاری نے عبد الحمید راوی کی وجہ سے حدیث کو غیر محفوظ قرار دیا ہے (المرجح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۹، طبقات ابن سعد جلد ۶ صفحہ ۲۳۰، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۶۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۰۹۱- (۱۲) **وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ - ؛ فَإِنَّ مَكَايِرَ بِكُمْ الْأُمَمِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محبت کرنے والی اور بچے بننے والی عورتوں سے نکاح کرو تاکہ میں دیگر امتوں پر تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کر سکوں (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: کسی لڑکی کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ بچے بنے گی اور خاوند کے ساتھ محبت کرے گی، اس کے قریبی رشتہ داروں کے احوال سے پتا لگایا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۰۹۲- (۱۳) **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:** قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ؛ فَإِنَّهُنَّ أَغْدَبُ أَقْوَاهَا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا - ، وَأَرْضِي بِالْيَسِيرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا.

۳۰۹۲: عبدالرحمن اپنے والد سے وہ اپنے واوا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں زبان ہوتی ہیں اور ان سے اولاد زیادہ ہوتی ہے اور وہ قلیل عیب پر خوش ہو جاتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۰۹۳- (۱۴) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ تَرَ لِلْمَتَحَابِّينَ مِثْلَ النِّكَاحِ».**

تیسری فصل: ۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کے رشتہ سے بڑھ کر کوئی چیز محبت کرنے والوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے والی نہیں ہے (ابن ماجہ)

۳۰۹۴- (۱۵) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ ظَاهِرًا مُطَهَّرًا؛ فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ».**

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چاہتا ہے کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو وہ پاکیزہ ہو، اسے چاہیے کہ وہ آزاد عورت سے نکاح کرے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن سلیمان اور کھدی بن سلیم ضعیف راوی ہیں (تفصیح الرواة جلد ۳ ص ۳)

۳۰۹۵- (۱۶) **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: «مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبْرَتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا...» رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ.**

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مومن اللہ کے بعد جو کچھ پاتا ہے اس میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں، جب اس کو حکم دیتا ہے تو وہ اس کی اطاعت کرتی ہے، جب اس کی جانب دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کر دیتی ہے، جب کسی کام کے لئے اس کے بھروسہ پر قسم کھاتا ہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے جہم اور خاوند کے مال کے بارے میں خاوند کی خیر خواہی کرتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عثمان بن ابی عاصمہ اور ان کے استاد علی بن یزید بن ابی زیاد دونوں ضعیف ہیں (البرج والتدبیر جلد ۶ صفحہ ۸۹۶، الضعفاء والمتروکین ص ۳۲، ضعیف ابن ماجہ ص ۳۳، میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۳۰، تقریب التہذیب جلد ۲ ص ۱۰)

۳۰۹۶- (۱۷) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ، فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي».**

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدمی دین کمال ہو جاتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ باقی دین کے بارے میں اللہ سے خوف کھائے (یعنی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید رقاشی اور جابر جعفی دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتدریل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۹، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴) نیز یہ حدیث تعدد طرق کی وجہ سے حسن ہے (مختلّوۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۰)

۳۰۹۷ - (۱۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَهَ أَيَسْرُهُ مُؤَنَةٌ... رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ وہ نکاح بہت برکت والا ہے جس میں اخراجات کم ہوں۔ (یعنی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمارت بن شیل راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

(جس لڑکی سے منگنی کرنے کا ارادہ ہے اس کو دیکھنے اور ستر کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۰۹۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «فَانظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۰۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میں انصار (قبیلہ) کی ایک لڑکی سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اسے دیکھ لینا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں عیب ہے۔ یعنی چھوٹی ہیں (مسلم)

۳۰۹۹ - (۲) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةَ الْمَرْءَةَ - فَتَنْتَعَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت دوسری عورت کے ساتھ (ایک کپڑے) میں جسم کو جسم کے ساتھ نہ ملائے اور نہ (اس کے جسم کو دیکھ کر) اس کے جسم کے اوصاف اس طرح اپنے خاوند سے بیان کرے گویا اس کا خاوند اس کا مشاہدہ کر رہا ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۰۰- (۳) وَهَنَّ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۱۰۰: ابو سعید (غدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیئے اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ نہ لیئے (مسلم)

۳۱۰۱- (۴) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَلَا لَا يَبِينَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ تَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا - أَوْ ذَا مَحْرَمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد کسی بیوہ عورت کے پاس تمنائی میں نہ بیٹھے البتہ خاوند یا اس کے محرم کو اجازت ہے (مسلم)

۳۱۰۲- (۵) وَهَنَّ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيَاكُمْ وَالِدُ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الْحَمْوُ؟ قَالَ: «الْحَمْوُ الْمَوْتُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، عورتوں کے ہاں تمنائی میں جانے سے بچو۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دیور کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے جواب دیا، دیور تو موت ہے یعنی اس کا تمنائی میں بھادج کے پاس بیٹھنا منع ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۰۳- (۶) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ إِسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَوْ غَلَامًا لَمْ يَحْتَلِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی (پچھنے) لگوائے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ اس کو سیکھی (پچھنے) لگائے جاڑے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ ابو طیبہ اُمّ سلمہ کا رضائی بھائی تھا یا ابھی بالغ نہ تھا (مسلم)

وضاحت: ڈاکٹر حکیم وغیرہ سے علاج کرانے میں عورتیں پردہ اتار سکتی ہیں (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۴- (۷) وَفَنَّ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۴: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا (مسلم)

وضاحت: عورتوں کو نیگے منہ گھر سے باہر نہیں لگانا چاہیے بالفرض اگر وہ نیگے منہ بازاروں میں پھر رہی ہیں تو مردوں کے لئے ضروری ہے کہ اراداً ان کی جانب نظر نہ اٹھائیں لیکن اچانک نظر مٹانا ہے (واللہ اعلم)

۳۱۰۵- (۸) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتَذِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ. إِذَا أَحَدُكُمْ أَعَجَبْتُهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُواقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عورت جب سامنے سے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب منہ پھیر کر جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں ہوتی ہے۔ تم میں سے کسی شخص کو جب کوئی عورت اچھی معلوم ہو تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے اس سے ہم بستری ہو۔ اس طرح اس کے دل سے اس عورت کا خیال نکل جائے گا (مسلم)

وضاحت: یعنی عورت کا آنا جانا اور مرد کا اس کو تارنا شیطان کو بھگانے کا موقع دیتا ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۱۰۶- (۹) فَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا - فَلْيَفْعَلْ» زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے بارے میں منگنی کا پیغام بھیجے تو اگر وہ اس کو دیکھ کر یہ اطمینان حاصل کر سکتا ہے کہ اس عورت میں نکاح کے لئے کوئی پرکشش بات موجود ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ضرور دیکھ لے (ابوداؤد)

۳۱۰۷- (۱۰) وَعَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خُطِبَتْ امْرَأَةٌ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «فَانظُرْ إِلَيْهَا؛ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۷: منیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کی جانب مکتلی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے حکم دیا، اس کو دیکھو، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہو (اور بعد میں پچھتانا نہ پڑے) (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۰۸- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعَجَبْتَهُ، فَأَتَنِي سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طَبِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْتَنِي - ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقِمِ إِلَى أَهْلِهَا؛ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر اچانک نظر پڑی وہ آپ کو اچھی لگی تو آپ اپنی زوجہ محترمہ سودہ کے ہاں گئے وہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے ہاں عورتیں تھیں۔ انہوں نے آپ کے لئے خلوت مہیا کر دی آپ نے اپنی شہوت کو پورا کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، جس شخص کو کوئی عورت پسند آئے تو وہ اپنی بیوی کے ہاں جائے بلاشبہ اس کے ہاں وہی کچھ ہے جو اس کے ہاں ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، عبد اللہ بن حلام راوی معروف نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵)

تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵)

۳۱۰۹- (۱۲) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَرْءُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو گھور گھور کر دیکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: یعنی اس کو اور اس کے زریعہ سے مردوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۱۰- (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ» - . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۱۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ دو ورنہ اس لئے کہ پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے اور دوسری نظر معاف نہیں ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۱۱- (۱۴) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوْجٌ أَحَدَكُمْ عَبْدَهُ أُمَّتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرے تو پھر وہ اس لونڈی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر نہ دیکھے (ابوداؤد)

۳۱۱۲- (۱۵) وَعَنْ جُرْهَدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْفَجْذَ عَوْرَةٌ...» رَوَاهُ الْيَتْرِمِيدِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۲: جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۱۱۳- (۱۶) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فِجْذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فِجْذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا، اے علی! اپنی ران عریان نہ کر اور کسی زندہ یا فوت شدہ کی ران نہ دیکھ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ حبیب نے عاصم سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶)

۳۱۱۴- (۱۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَعْمَرٍ، وَفِجْذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ، قَالَ: «يَا مَعْمَرُ! غَطِّ فِجْذَكَ؛ فَإِنَّ الْفِجْذَيْنِ عَوْرَةٌ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۱۴: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر معمر کے پاس سے ہوا اور اس کی دونوں رانیں برہنہ تھیں۔ آپ نے فرمایا، اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ اس لیے کہ ران تو شرمگاہ ہے (شرح السنہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البہانی نے ۳۱۱۲ - ۳۱۱۳ - ۳۱۱۴ تینوں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے البتہ احادیث ایک دوسری کو تقویت دے رہی ہیں (مکتبہ علامہ البہانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۳)

۳۱۱۵- (۱۸) وَقَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالتَّعْرَى؛ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوهُمْ» - وَأَكْرَمُوهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہ ہونے سے پرہیز کرو کیوں کہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہیں جو تم سے صرف اس وقت الگ ہوتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہو اور جب خاوند اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی شد ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۲)

۳۱۱۶- (۱۹) وَقَنَّ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِيمُونَةَ، إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْتَجَابًا مِنْهُ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ شخص تو نابینا ہے ہمیں دیکھتا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (احمد ترمذی ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اجنبی مرد کی جانب نگاہ اٹھائے اور اسے دیکھے جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا تھا کہ تو عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گزار، اس لئے کہ وہ نابینا شخص ہے تو وہاں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ عام عورتوں کے لئے جواز ہے کہ وہ مردوں کی جانب نگاہ اٹھا سکتی ہیں جبکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو لیکن ازواج مطہرات کے لئے جائز نہیں، ان کی یہ خصوصیت ہے اگر یہ حکم عام ہوتا تو پھر عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہوتا کہ وہ خود کو پردے میں رکھیں حالانکہ یہ حکم نہیں ہے نیز حدیث فاطمہ بنت قیس میں بھی فاطمہ کے لئے نظر اٹھا کر ابن ام مکتوم کو دیکھنے کا ذکر نہیں یا حدیث ام سلمہ کو فضیلت اور حدیث فاطمہ کو جواز پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۸)

۳۱۱۷- (۲۰) وَقَنَّ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْفَظْ عَوْرَتَكَ - إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ إِذَا - كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ - قَالَ: «فَاللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷: بہترین حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی شرمگاہ کو بیوی یا لوزی کے علاوہ چمپا کر رکھو۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر کوئی شخص نماز پڑھے؟ آپ نے جواب دیا، تو اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ ہونا جائز نہیں حالانکہ امام بخاری نے موسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام کے غسل کرنے سے استدلال کیا ہے کہ خلوت میں برہنہ ہو کر نماز درست ہے۔ مزید برآں ارشاد ربانی ہے۔ "لَقَدْ هَدَاهُمْ لِقَابِهِمْ" یعنی پیغمبروں کی سیرت کی اقتداء کرو ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ افضل یہی ہے کہ تنہائی میں بھی تمام کپڑے نہ اتارے، البتہ جواز ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۱۱۸ - (۲۱) وَهَنَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَأَةٍ - إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبِرْمَيْذِيُّ.

۳۱۱۸: عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کوئی مرد جب بھی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی)

۳۱۱۹ - (۲۲) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَلْجُوا عَلَيَّ الْمَغْيِبَاتِ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِّ» قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَمِنِّْي، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ؛ فَاسْلَمَ». رَوَاهُ الْبِرْمَيْذِيُّ.

۳۱۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن عورتوں کے خاندان گھر میں موجود نہیں ہوتے ان کے ہاں نہ جایا کرو۔ بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس طرح گھل مل جاتا ہے جیسے خون جسم میں جاری و ساری رہتا ہے ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی شیطان اسی طرح ہے؟ آپ نے جواب دیا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری اعانت کی ہے، پس میں اس سے محفوظ رہتا ہوں (ترمذی)

۳۱۲۰ - (۲۳) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّى فَاطِمَةَ بَعْبِدَ قَدَّ وَهَبَهُ لَهَا، وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رَجُلِيهَا، وَإِذَا عَطَّتْ بِهِ رَجُلِيهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَلَقَى قَالَ: «أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ، إِنَّمَا هُوَ أَبُوكَ وَعَلَامُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک غلام لے کر آئے، جس کو آپ نے اس کے لیے جبہ کیا تھا اور فاطمہ پر ایک چادر تھی جب وہ اس کے ساتھ اپنا سر ڈھانچیں تو چادر ان کے پاؤں تک نہ پہنچتی اور جب پاؤں ڈھانچیں تو ان کے سر تک نہ پہنچتی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا، فاطمہ! کچھ حرج نہیں، صرف تیرا والد اور تیرا غلام

ہے یعنی ان دونوں سے پردہ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: غلام اپنی مالکہ کو دیکھ سکتا ہے، اس سے پردہ نہیں لیکن اس کی مالکہ اس کی محرم نہیں جب غلام آزار ہو جائے تو وہ اپنی سابقہ مالکہ سے نکاح کر سکتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷-۸)

الفصل الثالث

۳۱۲۱- (۲۴) **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّتٌ - ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدَا الطَّائِفَ فَأَتَيْتِ أَدْلُكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعِ وَتُدْبِرُ بِسَمَانٍ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَلَا يَدْخُلُنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

تیسری فصل: ۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تھے جب کہ گھر میں ایک مخنث تھا اس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا، اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو تمہارے لئے طائف فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا، جو بیٹ کی چار شکون کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ شکون کے ساتھ جاتی ہے یعنی خوب موٹی تازی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مخنث تمہارے ہاں نہ آئیں (بخاری، مسلم) وضاحت: مخنث سے مقصود وہ لوگ ہیں جو پیدائشی طور پر نہ مرد ہیں نہ عورتیں بلکہ اخلاق، متشکو، حرکات و سکنات میں عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور کبھی تکلف کے ساتھ عورتوں کا لباس پہن لیتے ہیں اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اس لئے آپ نے انہیں گھروں میں آنے سے روک دیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۱۲۲- (۲۵) **وَعَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا، فَبَيْنَا أَنَا أُمْسِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخْذَهُ، فَرَأَيْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لِي: وَخُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ؛ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةَ رِوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بھاری پتھر اٹھایا میں چل رہا تھا کہ میری چادر نیچے گر گئی میں اس کو اٹھانہ سکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ سے کہا، چادر پہن لو ننگے بدن نہ چلو (مسلم)

۳۱۲۳- (۲۶) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ - أَوْ مَا رَأَيْتُ - فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی

(ابن ماجہ)

وضاحت: ابن ماجہ کی سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی جمول ہے اسی لئے بو صیری نے اس کی سند کو زوائد میں ضعیف قرار دیا ہے پس خاوند اور بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (آداب الزفاف علامہ البانی صفحہ ۳۲-۳۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۵۰)

۳۱۲۴- (۲۷) **وَمِنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَخَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَمْرَةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا».**
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۱۲۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان پہلی نظر میں اچانک کسی اجنبی عورت کے محاسن دیکھتا ہے اس کے بعد نظر نیچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی مطہاس کو وہ محسوس کرے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۳۶)

۳۱۲۵- (۲۸) **وَمِنْ الْحَسَنِ، مَرَسَلًا، قَالَ: بَلَّغْنِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۳۱۲۵: حسن سے مرسل روایت ہے اس نے بیان کیا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دیکھنے والے اور جس کی جانب دیکھا گیا ہے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسحاق بن نجیح مللی رلوی کذاب ہے (تتبیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸)

الأحوط النعینہ رقم ۳۰۵)

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

(نکاح میں ولی اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۲۶- (۱) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيْمُ - حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحَ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ».** قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۱۲۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر دیدہ عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے صریح زبانی اجازت نہ لے لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح نہ کرایا جائے جب تک اس سے اجازت طلب نہ کی جائے۔ صحابہ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اس سے اجازت حاصل کرنا کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کا خاموش رہنا اجازت ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۲۷- (۲) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْأَيْمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا»...** وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «الْيَتِيمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا» وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «الْيَتِيمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَأْذَنُ أَبْوْهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری عورت سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، یتیم عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اس کا والد اجازت طلب کرے اور اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کی اجازت ہے (مسلم)

۳۱۲۸- (۳) **وَمَنْ خُنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ يَتِيمٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَزَدَتْ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحُ أَبِيهَا.**

۳۳۸: خنساء بنتِ خذام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جب کہ وہ بیوہ تھی۔ اس نے اس کو پسند کیا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کے نکاح کو صحیح کر دیا (بخاری) اور ابن ماجہ میں ہے کہ اس کے والد کے (کینے ہوئے) نکاح کو صحیح کر دیا۔

۳۱۲۹ - (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سُبَيْعِ بْنِ سَيْنَانَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ بَسْبَسِ بْنِ سَيْنَانَ، وَلَعِبْتُهَا مَعَهَا، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَامَةَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح کیا، تو وہ سات برس کی تھی اور جب اس کی رخصتی ہوئی تب اس کی عمر نو برس تھی اور اس کی گڑیاں اس کے ساتھ تھیں اور جب آپ فوت ہوئے تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۳۰ - (۵) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۱۳۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبات سے اس کے زیادہ قریب ہے۔ ذوی الارحام ولی نہیں بن سکتے اور کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کرا سکتی نیز عورت سے بھی اجازت ضروری ہے بلکہ اس کا استحقاق مقدم ہے اور ولی کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ اتفاق کرے (تنفیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۱۳۱ - (۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحْمَلَتْ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اسْتَجَبَرُوا - فَالْسلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہم بستری ہو

گیا تو عورت جن مہر کی مستحق ہے کیونکہ اس خاوند نے اس عورت سے مباشرت کر لی اور اگر عورت اور اس کے اولیاء میں اختلاف رہتا ہو جائے تو حاکم وقت ایسی عورت کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۳۲ - (۷) **وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَالْبَغَايَا اللَّاتِي بُنُكْحَنَ أَنْفُسُهُنَّ بِغَيْرِ نَيْتَةٍ. وَالْأَصْحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۳۱۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں زانیہ ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کراتی ہیں۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے (ترمذی)

۳۱۳۳ - (۸) **وَمِنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْتَمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهِيَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ.**

۳۱۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کنواری یتیم بچی کے نکاح کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر زیادتی نہ کی جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۱۳۴ - (۹) **وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى.**

۳۱۳۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵ - (۱۰) **وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرتا ہے وہ زانی ہے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

الفصل الثالث

۳۱۳۶ - (۱۱) **مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «إِنْ جَارِيَةٌ بَكَرَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتَ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ»... فَخَيْرُهَا النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

تیسری فصل : ۳۱۳۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری بالغ لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے جبکہ وہ اس نکاح کو بنظر کراہت دیکھتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (ابوداؤد)

۳۱۳۷- (۱۲) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزُوجِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ، وَلَا تَزُوجِ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا».** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۳۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے نیز اپنا نکاح بھی نہ کرے۔ وہ عورت زانیہ ہے جو خود (بلاولی) اپنا نکاح کرائی ہے (ابن ماجہ) وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۱۳۵)

۳۱۳۸- (۱۳) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدْبَهُ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاصَابَ إِثْمًا؛ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ».**

۳۱۳۸ : ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب وہ بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے اگر بلوغت کے بعد اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان) وضاحت : علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث الضعیفہ جلد ۲ صفحہ ۶۳)

۳۱۳۹- (۱۴) **وَمَنْ عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ: مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ عَشْرَةَ سَنَةٍ وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاصَابَتْ إِثْمًا، فَإِثْمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُمَا السَّيْهَقِيُّ فِي «شُعْبِ الْإِيمَانِ».**

۳۱۳۹ : عمر اور انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تورات“ میں تحریر ہے کہ جس شخص کی بیٹی ۱۰ سال کی ہو گئی اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ کی مرتکب ہوئی تو گناہ اس کے والد پر ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

(نکاح کے اعلان، خطبہ اور شرائط کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۴۰- (۱) **عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ حَتَّىٰ بَنَىٰ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِنِّي؛ فَجَعَلَتْ جُوزِيْرَاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالذَّفِ وَيَنْدُبْنَ مِنْ قَبْلِ مَنْ أَبَائِي يَوْمَ يَذِرُ، إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدِي. فَقَالَ: «دَعْنِي هَذِهِ، وَقَوْلِي بِالذَّنْبِ كُنْتُ تَقُولِينَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

پہلی فصل: ۳۱۴۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جیسے تم مجھ سے (دور) بستر پر بیٹھے ہو تو ہاں ہی چھوٹی عمروالی لڑکیوں نے دف بجا کر شروع کر دی اور جنگ بدر میں میرے جو باپ دادا قتل ہو گئے تھے ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اچانک ان میں سے ایک لڑکی نے کہہ دیا، ہم میں اللہ کا پیغمبر ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کلمات کو نہ کہیں اور جو کلمات پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہیں (بخاری)

وضاحت: دف کے ساتھ گھنگھروں نہ تھے نیز یہ انصاری لڑکیاں بالغ نہ تھیں اور فوت شدہ لوگوں کے محاسن کے ذکر میں کچھ قباحت نہیں اور جب انہوں نے نبی کے بارے میں اس خیال کا اظہار کیا کہ آپ کل کی باتوں کا علم رکھتے ہیں تو آپ نے روک دیا اس لئے کہ غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے نیز دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کیا جاسکتا ہے اور موسیقی کے بغیر جائز اشعار بھی گائے جاسکتے ہیں نیز امام بھی شادی بیاہ کی تقریبات میں شرکت کر سکتا ہے۔ ربیع بنت معوذ نے خالد بن ذکوان کو حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم میرے بستر پر بیٹھے ہو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کہانی کہتے ہیں کہ ربیع بنت معوذ نے خالد بن ذکوان سے یہ حکایت پر دے میں کسی یا پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کہی تھی۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸)

۳۱۴۱- (۲) **وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: زُفْتُ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری مرد کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبی نے فرمایا، کیا تمہارے ساتھ گانے بجانے والی نہیں تھی کیونکہ انصار دف بجانے اور اشعار کہنے کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

وضاحت: ہاں، سارنگی، ہارمونیم اور ناچنا آلات بجانا جائز نہیں۔ عشقیہ اور فحش اشعار کہنا بھی جائز نہیں

البتہ نکاح کا اعلان کرنا ضروری ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۲ - (۳) وَصَهَا ، قَالَتْ : تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ ، وَبَنِي بَنِي فِي شَوَّالٍ ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحْظَىٰ عِنْدَهُ مِنِّي ؟ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۳۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں نکاح کیا اور میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی تھی جو مجھ سے زیادہ حضور کے ہاں خوش نصیب ہو؟ (مسلم)

وضاحت : زمانہ جاہلیت میں شوال کے مہینہ میں نکاح کرنے کو بے برکت سمجھا جاتا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا رد کر رہی ہیں اور اس کو غلط قرار دے رہی ہیں۔ عائشہ کا مقصود یہ ہے کہ اگر شوال میں نکاح کرنا منحوس ہوتا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اتنی قدر و منزلت حاصل نہ ہوتی (واللہ اعلم)

۳۱۴۳ - (۴) وَهَنَّ عُقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُؤْفُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۳۳ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شروط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کی لائق وہ شرط ہیں جن کے سبب تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا یعنی نکاح کے موقع پر طے کی گئیں شرائط (بخاری، مسلم)

وضاحت : البتہ وہ شرطیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں انہیں پورا نہ کیا جائے "کتاب البوع" میں ابو داؤد کے حوالہ سے صحیح حدیث ذکر ہو چکی ہے جس میں وضاحت ہے کہ مسلمان اپنی شرائط پر ہیں البتہ وہ شرائط جائز نہیں جو حلال کو حرام بنائیں یا حرام کو حلال بنائیں۔

۳۱۴۴ - (۵) وَهَنَّ ابْنُ مَرْبُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَيَّ حِينَ يَنْكِحُ أَوْ يَتْرُكُ » . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۳۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی معنی پر معنی کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پہلے معنی کا پیغام بھیجنے والا نکاح کرے یا معنی کو ختم کر دے (بخاری، مسلم)

وضاحت : اگر پہلے شخص نے نکاح کر لیا تو دوسرے انسان کی امید ختم ہو گئی اور اگر پہلا معنی کو ختم کر دے تو دوسرے انسان کے لئے معنی کا پیغام بھجوانا درست ہے اگر پہلے شخص کی معنی ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوئی تو اس کے علاوہ لوگ بھی معنی کا پیغام بھجوا سکتے ہیں۔ ہاں! اگر معنی پختہ ہو جائے تو پھر دوسرے انسان کے لئے معنی کا پیغام بھیجنا شرعاً درست نہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۱۴۵- (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتَيْهَا- لِيَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا-، وَلَتَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت اپنی بہن یعنی پہلی بیوی کی طلاق کا مطالبہ اس نیت سے نہ کرے کہ اس کے حصہ کا رزق بھی اسے مل جائے بلکہ اس کی موجودگی میں نکاح کرے کیونکہ اس کو بس وہی کچھ ملے گا جو اس کی تقدیر میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۱۴۶- (۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «لَا شِغَارٌ فِي الْإِسْلَامِ».

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح بڑے سے منع کیا اور نکاح بڑے سے ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اس کو اپنی بیٹی کا نکاح دے اور دونوں نکاحوں میں حق ہرنہ ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ "اسلام میں نکاح بڑے سے نہیں ہے" (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود لفظ "شِغَار" کی تشریح ابن عمرؓ نے کی ہے بہر حال یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ اس سے بچیاں ہر سے محروم رہتی ہیں اگر مرتدین ہو اور اس میں کسی بیٹی ہو تب بھی نکاح درست نہیں اس لیے کہ ایک شخص اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دیتا ہے کہ دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے بیٹے کو دے (واللہ اعلم)

۳۱۴۷- (۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ - يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ "متعہ" کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے، خیر کے دن منع فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: نکاح متعہ سے مراد نکاح موت ہے فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا جمہور صحابہؓ بھی اس کی حرمت کے قائل ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴)

۳۱۴۸- (۹) وَعَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۳۸: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن نکاح متہ کی رخصت دی، پھر آپ نے اس سے منع فرمایا (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۴۹- (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ، وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ، قَالَ: التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ: «وَالْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ». وَالتَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَبِقُرْآنِ ثَلَاثِ آيَاتٍ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تَقَاتِبَهُ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾. ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ. وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَفِي جَمَاعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ» وَبَعْدَ قَوْلِهِ: «مَنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا» وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوَى فِي شَرْحِ السَّنَةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ.

دوسری فصل: ۳۱۳۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ”نماز کے تشہد“ اور ”تشہد فی الحاجہ“ کی تعلیم دی۔ آپ نے فرمایا، نماز کا تشہد یہ ہے ”تمام قولی“ بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اسے پیغمبر تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اس کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی مجھ پر حق نہیں، سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں“ اور تشہد فی الحاجہ ”یعنی خطبہ حاجت“ یہ ہے ”تمام حمد وثناء اللہ کے لئے ہے، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کے شر سے پناہ مانگتے ہیں جس شخص کو اللہ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں“ اور تین آیات تلاوت کرے پہلی آیت (جس کا ترجمہ ہے) ”اے مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ دوسری آیت (جس کا ترجمہ ہے) ”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا، اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے اور اللہ سے، جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو، ڈرو اور قطع رحمی سے بچو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تیری آیت (جس کا ترجمہ ہے) ”اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمائشوں کی فرمائشوں سے ڈرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا“ (اُحْمَدُ، تَرْغَبُ، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، داری) اور جامع ترمذی میں سفیان ثوری نے تین آیات کی نشاندہی کی ہے اور ابن ماجہ نے ”إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ“ کے بعد ”نَحْمَدُ“ اور ”مِنْ شَرِّهِمْ أَوْفَيْسًا“ کے بعد ”وَمِنْ نِّيَابِ أَعْمَلَانَا“ زیادہ بیان کیا ہے اور داری نے ”عَلِيمًا“ کے بعد اضافہ کیا ہے کہ بعد ازاں ضرورت کے مطابق کام کرے اور ”شرح السنہ“ میں ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ نکاح یا کسی اور ضرورت کے موقع پر یہ خطبہ پڑھے۔

وضاحت: علامہ البانی نے خطبہ الحاج کے عنوان سے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس میں اس کے جملہ طرق اور الفاظ کو بیان کیا ہے۔

۳۱۵۰- (۱۱) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ حُطْبِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشْهَدُ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَدْمَاءِ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.**

۳۱۵۰: ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس خطبہ میں تشہد کا ذکر نہیں ہے وہ خطبہ کلمے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

۳۱۵۱- (۱۲) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ - لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ»... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۳۱۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں ”الحمد لله“ نہیں ہے وہ کام برکت سے خالی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ارواء الغلیل صفحہ ۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳۶)

۳۱۵۲- (۱۳) **وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْلِنُوا هَذَا الْبَيْكَاخَ، وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَصْرِبُوا عَلَيْهِ بِالذُّفُوفِ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۳۱۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کرو اور نکاح کے موقع پر دف بجاد (تردی) امام تردی نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن میمون انصاری کو امام تردی نے ضعیف اور امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال، جلد ۳ صفحہ ۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۱۵۳- (۱۴) وَهَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَضَّلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالذَّفُّ فِي النِّكَاحِ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۳: محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، حلال اور حرام کے درمیان امتیاز، نکاح کا اعلان کرنے اور نکاح کے وقت دف بجانے سے ہوتا ہے (احمد، تردی، نسائی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث میں "صوت" سے مقصود یہ ہے کہ معاشرہ میں اس کی شہرت کی جائے نیز دف بجا کر اعلان کرنا درست ہے، ذمحل بجانا ناجائز ہے۔ ذمحل کی حدیث کا ذکر صحیح نہیں۔

۳۱۵۴- (۱۵) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَا تَعْنِينَ؟ فَإِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُجْبُونَ الْغِنَاءَ». رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ.

۳۱۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری تولیت میں انصاری لڑکی تھی، میں نے اس کا نکاح کرا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! گانے کا انتظام کیوں نہیں کرتی، قبیلہ انصار کے لوگ تو گانے کو پسند کرتے ہیں (صحیح ابن حبان)

۳۱۵۵- (۱۶) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ -، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَهْدَيْتُمُ الْمَتَاةَ؟» - قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ «أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُعْنِي؟» قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزْلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قرابت دار انصاری لڑکی کا نکاح کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف لائے آپ نے دریافت کیا، تم نے لڑکی کی رخصتی کر دی ہے؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے اس کے ساتھ گانے والیوں کو بھیجا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفی میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترغیب دلاتے ہوئے) فرمایا، انصاریوں کا گانے کی جانب میلان ہے، کاش! تم اس کے ہمراہ ایسی جماعت کو بھیجتیں جو یہ گیت گاتی۔ ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، ائح اور ابو زہیر کا ابن عباس سے سماع ثابت نہیں۔ (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۶، ارواء الغلیل ۱۹۹۵، احادیث ضعیفہ ۲۹۸)

۳۱۵۶- (۱۷) وَهَنَّ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَانٌ، فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ؛ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّشَائِي، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت کا نکاح دو بیوی کرا دیں تو وہ پہلے نکاح والے کی ہوگی اور جو شخص کسی چیز کو دو شخصوں کے پاس بیچتا ہے تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، سمرہ سے حسن روایت کرتے ہیں جبکہ حسن کا سمرہ سے سماع ثابت نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۳)

الفصل الثالث

۳۱۵۷- (۱۸) وَهَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا نَعَزُّو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِمِي؟ فَهَنَّا عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمْتِمَ، فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثُّوبِ إِلَى أَجْلِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

تیسری فصل: ۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے، ہمارے ساتھ ہماری عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے آپ سے پوچھا؟ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع کیا بعد ازاں آپ نے ہمیں منع کرنے کی اجازت دی چنانچہ ہم میں سے بعض لوگ معین وقت تک کے لئے کپڑا بطور مہروں کر ایک عورت سے نکاح کرتے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "۱۔ مومنو! جو عمدہ چیزیں اس نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ سمجھو" (بخاری، مسلم)

۳۱۵۸ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتَمَعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يُرَى أَنَّهُ يُقِيمُ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ، وَتُصَلِّحُ لَهُ شَيْئًا - حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ .. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فُرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شروع اسلام میں متہ جائز تھا، ایک شخص کسی شہر میں آتا وہاں اس کی جان بچان نہ ہوتی تو وہ کسی عورت سے اتنے عرصہ کے لئے نکاح کر لیتا جب تک وہ وہاں اقامت پذیر رہنے کا خیال کرتا چنانچہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لئے کھانے پکانے کا اہتمام کرتی جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”مگر بیویاں اور لونڈیاں جائز ہیں“ تو ابن عباس نے کہا کہ ان دونوں کے علاوہ سب شرمگاہیں حرام ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں سوئی بن عبیدہ راوی ضعیف ہے نیز فتح مکہ کے موقع پر آپ نے متہ کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا (احادیث صحیحہ صفحہ ۳۸۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۰)

۳۱۵۹ - (۲۰) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ قَرْظَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارِ بُعَيْتَيْنِ، فَقُلْتُ: أَيُّ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلِ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ؛ فَإِنَّهُ قَدْ رُحِّصَ لَنَا فِي اللَّهِوَ عِنْدَ الْعُرْسِ. زَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۱۵۹: عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نکاح کی مجلس میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے ہاں جانا ہوا وہاں کچھ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں میں نے ان سے کہا، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف اور غزوة بدر میں بھی شرکت کا اعزاز حاصل ہے، یہ آپ کے سامنے کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا، اگر آپ پسند کریں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور گانا سنیں اور اگر جانا پسند کریں تو چلے جائیں اس لئے کہ ہمیں نکاح کے موقع پر گانے بجانے کی اجازت عطا کی گئی ہے (نسائی)

وضاحت: ایچھے اشعار کے ساتھ بغیر موسیقی کے گانا جائز ہے۔ عشقیہ اشعار جن میں حسن و جمال کے مناظر کی عکاسی ہو اور فسق و فجور کی جانب میلان ہو اور جن کے سننے سے شہوت میں اشتعال رونما ہو وہ ناجائز ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

(ان عورتوں کا بیان جن سے نکاح حرام ہے)

الفصل الأول

۳۱۶۰- (۱) **فَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل: ۳۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورت اور اس کی پھوپھی، عورت اور اس کی خالہ بیک وقت نکاح میں انہیں نہیں ہو سکتیں (بخاری، مسلم) وضاحت: معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے عموم کو خبر واحد کے ساتھ خاص کرنا درست ہے اس لئے کہ قرآن پاک میں جن محرمات کا ذکر ہے ان میں خالہ، بھانجی کے جمع کرنے کی حرمت کا ذکر نہیں ہے (رح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۳۴)

۳۱۶۱- (۲) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں (بخاری)

وضاحت: نسب کی وجہ سے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھینجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اور قرآن پاک کی نص کے لحاظ سے رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے بھی نکاح حرام ہے ان کے ساتھ ساتھ رضاعی بیٹی، رضاعی پھوپھی، رضاعی خالہ، رضاعی بھینجی اور رضاعی بھانجی سے بھی نکاح حرام ہے نیز خیال رہے، حرمت کا تعلق رضاعی ماں کے اقارب کے ساتھ ہے وہ رضاعی بیٹے کے بھی اقارب ہیں جبکہ رضاعی بیٹے کے نسبی اقارب کا رضاعی ماں کے ساتھ حرمت کا تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک کی نص کے مطابق خورشدا من، بیوی کی پہلے خاندان سے لڑکی، صلبی بیٹوں کی بیویوں اور دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی محرمات میں سے ہے (واللہ اعلم)

۳۱۶۲- (۳) **وَعَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكَ فَأَذِنِي لَهُ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يَرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ» وَذَلِكَ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی بچا نے میرے ہاں آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اس کو اجازت دینے سے انکار کیا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ حیرا بچا ہے اس کو اجازت دے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے دودھ عورت یعنی اس کی بھانجی نے پلایا ہے، مرد یعنی اس کے بھائی نے نہیں پلایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حیرا بچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے۔ یہ واقعہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد کا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابو داؤد میں وضاحت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرا رضاعی بچا ”فلح“ میرے گھر آیا تو میں نے اس سے پردہ کیا۔ اس نے کہا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں جب کہ میں آپ کا بچا ہوں۔ میں نے دریافت کیا، کیسے؟ اس نے بتایا کہ میرے بھائی کی بیوی نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ عائشہ نے کہا، مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے اس کے خاندان نے تو دودھ نہیں پلایا (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۳۱۶۳- (۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْرَةً؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فِتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ. فَقَالَ لَهُ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْرَةَ أُخْتِي مِنَ الرُّضَاعَةِ؟ وَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے بچا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں گے؟ وہ قریش کی خوبصورت ترین جوہن لڑکی ہے؟ آپ نے اس سے کہا، کیا تجھے علم نہیں کہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے (اور وہ میری رضاعی بیٹی ہے) اور اللہ نے رضاعت سے وہ رشتے حرام کر دیئے ہیں جو نسب سے حرام ہیں (مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حمزہ کو ابو جہل کی لوی بیٹی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (واللہ اعلم)

۳۱۶۴- (۵) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُحْرِمُ الرُّضْعَةَ أَوْ الرُّضْعَتَيْنِ».

۳۱۶۴: اُمُّ الْفَضْلِ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بار دودھ پینے (یا) دو بار دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (مسلم)

۳۱۶۵- (۶) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ، قَالَ: «لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةَ وَالْمَصَّتَيْنِ».

۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

۳۱۶۶- (۷) وَفِي أُخْرَى لِإِمِّ الْفَضْلِ ، قَالَ : «لَا تُحْرِمُ الْإِمْلَاجَةَ - وَالْإِمْلَاجَانِ» .
هَذِهِ رَوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ .

۳۱۶۶ : اور ام الفضل رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ایک بار دودھ پلانا اور دو بار دودھ پلانا حرام نہیں کرتا (مسلم)

وضاحت : قرآن پاک میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے یعنی ایک بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث نے اس کی تفصیل کر دی ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ دوسری حدیث میں پانچ رضعات سے حرمت ثابت ہونے کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ تین یا چار بار چوسنے سے بھی حرمت ثابت نہ ہوگی۔ (نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۱)

۳۱۶۷- (۸) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ : «عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمْنَ» . ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۱۶۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک میں نازل ہوا تھا کہ ”واضح طور پر دس بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے“ بعد ازاں اس کو منسوخ کر کے حکم دیا گیا کہ پانچ بار چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت پانچ رضعات کی تلاوت قرآن پاک میں ہوتی تھی (مسلم)

وضاحت : اس کی تلاوت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا بعض لوگوں کو اس آیت کی تلاوت کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو سکا اس لئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت اس کو تلاوت کرتے تھے (واللہ اعلم)

۳۱۶۸- (۹) وَسَمِعْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ ، فَكَانَتْ كَرَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ : إِنَّهُ أَحْيَى . فَقَالَ : «أَنْظُرِينَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ؟ فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۱۶۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا، یوں محسوس ہوا کہ آپ نے اس کی موجودگی کو اچھا نہ جانا، عائشہ نے وضاحت کی کہ یہ میرا بھائی ہے آپ نے فرمایا، اچھی طرح غور کیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں؟ اس لئے کہ دودھ سے حرمت اس دور میں ثابت ہوتی ہے جب بھوک دور کرنے کے لئے صرف دودھ پر گزارا ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت : متفقہ یہ ہے کہ اس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو رضاعت کی مدت میں ہو جب دودھ

سے بھوک جاتی رہتی ہو اور جب اس کی خوراک دودھ نہیں ہے تو دودھ سے بھوک دور نہیں ہوتی پس آپ اچھی طرح معلوم کریں کہ دودھ کی رضاعت اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بڑی عمر والے انسان کو اگر دودھ پلایا جائے تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی (نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۳۱۶)

۳۱۶۹- (۱۰) وَفَنَّ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لَابِنِ إِيَّاهِبِ بْنِ عَزِيزٍ، فَاتَتْ امْرَأَةً، فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَابْنَتِي تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ قَدْ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي. فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِيَّاهِبٍ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتِنَا، فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابو احباب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا، ایک عورت آئی۔ اس نے کہا میں نے عقبہ اور جس عورت کے ساتھ عقبہ نے نکاح کیا ہے (دونوں) کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ نے اس عورت سے کہا مجھے علم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ اس پر عقبہ نے آل ابی احباب کی جانب پیغام بھیجا (اور) ان سے دریافت کیا انہوں نے بتایا ہمیں علم نہیں کہ اس عورت نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر وہ مدینہ منورہ گیا اور آپ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو کیسے اپنے نکاح میں برقرار رکھ سکتا ہے؟ جب کہ کہا گیا ہے کہ تم دونوں کو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے (چنانچہ عقبہ نے اس سے مفارقت اختیار کر لی اور اس لڑکی نے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دودھ پلانے والی اہلی عورت کی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔ امام بخاری نے "کتاب السماوات" میں اس منہوم کا باب منعقد کر کے اس کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۳۱۷۰- (۱۱) وَفَنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ — ، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَحْرُجُوا مِنْ غَشِيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاحِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ — أَى فَهِنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۷۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اوطاس (مقام) کی جانب بھیجا۔ وہ دشمن سے لڑے، ان سے جنگ کی، ان پر غلبہ آگئے اور ان کی عورتوں کو قیدی بنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے ان سے جماعت کو گنہ سمجھا اس لیے کہ ان کے

مشرك غلوند موجود ہیں۔ اللہ پاک نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہ عورتیں جو شادی شدہ ہیں (تم پر حرام ہیں) مگر جو تمہاری مملوک ہو جائیں۔“ یعنی ان کے لیے وہ عورتیں حلال ہیں جب ان کی عدت ختم ہو جائے (مسلم)

وضاحت: اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کی عدت وضع حمل ہے اور اگر انہیں حیض آتا ہے تو ان کی عدت ایک حیض ہے اس کے بعد ان سے مجامعت درست ہے ان کا پہلا نکاح طح ہو گیا جب وہ دارالاسلام میں پہنچ گئیں (تفصیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵-۱۶)

الفصل الثانی

۳۱۷۱- (۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أُخِيهَا، وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا، أَوْ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا، لَا تُنكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى. وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَيْتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: بِنْتِ أُخْتِهَا.

دوسری فصل: ۳۱۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا پھوپھی سے اس کی بیٹی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا خالہ سے اس کی بھانجی سے نکاح ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا چھوٹی سے بڑی کی موجودگی میں اور بڑی سے چھوٹی کی موجودگی میں نکاح کیا جائے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی، نسائی) البتہ نسائی کی روایت اس کے قول ”بھانجی“ تک ہے۔

۳۱۷۲- (۱۳) وَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِي خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، وَمَعَهُ لَوَاءٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ أَتَيْتُهُ بِرَأْسِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالذَّارِمِيِّ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأَخَذَ مَالَهُ. وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: عَمِي بَدَلُ: خَالِي.

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے پاس سے میرا ماموں ابو بردہ بن نیار گزرا اور اس کے پاس جھنڈا تھا، میں نے اس سے دریافت کیا، تو کہاں جاتا ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی جانب بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی عورت سے نکاح کیا ہے کہ میں آپ کے پاس اس کا سر قلم کر کے لاؤں (ترمذی، ابوداؤد) اور ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی

گردن آناروں اور اس سے مال چھین لوں اور اس روایت میں ماموں کے بجائے چچا کا ذکر ہے۔
وضاحت: چونکہ اس شخص نے نص شرعی کی مخالفت کی تھی اور حرام کو حلال گردانا تھا اور عملاً اس کا مرکب
ہوا اور مرتد ہو گیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے قتل کا حکم دیا۔ جس نے علانیہ عہدات کو
حلال گردانا بلکہ مزید اس کو مزادیتے ہوئے اس کے مال کو بھی ضبط کر لیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۳۱۷۳- (۱۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُحْرِمُ
مِنَ الرُّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءُ فِي النَّدَى» - ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف پستانوں کی اس
رضاعت سے حرمت ثابت ہوگی جس سے بچے کی انتڑیوں میں پھیلاؤ نمودار ہو۔ جبکہ یہ رضاعت دودھ پلانے کی مدت میں
ہو (ترمذی)

۳۱۷۴- (۱۵) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَةُ الرُّضَاعِ - ؟ فَقَالَ: «عَرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ»... رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِبِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۷۴: حجاج بن حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول!
دودھ پلانے والی کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، غلام یا لونڈی دینے سے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰)

۳۱۷۵- (۱۶) وَعَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ الْعَنْبُورِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ، قِيلَ:
هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ.. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۵: ابوالطفیل عنوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا
اجانک ایک عورت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئی جب وہ چلی گئی تو کہا گیا، اس
عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۶، تنقیح الرواة

جلد ۳ صفحہ ۱۶)

۳۱۷۶- (۱۷) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ التَّقْفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكُ أَرْبَعًا، وَفَارِقُ سَائِرَهُنَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوا تو دور جاہلیت میں اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، وہ سب اس کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار عورتوں کو روک رکھ اور باقی کو اپنے سے جدا کر دے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۱۷۷- (۱۸) وَهَذَا نُوَيْلُ بْنُ مَعَارِبَةَ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: فَارِقْ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكُ أَرْبَعًا، فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِيهِنَّ صُحْبَةَ عِنْدِي: عَاقِرٌ مُنْذُ بَيَّتِينَ سَنَةً، فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۱۷۷: نویل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ایک عورت سے جدا ہو جا اور چار کو اپنے ہاں رکھ لے چنانچہ ان میں سے ایک ہانچہ عورت جو تقریباً ساٹھ سال سے میری رفاقت میں تھی، میں نے اس کو جدا کر دیا۔ (شرح السنہ)

۳۱۷۸- (۱۹) وَهَذَا الضُّحَّاكُ بْنُ فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُحْتَانٌ، قَالَ: اخْتَرِ أَيْتَهُمَا شِئْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بھنسی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کو چاہو رکھ لو اور دوسری کو طلاق دے دو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۱۷۹- (۲۰) وَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَسْلَمْتُ امْرَأَةً، فَتَزَوَّجْتُ، فَجَاءَ زَوْجَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، وَعَلِمْتُ بِإِسْلَامِي. فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْأَخِيرِ، وَرَدَّهَا إِلَيَّ زَوْجَهَا الْأَوَّلَ - وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت مسلمان ہو گئی اس نے نکاح کر لیا اس کا خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہو چکا تھا اور اس کو میرے اسلام لانے کا علم تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین لیا اور پہلے خاوند کی طرف لوٹایا اور ایک روایت میں ہے اس نے بتایا وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی۔ آپ نے اس کو اس کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد)

۳۱۸۰- (۲۱) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»: أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ، عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامِيِّينَ بَعْدَ اخْتِلَابِ الْبَدِينِ وَالْدَّارِ، مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مَعِينَةَ، كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، فَاسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ [رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] - ابْنُ عَمِيهِ وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ بِرَدِّهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَانًا لَصَفْوَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْيِيرًا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ - حَتَّى اسْلَمَ، فَاسْتَفْرَتْ عِنْدَهُ، وَاسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، امْرَأَةٌ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ، حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ، فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ، حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ، فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْلَمَ، فَتَبْنَا عَلَيَّ نِكَاحِيهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا.

۳۱۸۰: شرح السنہ میں مروی ہے، عورتوں کی ایک جماعت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح کے ساتھ ان کے خاوندوں کے ہاں واپس کر دیا جب کہ دونوں اسلام لانے بعد اس کے کہ پہلے ان دونوں میں اسلام اور رہائش کا اختلاف تھا (یعنی وہ دارالاسلام میں تھیں اور ان کے خاوند مسلمان نہ تھے) ان میں ولید بن معینہ کی بیٹی صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھی وہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام لانے سے بھاگ گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب اس کے چچیرے بھائی وھب بن عمیر کو اپنی چادر دے کر بھیجا۔ صفوان بن امیہ کو امن دی جب وہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار ماہ چلنے پھرنے کی اجازت دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ اس کی بیوی اس کے ہاں برقرار رہی اور ام حکیم بنت حارث، عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئی اور اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا چنانچہ ام حکیم یمن کا سفر کر کے وہاں پہنچی اور اس کو اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گیا وہ دونوں اپنے (پہلے) نکاح پر قائم رہے (مالک نے ابن شہاب سے مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کو امام بنوئی نے شرح السنہ میں بلااستاد بیان کیا ہے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

الفصل الثالث

۳۱۸۱- (۲۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَبِئْسَ الْقَصِيرُ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ .. آيَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۳۱۸۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نب اور نکاح دونوں سے سات سات رشتے حرام ہوتے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم پر حرام کی گئیں تمہاری ماںیں.....“ (بخاری)

وضاحت : نب سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ماں ۲۔ بیٹی ۳۔ بہن ۴۔ پھوپھی ۵۔ خالہ ۶۔ بیٹی ۷۔ بھالی

اور نکاح سے ذیل کے رشتے حرام ہوتے ہیں۔

۱۔ ماں ۲۔ بیوی کے پہلے خلوہ سے بیٹی لیکن جب بیوی کے ساتھ جملع کیا ہو ۳۔ بیٹے کی بیوی ۴۔ شادی شدہ عورت ۵۔ بیوی کی دہلی ۶۔ بیوی کے پہلے خلوہ کی بیٹی کی بیٹی ۷۔ عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ یا عورت کی بہن کو حج کرنا نیز رضای ماں اور رضای بہن کو بھی حرام نکاح کے رشتوں میں شامل کیا گیا ہے نیز نب اور نکاح سے مزید رشتے بھی حرام ہوتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھیے۔

(حج اہلباری جلد ۹ صفحہ ۱۵۳ - ۱۵۵)

۳۱۸۲- (۲۳) وَهَنَّ عَمْرُوبُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

«أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا، فَلَا يَجِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا. وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكَحْ ابْنَتَهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً، فَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكَحَ أُمَّهَا، دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ، ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا يُصَحُّ مِنْ كِبَالِ إِسْنَادِهِ، إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهَيْعَةَ، وَالْمَشْتِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَهُمَا يَضَعَفَانِ فِي الْحَدِيثِ.»

۳۱۸۲ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے ساتھ جماعت کی، اس کیلئے اس کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں اور اگر اس کے ساتھ جماعت نہیں کی تو اس کی بیٹی سے نکاح درست ہے اور جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اس کیلئے اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں چاہے بیوی کے ساتھ جماعت کی یا نہیں (تہذیبی) امام تہذیبی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ اور عثمان بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کو فن حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

بَابُ الْمَبَاشَرَةِ (بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کا بیان)

الفصلُ الأوَّلُ

۳۱۸۳- (۱) عَنْ حَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبْرِهَا فَفِي قَبْلِهَا. كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَتَنَزَلَتْ: ﴿يَسْأَلُكُمْ خِزْيَانُ لَكُمْ فَاْتُوا خِزْيَانَكُمْ أَنَّى يَسْتَمُّ﴾... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے اندام نرالی میں بیٹھ کر صحبت کرے گا تو بچہ بیٹھا پیدا ہو گا اس پر یہ آیت اتاری ہے "تسألکم خزیانکم فأتوا خزیانکم انی یستم" ... متفق علیہ۔

وضاحت: صحبت صرف عورت کی شرمگاہ میں جائز ہے خواہ کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے البتہ بیچے کی جانب یعنی پانچانہ کی جگہ میں لواطت ہے اور یہ حرام ہے (وللہ اعلم)

۳۱۸۴- (۲) وَصَفَهُ كُنَّا نَعْرِزُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَنْهِنَا.

۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ہم عزل کرتے تھے اور قرآن پاک اترا تھا (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا لیکن آپ نے ہمیں اس سے نہ روکا

وضاحت: عزل سے تصدق یہ ہے کہ نازل کے وقت عضو تناسل کو عورت کی شرمگاہ سے نکل لیا جائے اور "مسی" کو عورت کی شرمگاہ سے باہر گرایا جائے آئندہ ذکر ہونے والی احادیث کے مطوم سے مطوم ہوتا ہے کہ عزل نہ کیا جائے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا اس لیے اس سے بچنا چاہیے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۸-۸۹)

۳۱۸۵- (۳) وَصَفَهُ، قَالَ: إِنْ رَجَلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنْ لِي جَارِيَةٌ مِثْلُ خَادِمَتِنَا، وَأَنَا أَطْوَفُ عَلَيْهَا، وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: «إِعْرِزْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّه سَيَأْتِيهَا مَا قَبِلَتْهَا»... فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ، فَقَالَ: «إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ». فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَبِلَتْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا: میری ایک لوتیڑی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور میں اس کے حاملہ ہونے کو پسند نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: تو چاہے تو اس سے عزل کر، لیکن جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (یعنی اگر اس کا حاملہ ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہے تو تیرے عزل کرنے سے تقدیر بدل نہیں سکتی اس لئے عزل کی ضرورت نہیں) کچھ عرصہ بعد وہی شخص آیا اور بتایا کہ لوتیڑی تو حاملہ ہو چکی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تجھے بتا دیا تھا کہ اس کے حق میں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا (مسلم)

۳۱۸۶- (۴) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا مَبِيًّا مِنْ سَبَى الْعَرَبِ، فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَأَشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُرْبَةُ - ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزَلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسْمَةٍ كَاتِبَةٌ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا وَهِيَ كَاتِبَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہمیں عرب قیدی دستیاب ہوئے ہم نے عورتوں (کے ساتھ جماعت) کی رغبت کی، جماعت سے دور رہنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا چنانچہ ہم نے عزل کو اچھا سمجھا ہم نے چاہا کہ ہم عزل کریں (لیکن) ہم نے خیال کیا کہ ہم کیسے عزل کریں؟ جبکہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کیوں نہ ہم آپ سے دریافت کریں چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: اگر تم عزل نہ کرو تو ہمیں کیا ہے؟ اس لئے کہ جو روح قیامت تک وجود میں آئے ولی ہے وہ ضرور آکر رہے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بھی عزل کو مستحسن قرار نہیں دیا گیا بلکہ اس کے نہ کرنے کی ترمیم موجود ہے۔

۳۱۸۷- (۵) وَهَنَّ، قَالَ: سئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ. فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: مٹی سے ہر وقت تو بچہ پیدا نہیں ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا (مسلم)

۳۱۸۸ - (۶) وَهَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ: ابْنِي أَعَزَلُ عَنْ أَمْرَاتِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے بیان کیا کہ میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، تو عزل کس لئے کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا، اس کے بچے کا ڈر ہے (جو دودھ پی رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دودھ پلانے کے دوران حمل ہو جانے سے) کچھ ضرر ہوتا تو فارس اور روم کے لوگوں کو اس سے ضرر ہوتا (مسلم)

۳۱۸۹ - (۷) وَهَنَّ جُدَامَةَ بِنْتُ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنَابِسٍ وَهُوَ يَقُولُ: «هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغَيْلَةِ —، فَنظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ، فَإِذَا هُمْ يُعْبِلُونَ أَوْلَادَهُمْ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ الرِّوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ﴾... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۹: جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند لوگوں کی موجودگی میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ آپ فرما رہے تھے، میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں عورت سے جماع کو روک دوں لیکن جب میں نے رومیوں اور فارسوں کو دیکھا کہ وہ اپنی عورتوں سے دودھ پلانے کے زمانہ میں جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے نہ روکا) اس کے بعد لوگوں نے آپ سے عزل کے بارہ میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ تو پوشیدہ طور پر زندہ انسان کو دفن کرنا ہے اور اس آیت میں اس کا ذکر ہے ”اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی تھی پوچھا جائے گا“

۳۱۹۰ - (۸) وَهَنَّ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» - وَفِي رِوَايَةٍ -: «إِنَّ مِنْ أَسْرَرِ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْرَلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضَى إِلَى أَمْرَاتِهِ وَتَفْضَى إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۹۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بہت بڑی امانت اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین مقام اس شخص کا ہے جو اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ اس میں شریک ہوتی ہے پھر وہ اس کی پوشیدہ باتوں کو پھیلاتا ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۳۱۹۱- (۹) **وَقَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُوْحِيََ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ: «نَسَاؤُكُمْ حَرَتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَئَكُمْ»** — آيَةٌ: «أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ، وَأَتَى الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ»... . رَوَاهُ الْبِرْمِذِيُّ .

دوسری فصل : ۳۱۹۱ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئی "تمہاری عورتیں تمہاری بھتی ہیں تم اپنی بھتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔" اگلی جانب سے آؤ (یا) کھلی جانب سے آؤ (البتہ) پیٹھ سے اور حیض کی حالت میں (اندامِ منلی سے بھی) احتراز کرو (ترقی، ابن ماجہ)

۳۱۹۲- (۱۰) **وَقَنَّ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ»**. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ .

۳۱۹۲ : خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ اللہ حق کے بیان کرنے سے شرم نہیں کرتا' تم عورتوں کی (پیٹھ) میں جملع نہ کرو (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۱۹۳- (۱۱) **وَقَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا»**. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ دَاوُدَ .

۳۱۹۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی کی (پیٹھ) میں جملع کرتا ہے (احمد، ابو داؤد)

۳۱۹۴- (۱۲) **وَقَنَّهٗ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ»**... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۳۱۹۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جو شخص اپنی بیوی کی پیٹھ میں جملع کرتا ہے اللہ اس شخص کی جانب نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا (شرح السنہ)

۳۱۹۵- (۱۳) **وَقَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ»**. رَوَاهُ الْبِرْمِذِيُّ .

۳۱۹۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اللہ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا کسی عورت کی پیٹھ میں جملع کرتا ہے (ترقی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸)

۳۱۹۶- (۱۴) وَهَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا، فَإِنَّ الْغَيْلَ — يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدْعِيهَا عَنْ فَرْسِهِ. . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۹۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، تم اپنی اولاد کو پوشیدہ طریقے سے قتل نہ کرو اس لئے کہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران اس کی والدہ سے ہم بستر ہونا بچے کے جوان ہونے پر اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں اس کی والدہ سے ہم بستر ہونے سے بچے کی صحت متاثر ہو سکتی ہے اور بچہ جواں سال ہونے کی عمر میں گھوڑے کی سواری پر کنٹرول نہیں کر پائے گا اور گھوڑا حیر رکاری کے عالم میں اس کو نیچے گرا دے گا۔ اس لئے آپ نے اس خدشہ کے پیش نظر اس سے روکا ہے اور یہ نئی تحریکی ہے اسی باب کی پہلی فصل میں جزامہ بنت دعب سے مروی حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے اس سے روکنے کا ارادہ فرمایا لیکن جب آپ نے روم و فارس کے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کی صحت متاثر نہیں ہوتی تو آپ نے اس کو حرام قرار نہ دیا مقصود یہ ہے کہ جزامہ کی حدیث میں نئی تحریکی کا ارادہ ترک فرمایا اور اس حدیث میں نئی تحریکی ہے دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس سے بچاؤ اختیار کیا جائے البتہ مباح ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۳۱۹۷- (۱۵) هَنْ يُمَيْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل: ۳۱۹۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن سعید راوی میں مقال ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۰۰، الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۱۸۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵، تقريب التذنب جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۸)

بَابُ خِيَارِ الْمَمْلُوكِينَ

(غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۱۹۸- (۱) وَفِي عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي بَرِيرَةَ -: «خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا» وَكَانَ زَوْجَهَا عَبْدًا، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۱۹۸ : عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بریرہ (لوٹھی) کے بارے میں فرمایا کہ آپ بریرہ کو آزاد کر دیں جب کہ اس وقت اس کا خاوند غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا تو اس نے اپنا نکاح ختم کر دیا لیکن اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے (بخاری، مسلم)

۳۱۹۹- (۲) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدًا، يُقَالُ لَهُ مَغِيثٌ؛ كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ -، يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَيَّ لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ جُبِّ مَغِيثِ بَرِيرَةَ؟ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَأَيْتَهُ» - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَسْفَعُ» قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۹۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند سیاہ قام غلام تھا اس کو مغیث کہہ کر پکارا جاتا تھا، اب بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں روتے ہوئے بریرہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہ رہے تھے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، اے عباس! تجھے تعجب لاحق نہیں ہو رہا ہے کہ مغیث کو بریرہ سے کس قدر محبت ہے؟ اور بریرہ کو اس سے کتنی نفرت ہے؟ (یہ منظر دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اگر ممکن ہو تو اس سے (دوبارہ) رابطہ قائم کر لو۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، میں تو سفارش کرتا ہوں۔ اس نے کہا، مجھے اس کی ضرورت نہیں (بخاری)

الفصل الثانی

۳۲۰۰ - (۳) **فَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا، زَوْجٌ - ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ .**

دوسری فصل: ۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ وہ غلام اور لونڈی دونوں کو آزاد کرے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ غلام (خلوئی) کو پہلی لونڈی سے پہلے آزاد کرے (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عبدالرحمان ضعیف راوی ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۰) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۳۲۰۱ - (۴) **وَمِنْهَا: أَنَّ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُبَيْثٍ، فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ قَرْبِكَ فَلَا خِيَارَ لَكَ» . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .**

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو وہ منیث کے نکاح میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار عطا فرمایا البتہ وضاحت کی کہ اگر اس اختیار کے دوران منیث تیرے ساتھ ہم بستہ ہو گیا تو تیرا اختیار ختم ہو جائے گا (ابوداؤد) یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الصَّدَاقِ (حق مہر کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۰۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ. فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوَّجْتَنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا؟» - قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا. قَالَ: «فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حِدِيدٍ» فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا. فَقَالَ: «زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «وَإِنِ انْطَلِقَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۰۲ : سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں نے خود کو آپ کے لئے جہ کر دیا ہے وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک صحابی اٹھا اس نے عرض کی 'اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپ میرا اس عورت سے نکاح کرا دیں۔ آپ نے دریافت کیا 'تیرے پاس حق مردینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے جواب دیا 'میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ آپ نے فرمایا 'تلاش کر! اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے تلاش کیا لیکن اسے کچھ نہ مل سکا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا 'اچھا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا 'ہاں! مجھے لانا لانا سورتیں یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا 'میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ حق مہر قرآن پاک کی سورتیں ہیں (اسے یاد کرا دے) اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا 'جا! میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا ہے چنانچہ اس نے اس کو قرآن پاک پڑھایا (بخاری، مسلم)

وضاحت : حق مہر کم کتنا ہو؟ شرعاً اس کا تعین نہیں ہے، حق مہر ایک درہم بلکہ اس سے بھی کم رکھا جا سکتا ہے، جس پر خاوند بیوی کا اتفاق ہو جائے اس حدیث میں ایک عورت نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جہ کیا ہے یہ آپ کے ساتھ خاص ہے اس میں عمومیت نہیں ہے۔ بعض محدثین نے سورہ احزاب کی اس آیت سے (جس کا ترجمہ ہے کہ) 'نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں' سے استدلال کیا ہے کہ آپ بلا اجازت بھی کسی عورت کا نکاح کسی مرد سے کرا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۰)

۳۲۰۳- (۲) وَهَذَا أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ بِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةٍ وَنَشًا. قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: بِنِصْفِ أَوْقِيَّةٍ، فَبِتْلِكَ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَنُشٌّ بِالرَّفْعِ فِيهِ «شَرْحُ السُّنَّةِ» وَفِي جَمِيعِ الْأَصُولِ.

۳۲۰۳: ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہر کتنا تھا؟ انہوں نے بیان کیا، آپ کی بیویوں کا حق ہر بارہ "اوقیہ" اور ایک "نش" تھا۔ (پھر) انہوں نے پوچھا، کیا تو جانتا ہے کہ "نش" کیا ہے؟ (ابوسلمہ کہتے ہیں) میں نے نبی میں جواب دیا (تو) انہوں نے بتایا، ایک "نش" نصف اوقیہ کے برابر ہے، اس طرح کل پانچ سو درہم ہوئے (مسلم) شرح السنہ اور دیگر تمام نسخوں میں لفظ "نش" پیش کے ساتھ ہے۔ وضاحت: آپ کی تمام بیویوں کا حق ہر پانچ سو درہم نہ تھا، البتہ اکثر بیویوں کا حق ہر اتنا تھا جبکہ نجاشی نے ام حبیبہ کو (۳۰۰۰) چار ہزار درہم حق مردیا اور منیہ کا حق ہر ان کو آزاد کرنا تھا نیز اوقیہ سے مراد "حجازی اوقیہ" ہے جو قریباً چالیس درہم کے برابر ہے (تفہیم الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

الفصل الثانی

۳۲۰۴- (۳) هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَا لَا تُغَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ -؛ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ، لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَيَّ أَكْثَرَ مِنْ ابْنَتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَبْدُودٍ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۲۰۳: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عورتوں کو زیادہ مقدار میں حق مرد نہ دے، اس لئے کہ اگر زیادہ مقدار میں دینا (اس) دنیا میں عزت کا باعث ہوتا اور اللہ کے ہاں پرہیزگاری (کا کام) ہوتا تو سب سے زیادہ اس کے مستحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم نہیں کہ آپ نے کسی عورت سے نکاح کرتے ہوئے یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ "اوقیہ" سے زیادہ مردیا ہو (احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: شریعت میں حق ہر مقرر نہیں، آپ جس قدر چاہیں، حق مردیں۔ جہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عورت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ یہ پابندی نہیں لگا سکتے جب کہ سورت نساء میں اللہ پاک کا فرمان ہے کہ "تم نے پہلی بیوی کو بہت سا سامان

دے رکھا ہو" عڑنے فرمایا ایک عورت مجھ پر غالب آگئی۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما، سب لوگ عڑ سے زیادہ سمجھ دار ہیں بعد ازاں عڑ واپس آئے، منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! میں نے تمہیں چار سو درہم سے زیادہ حق مر دینے سے روکا تھا اب میں اعلان کرتا ہوں کہ تم لوگ جس قدر چاہو، حق مردود (تنطیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱)

۳۲۰۵ - (۴) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِائَةً كَفَيْهِ سَوِيْقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدْ اسْتَحْلُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنی عورت کو دلوں ہاتھ بھر کر ستویا کجور بلور مریدا اس نے اس کو طلاق کر لیا (ابوداؤد)
وضاحت: حنفیہ ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس حدیث سند میں موسیٰ بن مسلم راوی ضعیف ہے (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۶)

۳۲۰۶ - (۵۵) وَهَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضِيَّتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَالِكَ بِنَعْلَيْنِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ؛ فَأَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۰۶: عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے حق مر میں جو تالے کر نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، کیا تو خود کو اور اپنے مال کو جو تے کے بدلے دینے پر رضامند ہے، اس نے اہت میں جواب دیا، (تب) آپ نے اس نکاح کو نافذ فرمایا (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عامر بن عبید اللہ راوی مکر الحدیث ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۹، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تہذیب التہذیب جلد ۳۸۳، ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۲۶)

۳۲۰۷ - (۶) وَهَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ - ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْيَمِيرَاتُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانِ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةً مِثْلَ مَا قَضَيْتَ. فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۲۰۷: ملتمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا (اور) حق مہر کا تعین نہیں ہوا نیز خاندان نے اس سے جماعت بھی نہیں کی، وہ پہلے ہی فوت ہو گیا؟ ابن مسعود نے فرمایا، اس عورت کو اس کی (رفقاء) عورتوں کے برابر حق مہر ملے گا، کی بیشی نہ ہوگی۔ وہ عورت عدت گزارے نیز اس کو وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان کھڑا ہوا، اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت بدمعہ بت و اشن کے بارے میں (بھی) اسی طرح کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اس پر ابن مسعود نے مسرت کا اظہار کیا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، داری)۔

الفصل الثالث

۳۲۰۸- (۷) وَهَنَ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ، فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرْحِبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھی۔ حبشہ کی سرزمین میں اس کا انتقال ہو گیا تو نجاشی نے اس کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور آپ کی جانب سے اس کو چار ہزار حق مہر دیا۔ ایک روایت میں چار ہزار درہم ہے اور شربیل بن حسنہ کی سمیت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا (ابوداؤد، نسائی)۔

وضاحت: منکوتہ کے نسخوں میں ام حبیبہ کے پہلے شوہر کا نام عبد اللہ بن جحش مذکور ہے جو غلط ہے۔ اس کا نام عبید اللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں نصرانی ہو کر مر گیا تھا (واللہ اعلم)۔

۳۲۰۹- (۸) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ، أَسْلَمَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ، فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ. فَاسْلَمْ، فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو طلحہ نے ام سلیم سے نکاح کیا، حق مہر اسلام تھا۔ ام سلیم ابو طلحہ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں تو ابو طلحہ نے اس کی جانب منگنی کا پیغام بھجوایا۔ اس نے بتایا کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو اسلام ہی ان کے درمیان حق مہر تھا (نسائی)۔

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

(ولیمہ کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۱۰ - (۱) **فَمَنْ أَنَسِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثْرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: «أَنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلِيٌّ وَزِنَ نَوَاقِ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہل فصل : ۳۲۱۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف پر زرد رنگ کا نشان دیکھا، دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا، میں نے ایک عورت سے (کجور کی) گھٹلی کے برابر سونا حق مردے کر نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا، تجھے مبارک ہو، ولیمہ کر، اگرچہ ایک بکری ہی ہو (بخاری، مسلم)

۳۲۱۱ - (۲) **وَقَضَاهُ، قَالَ: «مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلِيٌّ زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۱۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا ولیمہ اس طرح کا نہیں کیا جس طرح کا زینب کا کیا، آپ نے اس کے ولیمہ پر بکری ذبح کی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۲ - (۳) **وَقَضَاهُ، قَالَ: «أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْنَ بِنْتِ بَيْنِي بَيْنِي بِنْتِ جَحِشٍ فَأَشْبَعِ النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۲۱۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا، اسے لائے اور اس کا ولیمہ کیا تو حاضرین کو گوشت اور روٹی سے سیر کر دیا (بخاری)

۳۲۱۳ - (۴) **وَقَضَاهُ، قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۱۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کے اس سے نکاح

کیا اور اس کے آزاد کرنے کو اس کا حق مقرر دیا (۴) اس کے ولیمہ میں کھانا (کھجور، خیر اور گھی سے) تیار کروایا (بخاری، مسلم)

۳۲۱۴ - (۵) وَهَنُهُ، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنِي عَلَيَّ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحِيمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ - فَبَسَطْتُ فَالِقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۳: اس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین رات اقامت پذیر رہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا تھا چنانچہ میں نے دعوت ولیمہ کے لیے لوگوں کو مدعو کیا (لیکن) دعوت میں گوشت (یعنی گوشت) نہ تھا (مذا) اس میں آپ کے ارشاد کے مطابق چڑے کا دسترخوان بچھایا گیا اس پر کھجور، خیر اور گھی رکھ دیا گیا (بخاری)

۳۲۱۵ - (۶) وَهَنٌ صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ بِمُدَيْنٍ مِنْ شَيْبَرٍ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۱۵: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دیا جو سے کیا (بخاری)

وضاحت: ”وہ“ ایک بیان ہے جس میں پونے گیارہ چھٹاک جو وغیرہ ملتے ہیں (ولہم الم)

۳۲۱۶ - (۷) وَقَدْ عَزَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَلْيَجِبْ، عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ.

۳۲۱۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دعوت ولیمہ میں شریک ہو (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ نکاح کی دعوت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو (البتہ غیر شرعی اجتماع نہ ہو)

۳۲۱۷ - (۸) وَقَدْ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَبَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ...» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے چاہیے کہ قبول کرے (یعنی شریک ہونا چاہیے) پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے (مسلم)

۳۲۱۸- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَالِيْمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ». متفق عليه.

۳۲۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے برا کھانا، اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگوں کو دعوت طعام دی گئی ہو اور فقیروں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جس شخص نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۹- (۱۰) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْتَبِي أَبَا شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحْمًا، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ، لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةَ، فَصَنَعَ لَهُ طَعِيمًا —، ثُمَّ آتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ! إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذْنْتُ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ» قَالَ: لَا، بَلْ أَذْنْتُ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۹: ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں، ایک انصاری شخص کی کنیت ابو شعیب تھی اس کا غلام گوشت بنانے کا کام کرتا تھا اس نے اس سے کہا، پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر، شاید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کروں آپ پانچویں ہوں گے۔ اس نے مختصر سا کھانا تیار کیا۔ بعد ازاں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپ کے ساتھ ایک شخص (زائد) ہو لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (مذرت خواہانہ انداز میں) ذکر کیا کہ ایک شخص (بلا دعوت) ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر آپ پسند کریں تو اسے اجازت دیں اگر نہ اجازت دینا چاہیں تو مجھے آپ پسند کریں؟ اس نے عرض کیا، کوئی بات نہیں، میں اس کو اجازت دیتا ہوں (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۲۲۰- (۱۱) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلِيَّ صَفِيَّةَ بَسْبُوقٍ وَنَمْرَ. زَوْاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر ستور اور کجھوروں کا انتظام فرمایا (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۲۲۱- (۱۲) وَعَنْ سَفِينَةَ — أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ —، فَصَنَعَ لَهُ

طَعَامًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةٌ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا، فَدَعَوَهُ، فَجَاءَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيَّ عِضَادَتِي الْبَابِ، فَرَأَى الْقِرَامَ - قَدْ ضُرِبَ - فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَرَجَعَ. قَالَتْ فَاطِمَةٌ: فَتَبِعْتُهُ - ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَدَّكَ؟ - قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنِسْبِي أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّغًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ کا غلام) بیان کرتا ہے کہ ایک شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کر لیں (تو) وہ بھی ہمارے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جائیں چنانچہ انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت دی، آپ تشریف لائے۔ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ ڈرواڑے کی چوکت پر رکھے ہی تھے کہ آپ کی نظر گھر کے کونے میں ایک منقش پردے کے کپڑے پر پڑی تو آپ واپس لوٹ گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا (اس پر) میں آپ کے پیچھے گئی اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ واپس کیوں آ گئے؟ آپ نے فرمایا، میرے لئے یا کسی پیغمبر کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش و نگار والے گھر میں داخل ہو (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۲۲۲ - (۱۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَيَّ غَيْرَ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغَيَّرًا». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۲۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو (کسی دعوت میں) مدعو کیا جائے وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے (دعوت میں) شریک ہو گیا وہ چور (بن کر) داخل ہوا اور (کھانا) لوٹ کر واپس چلا گیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن طارق ہمیری مجہول راوی ہے نیز درست بن زیاد راوی کی بیان کردہ حدیث قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۸)

۳۲۲۳ - (۱۴) وَهَنَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ - فَاجِبٌ أَقْرَبُهُمَا بَابًا، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبٌ الَّذِي سَبَقَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۲۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دو دعوت دینے والے اکٹھے آ جائیں تو جس کا دروازہ قریب ہو، اس کی دعوت قبول کی جائے اور اگر

ایک پہلے آجائے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کی جائے (احمد، ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب تلخیص العبر میں ضعیف کہا ہے (ضعیف ابوداؤد
صفحہ ۳۷۰)

۳۲۲۴- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ
أَوَّلِ يَوْمٍ - حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ
بِهِ»... رَوَاهُ الْبِرْمَيْذِيُّ.

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے روز (دوسرے کی) دعوت کرنا
لازم ہے اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن ریاکاری ہے اور جو شخص شہرت چاہتا ہے اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے
(ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی حدیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف زیاد بن عبد اللہ بکالی سے مروی
ہے اور وہ کثرت کے ساتھ غریب اور منکر روایات بیان کرتا ہے اور اگر اس حدیث کو صحیح ہادر کر لیا جائے تو تیسرے روز
اور اس کے بعد دیگر دنوں میں دعوت کو حرام قرار دینا پڑے گا اس لئے بھی یہ حدیث قائل قبول نہیں ہے جبکہ امام
بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دن کا تعین نہیں فرمایا۔ انہوں نے ترمذی
کی ذکر کردہ حدیث کے ضعف کی جہاں اشارہ کیا ہے اور منہ ابو حنیفہ میں حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرے تین دن تک جاری رکھا (صحیح البخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۰)

۳۲۲۵- (۱۶) وَهْنُ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ
الْمُتَبَارِكِينَ - أَنْ يُؤْكَلَ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ السُّنَنِي: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۳۲۲۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں دو ٹھہرے دعوت
کرائے والوں کا کھانا تناول کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) امام محی السنہ نے بیان کیا، صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ، نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کر رہا ہے۔

الفصل الثالث

۳۲۲۶- (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْمُتَبَارِكِينَ لَا يُجَابَنَانِ -، وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا». قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَعْنِي السُّعَارِضِينَ
بِالضِّيَافَةِ فَخَرًا وَرِيَاءً.

تیسری فصل : ۳۲۲۶ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ دو شخصوں کے درمیان ہونے والی فخریہ دعوت کو قبول کیا جائے اور نہ ہی ان کا کھانا تناول کیا جائے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مقصود وہ دو شخص ہیں جو فخر اور ریاکاری کے ساتھ دعوت میں مقابلہ کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : امام احمد سے مراد احمد بیہقی ہیں، احمد بن حنبل نہیں۔ نیز یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند صحیح ہے (احادیث صحیحہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

۳۲۲۷ - (۱۸) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ إِجَابَةِ الْفَاسِقِينَ.

۳۲۲۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت کھانے سے منع فرمایا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : سند میں ابو مروان واسطی راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں اور ابو عبد الرحمن سلمی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا بہر حال حدیث کی سند ضعیف ہے (فیض القدر صفحہ ۳۲۶)

۳۲۲۸ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ، وَلَا يَسْأَلْ، وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ».

رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ النَّبِيَّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: هَذَا إِنْ صَحَّ فَلِإِنَّ الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعَمُهُ وَلَا يَسْقِيهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ.

۳۲۲۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو (دعوت دینے پر) اس کے کھانے میں شریک ہو جائے، دریافت نہ کرے۔ (اسی طرح) اس کے شروب میں بھی شریک ہو جائے اور دریافت نہ کرے (بیہقی شعب الایمان)

نیز بیہقی نے وضاحت کی ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اسے ظاہر پر محمول کیا جائے گا کہ مسلمان شخص اپنے بھائی کو جو کچھ کھائے اور پلائے گا وہ حلال ہی ہو گا (کیونکہ مومن کے بارے میں یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ وہ حرام مل کھائے گا اور کھائے گا)

بَابُ الْقَسْمِ

(بیویوں کے ہاں شبِ باشی میں باری کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۲۹۔ (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ، وَكَانَ يُقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل : ۳۲۲۹ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو بیویاں (چھوڑ کر) فوت ہوئے ان میں آٹھ بیویوں کی باری مقرر تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت : آپ کے انتقال کے وقت آپ کی جو ازواج مطہرات بقید حیات تھیں، وہ عائشہ، حفصہ، سوہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، ام حبیبہ، زینب اور جویریہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان میں سوہ نے اپنی باری عائشہ کو حبہ کر دی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶)

۳۲۳۰۔ (۲) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ: يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۳۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب سوہ مرض الموت میں ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کی جانب سے اپنی باری عائشہ کو حبہ کر دی ہے چنانچہ آپ عائشہ کے ہاں دو دن، ان کی اپنی باری اور سوہ کی باری کے دن رہا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۲۳۱۔ (۳) **وَمِنْهَا أَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۲۳۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں دریافت فرماتے کہ کل میری کس کے ہاں شبِ باشی ہے؟ کل میں کس کے ہاں رات بسر کروں گا؟ آپ کا مقصد عائشہ کی باری تھا چنانچہ آپ کی بیویوں نے آپ کو اجازت عطا کر دی کہ آپ جہاں پسند کریں رہیں تو (پھر) آپ دفات تک عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے (بخاری)

۳۲۳۲- (۴) وَمَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو بیویوں کی قرعہ اندازی فرماتے، جس بیوی کا قرعہ نکل آتا، اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۳۳- (۵) وَفَنَ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الْثَيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ — قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۳: ابو قلابہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے یا عورت سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات (راتیں) رہے پھر باری (کا نفاذ) کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین رات رہے، پھر باری چلائے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: صحابی کا کسی بات کو ”من السنہ“ کہہ کر بیان کرنے سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ (وللہ اعلم)

۳۲۳۴- (۶) وَفَنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا: «لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنَّ شَيْئًا سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ، وَإِنْ شِئْتُ نَلِثْتُ عِنْدَكَ وَذَرْتُ» قَالَتْ: ثَلِثْتُ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَيِّبِ ثَلَاثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۴: ابو بکر بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ سے نکاح کیا اور وہ آپ کے ہاں اقامت گزیریں ہوئیں تو آپ نے اس سے کہا کہ تو اپنے اہل خانہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دلیل نہیں ہے اگر تو چاہے تو میں سات راتیں تیرے ہاں مقیم رہتا ہوں، پھر مجھے دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات راتیں بسر کرنا ہوں گی اور اگر تجھے پسند ہو تو میں تیرے ہاں تین راتیں گزاروں؟ پھر باری شروع کروں گا۔ انہوں نے کہا، آپ تین راتیں گزاریں (مسلم) اور ایک روایت میں ہے، آپ نے اس سے فرمایا، کنواری کا حق سات اور بیوہ کا حق تین راتیں ہے۔

الفصل الثانی

۳۲۳۵- (۷) **فَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا**: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ هَذَا قَسَمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلْمِئْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۲۳۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باریاں مقرر فرماتے اور انصاف کیا کرتے اور فرماتے 'اے اللہ! اپنی بساط کے مطابق میں نے باریاں مقرر کی ہیں پس جس چیز پر تیرا اختیار ہے میرا نہیں ہے' اس پر مجھے ملامت نہ کرنا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۰)

۳۲۳۶- (۸) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ**: «إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ إِمْرَاتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقَقُهُ سَاقِطًا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۲۳۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اگر کسی شخص کے نکاح میں دو عورتیں ہیں اور وہ ان کے درمیان عدل نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ناکارہ ہو گا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۳۲۳۷- (۹) **فَنَ عَطَاءٌ قَالَ**: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيِّمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِسَرَفٍ - فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تَزْعُرْ عَوْهَا - وَلَا تُزَلِّزْ لَوْهَا - وَأَرْفُقُوا بِهَا - ، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَأَحَدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: أَلَيْسَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَّغْنَا أَنَّهَا صَفِيَّةٌ، وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا، مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ رَزِينٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَهِيَ أَصْحَبُ، وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَلَاقَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: أَمْسِكْنِي؛ قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، لَعَلِّي أَكُونُ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ.

تیسری فصل : ۳۲۳۷ : عطاء بیان کرتے ہیں ہم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں سرف (مقام) میں میمونہ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عباس نے کہا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (محترمہ) ہے جب تم اس کی میت کو کندھا دو تو تم تجلت سے کام نہ لینا اور نہ ہی اس کی لاش کو حرکت دینا (نیز) آرام کے ساتھ لے جانا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، ان میں سے آٹھ بیویوں کی بازیاں مقرر تھیں ایک بیوی کی باری نہ تھی (عطاء نے بیان کیا) جس عورت کی باری نہ تھی ہمیں معلوم ہوا کہ وہ صغیہ تھیں۔ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی (بخاری، مسلم)

رزین نے بیان کیا کہ عطاء کے علاوہ (روایت) کہتے ہیں، وہ سووہ تھیں اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو جبہ کر دی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا، مجھے اپنے ہاں رکھیں میں نے اپنا دن عائشہ کو جبہ کر دیا ہے تاکہ شاید میں جنت میں آپ کی بیویوں میں شمار کی جاؤں۔
وضاحت : خیال رہے کہ جس عورت کی باری مقرر نہ تھی وہ سووہ تھیں صغیہ نہ تھیں۔ ابن جریر راوی جو عطاء سے بیان کرتا ہے اس کو وہم لاحق ہوا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲)

بَابُ عَشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوقِ

(بیویوں کے ساتھ رہنے سہنے اور ہر ایک کے حقوق کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۳۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلْعٍ، وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الضِّلْعِ أَعْلَاهُ - ، فَإِنْ ذَهَبَتْ
تَقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ - ، وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۳۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے
ساتھ بھلائی کا خیال کرو کیونکہ ان کی پیدائش پل سے ہوئی ہے اور پہلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا حصہ
ہے اگر آپ اس کو درست کرنا چاہیں گے تو توڑ دیں گے اور اگر اس کی حالت پر چھوڑ دیں تو اس کا ٹیڑھا پن باقی رہے
گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کا خیال کیا کرو (بخاری، مسلم)

۳۲۳۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ، لَنْ
تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوْجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهَا
كَسَرْتَهَا، وَكَسَرْتَهَا طَلَّقَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۳۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عورت پل سے پیدا ہوئی
ہے وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر قائم نہیں رہتی۔ اگر آپ اس سے فائدہ اٹھانا پسند کریں تو اس کے ٹیڑھے پن
کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہیں اور اگر آپ اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنا چاہیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور
اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے (مسلم)
وضاحت : عورت کی تخلیق پل سے ہوئی ہے اس سے تصور مائی حوا ہیں جو آدم علیہ السلام کی پہلی سے پیدا
کی گئیں۔

۳۲۴۰ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ
مِنْهَا خُلِقْنَا مِنْهَا آخِرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۲۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مومن شخص اپنی مومن (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہوگی، تو اس کی کسی دوسری عادت کو وہ پسند بھی کرے گا (مسلم)

۳۲۴۱- (۴) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْتَرِ - اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر حوا (آدم علیہ السلام کی بیوی) نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی بھی خیانت نہ کرتی (بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو اسرائیل نے سلوی یعنی گوشت کا ذخیرہ کیا، زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس سے بدبو آنے لگی۔ انہیں گوشت کو محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

۳۲۴۲- (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «يَعْتَمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يَضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ». ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي صَحَابِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: «لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۳۲: عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو غلاموں کی مانند کوڑے نہ لگائے بعد ازاں دن کے آخری حصہ میں اس سے جماعت کرے اور ایک روایت میں ہے، تم میں سے ایک شخص اپنی بیوی کو کوڑے لگاتا ہے جیسے غلام کو کوڑے لگتے ہیں شاید اسے دن کے آخر میں اس سے جماعت کرنا پڑے بعد ازاں آپ نے ان کو "گوز" کی وجہ سے ہنسنے پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، تم ایسے فعل پر کیوں ہنستے ہو؟ جو فعل تم خود بھی کرتے ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت: حاتم اضم" ایک صلح انسان گزرے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہرہ نہ حملہ ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کوئی بات دریافت کی، جب وہ گفتگو کر رہی تھی تو اس کی ہوا آواز کے ساتھ خارج ہو گئی۔ حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کی شرمندگی کا ازالہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دے رہی ہے، تم بلند آواز سے بات کرو گویا انہوں نے اپنی بیوی کو بلور کرنا چاہا کہ تیری ہوا خارج ہونے کی آواز مجھے سنائی نہیں دی۔

(مرقات شیعہ مطبوعہ ملاحظہ علی قادری)

۳۲۴۳ - (۶) وَقَدْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ - عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ ابْنِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبُنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا دَخَلَ يَنْقِمِعُنَ - فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَيَّ - ، فَيَلْعَبُنَ مَعِي . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۲۴۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزروں کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی اور میری سیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو مارے شرم کے چھپ جاتیں تو آپ انہیں میری جانب بھیج دیتے (اور) وہ میرے ساتھ کھیتیں (بخاری، مسلم)

۳۲۴۴ - (۷) وَمِنْهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُومُ عَلَيَّ بِأَبِ حُجْرَتِي، وَالْحَبْشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَرِنِي بِرِذَائِهِ، لَأَنْظُرَ إِلَيَّ لِعِبِهِمْ بَيْنَ أَدْبِهِ وَعَائِقِهِ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجَلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ - ، فَأَقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۲۴۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں 'اللہ کی قسم! میں نے دیکھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازے میں کھڑے تھے اور جہتی لوگ مسجد (کے صحن) میں بیڑوں کے ساتھ کھیل رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا تاکہ میں آپ کے کان اور کندھے کے درمیان سے ان کا کھیل دیکھوں 'آپ میری وجہ سے کھڑے رہتے آخر کار میں ہی کھیل دیکھنے سے (سیر ہو کر) واپس ہوتی' ذرا اندازہ لگائیں ایک کم عمر کھیل تماشہ کی شوقین لڑکی کی شان... (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت 'اجنبی انسان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھ سکتی ہے شرط یہ ہے کہ نظر شہوت سے خالی ہو' اسی طرح کھیل دیکھنا بھی جائز ہے اور مسجد کے صحن میں جماد کی پریکس کے لئے اسلحہ لے جانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۳۲۴۵ - (۸) وَمِنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضْبِي». فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً؛ فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضْبِي؛ قُلْتُ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ». قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا إِسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: 'بلاشبہ مجھے علم ہے' جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا 'آپ کیسے پہچان

لیتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے تو (گفتگو کے دوران) تو کہتی ہے، 'نہیں! محمد کے رب کی قسم، اور جب تو مجھ پر ناراض ہوتی ہے تو (دوران گفتگو) تو کہتی ہے، 'نہیں! ابراہیم کے رب کی قسم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! آپ درست کہتے ہیں لیکن میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (بخاری، مسلم)

۳۲۴۶۔ (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ؛ لَعَنَتَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَصْبِحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو إِمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَابِي عَلَيْهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا».

۳۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کی دعوت دے (اور) وہ انکار کر دے اور خاوند اس سے ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح تک اس پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں (بخاری، مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر (آنے کی) دعوت دیتا ہے (اور) وہ انکار کر دیتی ہے تو جو آسمانوں میں ہے (یعنی اللہ پاک) اس پر اس وقت تک ناراض رہتے ہیں جب تک خاوند اس سے ناراض رہتا ہے۔

وضاحت: بیوی کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ جب اس کا خاوند اسے جماع کے لیے بلائے تو وہ بلاعذر شرعی انکار کرے اور خاوند کو بھی چاہے کہ وہ حد اعتدال سے کام لے (واللہ اعلم)

۳۲۴۷۔ (۱۰) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي صَرَّةٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشْبَعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ - فَقَالَ: «الْمُنْتَشِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۴۷: اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! بے شک میری ایک سوکن ہے، کیا مجھ پر گناہ ہو گا، اگر میں اپنے خاوند کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہوئے (اپنی سوکن کے سامنے) اپنے خاوند کے ایسے عطیات کا ذکر کروں جو اس نے مجھ نہیں دیئے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، وہ شخص جو ایسے عطیات کے لئے کا اٹھا کر رہے جو درحقیقت اسے نہیں ملے ہیں تو وہ اس شخص کی مانند گنہگار ہے جو سر تپا جھوٹا ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۲۴۸- (۱۱) **وَمَنْ آتَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَلَىٰ - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتْ أَنْفَكْتُ رَجُلَهُ -، فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ - تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ نَزَلَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْتَ شَهْرًا. فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ».** رواه البخاري.

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے قسم کھائی کہ آپ ان سے الگ تھلگ رہیں گے) جب کہ آپ کے پاؤں (کا جوڑ) نکل گیا تھا۔ آپ اپنے بالاخانہ میں ۲۹ راتیں اقامت گزیر رہے بعد ازاں آپ (بیچے) اترے، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ کے لئے قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا، 'میں نے کبھی ۲۹ (دن) کا بھی ہوتا ہے (بخاری)

۳۲۴۹- (۱۲) **وَمَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِنَابِهِ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ. قَالَ: فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَدَخَلَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرَ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءً، وَاجِمًا سَاكِتًا -، قَالَ: فَقُلْتُ: لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ - سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ، فَقَمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عَنْقَهَا -، فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: «هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى، يَسْأَلُنِي النَّفَقَةَ». فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا -، كِلَاهُمَا يَقُولُ: تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ؟! فَقُلْنَا: وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا، أَوْ تِسْعًا وَعَشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجِكُمْ هُنَّ حَسَنَاتٌ مِمَّنْ مَنَعْتُمْ أَنْ تَعْبُدُوا عِزًّا عَظِيمًا﴾ - قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا، أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبِي بَكْرٍ». قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفَبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْتَشِيرُ أَبَوِي؟ بَلْ اخْتَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارُ الْآخِرَةُ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتَ. قَالَ: «لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ - إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعْتَبًا -، وَلَا مُتَعَبًا -، وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مَيِّسِرًا». رواه مسلم.**

۳۲۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت طلب کرنے آئے تو انہوں نے آپ کے دروازے پر کچھ صحابہ کرام کو پایا کہ انہیں آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں ملی (راوی نے بیان کیا) جب ابوبکر صدیق کو اجازت ملی تو وہ اندر تشریف لے گئے بعد ازاں عمرؓ اجازت طلب کرنے

آئے ان کو بھی اجازت مل گئی (جب وہ اندر داخل ہوئے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکین پایا آپ خاموش تھے، آپ کے ارد گرد آپ کی بیویاں (بیٹھی) تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں) سوچا کہ میں ایسی مشکو کروں، جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی (یعنی عترکی بیوی) مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کرتی تو میں اٹھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتا مگھونسا مارتا (اس جملہ کو سن کر آپ ہسکرائے اور بتایا کہ یہ میری بیویاں ہیں، انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں، مجھ سے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ کی گردن دبانے کے لئے اٹھے وہ دونوں (تاراشکی کے عالم میں) کہہ رہے تھے، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیزیں طلب کر رہی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہیں تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہوگی بعد ازاں آپ ان سے ایک ماہ یا اتیس دن الگ رہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو، اگر تم دنیا اور اس کی نعمت چاہتی ہو تو آؤ، میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دارِ آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

چنانچہ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آغاز کیا، آپ نے فرمایا، عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک تجویز رکھتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلدی نہیں کرنا چاہیے، جب تک تو اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ تجویز کیا ہے؟ آپ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ عائشہ نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! بھلا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو یقیناً اللہ کے رسول اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں، نیز میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کو یہ بات نہ بتائیں کہ میں نے کیا کہا ہے، آپ نے فرمایا، اگر کوئی بیوی مجھ سے دریافت کرے گی تو میں اس کو ضرور بتاؤں گا۔ مجھے اللہ نے (لوگوں کو اور اپنے آپ کو) تکلیف میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو (لوگوں کے لئے) آسائیاں کرنے والا ہے (مسلم)

۳۲۵۰- (۱۳) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَعَارُ مِنَ اللَّائِي وَفِيْنِ أَنْفُسُهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَتَهُبُّ الْمَرْءَةَ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ، وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِنْ عَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾. قُلْتُ: مَا أَرَى رَيْكَ - إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ: «اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ» ذَكَرَ فِي «قِصَّةِ حَبَّةِ الْوَدَاعِ».

۳۲۵۰ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ان عورتوں پر فتنہ کرتی تھی جو خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرب کرتی تھیں۔ میں سوچتی تھی، بھلا عورت خود کو قرب کر سکتی ہے؟ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

جس کا ترجمہ ہے) ”اور ہمیں یہ بھی اختیار ہے کہ جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو اور جس کو اپنے علیحدہ کر دیا ہو“ (اور) اگر اس کو دوبارہ سے اپنے پاس بلا لو، تو تم پر کوئی گناہ نہیں“ (عائشہ فرماتی ہیں) تو میں نے بلا کما میں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کا پروردگار آپ کو خوش رکھنے کو پسند فرماتا ہے (بخاری، مسلم)

اور چاہے سے موی حدیث جس میں ہے کہ ”عورتوں کے (حقوق کے) بارے میں اللہ سے ڈرو“ حجتہ الوداع کے واقعہ کا ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۳۲۵۱- (۱۴) **فَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. نَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ فَسَبَقْتَنِي. قَالَ: «هَلِيمٌ بَلَكَ السَّبِقَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

دوسری فصل : ۳۲۵۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا میں نے آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ سے سبقت لے گئی جب میں یہ ہو گئی تو میں نے پھر آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو آپ مجھ سے سبقت لے گئے۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کا بدلہ ہو گیا (ابوداؤد)

۳۲۵۲- (۱۵) **وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۲۵۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے وہ شخص بہت اچھا ہے جو اپنے گھروالوں کے (حق میں) اچھا ہے اور میں اپنے اہل والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارا وہی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کے محبوب بیان نہ کیا کرو (ترمذی، دارمی)

۳۲۵۳- (۱۶) **وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِهِ: «لِأَهْلِي».**

۳۲۵۳ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”لا اهل“ کے لفظ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۵۴- (۱۷) **وَقَنَّ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمَرْءُ إِذَا سَلَّتْ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَاحْتَصَنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ بَوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ». رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحَلِيَّةِ».**

۳۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس

دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے (ابو نعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰) تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۳۲۵۵- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ؛ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی (مغص) کو حکم ہوتا کہ وہ کسی مغص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے (ترمذی)

۳۲۵۶- (۱۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتْ الْجَنَّةَ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت فوت ہوئی اور اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی (ترمذی)

۳۲۵۷- (۲۰) وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۲۵۷: طلح بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند اپنی بیوی کو جماع کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (ترمذی)

۳۲۵۸- (۲۱) وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا— فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَجِيلٌ» — يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ الْإِنْيَاءُ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۵۸: معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو بیوی اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی کو حوریں کہتی ہیں اس کو تکلیف نہ دے وہ تیرے پاس مسمان ہے، جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۲۵۹- (۲۲) **وَمَنْ حَكِيمٌ بِنِ مَعَاوِيَةَ الْقَشِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: «أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تُضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحَ، وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ»-**
زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ القشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تو کھائے اس کو بھی کھلائے، جب تو اپنے لئے لباس تیار کرے تو اس کے لئے بھی لباس سلوائے، اس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اسے گالیاں دے اور اگر وہ ناراض بھی ہو تو اسے گھر سے نہ نکالے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: خاوند مناسب سمجھے تو اس گھر کی سکونت چھوڑ کر دوسرے گھر میں چلا جائے اس کا بھی جواز ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے لسم کھائی تھی تو بالاخانے میں نخل ہو گئے تھے نیز جب چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے تو معلوم ہوا کہ چہرے کے علاوہ دوسرے بدن پر مارنا درست ہے نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد ص ۳۷۹)

۳۲۶۰- (۲۳) **وَمَنْ لَقِيَطُ بْنُ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي إِمْرَأَةٌ فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ - يَعْنِي الْبَدَاءَ - قَالَ: «طَلِّقْهَا». قُلْتُ: إِنْ لِي مِنْهَا وَلَدٌ، وَلَهَا صُحْبَةٌ. قَالَ: «فَمُرَّهَا» يَقُولُ عَظْمَاءُ «فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسْتَقْبِلِي، وَلَا تُضْرِبِي بِنِ طَعْمِيَّتِكَ - ضَرْبُكَ أَمِيَّتِكَ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے آپ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی کی زبان میں قس کھائی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کو طلاق دے دے۔ میں نے عرض کیا: اس سے میری اولاد ہے اور اس کے ساتھ دیرینہ رفاقت بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کو نصیحت کر، اگر اس میں خیر کا پہلو ہو تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی اور اپنی بیوی کو لوتھی کی طرح نہ مار (ابوداؤد)

۳۲۶۱- (۲۴) **وَمَنْ إِبَائِسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**

«لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ» فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذُبُرُنَ النِّسَاءَ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ —
فَرُخِّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ أَرْوَاجَهُنَّ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا، يَشْكُونَ أَرْوَاجَهُنَّ —، لَيْسَ أَوْلِيكَ
بِخِيَارِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَاللَّازِمِيُّ.

۳۳۲: ایسا بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی بندویں (یعنی اپنی بیویوں) کو مت مارو تو ممرضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور بیان کیا: بیویاں اپنے خاندنوں پر غالب آگئی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہنچنے کی اجازت عطا کی۔ چنانچہ عورتیں کثرت کے ساتھ آپ کی ازدواج مطہرات کے پاس پہنچیں وہ اپنے خاندنوں کا ٹکڑہ کر رہی تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس کثرت کے ساتھ عورتیں جمع ہو گئی ہیں وہ اپنے خاندنوں کا ٹکڑہ کر رہی ہیں تم میں ایسے لوگ (جو ظالم ہیں) اچھے اخلاق والے نہیں ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ، داری)

۳۲۶۲- (۲۵) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَبَ — إِمْرَأَةً عَلَيَّ زَوْجَهَا، أَوْ عَبْدًا عَلَيَّ سَيِّدِهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص (ہمارے تابعداروں) میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے خاندن کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکاتا ہے (ابوداؤد)

۳۲۶۳- (۲۶) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَالْأَطْفَهْمُ بِأَهْلِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ان لوگوں کا ایمان کامل ہے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے ال و عیال کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۷۳)

۳۲۶۴- (۲۷) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارِكُمْ خِيَارِكُمْ لِبَنَاتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ «خُلُقًا».

۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہیں، ان کا ایمان کمال ہے اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو داؤد نے اس حدیث کو اس کے قول ”خلقا“ تک بیان کیا ہے۔

۳۲۶۵- (۲۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَوْ حَتِّينَ، وَفِي سَهْوَتِهَا - سِتْرٌ، فَهَبْتُ رَيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتِ لِعَائِشَةَ لَعِبَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِي. وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَابِ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ. قَالَ: «وَمَا الَّذِي عَلَيْهِ؟» قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنْ لِسَلِيمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟. قَالَتْ: فَضَحِكْتُ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِدَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک یا جنگ حنین سے واپس لوٹے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو اس سے پردے کا کنارہ سرکا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں نظر آئیں۔ آپ نے دریافت کیا، اے عائشہ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا، میری گڑیاں ہیں۔ اس دوران آپ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے گلاؤں سے بنے ہوئے دو پر تھے۔ آپ نے پوچھا، گڑیوں کے درمیان یہ کیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ گھوڑا ہے، آپ نے دریافت کیا، گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا، دو پر ہیں۔ عائشہ نے کہا، کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس دو گھوڑے تھے جن کے پر تھے۔ یہ سن کر آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی کچلیوں کا مشاہدہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: جن گڑیوں کے ساتھ چھوٹی بچیاں کھیلتی ہیں ان کی تصویریں واضح نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کا احرام ہوتا ہے بلکہ اختلاف ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے ان کا تیار کرنا اور نابالغ بچیوں کا ان کے ساتھ کھیلتا جائز ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۳۲۶۶- (۲۹) هَنَّ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ الْجَبِيْرَةَ - فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ - لَهُمْ، فَقُلْتُ: لَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ، فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي آتَيْتُ الْجَبِيْرَةَ، فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ. فَقَالَ لِي: «أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ؟» قُلْتُ: لَا. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لِأَمْرَتِ النِّسَاءِ أَنْ يَسْجُدَ لِرَأْسِهَا، لِمَا جَعَلَ

اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقِّ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۲۶۶ : قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ”حیرہ“ شہر میں گیا، میں نے (وہاں) لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے بیان کیا کہ میں حیرہ شہر گیا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں چنانچہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے آپ نے مجھے مع غلبہ کیا اور فرمایا، تو یہ بتا کہ جب کبھی (میری وفات کے بعد) تیرا گزر میری قبر کے پاس سے ہو تو کیا تو (میری) قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے ٹہنی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا، (اب بھی) مجھے سجدہ نہ کرو، اگر میں کسی شخص کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ نے خاوندوں کو عورتوں پر ایک مقام عطا کیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت : حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی کا حلف صحیح نہ تھا (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۷۵)

۳۲۶۷- (۳۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .

۳۲۶۷ : نیز احمد نے اس حدیث کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۶۸- (۳۱) وَهَنْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۸ : عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے حکم دیا، خاوند سے دریافت نہ کیا

جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں نیچا ہے؟ (ابوداؤد ابن ماجہ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالرحمان مہدی کوئی راوی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۳)

الاحادیث الضعیفہ ۳۷۷۶، ضعیف الجامع الصغیر ۶۳۱۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸)

۳۲۶۹- (۳۲) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْتَلِّ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، وَيَقَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ -، وَلَا يُصَلِّيَ الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ: قَالَ: فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا قَوْلُهَا: يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ؛ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةً لَكَفَيْتِ النَّاسَ». قَالَ: وَأَمَّا قَوْلُهَا:

يَقْطُرُنِي إِذَا صُمْتُ؛ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌ؛ فَلَا أَصْبِرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا» وَأَمَّا قَوْلُهَا: «أَبِي لَا أَصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَلِكَ، لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ» - قَالَ: «فَإِذَا اسْتَيْقِظْتَ يَا صَفْوَانُ! فَصَلِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ ہم آپ کے پاس تھے، اس نے (اپنے خاوند) صفوان بن معطل کی شکایت کی کہ جب میں نماز ادا کرتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے اور جب میں روزے سے ہوتی ہوں تو وہ میرا روزہ اظہار کرا دیتا ہے اور سورج نکلنے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہے (راوی بیان کرتا ہے) کہ اس کا خاوند صفوان بھی مجلس میں ہی تھا آپ نے اس کی بیوی کی شکایت کے بارے میں اس سے دریافت کیا؟ اس نے بتایا، اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ جب (وہ) نماز پڑھتی ہے تو میں اسے پھینتا ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ یہ (بہن) سورتیں تلاوت کرتی ہے۔ جب کہ میں نے اس کو اس سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایک ہی سورت ہوتی تو لوگوں کو کافی ہوتی یعنی تجھے یہی سورتوں کی تلاوت سے احتراز کرنا چاہیے۔ صفوان نے کہا، یہ جو کہتی ہے کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ اظہار کرا دیتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ یہ مسلسل روزے رکھنے لگ جاتی ہے جب کہ میں جواں آدی ہوں، مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (ظنی) روزے نہیں رکھ سکتی اور یہ جو کہتی ہے کہ میں سورج طلوع ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے خاندان کے بارہ میں یہ بات معروف ہے کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے ہم بیدار ہی نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا، اے صفوان! جب تو بیدار ہو جب نماز پڑھ لیا کر (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی صحت پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ ”آپ نے اس کی معذرت قبول کرتے ہوئے فرمایا، جب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو اس وقت نماز ادا کرو“ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ہر شخص کو اجازت دی جائے جس کا معاملہ اس کے مشابہ ہے۔ دراصل خاص مضمرات کے پیش نظر اس شخص کو وقتی طور پر اجازت دی گئی تھی اور اس طرح کے واقعہ کو جس میں احتمالات کی گنجائش ہو، کو عموم پر محمول نہیں کرنا چاہیے (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۷۵-۷۶)

۳۲۷۰ - (۲۳) وَهِيَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ؛ فَتَحْنُ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: «اعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَاکْرَمُوا أَخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَقُولَ مِنْ جِبَلٍ: أَصْفَرُ إِلَى جِبَلٍ أَسْوَدَ، وَمِنْ جِبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جِبَلٍ أبيض؛ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ».. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار (صحابہ کرام) کی جماعت میں تھے ایک اونٹ لیا، اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب آپ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ لائق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر خاوند اس کو حکم دے کہ وہ زرد رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب اور سیاہ رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ سے سفید رنگ (کے پتھروں کے) پہاڑ کی جانب پتھر منتقل کرے تو اس کے یہی لائق تھا کہ وہ یہ کام خیر انجام دے (احمد)

وضاحت: اونٹ کا آپ کو سجدہ کرنا قدرت الہیہ کی تسخیر کے ساتھ ہے اور یہ آپ کا معجزہ ہے۔

(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲)

۳۲۷۱- (۳۴) وَفَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا يُصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: الْعَبْدُ الْأَبْيُ — حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّائِخَةُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسُّكْرَانُ حَتَّى يَصْحَوْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی نہ ان کے نیک اعمال آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہے جب تک واپس نہ لوٹے اور اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالہ نہ کر دے دوسری وہ عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہے اور تیسرا وہ شخص جو نشہ میں ہو جب تک ہوش میں نہ آئے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت موی ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲)

۳۲۷۲- (۳۵) وَفَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ، وَتَطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کونسی عورت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ عورت جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے، اس کے حکم کی اطاعت کرے جب وہ اس کو (شریعت کے مطابق) حکم دے اور اپنے وجود اور خاوند کے مال میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اس کے خاوند کو ناپسند ہو (نسائی، بیہقی شعب الایمان)

۳۲۷۳- (۳۶) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خُونًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی خیر و برکت مل گئی۔ ایسا دل جو اللہ کا شکر یہ ادا کرنے والا ہے، ایسی زبان جو اللہ کے ذکر میں محو ہے، ایسا بدن جو مصائب پر صبر کرنے والا ہے اور ایسی بیوی جو اپنے جسم اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ (خلع اور طلاق کا بیان)

الفصل الأول

۳۲۷۴- (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً نَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ** فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتَبَ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتْرُدِّيْنِ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ؟» - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْبَلِ الْحَدِيثَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۲۷۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ثابت بن قیس کی عداوت اور اس کے دیندار ہونے پر مجھے کچھ اعتراض نہیں البتہ میں اسلام میں کفر (یعنی خلاف اسلام امور) کو اچھا نہیں سمجھتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، تو (حق میں دیا گیا) اس کا باغ واہیں کر دے گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کو حکم دیا، تم باغ واہیں لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو (بخاری)

وضاحت : اسلام میں کفر سے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود انسان ایسے امور کا مرتکب ہو جو دین کے منافی ہوں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے خاوند سے اس قدر بیزار ہوں کہ میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتی گی۔ اسلام میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں راہ نمائی ملتی ہے عائلی زندگی کو بہتر بنانے اور پرسکون زندگی بسر کرنے کے ذرائع سے خبردار کیا گیا ہے لیکن خاوند بیوی اگر باہم زندگی گزارنے اور اتفاق کی فضا قائم رکھنے سے قاصر ہوں تو شریعت اسلامیہ انہیں اجازت دیتی ہے کہ وہ رشتہ ازدواج کو ختم کر سکتے ہیں اگر بیوی کا خیال ہے کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے تو حق مردواہیں لوٹائے اور خاوند اس کو ایک طلاق دے اس کا نام خلع ہے۔ اس سے نکاح صحیح ہو جائے گا اور رجوع کا اختیار بھی سلب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر خاوند کا اپنی بیوی سے بڑا مشکل ہے تو وہ اس کو سنت کے مطابق ایک طلاق رجعی حالت طہر میں دے کر فارغ کر دے خیال رہے کہ اس طہر میں اس سے جماعت نہ کرے اور تین حیض عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ وہ جس شخص سے چاہے نکاح کر سکتی ہے بلکہ پہلے خاوند کے ساتھ اگر نکاح کرنا چاہے اور پہلا خاوند بھی اس کو دوبارہ بیوی بنانے اور اچھی زندگی گزارنے پر آمادہ ہو تو وہ بھی نکاح کر سکتا ہے لیکن بیوی کو بحالت حیض طلاق دینا اور ایک ہی مجلس میں تین طلاق دینا بدعت ہے (واللہ اعلم)

۳۲۷۵- (۲) **وَمَنْ عَدَّ اللَّهُ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَغَيَّبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمَسِّكَهَا حَتَّى تَطْهَرَ، ثُمَّ تَحِيضَ فَنَطْهَرَ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا، فَبِتِلْكَ الْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «مُرَةٌ فَلْيُرَاجِعَهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۷۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ ان کے والد عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اس کو اپنے ہاں روکے رکھے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اس کے بعد پھر اسے حیض آئے اور وہ حیض سے فارغ ہو جائے تو اگر اس کا خیال اس کو طلاق دینے کا ہے تو اس کو پاک حالت میں بلاجمعت طلاق دے کیوں کہ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ایک روایت میں ہے، 'آپ نے فرمایا، اس کو کہیں کہ وہ اس سے رجوع کرے بعد ازاں اس کو اس کے پاک ہونے کی حالت یا حمل کی حالت میں طلاق دے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حالت حیض میں طلاق دینا بدیہی ہے البتہ صحیح احادیث کی روشنی میں وہ طلاق شمار ہوگی چنانچہ احمد، ابوداؤد اور نسائی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طلاق کو شمار کیا نیز یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (سنن نسائی شرح سیوطی جلد ۶ صفحہ ۵۵، صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۲۷۶- (۳) **وَمَنْ عَانِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَيْرِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَاخْتَرْنَا اللَّهُ وَرَسُولَهُ، فَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لیکن ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کیا آپ نے اس اختیار کو کچھ شمار نہیں فرمایا یعنی اختیار طلاق نہیں ہے۔
وضاحت: خاندن کے اختیار دینے کے بعد اگر بیوی خاندن کو پسند کرتی ہے تو طلاق نہ ہوگی (واللہ اعلم)

۳۲۷۷- (۴) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ—، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، بیوی کو حرام قرار دینے میں کفارہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے "بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کا رسول اچھا نمونہ ہیں" (بخاری، مسلم)

۳۲۷۸- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا ، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَخَفْصَةُ أَنْ آيْتَنَا ذَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقَلُّ : إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ - ، أَكَلْتُ مَغَافِيرًا؟ فَذَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ . فَقَالَ : «لَا بَأْسَ ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فَلَنْ أَعُودَ لَهُ ، وَقَدْ حَلَفْتُ ؛ لَا تُخْبِرَنِي بِذَلِكَ أَحَدًا» - . يَتَّبِعِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِهِ - ، فَتَزَلَّتْ : «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَتَّعِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ» الْآيَةَ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۲۷۸ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے ہاں رکتے اور وہاں شہد نوش فرماتے چنانچہ میں نے اور خفصہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ کہے کہ مجھے آپ سے مغافیر (گوند) کی بدبو آ رہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کا استعمال کیا ہے؟ چنانچہ آپ ان میں سے ایک کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے یہی جملہ کہا آپ نے فرمایا، کوئی بات نہیں، میں نے تو بس زینب بنت جحش کے ہاں شہد نوش کیا تھا اب میں قسم کھاتا ہوں کہ دوبارہ اس کے ہاں شہد نوش نہیں کروں گا (لیکن) اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا (دراصل) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی کے خواہاں تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے پیغمبر علیہ السلام! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جس کو اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی تلاش کرتے ہیں؟“ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۲۷۹- (۶) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا - فَمِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ - ؛ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا زَائِحَةُ الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل : ۳۲۷۹ : ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں بڑی سخت و عید ہے۔ جب کہ کبیرہ گناہوں کے مرکب اپنے گناہوں کی سزا کٹنے کے بعد جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حدیث کے ان الفاظ کو کہ بغیر وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی، کو سختی پر محمول کیا جائے گا کہ ایسا کرنے والی عورت اس سلوک کی مستحق ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں تو الگ بات ہے (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۲۸۰- (۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ابْغَضُ الْحَلَالَ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'حلال کاموں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل طلاق دینا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل ۲۰۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۳)

۳۲۸۱- (۸) وَهْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ —، وَلَا عِتَاقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ —، وَلَا وَصَالَ فِي صِيَامٍ —، وَلَا يُتَمَّ بَعْدَ اجْتِمَاعٍ — وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ —، وَلَا صَمَتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ . . . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'نکاح سے پہلے طلاق نہیں، ملکیت میں آنے سے پہلے آزاد کرنا نہیں، روزوں میں وصال نہیں، بلوغت کے بعد قیمی نہیں، دودھ چمکانے کے بعد رضاعت (۵) نہیں ہوتی اور تمام دن رات تک خاموش رہنا جائز نہیں (شرح السنہ)
وضاحت: ۳۲۸۱ نمبر حدیث کی موافقت کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)

۳۲۸۲- (۹) وَهْنُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ».

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'آدم کا بیٹا اس چیز کی نذر نہ مانے جو اس کی ملکیت میں نہیں اور جس چیز پر ملکیت نہیں اس کو آزاد نہ کرے اور جس پر اس کا حق نہیں اس کو طلاق نہ دے (ترمذی) اور ابو داؤد میں اضافہ ہے کہ جس چیز پر حق نہیں اس کو فروخت نہ کرے۔

۳۲۸۳- (۱۰) وَهْنُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَيْتَةَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ: «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟» فَقَالَ رُكَانَةُ: «وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ، وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ، وَالثَّلَاثَةَ».

۳۲۸۳: رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی سہیمہ کو "بتہ" (ایسی طلاق جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے) طلاق دی۔ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا آپ نے دریافت کیا کیا تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہ نے بتایا، اللہ کی قسم! میں نے بس ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو اس کے ہاں واپس کر دیا پھر اس نے عمر کے دور میں اس کو دوسری طلاق دی اور عثمان کے دور میں تیسری طلاق دی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) البتہ انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے امام بخاری نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا ہے، سند میں زہیر بن سعید حاشمی (راوی) ضعیف ہے۔ البتہ سند احمد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں اس پر اسے شدید غم لاحق ہوا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے کیسے طلاق دی؟ تو اس نے بتایا، ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک طلاق ہے، اگر تو پسند کرے تو اس سے رجوع کر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن القیم اور استاذ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۱۸

اسی طرح صحیح مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں اور خلافت عمرؓ کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔

۳۲۸۴ - (۱۱) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزَلُنَّ جَدًّا: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.»

۳۲۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں اگر شجیدگی سے کہا جائے تو بھی پختہ ہیں اور مذاق کے انداز میں بھی ان کو کتا شجیدگی ہے، وہ تین باتیں نکاح، طلاق اور رجوع کرنا ہیں۔ (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے البتہ اس حدیث کے شواہد کی وجہ سے اسے قوی قرار دیا ہے (مکملۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۷)

۳۲۸۵ - (۱۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طَّلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ قَبْلَ: مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: الْإِكْرَاهُ.»

۳۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا،

مجبوری میں طلاق دینا (اور) آزاد کرنا وقوع پذیر نہیں ہوتا (ابوداؤد، ابن ماجہ) کہا جاتا ہے ”اطلاق“ سے مقصود مجبور کرنا ہے۔

وضاحت: کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ طلاق دے، دگر نہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور وہ طلاق دے ڈالے تو ایسی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **الَّذِينَ آمَنُوا أَكْرَهُ وَقَلْبُهُمْ مَطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ** (جس کا ترجمہ ہے) ”البتہ جس شخص پر جبر کیا گیا (لیکن) اس کا دل ایمان (کی نعمت) سے مطمئن ہے“

۳۲۸۶- (۱۳) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ، وَالْمَغْلُوبِ عَلَيَّ عَقْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعِظَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّأُوِيُّ ضَعِيفٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.**

۳۲۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر طرح سے طلاق دینا نافذ ہو جاتا ہے البتہ دیوالے اور قاتراصل کا طلاق دینا درست نہیں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، سند میں عطاء بن محمد بن عجلان راوی ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے۔

۳۲۸۷- (۱۴) **وَمَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۳۲۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص مرفوع القلم ہیں یعنی سزا کے مستحق نہیں۔ سولے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے، بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور دیوانہ جب تک (اس کے) ہوش ٹھکانے نہ آجائیں (ترمذی، ابوداؤد)

۳۲۸۸- (۱۵) **وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا.**

۳۲۸۸: نیز داری نے اس حدیث کو عائشہ سے اور ابن ماجہ نے عائشہ اور علیؑ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۸۹- (۱۶) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَالطَّلَاقُ الْإِمْرِيَّةُ تَطْلِبَتَانِ، وَعِدَّتْهَا حَيْضَتَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوعزی دد طلاق کی مستحق ہے اور اس کی حدت دد حیض ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳، ارواء الغلیل جلد ۵ صفحہ ۱۵) ضعیف ترمذی صفحہ ۳۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مجہول کہا ہے۔ سند میں مظاہر راوی ضعیف ہے تفصیل کیلئے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸) کا مطالعہ کریں۔

الفصل الثالث

۳۲۹۰ - (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالْمُتَزَعَاتُ - وَالْمُخْتَلِعَاتُ - هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۲۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ عورتیں جو اپنے آپ کو خاندان کے نکاح سے نکالنا چاہتی ہیں اور خلع کرنا چاہتی ہیں وہ عورتیں منافق ہیں (نسائی)

۳۲۹۱ - (۱۸) وَعَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، - فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۲۹۱: نافع رحمہ اللہ، صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے خاندان سے اپنی ہر چیز دے کر خلع حاصل کیا تو عبداللہ بن عمر نے اس کو غلط نہیں ٹھہرایا (مالک)

۳۲۹۲ - (۱۹) وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ إِمْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: «وَالْيَعْبُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ!؟» حَتَّى قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۲۹۲: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو یکبارگی تین طلاقیں دیں چنانچہ آپ ناراضگی کی حالت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا (تعب ہے) اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ اس پر ایک صحابی کھڑا ہوا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ (نسائی)

وضاحت: ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا بدعت ہے اور تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی بلکہ ایک طلاق ہوگی۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ عند رسالت خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا اس پر عمر نے فرمایا، جس کام میں لوگوں کو تیزی نہیں دکھانا چاہیے تھی اس میں وہ تیزی دکھا رہے ہیں

اس بناء پر میں چاہتا ہوں کہ ایک مجلس کی تین طلاق واقع کر دوں چنانچہ انہوں نے اس کو واقع کر دیا پس یہ ان کا سیاسی فیصلہ تھا اور پھر اس فیصلہ پر انہیں عداوت ہوئی اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ تفصیل کیلئے دیکھیے (نخل الاوطار جلد ۱ صفحہ ۱۱۰) اھانتہ اللہلہان عن مکاتئہ الشیطان جلد ۱ صفحہ ۳۳۶، ایک مجلس کی تین طلاق حکیم عمر اسرائیل سلفی (صفحہ ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۸۱)

۳۲۹۳- (۲۰) وَفَن مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبِيدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ، فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلَقْتَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَتَسْعُونَ اَتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللهِ هُزُؤًا... رَوَاهُ فِي «الْمَوْطِئَةِ».

۳۲۹۳: امام مالک کی بلاغات میں سے ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہے، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباس نے جواب دیا، تین طلاق واقع ہو گئیں اور ستائیسے طلاقیں اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق ہے (موطا امام مالک)

۳۲۹۴- (۲۱) وَفَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلَيَّ وَجِهَ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللهُ شَيْئًا عَلَيَّ وَجِهَ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ». رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ.

۳۲۹۳: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے معاذ! اللہ نے زمین کی سطح پر کسی چیز کو پیدا نہیں کیا جو آزاد کرنے سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو اور اللہ نے سطح زمین پر کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی ہے جو طلاق سے زیادہ (اللہ کو) ناپسند ہو (دارقطنی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمید بن مالک راوی ضعیف ہے۔ نیز کھول کی معاذ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۹)

بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

(اس عورت کے بارے میں جس کو تین طلاقیں دی گئی ہیں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۲۹۵ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي، فَبِتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. . . فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۲۹۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس کا آلہ تامل حاور کے پھندے جیسا تھا یعنی اس میں ڈھیلا پن تھا انتشار نہ تھا آپ نے انتشار کیا کیا، کیا تو رفاعہ کی جانب واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تو اس وقت تک واپس نہیں جا سکتی جب تک کہ تو اس سے جماع کا لطف نہ پائے اور وہ تجھ سے لطف اندوز نہ ہو پائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : تین مختلف اوقات میں سنت کے مطابق جب تین طلاقیں واقع ہو جائیں تو عورت عدت گزارنے کے بعد اس شخص سے نکاح کرے جس میں جماعت کی طاعت ہو اس سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر وہ دونوں آپس میں میاں بیوی کی حیثیت سے نہیں رہنا چاہتے تو جب خاوند اس کو سنت کے مطابق طلاق دے تو عدت کے بعد اس عورت سے پہلے خاوند کا نکاح ہو سکتا ہے (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۳۲۹۶ - (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحْلِلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. زَوَّاهُ الدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۲۹۶ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، دونوں پر لعنت فرمائی (داری)

وضاحت: مطلقہ حلالہ کا نکاح اگر کسی شخص سے عارضی طور پر کیا جائے کہ وہ اس کے ساتھ جماعت کرنے کے بعد اس کو طلاق دے تاکہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے تو ایسا شخص لمحون ہے اور جس نے حلال کرنے کے لئے اس کو سائڈ بنایا وہ بھی لمحون ہے اور یہ فعل زنا ہے۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۳۰) اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حلالہ کے نکاح کو قوی دلائل کے ساتھ باطل قرار دیا ہے نیز حنفیہ امام ابو حنیفہ نے اس مسئلہ کا رد ”اقامہ الدلیل علی ابطال التحلیل“ اور ”انساب اللہفان عن مکاتیب الشیطان“ اور ”اعلام المومنین“ وغیرہ میں کیا ہے

۳۲۹۷ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ.

۳۲۹۷: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی بن عباس اور عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔

۳۲۹۸ - (۴) وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَّارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضَعَةَ عَشْرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُولُ: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۲۹۸: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کچھ زائد کو پایا ان سب کا کہنا ہے کہ (یہی سے صحبت نہ کرنے کی) قسم اٹھانے والے کو کھڑا کیا جائے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: ابن عمر سے منقول ہے کہ یہی سے قسم اٹھانے والے پر کہ میں اس سے جماعت نہیں کروں گا جب چار ماہ گزر جائیں تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور یہ طلاق رجعی ہوگی پس یہ کہنا کہ چار ماہ گزرنے کے ساتھ ایک طلاق خود بخود واقع ہو جائے گی درست نہیں (تصحیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۰)

۳۲۹۹ - (۵) وَقَالَ ابْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ - وَيُقَالُ لَهُ: سَلْمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبِيَّاضِيُّ جَعَلَ إِمْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَطَهْرٍ أُمِّهِ - حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانَ، فَلَمَّا مَضَى نِصْفَ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا، فَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتَقَ رَقَبَةً» قَالَ: لَا أَجِدُهَا. قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «أَطْعِمِ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو: «أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ» - وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشْرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشْرَ صَاعًا لِطُعْمِ سِتِّينَ مِسْكِينًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۲۹۹: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ سلمان بن صحور رضی اللہ عنہ جسے سلمہ بن صحور بیاضی بھی کہا جاتا ہے، نے اپنی بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کو رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ جب نصف رمضان گزر گیا، تو رات کے وقت بیوی سے مجامعت کی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے (معذرت کے انداز میں) کہا، مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے آپ نے حکم دیا کہ تو مسلسل دو ماہ روزے رکھ، اس نے کہا، اس کی بھی مجھ میں استطاعت نہیں (پھر) آپ نے حکم دیا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ اس نے عرض کیا، مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرود بن عمرو سے کہا، اس کو وہ ”عرق“ دے دے یعنی وہ ٹوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجور ہوتی ہے تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلائے (ترمذی)

۳۳۰۰- (۶) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلْمَةَ بِنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي. وَفِي رِوَايَتَيْهِمَا - أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيَّ - : «فَاطِعِمُ وَسَقْنَا - مِنْ تَمْرَيْنِ سَبْتَيْنِ مَسْكِينًا».

۳۳۰۰: نیز ابو داؤد، ابن ماجہ، داری نے سلیمان بن یسار سے اس نے سلمہ بن صحور سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ (وہ) ایسا انسان تھا جسے عورتوں کے ساتھ اتنا لگاؤ تھا جو دوسروں کو نہ تھا اور ان دونوں یعنی ابو داؤد اور داری کی روایت میں ہے کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا (ایک) ایک وسق دے (یعنی ساٹھ وسق دے یعنی جب کہ ایک صاع پونے تین کلو وزن کا ہوتا ہے)

۳۳۰۱- (۷) وَفِي سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلْمَةَ بِنِ صَخْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ، قَالَ: «كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۰۱: سلیمان بن یسار، سلمہ بن صحور سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو ایک ہی کفارہ کافی ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

۳۳۰۲- (۸) عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَنَعِشِيهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ - ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُ بَيَاضَ حَجَلَيْهَا - فِي الْقَمَرِ - ، فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ

عَلَيْهَا. فَضَبِحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكْفَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَرَوَى
الْبُرَيْدِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا. وَقَالَ النَّسَائِيُّ: الْمُرْسَلُ أَوْلَى
بِالصُّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل : ۳۳۰۲ : عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے
ظہار کیا، پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستر ہو گیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور یہ واقعہ ذکر کیا۔ آپ نے اس سے استفسار کیا! تجھے ہم بستر ہونے پر کس چیز نے ابھارا؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ
کے رسول! میں نے (جب) چاندنی رات میں اس کی پانیوں کی چمک دمک کا نظارہ کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس
سے ہم بستر ہو گیا (اس کا جواب سن کر) آپ مسکرا دیئے اور اس کو حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے ساتھ
جماع نہ کرے (ابن ماجہ) ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا اور اس نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور
ابوداؤد، نسائی نے اس کی مثل، مسند اور مرسل بیان کیا ہے اور نسائی نے واضح کیا ہے کہ حدیث کا مرسل ہونا مسند ہونے
سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ (فِي وَجُوبِ كَوْنِ الرَّقَبَةِ الْمُعْتَقَةِ كَفَّارَةً مُؤْمِنَةً)

(کفارہ میں مومن غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۰۳- (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ جَارِيَةٌ كَانَتْ لِي تُرْعِي غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ، فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا. فَقَالَتْ: أَكَلَهَا الذِّئْبُ. فَاسْفُتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ، فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا - ، وَعَلَى رَقَبَةٍ - ؛ أَفَاعْتِقُهَا - ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ اللَّهُ؟» فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ - فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتِقُهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تُرْعِي غَنَمًا لِي قَبْلَ أُحُدٍ - وَالْجَوَانِيئَةَ - ، فَاطْلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفٌ كَمَا يَأْسَفُونَ - ، لَكِنِّ صَكَّكُنْهَا - صَكَّةً، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَعْتِقُهَا؟ قَالَ: «إِنِّي بِنَيْبِهَا؟» فَاتَيْتُهَا بِهَا. فَقَالَ لَهَا: «أَيْنَ اللَّهُ؟» قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «مَنْ أَنَا؟» قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: «أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ».

پہلی فصل: ۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چرانے کے لئے لے جاتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک بکری کو گم کر دیا۔ میں اس کے ہاں گیا اور میں نے اس سے (بکری کے گم ہو جانے کے بارے میں) دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ اسے بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے چنانچہ مجھے اس پر غصہ آیا اور میں انسان تھا، میں نے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا اور (ہاں!) میرے ذمہ گروں (آزاد کرنا) ہے کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟ آپ نے لونڈی سے دریافت کیا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا، اللہ آسمانوں میں ہے۔ پھر آپ نے دریافت کیا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپ اللہ کے پیغمبر ہیں (یہ جواب سن کر) آپ نے فرمایا، اس کو آزاد کر دے (مالک) اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا، میری ایک لونڈی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ (مقام کی طرف) میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں نے ایک روز جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے اور میں انسان تھا جیسے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے، مجھے بھی غصہ آ گیا اس پر میں نے اس کو ایک طمانچہ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ آپ سے اسے میرا بڑا جرم قرار دیا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا

میں اسے آزاد کر دوں؟ آپ نے حکم دیا کہ تو اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ میں اسے آپ کی خدمت میں لے گیا آپ نے اس سے دریافت کیا، اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ آسمانوں میں ہے (پھر) آپ نے دریافت کیا، میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا، آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپ نے فرمایا، اسے آزاد کر دے، یہ ایمان دار ہے۔

بَابُ اللَّعَانِ (لعان کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۰۴ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتَلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ - ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَيْكَ - ، فَأَذْهَبْ فَاتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَّعْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا - ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنْظَرُوا - ؛ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْحَمَ - ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ - ، عَظِيمَ الْأَلْتَيْنِ، خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ - فَلَأَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَّقَ عَلَيْهَا - ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَمِرَ - كَمَا تَهُ وَحَرَّةٌ - فَلَأَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۰۴ : سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عویمر مجلانی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ (اگر) کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی (انجینی) شخص کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں (اس کے وارث) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری بیوی اور تمہارے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ تم جاؤ (اور) اسے لے آؤ۔ محلّ نے بیان کیا، (چنانچہ) خاندان عویمر نے مسجد میں لعان کیا۔ میں (اس واقعہ میں دیگر) لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب خاندان عویمر (لعان سے) فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کو (بیوی بنا کر) رکھوں تو میں جھوٹا ہوں تو اس نے اپنی بیوی کو (آپ کے حکم کے بغیر) تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (پیدا ہونے والے بچے کا) جائزہ لینا، اگر وہ سیاہ رنگ کا ہوا (اور) اس کی آنکھیں بیوی بیوی اور بہت زیادہ سیاہ ہوئیں، اس کے چوڑے بڑے ہونے اور اس کی پنڈلیاں موٹی ہوئیں تو عویمر سچا ہے اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا گویا کہ وہ کچھوٹا ہے تو پھر میرا گمان یہی ہے کہ عویمر جھوٹا ہے۔ جب بچہ ان اوصاف کا پیدا ہوا جن اوصاف کا ذکر

کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کو سچا قرار دیا تھا۔ تو اس کے بعد بیچے کو اس کی ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت : جب خاوند اپنی بیوی کو کسی مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پائے تو چونکہ اس کے لئے چار گواہ لانے مشکل ہیں اور بیوی کو قتل کرنا شرعاً ناجائز ہے اور بیوی کے ساتھ ان حالات میں زندگی بسر کرنا بے عزتی ہے تو شریعت نے ان حالات میں لعان کا حکم دیا ہے۔ مرد چار بار کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں میں نے اپنی بیوی کو فلاں مرد کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پایا ہے اور پانچویں بار کہے، اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ خاوند کی طرح بیوی بھی چار بار گواہی دے گی کہ میں سچی ہوں میرا خاوند جھوٹا ہے اور اگر میں جھوٹ کہتی ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اس کے بعد اسلامی حکومت ان کے درمیان جدائی کرا دے گی اور یہ جدائی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوگی وہ کبھی زندگی میں خاوند بیوی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے اس صورت میں خاوند کو طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو لعان کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (سورت النور آیت ۶-۱۰)

۳۳۰۵- (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَأَمْرَأَةٍ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَالْحَقُّ الْوَالِدُ بِالْمَرْأَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِهِ لَهَا — أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَظَهُ، وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ —، ثُمَّ دَعَاها فَوَعظَهَا، وَذَكَرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ .

۳۳۰۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کا حکم دیا۔ اس (شخص) نے اس عورت سے پیدا شدہ بیچے کا انکار کیا تھا تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی اور بیچے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (بخاری، مسلم) نیز ابن عمرؓ کی روایت میں ان دونوں کے نزدیک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو وعظ و نصیحت فرمائی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔ پھر عورت کو بلا کر اس کو نصیحت کی اور اسے خبردار کیا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کم ہے۔

۳۳۰۶- (۳) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنِينَ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَالِي. قَالَ: «وَلَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبَعَدَ وَأَبَعَدَ لَكَ مِنْهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (خاوند بیوی) لعان کرنے والوں کو خبردار کیا کہ اللہ تمہارا محاسبہ کرے گا، تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے (اور خاوند سے کہا) تمہارا (اب) اس کے ساتھ

کچھ تعلق نہیں۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں ملے گا اگر تو سچا ہے تب بھی تیرا مال تجھے نہیں ملے گا کیونکہ تو اس سے جماع کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال کا ملنا تجھے ممکن نہیں (بلکہ) اب تو تجھ کو اس سے زیادہ دوری حاصل ہو گئی ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۰۷- (۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالْبَيْتَةُ — أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ؟! فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «وَالْبَيْتَةُ، وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ابْنِي لَصَادِقٍ، فَلْيُنزِلْنِ اللَّهُ مَا يُبْرِيءُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ، فَتَزَلْ جِبْرِيْلُ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾. فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ، فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ —، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاتُ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْصُرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الْإِلْتِيْنِ، خُدَلَجَ السَّائِقِينَ؛ فَهُوَ لِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ؛ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے شریک بن سحماء (نای مرد) کے ساتھ متہم کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو پائے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے شروع کر دے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گواہ (پیش کر) یا تیری کمر پر کوڑے لگیں گے اس پر حلال نے (برجستہ) کہا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے، بلاشبہ میں سچا ہوں اور یقیناً اللہ اب (واضح) حکم اتارے گا جو میری کمر کو کوڑوں سے بچا دے گا اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ پر یہ آیات نازل کیں (جن کا ترجمہ یہ ہے) ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں“ آپ نے عمل آیت ”(اگر وہ سچا ہے)“ تک حلاوت کی اس کے بعد حلال آیا، اس نے اپنی صداقت کی گواہی دی۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے بلاشبہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر (اس کی) بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی صداقت پر گواہی دی۔ جب وہ پانچویں بار گواہی دینے لگی تو صحابہ نے اس کو روکا۔ اور بتایا کہ پانچویں بار کی گواہی (اللہ کے عذاب کو) واجب کرنے والی

ہے۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ عورت مجبکی اور بیچے ہٹ گئی۔ ہم نے محسوس کیا کہ وہ (اپنے قول سے) بھر جائے گی لیکن اس نے کہا، میں اپنی قوم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کر سکتی چنانچہ اس نے (پانچویں گواہی کو) مکمل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عورت کا خیال رکھنا۔ اگر اس نے پچھ سرسلی آنکھوں والا، ہماری بھرم چرتوں والا، موٹی پنڈلیوں والا بنا تو پچھ شریک بن سحملہ کا ہے چنانچہ ان اوصاف کا پچھ پیدا ہوا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کتاب اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس سے پتلا (بخاری)

۳۳۰۸- (۵) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لِأَعْجَلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَأَنَا أَعْيُرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْيُرُ مِنِّي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں، بلکہ چار گواہ تلاش کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے (جوش میں آکر) کہا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے میں تو گواہ ڈھونڈنے سے (پہلے ہی) کھوار کے ساتھ اس کا کام تمام کر دوں گا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو! تمہارا سروار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ شخص بہت غیرت مند ہے حالانکہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے (مسلم)

۳۳۰۹- (۶) وَقَدْ أَمْرَاتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُضْفِعٍ — ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ لَأَنَا أَعْيُرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْيُرُ مِنِّي، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمِدْحَةَ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹: منیو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ نے تذکرہ کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پاؤں گا تو میں اس کو کھوار (کی دھار) کے ساتھ قتل کر دوں گا۔ کھوار کی الٹی طرف نہیں ماروں گا۔ اس کی یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا، تم سعد کی غیرت مندی پر تعجب کا اظہار کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے (بھی) زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور

باطنی (تمام قسم کی) بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کو معذرت زیادہ پسند ہو اسی وجہ سے اللہ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے جو ڈرانے اور خوشخبری دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تعریف سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں، اسی وجہ سے اللہ نے تعریف کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے (بخاری، مسلم)۔

۳۳۱۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَعَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور بلاشبہ مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت (کا تقاضا) ہے کہ ایماندار شخص عہد کی حرمت کا ارتکاب نہ کرے (بخاری، مسلم)۔

۳۳۱۱ - (۸) وَعَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا الْوَأُنْهَاءُ؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ؟» - قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: «فَأَنَّى تُزِي ذَلِكَ جَاءَهَا؟». قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا. قَالَ: «فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ» وَلَمْ يُرْجِصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے اور مجھے یہ بات ناپسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے استفسار کیا، کیا تم سے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا، بے شک ان میں خاکستری رنگ کے (بھی) ہیں آپ نے دریافت کیا، اس رنگ کے کہاں سے آگئے؟ اس نے کہا، نب نے ان کو اس رنگ کا بنا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا، شاید یہاں بھی نسب کی وجہ سے اس بچے نے یہ رنگ اختیار کر لیا ہے اور آپ نے اس کو بچے کی نئی کی اجازت نہ دی (بخاری، مسلم)۔

۳۳۱۲ - (۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ ابْنَ وَوَلِيدَةَ زُمَعَةَ بِنْتِي، فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ: أَخِي، فَتَسَاوَقَا - إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَخِي كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ:

أَخِي وَابْنُ وُلَيْدَةَ أَبِي، وَوُلِدَ عَلِيٌّ فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاللِّعَاطِرِ الْحَجَرِ» ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «إِحْتَجِبِي مِنِّي» لِمَا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بَعْتَبَةَ، فَمَارَاها حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلِيٌّ فِرَاشِ أَبِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زعمہ کی لونڈی کا بچہ میرا ہے، اسے اپنے قبضہ میں لے لیتا۔ چنانچہ فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اعلان کیا کہ یہ بچہ میرا بھتیجا ہے اور زعمہ کے بیٹے عبد نے کہا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس بچے کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی اور عبد بن زعمہ نے عرض کیا (یہ بچہ) میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زعمہ! بچہ تجھے ملے گا بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا۔ لیکن زعمہ کی بیٹی سوہ کو حکم دیا کہ تجھے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ بچے میں آپ کو عقبہ سے مشابہت نظر آئی۔ چنانچہ اس نے تازندگی سوہ کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے عبد بن زعمہ! وہ تیرا بھائی ہے۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا، کیونکہ وہ عبد کے باپ (زعمہ) کے بستر پر پیدا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۳۳۱۳ - (۱۰) وَمَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: «أَيُّ عَائِشَةَ! أَلَمْ تَرِي أَنَّ مُجْرَزَا الْمُدَلِّجِي دَخَلَ، فَلَمَّا رَأَى أَسْمَةَ وَزَيْنًا وَعَلِيَّهِمَا فَطِيفَةٌ قَدَّ غَطِيًّا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجوز مدلی آیا ہوا ہے، جب اس نے اسامہ اور اس کے والد زید کو دیکھا، ان دونوں نے ایک چادر کے ساتھ اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا جبکہ ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے تو اس نے (برلا) کہا یہ پاؤں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسامہ کے والد کا رنگ سفید تھا جبکہ خود اسامہ سیاہ رنگ کے تھے کیونکہ اسامہ کی والدہ ام ایمن سیاہ فام حبشی عورت تھی۔ عوام الناس انہیں مشتبہ سمجھتے تھے اور ان کے خلاف زہانی ظن درازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے کبیدہ خاطر رہتے تھے جب فن قیافہ کے ایک ممتاز ماہر نے ان دونوں کے پاؤں ملاحظہ کر کے کہا کہ یہ دونوں باپ بیٹا ہیں تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے بالخصوص جبکہ دور جاہلیت میں قیافہ گری کے فن پر اہم دیا جاتا تھا اور اس کو صحیح سمجھا جاتا تھا (تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۳۳۱۴- (۱۱) **وَمَنْ سَعِدَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، وَأَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ — فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**

۳۳۱۴: سعد بن ابی وقاص اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب (غور) کو منسوب کیا جبکہ اسے یقین ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے (بخاری، مسلم)

۳۳۱۵- (۱۲) **وَمَنْ أَيْنَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا تَرَعَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ — ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**
وَذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ « مَا مِنْ أَحَدٍ أَعْيَزُ مِنَ اللَّهِ » فِي « بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ » .

۳۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا، اس نے کفر کیا (بخاری، مسلم) اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث "اللہ سے زیادہ غیرت والی ذات کوئی نہیں۔" مبارک خسوف کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثاني

۳۳۱۶- (۱۳) **مَنْ أَيْنَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ : « أَيُّمَا أَمْرَأَةٍ ادَّخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؛ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ — ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَذَّةَ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ — ، اِحْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّيَمِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ .**

دوسری فصل : ۳۳۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لعان کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا، جو عورت کسی قوم میں ایسے شخص کو داخل کرتی ہے جو ان میں سے نہیں ہے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کبھی اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرتا ہے حالانکہ (وہ بچہ پیار سے) اس کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ اس سے پردے میں ہوگا اور اس کو تمام مخلوقات اولین و آخرین کے سامنے رسوا کرے گا (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن یونس راوی متروک ہے اور اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے پس اس حدیث کا صحیح ہونا محل نظر ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۳، ضعیف ابوداؤد

۳۳۱۷- (۱۴) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ — فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلَّقْهَا» قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا. قَالَ: «فَامْسِكْهَا إِذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ أَخَذُ الزَّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعُهُ. قَالَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ.

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی کسی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے اس نے عرض کیا، مجھے اس سے محبت ہے آپ نے فرمایا، تو پھر اس کو روکے رکھو (ابوداؤد، نسائی) اور نسائی نے کہا ہے، اس حدیث کو ایک راوی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور دوسرے راوی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ اس نے بیان کیا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم راوی قوی نہیں ہے اور اس عورت کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست نہیں کہ وہ عورت اس شخص کے ہاتھ کو روکتی نہ تھی جو اس کے ساتھ بے حیائی کا ارتکاب کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ ایسی عورت کے بارے میں آپؐ ہرگز حکم نہیں دے سکتے تھے کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے وراصل یہ عورت ہنس کھٹکے مزاج کی تھی جو شخص اس سے باتیں شروع کرتا وہ اس کے ساتھ گھل مل جاتی تھی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۳۱۸- (۱۵) وَفِي عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِهِ، عَنِ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَىٰ أَنْ كُلُّ مُسْتَلْحِقٍ ۖ اسْتَلْحَقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ ادْعَاؤُهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَىٰ أَنْ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قَسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ، وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقَسَمْ فَلَهُ نَصِيْبُهُ، وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ أَنْكَرَهُ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَمْ يَمْلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ — بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَىٰ لَهُ هُوَ الَّذِي ادْعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زَنْبِيٍّ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أُمَّةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (بچہ) کے بارے میں، جس کو اس کے والد (کی وفات) کے بعد جس کی طرف اس کا (حقیقی) نسب ہے کسی اور نے اپنے نسب میں شامل کر لیا اور اس کے وارثوں نے دعویٰ کیا، یہ فیصلہ دیا کہ ہر وہ بچہ جو اس لوٹڑی سے ہے، جس سے جس روز کوئی شخص ہم بستر ہوا اور وہ لوٹڑی اس کے قبضہ میں تھی تو بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے اس کے ملانے کا مطالبہ کیا اور جو مال اس کے ملانے سے پہلے تقسیم ہوا اس کو اس سے کچھ نہیں ملے گا اور جو مال ابھی تقسیم نہیں ہوا اس سے اس کو حصہ ملے گا اور بچے کو نہیں ملایا جائے گا جب اس کے والد نے جس کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے، اس کا انکار کیا

تھاپیں اگر بچہ اس لونڈی سے ہے جو اس کی ملک میں نہ تھی یا آزاد عورت سے ہے جس کے ساتھ اس نے زنا کیا تھا تو بچے کو اس کے ساتھ نہ ملایا جائے گا اور نہ وہ وارث ہو گا اور اگر بچہ جس کی طرف منسوب ہے اس نے اس کا دعویٰ کیا ہے تو وہ بچہ ”ولد الزنا“ ہے خواہ آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہو یا لونڈی کے بطن سے پیدا ہو (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد راوی مکر الحدیث ہے۔ (الجرم والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۱۳۸۵، اللطل ومعرنہ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۶۰، تاریخ بغداد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳، تلحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۶)

۳۳۱۹- (۱۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ الْغَيْبَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فَالْغَيْبَةُ فِي الرَّيْبَةِ -، وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَالْغَيْبَةُ فِي غَيْرِ رَيْبَةٍ، وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ؛ فَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي الْبَغْيِ». . . زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّنَائِيُّ.

۳۳۱۹: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیرت (کی ایک قسم) وہ ہے جس کو اللہ محبوب جانتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے جس غیرت کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے جو تمت کے مقام میں کی جائے اور جس غیرت کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو تمت کے مقام میں نہیں (صرف سوء ظن ہے) اور تکبر کی ایک قسم وہ ہے جس کو اللہ ناپسند جانتا ہے جبکہ ایک تکبر وہ ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے پس وہ تکبر جس کو اللہ پسند فرماتا ہے وہ مجاہد کا جہاد اور صدقات کے وقت اترانا ہے اور جس تکبر کو اللہ ناپسند جانتا ہے وہ اس کا فخر کے ساتھ اڑا کر چلنا ہے اور ایک روایت میں ہے، فس و فجور کرتے ہوئے اڑا کر چلنا ہے (احمد، ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۳۲۰- (۱۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ فُلَانًا ابْنِي؛ عَاهَرْتُ بِأَمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا دَعْوَةَ - فِي الْإِسْلَامِ، ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۳۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! فلاں! فلاں! میرا بیٹا ہے۔ جاہلیت میں، میں نے اس کی والدہ کے ساتھ زنا کیا تھا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام میں (اس طرح) دعویٰ کرنا درست نہیں۔ دور جاہلیت کے طور طریقے ختم ہو چکے ہیں۔ بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی محروم ہو گا (ابوداؤد)

۳۳۲۱- (۱۸) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرَبِعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ — النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ —، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ — وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ».. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار (قسم کی) عورتیں ہیں ان کے (اور ان کے خاندانوں) کے درمیان لعان نہیں ہے۔ عیسائی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے، یہودی عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہے، آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہے اور لونڈی جو آزاد (انسان) کے نکاح میں ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے (البرج والتعديل جلد ۶ صفحہ ۸۸۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، تخریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۵۸)

۳۳۲۲- (۱۹) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا جَدِيحًا أَمَرَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَنْ يَتَلَاعَنُوا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فَيْهِ، — وَقَالَ: «إِنَّهَا مُوجِبَةٌ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا (جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کا حکم دیا) کہ وہ پانچویں بار میں اپنا ہاتھ مرد کے منہ پر رکھے اور (اسے) بتائے کہ (پانچویں بار) (کا) اقرار واجب کرنے والا ہے (نسائی)

۳۳۲۳- (۲۰) وَقَالَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا، قَالَتْ: فِعْزْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَهُ، فَرَأَى مَا أَصْنَعُ. فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ! أَعْرَبْتِ؟» فَقُلْتُ: وَمَا لِي؟ لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَلَكِنْ أَغَانِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس کے پاس سے نکلے، عائشہ نے بیان کیا کہ مجھے (آپ کے باہر جانے پر) غیرت ہوئی پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے ملاحظہ فرمایا، جو میں کر ہی تھی تو آپ نے فرمایا، عائشہ! کیا بات ہے؟ کیا تو نے غیرت کی ہے؟ میں نے عرض کیا، مجھے کیا ہے کہ میرے جیسی وی آپ جیسے خاوند پر غیرت نہ کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پاس تیرا شیطان آگیا۔ عائشہ نے پُ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ (عائشہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے اثبات میں فرمایا، (اور وضاحت کی) البتہ اللہ نے اس کے خلاف میری معاونت کی ہے۔ چنانچہ میں اس کے دوسرے محفوظ رہتا ہوں (مسلم)

بَابُ الْعِدَّةِ

(عورت کے عدت گزارنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۲۴- (۱) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَيْتَةَ - وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْلَهُ الشَّعِيرَ فَسَخِطَتْهُ - ، فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ. فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ». فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: «بِتِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، أَعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى، تَضَعِينَ نِيَابِكَ فَإِذَا حَلَلْتَ - فَأَذِينِي - ». قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمَ حَطَبَانِي. فَقَالَ: «أَمَا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ - ، وَأَمَا مُعَاوِيَةَ فَضَعْلُوكُ - لَا مَالَ لَهُ؛ إِنْ كَبِحْتِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَكَبِرْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ كَبِحْتِي أُسَامَةَ» فَتَكَبَّرَتْهُ، فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطَتْ. . . وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا: «فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَآتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا» .

پہلی فصل : ۳۳۲۳ : ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس سے بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے اس کو بتہ یعنی آخری طلاق دی جب کہ وہ (بہن) میں تھا تو ابو عمرو کے وکیل نے فاطمہ بنت قیس کی جانب ”جو“ بیجی (اس نے ان کو معمولی سمجھا) اور اس پر ناراض ہو گئی۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! تم! تم! تم! پر کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے آپ کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا ”تم! تم! تم! خراج (اس کے ذمہ) نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدت بسر کرے، لیکن آپ نے واضح کیا کہ وہ ایسی خاتون ہے جس کے پاس میرے صحابہ کرام کا آنا جانا ہے۔ تجھے ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارنی چاہیے۔ وہ ٹاہنیا انسان ہے تو (دہاں) کپڑے بھی اتار سکتی ہے جب تیری عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اس نے بیان کیا، جب میں حلال ہو گئی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے میری جانب مٹکی کا پیغام بھجوایا ہے آپ نے مشورہ دیا کہ ابو جہم تو لاٹھی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا یعنی عورتوں کو مارتا ہے یا ہمیشہ سفر کرتا ہے) اور معاویہ مٹکس ہے اس کے پاس مال نہیں ہے (البتہ) تجھے اسامہ بن زید سے نکاح کر لینا چاہیے لیکن میں نے اس کو ناپسند کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا ”اسامہ سے نکاح کر چنانچہ میں نے اس سے نکاح کیا اللہ نے اس میں خیر و برکت عطا کی اور (اس نکاح کی وجہ سے) مجھ پر رشک کیا گیا۔ اور ایک روایت میں ہے البتہ ابو جہم عورتوں کی بہت زیادہ ہٹائی کرنے والا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تیسری (آخری) طلاق دی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا، تجھے خرچ نہیں ملے گا اگر تو حاملہ ہوتی تو پھر تجھے خرچ دیا جاتا۔

وضاحت: اس حدیث میں طلاق بہ سے مقصود تیسری طلاق ہے۔ جس کے بعد تعلق منقطع ہو جاتا ہے قبل ازیں وہ دو طلاقیں دے چکا تھا اور اس طلاق سے تعلق ختم ہو گیا اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نایابا انسان کی موجودگی میں اگر پردے کا کپڑا سر سے اترا جائے تو کچھ حرج نہیں لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات نے جب نایابا کی موجودگی میں پردے کا خیال نہ کیا اور بر ملا کہا کہ وہ نایابا ہے ہمیں دیکھ نہیں رہا ہے تو آپ نے فرمایا، وہ نایابا ہے۔ تم تو دیکھ رہی ہو، ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کے لیے زیادہ احتیاط بہ نظر حسی (واللہ اعلم)

۳۳۲۵- (۲) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَيَّ نَاجِيَتِهَا، فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ - نَعْنِي فِي النَّقْلَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّبِعِي اللَّهَ؟ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سَكُنِي وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس غیر آباد مکان میں اقامت پذیر تھیں ان کے بارے میں خطرہ محسوس کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت عطا کی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ نے کہا، فاطمہ کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اللہ سے ڈرتی نہیں ہے جب وہ کہتی ہے، مطلقہ ٹلاہ کے لئے رہائش ہے نہ خرچ (بخاری)

وضاحت: فاطمہ بنت قیس کا موقف درست ہے وہ صاحب واقعہ ہے آپ نے اس کا نان و نفقہ اور مکان وغیرہ کی ذمہ داری طلاق ٹلاہ کے بعد اس کے خاوند پر نہیں ڈالی، جس نے اس کو آخری تیسری طلاق دی تھی۔ جبکہ عائشہ کا موقف درست نہیں۔ اسی طرح عمر کا موقف بھی عائشہ جیسا تھا وہ صاف کہتے تھے کہ ہم اللہ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر کیسے چھوڑیں؟ ہم نہیں جانتے کہ وہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ بول رہی ہے۔ جبکہ فاطمہ کا موقف بالکل صحیح ہے وہ صاحب واقعہ ہے اور آپ نے کلمے لفظوں میں فرمایا، تیسری طلاق کے بعد چونکہ خاوند کو رجوع کا اختیار نہیں ہے اس لئے نان و نفقہ اور مکان کی ذمہ داری اس پر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۶- (۳) وَهَنَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا نُقِلْتُ فَاطِمَةَ لَطُولِ لِسَانِهَا عَلَيَّ أَحْمَانِيهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۳۲۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ کو اس لئے اس کے خاوند کے مسکن سے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کے بھائیوں سے زبان درازی کرنے سے نہ رکھتی تھی (شرح السنہ)

۳۳۲۷- (۴) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: طَلَّقْتُ خَالَاتِي ثَلَاثًا، فَازَادَتْ أَنْ تَجِدُ - نَخْلَهَا، فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «بَلِي، فَجِدِّي نَخْلَكَ، فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصْدُقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری خالہ کو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنی کجگور کے درختوں سے کجگوریں اتارے۔ تو ایک شخص نے اس کو باہر نکلنے سے روکا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا، کیوں نہیں! تو کجگوریں اتار سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو (ان سے) صدقہ کرے یا کوئی اچھا کام کرے (مسلم) وضاحت: معلوم ہوا کہ مطلقہ ثلاثہ ایام عدت میں ذاتی ضرورت کیلئے گھر سے باہر جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

۳۳۲۸- (۵) وَعَنْ الْمُسَوَّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ - بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِلْيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا، فَتَكَحَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۲۸: مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ ”سبعہ اسلمیہ“ اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد نفاس والی ہو گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے نکاح کی اجازت طلب کی آپ نے اس کو اجازت عطا کی چنانچہ اس نے نکاح کر لیا (بخاری)

وضاحت: بچے کے تولد کے بعد شرعاً وہ نکاح کر سکتی تھی اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ وہ حاملہ تھی لیکن اس کی جانب منگنی کا پیام بھیجنے والوں میں ابو اسناہل بھی تھا اس نے کہا: ابھی تیری عدت ختم نہیں ہوئی تو وہ آپ کی خدمت میں پہنچی آپ نے فرمایا! ابو اسناہل جھوٹا کہتا ہے تیری عدت ختم ہو چکی ہے معلوم ہوا کہ صحابی کی رائے غلط ہو سکتی ہے وہ معصوم عن الخطئہ نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۳۲۹- (۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُؤْفِقِي عَنْهَا زَوْجَهَا، وَقَدْ اشْتَكَّتْ عَيْنُهَا، أَفَنَكْحُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لَا». قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں درد ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار نبی میں جواب دیا ہر دفعہ آپ نے منع کیا (اور) فرمایا: اب تو عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ دور جاہلیت میں عورت سال کے اختتام پر اونٹ کی بیٹنی بھیجتی تھی یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی (بخاری، مسلم)

۳۳۳۰- (۷) وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، وَزَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ - تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مِثْبَ فَوْقَ

ثَلَاثَ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا، کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن (سوگ) کرے (بخاری، مسلم)

۳۳۳۱- (۸) وَهَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُجِدُ امْرَأَةً عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا نَوْبَ غَضَبٍ - وَلَا تَكْتَجِلُ، وَلَا تَمَسُّ طَيْبًا، إِلَّا إِذَا طَهَّرْتَ نُبْدَةً - مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَلَا تَخْتَضِبُ» .

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت کسی فوت شدہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور رنگین لباس زیب تن نہ کرے البتہ یعنی سادہ چادریں (زیب نہ کرے) نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے۔ البتہ پاک ہونے پر قسط یا اظفار (خوشبو) لگائے (بخاری، مسلم) ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ وہ ہندی نہ لگائے۔

الفصل الثانی

۳۳۳۲- (۹) هَنَّ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ لِي أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَإِنَّ زَوْجَهَا حَرَجَ فِي طَلْبِ أَعْبُدَ لَهُ أَبْقُوا فَقَتَلُوهُ. قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ. فَقَالَتْ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَاَنْصَرَفَتْ حَتَّى إِذَا كُنْتَ فِي الْحَجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، عَانِي، فَقَالَ: «أَمْكِنِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجْلَهُ» قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا. زَوَاهُ مَالِكٌ، وَابْتَرَمِيذِي، وَابْنُ دَاوُدَ، وَالتَّنَائِي، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ .

سری فصل: ۳۳۳۲: زینب بنت کعب بیان کرتی ہیں کہ فروعہ بنت مالک بن سنان، ابوسعید خدری کی بیٹی نے زینب کو یا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ سے دریافت کر رہی تھی کہ وہ بخود (قبیلہ) میں اپنے گھر لوں کی جانب واپس چلی جائے اس لئے کہ اس کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے اور اس کے غلاموں نے

اس کو قتل کر دیا تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، میں اپنے گھروالوں کے ہاں واپس چلی جاؤں؟ اس لئے کہ میرے خاوند نے میرے لئے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا، جس پر اس کا قبضہ ہوا اور نہ اخراجات کے لئے (کچھ مال) چھوڑا ہے اس نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ میں واپس لوٹی لیکن ابھی میں حجروں میں یا مسجد میں تھی۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا، اپنے گھر میں عدت گزار رہاں تک کہ عدت ختم ہو جائے اس نے بیان کیا، میں نے وہاں چار ماہ و س دن عدت بسر کی (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زینب بنت کعب بن محمد ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۶-۳۰۷، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

۳۳۳۳- (۱۰) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبْرًا. فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ: «إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ طَيْبٌ. فَقَالَ: «إِنَّهُ يَسْبُ الرُّجْعَةَ - فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْسِطِي بِالطَّيْبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِالسِّدْرِ - تُغْلِفِينَ بِهِ رَأْسَكَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جب (میرے خاوند) ابوسلمہ فوت ہوئے اور میں نے صبر لگایا ہوا تھا آپ نے دریافت کیا، ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ صبر ہے اس میں خوشبو نہیں ہے آپ نے فرمایا، یہ چہرے کو خوبصورت کرتا ہے۔ تو اسے رات کو لگا اور دن کو اتار دے نیز خوشبو اور مندی وغیرہ (بھی) نہ لگا۔ اس لئے کہ وہ بھی خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کس طرح (سر کے بالوں کو) صاف کروں؟ آپ نے فرمایا، بھیری (درخت کے پتوں) کے ساتھ اپنے سر کے بالوں کو لپیٹ (اور صاف کر) (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: سند میں منیہ اور اس سے اوپر والے روایت مجہول ہیں نیز روایت یہ حدیث ام سلمہ سے مروی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے، جس میں وضاحت ہے کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو، عدت گزارنے کے دوران آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۴- (۱۱) وَمِنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرَ - مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَقَةَ -، وَلَا الْحَلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِيلُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسبہ، رنگ اور گیورنگ کا لباس زیب تن نہ کرے، نہ زینہ پہنے، نہ مندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے (ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۳۳۵- (۱۲) **فَمَنْ سَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** : أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي الدِّمِّ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ: أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدِّمِّ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ - فَقَدْ بَرِّتَ مِنْهُ وَبَرِيَ مِنْهَا، لَا يَبْرئُهَا وَلَا تَبْرئُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۳۳۵: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ "احوص" شام (کے علاقے) میں فوت ہو گیا جب کہ اس کی بیوی جس کو اس نے طلاق دی تھی، تیسرے حیض میں تھی تو معاویہ بن ابوسفیان نے زید بن ثابت کی جانب تحریر کیا کہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں بتائے؟ تو زید نے جواب دیا کہ جب وہ تیسرے حیض میں داخل ہو گی تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہے اور اس کا خاوند اس سے اجنبی ہو گیا نہ وہ اس کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کی وارث ہو گی (مالک) وضاحت: معلوم ہوا کہ عدت اطہار کے ساتھ شمار کی جائے حیض کے ساتھ نہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۳۳۳۶- (۱۳) **وَمَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا -؛ فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ، وَإِلَّا اعْتَدَتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۳۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ جس عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ ایک حیض یا دو حیض گزارے اس کے بعد اس کو حیض آنا بند ہو جائے تو وہ نو ماہ انتظار کرے اگر حمل نمایاں ہو جائے تو معاملہ واضح ہے ورنہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارنے کے بعد طہال ہوگی۔ وضاحت: چونکہ جب حیض آثارک گیا ہے تو حمل کا شبہ ہے اس لئے عدت وضع محل ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۰)

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ (لوٹڑی کے استبراء رحم کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۳۷- (۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ مُجْتَبَعَةٍ -، فَسَأَلَ عَنْهَا. فَقَالُوا: أُمَةٌ لِفُلَانٍ... قَالَ: «أَيْلِمُ بِهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ -، كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ - أَمْ كَيْفَ يُورَثُهُ - وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟» .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۳۳۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ولادت کے قریب تھی آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ فلاں شخص کی لوٹڑی ہے آپ نے دریافت کیا کیا وہ اس سے محامعت کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس پر لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر تک جائے وہ اس بچے سے کیسے خدمت لے گا جب کہ اس کے لئے اس سے خدمت لینا جائز نہیں یا اس کو کیسے وارث بنائے گا جب کہ اس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب لوٹڑی مالِ غنیمت سے ہاتھ آئے تو لوٹڑی کا ایک حیض سے استبراء رحم کیا جائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہے اور اگر حاملہ ہے تو اس کا استبراء رحم وضع حمل سے کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

الفصل الثاني

۳۳۳۸- (۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فِي سَبَابِهَا أَوْ طَاسٍ: «لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ، وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمَلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (جنگ) اوطاس کے قیدیوں کے بارے میں مرفوعاً بیان کیا کہ کسی حاملہ لوٹڑی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ وہ حمل وضع نہ کر دے اور غیر حاملہ لوٹڑی سے جماع نہ کیا جائے جب تک کہ اس کو ایک بار حیض نہ آجائے (احمد، ابوداؤد، دارمی)

۳۳۳۹- (۳) وَهَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ نَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: وَلَا يَجِلُّ لِأَمْرِي؛ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقَى مَاءَهُ زَرْعٌ غَيْرِهِ، يَعْنِي أَتْيَانَ الْحَبَالِيِّ وَلَا يَجِلُّ لِأَمْرِي؛ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبِرَ نَهَا، وَلَا يَجِلُّ لِأَمْرِي؛ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَعْنَمًا حَتَّى يَقْسَمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «زَرْعٌ غَيْرِهِ».

۳۳۳۹: رُوَيْفِعِ بْنِ نَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان كَرْتِے ہيں رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جنگ حنین کے دن فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں؛ جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ اپنے غیر کی کھیتی کو پانی پلانے (یعنی حاملہ لونڈی سے جماع کرے) اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں جس کا اللہ اور آخرت (کے دن) پر ایمان ہے کہ وہ کسی قیدی عورت کے ساتھ جماعت کرے جب تک کہ اس کا استبراء رحم نہ کرے اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں؛ جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے کہ وہ (مال) غنیمت کو فروخت کرے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کیا جائے (ابوداؤد) اور ترمذی نے "غیر کی کھیتی" تک بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۳۴۰- (۴) عَنْ مَالِكِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ، وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ يَمَعْنَ لَا تَحِيضُ، وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ.

تیسری فصل: ۳۳۴۰: مالک کے بلاغات سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی لونڈیوں کے بارے میں ایک حیض گزارنے کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور اگر حیض والی نہ ہوتی تو تین ماہ کے ساتھ استبراء رحم کا حکم فرماتے اور دوسرے شخص کے نطفہ کو پانی پلانے سے منع فرماتے۔

وضاحت: صاحب تنقیح الرواۃ نے ذکر کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی تاہم اس کا منہوم و دیگر صحیح احادیث کے موافق ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

۳۳۴۱- (۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وَهَبْتَ الْوَالِدَةُ الَّتِي تُوَطَّأُ، أَوْ بِيَعْتَ، أَوْ أَعْتَقْتَ فَلْتَسْتَبِرِيءَ رَحْمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبِرِيءَ الْعَذْرَاءَ... رَوَاهُمَا رِزِينٌ.

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب لونڈی کو جبہ کیا جائے یا اسے فروخت کیا جائے یا اسے آزاد کیا جائے تو اس کے استبراء رحم کی مدت ایک حیض ہے (لیکن کنواری لڑکی کے استبراء رحم کی ضرورت نہیں۔ ان دونوں حدیثوں کو رزین نے بیان کیا ہے)

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

(اخراجات اور غلام کے حقوق کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۴۲ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدًا بِنْتُ عُبَيْةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلَ شَحِيحٍ - ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ: «خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان بخیل انسان ہے اور وہ مجھے اور وہ مجھے اور میری اولاد کو حسب ضرورت خرچ نہیں دیتا۔ اگر میں اس کے علم میں لائے بغیر اس کے مال میں سے (کچھ) حاصل کر لوں۔ آپ نے فرمایا، معروف انداز کے ساتھ تو اتنا خرچ لے سکتی ہے جو تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔ (بخاری، مسلم)

۳۳۴۳ - (۲) وَهَنَّ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا آعَطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جب اللہ پاک تم میں سے کسی شخص کو مال و دولت سے نوازے تو وہ سب سے پہلے (اس مال کو) اپنے اور اپنے اہل و عیال پر صرف کرے (مسلم)

۳۳۴۴ - (۳) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غلام کو خوراک اور لباس دیا جائے اور اس کی طاقت کے مطابق اس سے کام لیا جائے (مسلم)

۳۳۴۵ - (۴) وَهَنَّ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يَكْلَفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ؛ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ عَلَيْهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے زیروست کر رکھا ہے۔ پس جس شخص کے بھائی کو اللہ نے اس کے ماتحت کیا ہے، تو وہ اس کو وہی کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسی طرح کا پسنائے جیسا وہ خود پستتا ہے اور اس سے اتنا کھانہ لے، جس کا کرنا اس کے لیے دشوار ہو۔ اگر اس سے دشوار کام لے تو اس کام میں اس کی اعانت کرے۔
(بخاری، مسلم)

۳۳۴۶- (۵) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَاءَهُ قَهْرْمَانٌ - لَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّفِيقَ قُوْتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأَنْطَلِقُ فَأَعْطِهِمْ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَفُوْتُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان کا کارندہ آیا تو انہوں نے (اپنے کارندے سے) پوچھا کیا تو نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ تب انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں کھانے کا سامان دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہے ”کسی شخص کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں سے ان کی خوراک کو روک رکھے“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”ایک شخص کے لئے یہی گناہ کچھ کم نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے خوراک کا انتظام نہ کرے جن کی خوراک کا انتظام اس کے ذمہ تھا“ (مسلم)

۳۳۴۷- (۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حِرَّةً وَدُخَانَهُ - فَلْيَقْبِعْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ، وَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهاً قَلِيلاً - فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جب تم میں سے کسی شخص کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے اور کھانا اس کے سامنے پیش کرے (چونکہ وہ شخص کھانا تیار کرتے وقت) گرمی اور دھوئیں سے ہم کنار رہا، اس لئے اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے لیکن اگر کھانا کم مقدار میں ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے ہاتھ پر کھانے سے ایک یا دو تھے رکھے (مسلم)

۳۳۴۸- (۷) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ؛ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اچھے انداز سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہے تو اس کو دو گنا ثواب حاصل ہوگا (بخاری، مسلم)

۳۳۴۹ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ، نِعْمًا لَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'غلام کے لئے یہ بات کتنی اچھی ہے کہ جب اللہ اس کو فوت کرے تو وہ اپنے پروردگار کی عبادت میں اچھے انداز سے مصروف ہو اور اپنے آقا کی اطاعت میں بخوشی لگا رہتا ہو۔ اس کے لئے (یہ بات) کتنی اچھی ہے! (بخاری، مسلم)

۳۳۵۰ - (۹) وَعَنْ جَبْرِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَبَى الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَى مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَّرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اس سے ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا 'جو غلام بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل گیا اور انہی سے ایک روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا 'جو غلام اپنے آقاؤں (کی تحویل) سے بھاگ جائے جب تک وہ ان کے ہاں واپس نہ لوئے اس وقت تک اس پر کفر کا اطلاق ہوگا (مسلم)

وضاحت: اگر بھاگنے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کرنا درست ہے بصورت دیگر بطور تہدید کے اس پر کفر کا اطلاق ہوگا اور یہ کفر دون کفر ہے احوال و عرف کی روشنی میں اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۳۳۵۱ - (۱۰) وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ بِمَمْلُوكِهِ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ؛ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا 'جو شخص اپنے غلام پر زنا وغیرہ کی تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے بری ہے تو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے بشرطیکہ وہ اسی طرح ہے جیسا کہ تہمت لگانے والے نے اس کو تہمت کیا (بخاری، مسلم)

۳۳۵۲ - (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ — ، أَوْ لَطَمَهُ؛ فَإِنَّ كَفَارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا 'جس شخص نے

اپنے غلام کو حد لگائی جب کہ اس نے حد کا کام نہیں کیا یا اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے (مسلم)

وضاحت: بلا سبب مارنے کی صورت میں آزاد کرنا مستحب ہے فرض نہیں جبکہ کسی سبب سے سزا نادرست ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۳۵۳- (۱۲) وَهَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «إِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ، فَالْتَقْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ حُرٌّ لَوْجِهَ اللَّهِ. فَقَالَ: «أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارُ - أَوْ لَمَسْتِكَ النَّارُ -». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے سنا ابو مسعود! خیال کر! بلاشبہ اللہ کو جس قدر تجھ پر قدرت حاصل ہے اس قدر تجھ کو اس پر قدرت نہیں ہے میں نے چروہ پھیرا تو یہ جملہ کہنے والے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کو میں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تو آزاد نہ کرتا تو تجھے دوزخ کی آگ اپنی پیٹ میں لے لیتی یا تجھے دوزخ کی آگ لگتی (مسلم)

الفصل الثانی

۳۳۵۴- (۱۳) هَنَّ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا، وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ إِلَيَّ مَالِي. قَالَ: «أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كَلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۳۵۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس مال ہے جبکہ میرا والد میرے مال کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ تم اپنی اولاد کی کمائی اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: مکھوۃ کے نسخوں میں (بمحتاج) حاجت سے ہے جب کہ ابوداؤد میں (بمحتاج) ہے جس کا مضموم یہ ہے کہ وہ میرا مال ختم کر دیتا ہے میرے لئے کچھ باقی نہیں رہتا اور صحیح ابوداؤد (علامہ البانی) میں بھی ”بمحتاج“ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ والد جس طرح چاہے اولاد کے مال سے تصرف کر سکتا ہے (صحیح ابوداؤد علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۳۳۵۵- (۱۴) وَصْنُهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ، وَلِي بَيْتٌ، فَقَالَ: «كُلَّ مِنْ مَالِ بَيْتِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ - وَلَا مُتَأَبِّلٍ». . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا 'میں ضرورت مند ہوں میرے پاس کچھ نہیں اور میری کفالت میں یتیم ہے آپ نے اجازت دی کہ تم اپنے (تحت) یتیم کے مال میں سے صرف کر سکتے ہو لیکن فضول خرچی نہ ہو ضرورت سے زیادہ جلدی جلدی صرف نہ کیا جائے اور نہ اس سے جائیداد بٹکی جائے (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۳۵۶- (۱۵) وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: «الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ». . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں 'آپ مرض الموت میں فرماتے تھے 'نماز قائم کرنے کا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو (یعنی شعب الایمان)

۳۳۵۷- (۱۶) وَرَوَى أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ.

۳۳۵۷: نیز احمد اور ابو داؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۳۵۸- (۱۷) وَهِيَ أَبِي بَكْرَةَ الصَّدِيقِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَى الْمَلَكََةِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۵۸: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جنت میں بد اخلاق شخص داخل نہیں ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: سند میں فرقہ سنہی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۵۳ تطبیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۲۱۱) ضعیف سنہ (ابن ماجہ صفحہ ۲۹۸)

۳۳۵۹- (۱۸) وَهِيَ رَافِعِ بْنِ مَكِينٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ الْمَلَكََةِ يُمَنَّ، وَسَوْءُ الْخُلُقِ سُؤْمٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَلَمْ أَرَفْسِي غَيْرَ «الْمَصَابِيحِ» مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مَبِيَّةَ السُّوءِ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ».

۳۳۵۹: رافع بن مکث بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'ما تحبوں کے ساتھ حسن سلوک' باعث برکت اور برے اخلاق' باعث نوحست ہیں (ابوداؤد) اور مشکوٰۃ کے مصنف کا کہنا ہے کہ مصانع کے سوا کسی دوسری کتاب میں وہ زائد الفاظ نہیں ہیں جو صاحب المصانع نے بیان کئے ہیں یعنی آپؐ کا یہ قول کہ صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک زوای کا نام معلوم نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۰- (۱۹) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللهُ، فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، لَكِنْ عِنْدَهُ «فَلْيَمْسِكْ» بَدَلُ «فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ».

۳۳۶۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے 'جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اس سے اپنا ہاتھ اٹھا لو (ترمذی، تبہقی شعب الایمان) البتہ تبہقی میں "تم اپنا ہاتھ اٹھا لو" کی بجائے "تم اپنا ہاتھ روک لو" کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوحارون عہدی ضعیف متروک راوی ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۸۲) الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۷۶ الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۴ تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹ تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۱- (۲۰) وَهَنَّ ابْنُ أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا - فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۳۶۱: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی۔ قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے محبوبوں کے درمیان تفریق ڈالے گا۔ (ترمذی، دارمی)

وضاحت: جب چارہاویوں کے بچے دودھ پیا رہے ہوں تو ان کو ان کی ماں سے الگ کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۶۲- (۲۱) وَهَنَّ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ، فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «رُدَّهُ رُدَّهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام جبہ کے جو دونوں بھائی تھے میں نے ان دونوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا 'اے علی! تیرا غلام کہاں گیا؟' میں نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا 'اس کو واپس لے' اس کو واپس لے (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شیبہ کی علیؑ سے ملاقات ثابت نہیں نیز یہ روایت منقطع ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۳)

۳۳۶۳- (۲۲) وَصَفُهُ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَتَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لویڑی اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کیا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو منقطع بیان کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن ابی شیبہ اور علیؑ کے درمیان انقطاع ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۴- (۲۳) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ حَتْفَهُ، - وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رَفَقَ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانَ إِلَى الْمَمْلُوكِ». رَوَاهُ الْبِرْمُذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص میں تین خصالتیں ہوں گی اللہ کی موت آسان کرے گا اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرنے گا۔ کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا، والدین پر شفقت کرنا اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن ابراہیم غفاری متہم راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۵۵) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۳۶۵- (۲۴) وَهَنَّ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - غَلَامًا، فَقَالَ: «لَا تُضْرِبُهُ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي». هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ.

۳۳۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام جبہ کیا اور اسے وصیت کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ میں نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہوں اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (یہ الفاظ مصابیح کے ہیں)

۳۳۶۶- (۲۵) وَفِي «الْمَجْتَبِي» لِلدَّارِقُطَنِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ.

۳۳۶۷: دارقطنی کی کتاب مجتبی میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے روکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی حکم فیہ ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۰، البحر والتعديل جلد ۲ صفحہ ۷۳، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۵۰، المجموعین جلد ۳ صفحہ ۳۱، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۱، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، تقویب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۹) نیز محمد بن علیہ راوی منکر الروایہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱، تنقیح الروایہ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

۳۳۶۷- (۲۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَّتْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّلَاثَةَ قَالَ: «أَعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! خادم کو ہم کتنی بار معاف کریں؟ آپ خاموش رہے پھر اس نے اسی سوال کو دہرایا، آپ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، اسے ہر روز ستر (۷۰) بار معاف کیا کرو (ابوداؤد)

۳۳۶۸- (۲۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۳۶۸: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۳۶۹- (۲۸) وَهَنَّ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَاءَ مَكْتَمٍ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ، فَاطْعِمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ، وَمَنْ لَا يَلِيكُمْ مِنْهُمْ فَيَبْعُوهُ، وَلَا تَعْدِبُوا خَلْقَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کریں انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی کچھ پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری معاونت نہ کریں انہیں فروخت کرو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو (احمد، ابوداؤد)

۳۳۷۰- (۲۹) وَهَنَّ سَهْلُ بْنُ الْحِظْلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بِغَيْرِ، قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ — ، قَالَ: «اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمَعْجَمَةِ، فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرَكُوهَا صَالِحَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۰: سلم بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمراس کے پیچ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ان چارہایوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو جو بول نہیں سکتے۔ ان پر اس وقت سواری کرو جب وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کو اس حال میں چھوڑ دو کہ وہ اچھے ہوں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۳۷۱- (۳۰) عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: لما نزل قوله تعالى: ﴿وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ — ، وقوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا﴾ — الآية انطلق من كان عنده يتيماً فعزل طعامه من طعامه، وشرا به من شرا به، فإذا فضل من طعام اليتيم وشرا به شيء حَسَنٌ له حتى يأكله أو يفسد، فاشتد ذلك عليهم، فذكروا ذلك لرسول الله ﷺ، فأنزل الله تعالى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ: إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ، وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَانْحَوْنَهُمْ﴾ . فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ، وشرا بهم بشرا بهم. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل: ۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) ”کہ تم یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ البتہ اچھے انداز سے“ اور اللہ کا یہ قول (جس کا ترجمہ ہے) ”بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں“ آخر آیت تک نازل ہوا تو جس شخص کی سرپرستی میں کوئی یتیم تھا اس نے اپنا کھانا پینا اس یتیم کے کھانے پینے سے الگ کر دیا۔ پس جب یتیم کے کھانے پینے سے کوئی چیز بچ جاتی تو اس کے لئے اس چیز کو رکھ دیا جاتا وہ اسے کھاتا یا وہ خراب ہو جاتی یہ مسئلہ ان (یتیم پالنے والوں) پر خاصا دشوار ہو گیا۔ تب انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ آپ سے یتیم بچوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ انہیں بتائیں کہ ان کے کاموں کو سنو اور بہتر ہے اور اگر تم ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ خلط خلط کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں چنانچہ انہوں نے ان کے کھانے پینے کو اپنے کھانے پینے کے ساتھ اٹھا کر لیا (ابوداؤد نسائی)

۳۳۷۲- (۳۱) وَعن أبي موسى رضي الله عنه، قال: لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الواليدِ ووالديه، وبين الاخِ وبين أخيه. رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجَةَ، وَالدَّارِقُطْنِيُّ.

۳۳۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو والد اس کی اولاد اور دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے (ابن ماجہ دارقطنی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۵) جبکہ اس کا مفہوم صحیح احادیث کے موافق ہے (واللہ اعلم)

۳۳۷۳- (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَيْتَى بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ النَّبْتِ جَمِيعًا، كَزَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو ایک گھر کے قیدیوں کو اکٹھا کر دیتے۔ آپ ان کے درمیان تفریق ڈالنے کو کمرہ جانتے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر جعفی راوی ضعیف ہے (المرحوم والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۳۳ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۶۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۳)

۳۳۷۴- (۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا أَنْتُمْ كُمْ بِشِيرَارِكُمْ؟ أَلَذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ - ، وَيَجِلِدُ عَبْدَهُ - ، وَيَمْنَعُ رَفْدَهُ» . . . رَوَاهُ رِزِينٌ.

۳۳۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارتا ہے اور اپنے غلام کو روکے رکھتا ہے (ریزن)
وضاحت: حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ طبرانی اور حکیم ترمذی نے ”توادد الاصول“ میں اس کو ابن عباس سے ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۷)

۳۳۷۵- (۳۴) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَخْبِرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَأَكْرَمُوهُمْ كَكْرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطِعُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا تَنْفَعُنَا - الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ، تُقَابِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ - ، فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَحْوَكُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۷۵: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں مطلع نہیں کیا کہ یہ امت دوسری امتوں کے مقابلہ میں زیادہ غلاموں اور یتیموں پر مشتمل ہو گی؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (اور فرمایا) تم اپنی اولاد کی

طرح ان کی عزت کرو اور انہیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا، ہمارے لئے دنیا میں کون سی چیز نفع بخش ہے؟ آپ نے فرمایا، گھوڑا جس کو تیار رکھتا ہے جس پر (سوار ہو کر) تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ غلام جو تیرے (دنیوی معاملات) کے لئے کافی ہے، پس جب وہ نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقہ سنجی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۷۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۷۷)

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

(بچوں کے بالغ ہونے اور بچپن میں ان کی نگہداشت کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۷۶- (۱) **قَالَ** ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ بَدْوَانَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَدَّنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَاجَازَنِي. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: هَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذَّرِيَّةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فصل : ۳۳۷۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جنگ احد کے سال جب میں چودہ برس کا تھا مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا۔ اس کے بعد جنگ خندق کے سال جب میں برس کا تھا مجھے آپ کے سامنے (دوبارہ) پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے اجازت عطا کی۔ (اس فیصلے کی روشنی میں) عمر عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ”جنگ جو“ جوانوں اور کم عمر والوں کے درمیان فرق کیا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : امام بیہقی فرماتے ہیں چونکہ عبداللہ بن عمر جنگ احد میں چودہویں برس کے آغاز میں تھے اس لئے لوکل چودہ برس کا کہہ دیا اور جنگ احزاب میں پندرہ برس مکمل کر لے تھے اس لئے پندرہ سال کہہ دیا ورنہ جنگ ۳ اور جنگ خندق ۵ میں دو سال کا فرق ہے (بخاری جلد ۷ صفحہ ۳۹۳)

۳۳۷۷- (۲) **وَقَالَ** الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ حُدَيْبِيَةَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنْ سَلِيمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا - مِنْ قَابِلٍ وَيُفْقِمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا دَخَلَهَا - ضَى الْأَجَلِ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْرَةَ تُنَادِي: يَا عِمُّ يَا عِمُّ! فَتَنَّاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَأَخَذَ بِبَيْدِهَا، فَتَصَمَّ فِيهَا عَلِيٌّ وَرَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي. وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ بَنِي وَخَالَتِهَا تَحْتِي. وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أُجْحَى. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: «الْخَالَةُ نَزْلَةُ الْأُمِّ». وَقَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ». وَقَالَ لَجَعْفَرٍ: «أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي». «أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شرائط پر صلح کی۔ اس پر کہ جو مشرک آپ کے ہاں پہنچ جائے آپ اسے ان کی جانب واپس کر دیں گے اور جو مسلمان کفار کے ہاں پہنچ جائیں گے وہ اسے واپس نہیں کریں گے اور آئندہ سال آپ کہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن اقامت اختیار کریں گے۔ جب آپ کہ مکرمہ پہنچے اور مدت ختم ہو گئی، آپ (وہاں سے) روانہ ہوئے تو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیٹی آپ کا تعاقب کرتے ہوئے آوازیں دینے لگی۔ چچا! چچا! چنانچہ حمزہ کی بیٹی کا علی نے ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کر لیا (اس دوران) حمزہ کی بیٹی کے بارے میں علیؑ زیڈ اور جعفرؑ کا اختلاف رونما ہوا۔ علیؑ نے (اپنا حق بتاتے ہوئے) کہا میں نے اس کو اپنے ساتھ اس لئے لیا ہے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفرؑ نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے نیز اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیڈ بن حارث نے (اپنا حق ثابت کرتے ہوئے) کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی خالہ کے حق میں) فیصلہ دیتے ہوئے (لڑکی کو جعفرؑ کی سرپرستی میں دے دیا) اور فرمایا، خالہ ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے اور علیؑ کی پریشانی دور فرماتے ہوئے کہا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور جعفرؑ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا، آپ تو خلقت اور عادات میں میرے مشابہ ہیں اور زیڈ بن حارث کو خاموش کراتے ہوئے فرمایا، آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: زیڈ بن حارث نے حمزہ بن عبدالمطلب کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے حالانکہ حمزہ بن عبدالمطلب نسبتاً ان کے بھائی نہ تھے البتہ اس مواخات کے سبب بھائی تھے جس کا آپ نے مدینہ منورہ میں آکر نفاذ فرمایا تھا (مثل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۳۲۸) نیز حمزہ کی بیٹی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا کہہ رہی ہے حالانکہ حمزہ کی بیٹی ہونے کے لحاظ سے وہ آپ کی بہن ہے اس لئے کہ آپ عبد اللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں اور عبد اللہ اور حمزہ نسبتاً دونوں بھائی ہیں۔ چونکہ آپ حمزہ بن عبدالمطلب کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے لڑکی آپ کو چچا کہہ کر پکار رہی ہے (تفتیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۸)

اور فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اس لئے فیصلہ جعفرؑ کے حق میں ہوا اور آپ نے حمزہ کی لڑکی کو اس کی تحویل میں دے دیا (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۳۷۸- (۳) وَهَنَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ، وَوَلَدِي لَهُ سِقَاءٌ، وَحِجْرِي لَهُ جِوَاءٌ، وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي، وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي». . . زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۳۷۸ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کا تھیلا تھا اور میرے دونوں پستان اس کا مشکیزہ تھے اور میری گود اس کو سیٹھ رہی، اب اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے (احمد، ابوداؤد)

۳۳۷۹ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ غُلَامًا بَيْنَ أُمَّةٍ وَأُمَّةٍ. . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۷۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اس کے والد اور والدہ (کسی ایک کے ساتھ رہنے) کا اختیار دے دیا (ترمذی)
وضاحت : خاوند اور بیوی کے درمیان مفارقت کی صورت میں اگر بچہ سن تیز کو نہیں پہنچا تو اس کی کفالت کی حق دار والدہ ہے اور اگر بچہ سن تیز کو پہنچ گیا ہے تو بچے کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ دونوں میں سے جس کے پاس رہنا چاہے وہ سکتا ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۸)

۳۳۸۰ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي، وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي -- فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا أَبُوكَ، وَهَذِهِ أُمُّكَ، فَخُذْ بِيَدِ ابْنِيهِمَا سِنَّتًا». فَأَخَذَ بِيَدِ امْرَأَةٍ، فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۸۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے بیان کیا 'میرا خاوند چاہتا ہے کہ وہ میرے بیٹے کو مجھ سے الگ کر دے جب کہ میرا بیٹا میرے لئے پانی لاتا ہے اور میری خدمت کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بچے کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا 'یہ تمرا والد ہے اور یہ تمہری والدہ ہے ان میں سے جس کے پاس تو جانا چاہے، چلا جا چنانچہ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑا (پھر) وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

الفصل الثالث

۳۳۸۱ - (۶) عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَرَبِيبِيَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَقَهَا زَوْجَهَا، فَأَدْعِيَاهُ، فَرَطَنْتُ - لَهُ تَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ — رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ. فَجَاءَ زَوْجَهَا، وَقَالَ: مَنْ يُحَاقِنِي — فِى ابْنِي؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اِنِّى كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اَللّٰهِ ﷺ، فَاتَتْهُ اِمْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ! اِنْ زَوْجِى يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِى، وَقَدْ نَفَعْنِى، وَسَقَانِى مِنْ بَطْرِ اَبِى عَنَبَةَ — وَعِنْدَ النِّسَائِىِّ: مِنْ غَذْبِ الْمَاءِ — فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ ﷺ: «اِسْتَهْمَا عَلَيْهِ». فَقَالَ زَوْجَهَا مَنْ يُحَاقِنِى فِى وِلْدِى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ، فَخَذْ بِبِدِّ اَيَّهْمَا شِئْتَ» فَاخَذَ بِبِدِّ اُمِّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنِّسَائِىُّ [وَالدَّارِمِىُّ] — لِكُنْهٖ ذَكَرَ الْمُسْنَدِ.

تیسری فصل: ۳۳۸: حلال بن اسامہ، ابو میمونہ سلیمان اہل مدینہ کے غلام سے روایت کرتا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک فارسی عورت آئی اس کی رفاقت میں اس کا بیٹا تھا جبکہ عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دی ہوئی تھی (چنانچہ) خاوند بیوی دونوں نے بچے پر اپنا حق جتایا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابو ہریرہ کے پاس بیان کیا کہ میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہ نے فارسی زبان میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا، تم بچے پر قرعہ اندازی کرو لیکن اس کا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟ یہ سن کر ابو ہریرہ نے کہا، اے اللہ! میں یہ فیصلہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک عورت آئی، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میرا بیٹا چھین لے حالانکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا ہے اور ابو عنبہ کے کنوئیں سے میرے لئے پانی لاتا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ بیٹھا پانی لاتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بارے میں قرعہ اندازی کرو۔ اس کے خاوند نے کہا، میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون اختلاف کر سکتا ہے؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ تمرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے، ان میں سے تو جس کا ہاتھ چاہے پکڑ لے، تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا (ابوداؤد، نسائی) البتہ نسائی نے مسند ذکر کیا ہے یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا ہے ابو ہریرہ کے فیصلہ کا ذکر نہیں کیا اور داری نے حلال بن اسامہ سے ذکر کیا ہے۔

کِتَابُ الْعِتْقِ

(غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان)

الفصلُ الأوَّلُ

۳۳۸۲- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا — مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ». . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۸۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے عوض آزاد فرمائے گا (بخاری، مسلم)

۳۳۸۳- (۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ» — . قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَيَّ نَفْسِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۳ : ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے دریافت کیا، کون سی گردن کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔ میں نے عرض کیا، اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا، تو کسی بھی کام کرنے والے کی اعانت کر یا جو شخص کسی چیز کو بیٹانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بتا دے۔ میں نے عرض کیا، اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا، تو اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھ، یہ بھی صدقہ ہے تجھے اس کا بھی ثواب حاصل ہو گا (بخاری، مسلم)

الفصلُ الثَّانِي

۳۳۸۴- (۳) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: «لَيْتَنَ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ — لَقَدْ أَعْرَضْتَ

الْمَسْأَلَةَ . أَعْتَقِي النَّسْمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ . قَالَ : أَوْلَيْسَا وَاحِدًا ؟ قَالَ : لَا ؛ عَتَقْتُ النَّسْمَةَ : أَنْ تَفْرُدَ بِعَتَقِهَا . وَفُكَّ الرَّقَبَةَ : أَنْ تُبْعِنَ فِي ثَمَنِهَا ، وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوفَ - ، وَالْفَيْءَ عَلَى ذِي الرَّحِيمِ الظَّالِمِ - ، فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَاطْبِعِي الْجَائِعَ ، وَاسْقِي الظَّمْآنَ ، وَأْمُرِي بِالْمَعْرُوفِ ، وَأَنَّهُ عَيْنِ الْمُنْكَرِ ، فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفِّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

دوسری فصل : ۳۳۸۳ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیسائی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا، آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ تو نے مختصر بات کی ہے لیکن بڑی اہم بات پوچھی ہے۔ تو غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا یا لوتڑی کو گلوغلاصی کرنا۔ اس نے پوچھا، کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، غلام یا لوتڑی کو آزاد کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تو تھا اس کو آزاد کرے اور گردن کی گلوغلاصی سے مقصود یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں معاونت کرے اور زیادہ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار شخص کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلائے اور پیاسے کو پانی پلائے، اچھے کام کی تلقین کرے اور برے کام سے روکے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو سوائے اچھے کام کے اپنی زبان کو روک رکھے (یعنی شعب الایمان)

۳۳۸۵ - (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيَذْكُرَ اللَّهُ فِيهِ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً، كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ . وَمَنْ شَابَّ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۳۳۸۵ : عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مسجد کی تعمیر اس لئے کی کہ اس میں اللہ کا ذکر ہو تو اس کے لئے جنت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان شخص کو آزاد کیا تو (اس کا یہ عمل اس کیلئے) دوزخ سے فدیہ ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہو گیا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کیلئے روشنی کا باعث ہو گا (شرح السنہ)

الفصل الثالث

۳۳۸۶ - (۵) عَنْ الْعَرِيفِ بْنِ عَيَّاشِ الدَّبَلِيِّ قَالَ : أَتَيْنَا وَائِلَةَ بِنَ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ، فَغَضِبَ وَقَالَ : إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ . فَقُلْنَا : إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَ : أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ - يَعْنِي : النَّارَ - بِالْقَتْلِ - . فَقَالَ : «اعْتَصِرُوا عَنْهُ يُعْتِقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ .

تیسری فصل : ۳۳۸۶ : غریف بن عیاش دہلویؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم داؤد بن اسحاق کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا، آپ ہمیں ایسی حدیث بیان کریں جس میں کسی زیادتی نہ ہو وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے اعتراض کیا کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو اور قرآن پاک تمہارے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود تم کی بیٹھی کر لیتے ہو۔ ہم نے عرض کیا، ہمارا مقصود یہ ہے کہ آپ ایسی حدیث بیان کریں جس کو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے سلسلہ میں حاضر ہوئے جس نے کسی شخص کو قتل کر کے اپنے لئے دونوں کو واجب کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا، تم اس کی جانب سے کسی غلام کو آزاد کرو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو دونوں سے آزادی عطا کرے گا۔
(ابوداؤد، نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے، غریف جس کا نام عبداللہ ہے مجہول راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۱)

۳۳۸۷ - (۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ - ، بِهَا تُفَكُّ الرِّقَبَةُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۸۷ : سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے، افضل صدقہ کسی کے لئے سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن کو آزادی نصیب ہو (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں مذکور راوی، مروان بن جعفر سری کو اسم ذہبی نے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۰)

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَاءِ الْقَرِيبِ

(مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۳۸۸- (۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قَوْمَ الْعَبْدِ عَلَيْهِ فِيمَا عَدَلَ، فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ جِصَّصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ، وَالْأَقْدَقُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جس شخص نے کسی (مشترک) غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو، جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو اس کے ذمہ غلام کی عادلانہ قیمت کا تعین کیا جائے گا اس سے اس کے شرکاء کو ان کے حصے دیئے جائیں گے اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہو گا اور اگر (غلام کی قیمت ادا کرنے کے لئے) اتنا مال نہیں ہے تو غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا تو اس کے بقدر حصہ آزاد ہو گا۔

وضاحت: اگر مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد ہو چکا ہے اور آزاد کرنے والا صاحب حیثیت نہیں ہے تب غلام کو مکاتب کی حیثیت دے کر اس سے کہا جائے گا کہ تم محنت کر کے اتنی رقم اپنے آقا کو ادا کرو جس میں آزاد کروا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۳۸۹- (۲) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا - فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ أُسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کروا، اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال ہے تو تمام غلام آزاد کروا جائے گا اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے محنت کرائی جائے گی (یہ اس کی مرضی سے ہو گا) اس پر جبر نہیں کیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۳۳۹۰- (۳) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَزَاهُمْ اثْلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَى أَرْبَعَةَ، وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا: ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ

وَذَكَرَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ» بَدَلًا: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ».

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب غلاموں کو طلب کیا ان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی کی تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا رکھا اور اسے ڈانٹ پلائی (مسلم) اور نسائی نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نماز جتانہ نہ پڑھاؤں گا (یہ الفاظ) آپ کے اس قول کی جگہ میں ہیں ”کہ آپ نے اس کو ڈانٹ پلائی“ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر اس کے دفن کے وقت میں وہاں ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہوتا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۰)

۳۳۹۱ - (۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وُلْدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے: لڑکا اپنے والد کے حقوق کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس صورت کے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے (مسلم)

۳۳۹۲ - (۵) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ذَبَرَ مَمْلُوكًا — وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَلَبَّغَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّخَامِ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا؛ فَإِنْ فَضَّلَ شَيْءٌ فَلَا هَيْلَكَ، فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِلَّذِي قَرَأْتِكَ، فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ ذِي قَرَأْتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا» يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری شخص نے اپنے غلام کو ”میرے“ کر دیا (کہ تو میرے مرے کے بعد آزاد ہے) حالانکہ اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: اس کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ نعیم بن نخام نے (اس کو) آٹھ سو درہم میں خرید لیا (بخاری، مسلم) اور

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں خریدا پھر وہ رقم لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے وہ رقم (انصاری) مالک کے سپرد کر دی اور فرمایا: پہلے (مذہباً) یہ درہم اپنے پر خرچ کر، اگر کچھ باقی بچیں تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، اگر اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائیں تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کر، اگر قرابت داروں سے کچھ بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر یعنی آگے، دائیں، بائیں خرچ کر۔

الفصل الثانی

۳۳۹۳ - (۶) وَفِي الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَلَكَ ذَارِجِيمَ مَحْزَمٍ فَهُوَ حُرٌّ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۳۹۳ : حسنؓ : سمرۃ رضی اللہ عنہ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو شخص ”محرم رشتہ دار“ کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہو گا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) وضاحت : امام ترمذی نے اس حدیث کو محدثین کے نزدیک خطا کہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے، علی بن مرثی نے حدیث کو منکر کہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷) علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (ارواء الغلیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۹)

۳۳۹۴ - (۷) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَلَدَتْ أَمَةٌ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ ذُبْرِ مَنْهُ - أَوْ بَعْدَهُ -»... رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۳۹۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب ایک شخص کی لونڈی اپنے آقا سے بچہ جنے تو وہ آقا کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے (داری) وضاحت : اس حدیث کی سند میں حسین بن عبداللہ حاشی راوی حد درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۶۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۹، ارواء الغلیل صفحہ ۱۷۷)

۳۳۹۵ - (۸) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ، فَأَنْتَهَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے عہد میں ”امہات الاولاد“ کو فروخت کیا جب عمرؓ کا دور آیا (اور) انہوں نے ہمیں منع کیا تو ہم رک گئے (ابوداؤد)

وضاحت: "امات الاولاد" وہ لوہڑیاں ہیں جن کے ساتھ ان کے آقا ہجرت کرتے تھے اور ان سے بچے پیدا ہوئے۔ (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۳۳۹۶- (۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالَ الْعَبْدِ لَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ السَّيِّدَ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جس شخص نے غلام کو آزاد کیا جب کہ غلام کی ملکیت میں مال ہے تو غلام کا مال غلام کا ہی ہے البتہ (اگر) آقا شرط عائد کر دے (تو وہ مال شرط کے مطابق ہو گا) (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۳۹۷- (۱۰) وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَيْسَ لَكَ شَرِيكَ» فَأَجَازَ عِتْقَهُ... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۷: ابو الملیح اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں (اور) آپ نے اسے آزاد کرنے کا حکم دیا (ابو داؤد)

۳۳۹۸- (۱۱) وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: أَعْتَقْكَ وَأَشْتَرِطْ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عَشْتَ فَقُلْتُ: إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عَشْتُ، فَأَعْتَقْتَنِي وَأَشْتَرِطْتُ عَلَيَّ... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۹۸: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے کہا کہ میں تجھے آزاد کرتی ہوں اور تجھ پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تو زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ مجھ پر شرط عائد نہ کرتیں تو تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اس شرط کے ساتھ آزاد کر دیا (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۳۹۹- (۱۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبِهِ دَرَاهِمًا»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۹: عمرو بن شیبہ اپنے والد سے 'وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' ارشاد نبویؐ ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کی کتابت کا ایک درہم بھی اس کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۳۴۰۰- (۱۳) **وَمَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ عِنْدَ مَكَاتِبِ أَحَدِكُمْ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ»...** رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں 'ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب تک تم میں سے کسی کے مکاتب غلام کے پاس (کتابت کی) ادائیگی کی رقم ہوتی ہے 'جب تک وہ اس سے پردہ کرے (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ ص ۲۰۰)

۳۴۰۱- (۱۴) **وَمَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أَوْ قِيَّةٍ فَأَدَاهَا إِلَّا عَشْرًا أَوْاقٍ - أَوْ قَالَ: عَشْرَةَ دَنَابِيرٍ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ».** رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۰۱: عمرو بن شیبہ اپنے والد سے 'وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ کے بدلے کتابت کی ہے اور اس نے دس (۱۰) اوقیہ یا دس (۱۰) دینار کے سوا تمام رقم ادا کر دی بعد ازاں (ادائیگی سے) عاجز آ گیا تو وہ غلام رہے گا (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۴۰۲- (۱۵) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَصَابَ الْمَكَاتِبُ حَدًّا أَوْ مِيزَانًا وَرِثَ بِحِسَابٍ مَا عَتَقَ مِنْهُ»...** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: «يُؤَدَى الْمَكَاتِبُ بِحِصَّةٍ مَا آذَى دِيَةَ حُرٍّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ». وَضَعْفَةٌ.

۳۴۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں 'ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جب مکاتب (غلام) کوئی قابل حد جرم کرتا ہے یا وراثت کا (حقدار) ہوتا ہے تو اس کی آزادی کے مطابق اس کو درہم لے گا (ابو داؤد، ترمذی) اور ترمذی کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مکاتب غلام کی دست کتابت کی ادائیگی کے برابر آزاد انسان کی دست والی ہے اور جس قدر کتابت کی ادائیگی ہوتی ہے' اس کی دست غلام کی دست والی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ مکاتب غلام ہے جب کہ اس کے

ذمہ ایک درہم بھی باقی ہے اور اس لیے کہ اس حدیث میں بھی اس کے غلام ہونے کی نفی نہیں کی گئی ہے البتہ اس کا کچھ حصہ بلحاظ عدم ادائیگی کاتب غلام ہے اور جس قدر کتابت ادا ہو چکی ہے اس قدر اس پر آزاد شخص کا حکم لگایا جائے گا۔ حدیث، درایت وغیرہ میں اس کی دونوں حیثیتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

الفصل الثالث

۳۴۰۳- (۱۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ، فَأَخْرَجَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ، فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ: أَيْنَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: أَنَّى سَعَدَ بِنُ عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ أُمِّي هَلَكَتْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ» رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۴۰۳: عبدالرحمان بن ابی عمرو انصاری بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا، لیکن صبح تک اس میں تاخیر کی اور (وہ) فوت ہو گئیں۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے استفسار کیا کہ اگر میں ان کی طرف سے (غلام) آزاد کروں تو کیا ان کو فائدہ ہو گا؟ قاسم بن محمد نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے اور عرض کی میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا ان کی جانب سے (غلام) آزاد کرنے سے انہیں فائدہ ہو گا؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، قاسم بن محمد کی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے البتہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ متعدد اسانید سے مروی ہے اور فوت شدہ انسان کی جانب سے صدقہ کیا جائے تو اس کا ثواب اسے ملتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۳۴۰۴- (۱۷) وَهَنَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: تُوَفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ نُؤْمٍ نَافَهُ... فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتَهُ رِقَابًا كَثِيرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۴۰۴: یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نیند کی حالت میں فوت ہو گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی بہن نے ان کی جانب سے بہت سے غلاموں کو آزاد کیا۔ (مالک)

۳۴۰۵- (۱۸) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۴۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے غلام خریدا اور اس کے "مل" کی شرط نہ لگائی تو خریدار کو "مل" نہیں ملے گا (داری)

کِتَابُ الْإِيْمَانِ وَالنُّذُورِ

(قسمیں کھانے اور نذریں ماننے کا بیان)

الفصلُ الأوَّلُ

۳۴۰۶ - (۱) **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے وقت اکثر بیشتر فرماتے، (ایسے) نہیں! اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والا ہے (بخاری)

۳۴۰۷ - (۲) **وَقَسَمَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَأَكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ - مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ».** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قسمیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے باپ، دادا کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ جس شخص نے قسم کھائی ہے، وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کے ناموں اور اس کے اوصاف کے ساتھ قسم کھانا جائز ہے کیوں کہ جس کے نام کے ساتھ قسم کھائی جائے، اس کی تعظیم مقصود ہوتی ہے اس لیے غیر اللہ کی قسم کھانے سے روکا گیا ہے (اللہ اعلم)

۳۴۰۸ - (۳) **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوْأَعِيِّ - وَلَا بِأَبَائِكُمْ».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰۸: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بتوں اور اپنے آباء اجداد کے ناموں کی قسمیں نہ کھاؤ (مسلم)

۳۴۰۹ - (۴) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِينِ حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى؛ فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَى أَقَامِرْكَ؛ فَلْيَتَصَدَّقْ».** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جس شخص نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی وہ "لا الہ الا اللہ" کے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا، آؤ! جو اکھیلیں تو وہ صدقہ کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قبیلہ بنو تھقف کے بت کا نام "لات" تھا اور قبیلہ بنو سلیم غطفان کے بت کا نام "عزیٰ" تھا اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ برائی کے بعد نیک کام کئے جائیں تاکہ ان کا کفارہ ہو۔ ارشاد الہی ہے (جسکا ترجمہ ہے) "بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" (سورت ہود: ۴۳)

۳۴۱۰- (۵) وَهَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَلَفَ عَلَيَّ مِلَّةَ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا - ، فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَلَيْسَ عَلَيَّ ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لِيَتَكْتَرَّ بِهَا - ، لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قَلَةً... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱۰: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو وہ اسی طرح ہو جائے گا جیسے اس نے کہا، اور جس چیز کا کوئی شخص مالک نہیں اس کی نذر ماننا درست نہیں اور جس شخص نے خود کو دنیا میں جس چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اس کے ساتھ اس کو عذاب میں گرفتار رہنا ہو گا اور جو شخص کسی ایمان دار شخص پر لعنت بھیجتا ہے تو اس کا لعنت بھیجنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر کہتا ہے، یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔ اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے، تاکہ اس کے ساتھ زیادہ مال جمع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی کر دے گا (بخاری، مسلم)

۳۴۱۱- (۶) وَهَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَيَّ يَمِينٍ فَأَزِي غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا؛ إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بلاشبہ اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مشیت شامل حال ہو تو جس کام پر میں قسم اٹھاتا ہوں، پھر میں اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام) کو بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں اور وہ کام سرانجام دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۲- (۷) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا، وَإِنْ

أَوْتَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتُ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتَى الذِّي هُوَ خَيْرٌ. وَفِي رَوَايَةٍ: «فَأَتَى الذِّي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: "اے عبدالرحمان! آپ امارت کا مطالبہ نہ کریں، اس لیے کہ اگر آپ کے مطالبہ پر آپ کو امارت دے دی جائے تو آپ کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر بلا مطالبہ آپ کو امارت مل جائے تو اس پر آپ کی اعانت کی جائے گی۔ اور جب آپ کسی کام پر قسم اٹھائیں لیکن اس کے خلاف (کسی اور) کام کو اس سے اچھا سمجھیں تو قسم کا کفارہ ادا کریں اور جو کام بہتر ہے اسے سرانجام دیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کام اچھا ہے اسے سرانجام دیں اور قسم کا کفارہ ادا کریں (بخاری، مسلم)

۳۴۱۳ - (۸) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص کسی کام پر قسم اٹھاتا ہے اور اس کے سوا (کام) کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے۔ جس کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی تھی (مسلم)

۳۴۱۴ - (۹) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَأَنْ يَلِجَ - أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَنْتُمْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تم میں سے کوئی شخص اگر اپنے اہل کے بارے میں اپنی قسم پر اصرار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہگار ہے کہ وہ قسم کا کفارہ دے، جس کو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۱۵ - (۱۰) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَمِينُكَ عَلَيَّ مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تمہاری قسم کا وہی مطلب معتبر ہو گا۔ جس کی تصدیق قسم اٹھوانے والا کرے (مسلم)

وضاحت: قسم اٹھوانے والے کی نیت کے مطابق قسم اٹھائی جائے گی۔ اس کی تائید آگے ذکر ہونے والی حدیث سے ہو رہی ہے۔

۳۴۱۶- (۱۱) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْيَمِينُ عَلَى نِيَةِ الْمُسْتَحْلِفِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، 'حتم اٹھانے والے کی نیت کے مطابق حتم ہوتی ہے۔ (مسلم)
وضاحت: حتم اٹھانے والا اپنے ذہن میں اگر کوئی دوسرا معنی مراد لے تو اس سے وہ گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔ (داؤد اعلم)

۳۴۱۷- (۱۲) وَفَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ». فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» وَقَالَ: زَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیت (جس کا ترجمہ ہے) کہ "تمہاری لغو قسموں کا اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں کرتا" اس فقرے کے بارے میں نازل ہوئی جو کہتا ہے، 'میں اللہ کی قسم! ضرور اللہ کی قسم! بخاری)
اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہی الفاظ ہیں اور اس نے بیان کیا کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

الفصل الثانی

۳۴۱۸- (۱۳) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْأَنْدَادِ -، وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'والدین کے نام کی قسمیں نہ کھاؤ نیز جن کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم تب کھاؤ جب تم سچے ہو۔ (ابو داؤد)

۳۴۱۹- (۱۴) وَفَنَ ابْنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، 'میں نے فرمایا، 'جس شخص نے اللہ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھائی، اس نے شرک کیا (ترمذی)

۳۴۲۰- (۱۵) وَهَنْ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنْهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)۔

وضاحت: امانت کا اطلاق عبادات اور فرائض پر بھی ہوتا ہے چونکہ عبادات اور فرائض اللہ کے اسماء و صفات میں سے نہیں ہیں اس لیے ان کے ساتھ حلف اٹھانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۴۲۱- (۱۶) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيٌّ مِنَ الْإِسْلَامِ؛ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِي، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس شخص نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر مجھ پر تو میں اسلام سے دور ہوں، پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ (یقیناً) اسلام سے دور ہوا اور اگر وہ سچا ہے تو پھر بھی اسلام کی جانب گرج سالم نہیں پہنچے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۳۴۲۲- (۱۷) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ: «لَا، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہتھ قسم اٹھاتے تو واضح کرتے، نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوقاسم کی جان ہے (ابوداؤد)۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۸)

۳۴۲۳- (۱۸) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ: «لَا، وَاسْتَعْفِرُ اللهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تو کہتے "نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۸)

۳۴۲۴۰- (۱۹) **وَعِنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَيَّ يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حِثَّ عَلَيْهِ...»** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّنَائِي، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَيَّ ابْنُ عُمَرَ.

۳۳۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے "ان شاء اللہ" کے اس کی قسم میں ٹوٹی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمر سے موقوف بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث

۳۴۲۵- (۲۰) **عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمِّ لِي آتَيْتَهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي؟ فَيَسْأَلُنِي، وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أُصِلَّهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَدِيَّ هُوَ خَيْرٌ وَأَكْفَرُ عَنِّي يَمِينِي. رَوَاهُ التَّنَائِي، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أُصِلَّهُ قَالَ: «كَفَرَ عَنِّي يَمِينِكَ».**

تیسری تفصیل: ۳۳۲۵: ابوالاحوص عوف بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاتا ہوں (اور) اس سے مانگتا ہوں، وہ مجھے نہ دیتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اس کے بعد (جب) اسے میری ضرورت لاحق ہوتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مانگتا ہے جب کہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ وہ کام کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں (نسائی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے "اس نے عرض کیا" اے اللہ کے رسول! میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آتا ہے۔ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو نہ دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا آپ نے فرمایا "اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔"

بَابُ فِي النُّذُورِ

(نذروں کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۲۶- (۱) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْذَرُوا؛ فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۴۲۶: ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر کو ہرگز رد نہیں کر سکتی۔ اس طرح صرف بخیل سے کچھ نہ کچھ مال نکلا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم) وضاحت: جو شخص یہ اعتقاد رکھتے ہوئے نذر مانا ہے کہ اس سے تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کا نذر ماننا ناجائز ہے اور جو شخص یہ اعتقاد نہیں رکھتا اس کیلئے درست نہیں کہ وہ نذر مانے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۶)

۳۴۲۷- (۲) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». .. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

۳۴۲۸- (۳) وَفِي عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِي مَالٍ لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَنْذَرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.»

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کیا جائے اور جو چیز انسان کے قبضہ میں نہیں ہے اس کی نذر نہ مانی جائے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں

۳۴۲۹- (۴) وَفِي عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۳۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نذر کا کفارہ (وہی) ہے جو جسم کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

۳۴۳۰- (۵) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ يَرْجُلُ قَائِمًا، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: أَبُو اسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرُّوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو ایک شخص کھڑا تھا، آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا، یہ شخص ابوسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں جائے گا نیز کلام نہیں کرے گا اور روزے سے رہے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو کہیں کہ وہ کلام کرے اور سائے میں بھی رہے اور بیٹھ جائے لیکن روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

وضاحت: ایچے کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں اگر ایچے کام سرانجام دے تو درست ہے وگرنہ کفارہ ادا کرے اور غلط کاموں کی نذر ماننے کی صورت میں جیسے وہ دھوپ میں رہے گا سواری پر سوار نہ ہوگا کھڑا رہے گا ان صورتوں میں وہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ بھی نہیں ہے، چنانچہ آپ نے ابوسرائیل کو کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶)

۳۴۳۱- (۶) وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَأَى شَيْخًا يَهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ - ، فَقَالَ: مَا بَالَ هَذَا؟ قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْسِيَ - قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ تَعْدِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَعْنَةُ». وَأَعْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سارا لے کر چل رہا تھا، آپ نے دریافت کیا، اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا، اس نے نذر مانا ہے کہ وہ بیت اللہ میل جائے گا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو عذاب میں جلا کرے اور آپ نے اس کو سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۳۲- (۷) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ! فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ».

۳۳۳۲: اور صحیح مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اے بوڑھے شخص! اللہ تجھ سے اور تیری نذر سے

بے پرواہ ہے۔

۳۴۳۳- (۸) وَفَن ابْن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَىٰ أُمِّهِ فُتُوئِتٌ قَبْلَ أَنْ يُقَضِيَهِ فَأَفْتَاهُ أَنْ يُقَضِيَهِ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں جو ان کی والدہ کے ذمہ لازم تھی لیکن وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں، فتویٰ طلب کیا تو آپ نے اس کو فتویٰ دیا کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرے۔ (بخاری، مسلم)

۳۴۳۴- (۹) وَفَن كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بَخَيْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثِ مُطَوَّلٍ.

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کیلئے صدقہ کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے قبضے میں رکھ اس میں تیری بھلائی ہے۔ (اس پر) میں عرض کیا کہ میں خیر والے مال کو اپنی ملکیت میں رکھتا ہوں۔ (بخاری، مسلم) یہ حدیث طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔

الفصل الثانی

۳۴۳۵- (۱۰) وَفَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر جہاز میں اور اس کا کفارہ جسم کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۳۴۳۶- (۱۱) وَفَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يَسْمِهِ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَطِيقُهُ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ — . وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَبِ بِهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ - ، وَوَقَّعَهُ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۳۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے معین نذر نہ مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس (کے پورا کرنے) کی اس میں طاقت نہیں تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس شخص نے ایسی نذر مانی جس کی اس میں طاقت ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ) اور بعض محدثین نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف بیان کیا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۳)

۳۴۳۷ - (۱۲) وَهَنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَيَّ عَهْدٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِيُؤَانَةَ -، فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ كَانَ فِيهَا وَثْنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوا: لَا قَالَ: «فَهَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟» قَالُوا: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۷: ثابت بن ضحاک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ "ہوانہ" مقام میں اونٹ ذبح کرے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا "بھلا! وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا؟ جس کی پوجا ہوتی رہی ہو اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا "بھلا! وہاں جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ بھی لگتا تھا۔ اس نے نفی میں جواب دیا (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو نذر پوری کر۔ اس نذر کو پورا نہ کیا جائے، جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کیا جائے، جس کو انسان پورا کرنے سے قاصر ہو (ابوداؤد)

۳۴۳۸ - (۱۳) وَهَنُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَيَّ زَأْسِكَ بِالذُّفِّ. قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ»: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رِزْوِينَ: «قَالَتْ: وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا، مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: «هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَثْنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالَتْ: لَا قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ».

۳۳۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ آپ کے سر پر ذف بجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا "اپنی نذر پوری کر۔ (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے اس نے بیان کیا "میں نے نذر مانی تھی کہ فلاں فلاں مقام پر (چانور) ذبح کروں گی وہ ایسی جگہ تھی جہاں جاہلیت کے لوگ ذبح کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا "کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا "وہاں ان کے میلوں میں سے کوئی میلہ ہوا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا (پھر) تو اپنی نذر پوری کر۔

۳۴۳۹- (۱۴) وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجَرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ، وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً قَالَ: «يُجْزِيءُ عَنْكَ الثُّلُثُ». رَوَاهُ رِزِينٌ.

۳۴۳۹: ابولبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے اس علاقہ کو خیر یاد کھوں جہاں میں گناہ کا مرتکب ہوا اور میں اپنے تمام مال سے بے دخل ہوتا ہوں (اور اس کا صدقہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، مال کے تیسرے حصے کا صدقہ تجھے کفایت کرے گا۔ (ریزین) وضاحت: ابولبابہ کا تعلق اس قبیلہ سے ہے جو بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ جنگ احزاب کے اختتام پر جب بنو قریظہ کا محاصرہ کیا گیا اور وہ محاصرہ کے باعث سخت پریشان تھے تو انہوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کریں؟ اس پر ابولبابہ نے گردن کی طرف اشارہ کر کے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے آگاہ کیا کہ آپ کی گردنیں کاٹ دی جائیں گی۔ ابولبابہ نے راز افشاء کر دیا، اس پر نادم ہوا، اور خود کو ایک ستون کے ساتھ ہانڈھ لیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا (تصحیح الرواہ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۴۴۰- (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ زَكَعَتَيْنِ قَالَ: «صَلِّ هَهُنَا» ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «صَلِّ هَهُنَا» ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «شَأْنُكَ إِذَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۴۴۰: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے لئے نذرمان رکھی ہے کہ اگر اللہ نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت (نفل) ادا کروں گا۔ آپ نے فرمایا، (بجائے بیت المقدس کے) یہیں نفل ادا کر۔ بعد ازاں اس نے پھر اس سوال کو دہرایا، آپ نے فرمایا، یہیں ادا کر۔ اس نے پھر اس سوال کو دہرایا، اس پر آپ نے فرمایا، جیسے تجھے پسند ہو کر (ابو داؤد واری)

۳۴۴۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أُمَّتَ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ مَشْيِ أُنْحَتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ بَدَنَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتَهْدِيَ هَدْيًا. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُنْحَتِكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ زَاكِبَةً - وَتَكْفُرَ بِيَمِينِهَا».

۳۳۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی ہمشیرہ نے پیدل چل کر حج ادا کرنے کی نذر مانی جبکہ اس میں یہ استطاعت نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عقبہ بن عامر سے) کہا: بیشک اللہ تیری بہن کے پیدل چل کر حج کرنے سے بے پرواہ ہے، اسے چاہیے کہ وہ حج کیلئے سواری پر جائے اور ایک اونٹ کی قربانی دے۔
(ابوداؤد، داری)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے اور قربانی کرے۔ نیز اس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تیری بہن کو تکلیف میں ڈال کر کیا کرے گا؟ وہ (سواری پر) سوار ہو کر حج کرنے جائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔
وضاحت: اس حدیث کا اصل بخاری اور مسلم میں موجود ہے البتہ اس میں قربانی کرنے کا جملہ درست نہیں ہے۔
(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۳۴۴۲ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ - فَقَالَ: «مَرُوهَا فَلْتَحْتَمِرِ وَتَلْتَرَكِبَ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۳۳۲: عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جس نے نذر مانی تھی کہ باپا وہ ننگے سر حج کرے گی۔ آپ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ (سر پر) دوپٹہ رکھے اور سواری پر جائے البتہ تین روزے رکھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، داری)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۲)

۳۴۴۳ - (۱۸) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ، فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: «إِنْ عُدْتَ تَسْأَلِنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِنَاجٍ - الْكَعْبَةِ. فَقَالَ لَهُ عَمْرٌ: «إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَةٌ عَنِ مَالِكَ، كَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ، وَكَلِمَةُ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرُ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ، وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّجِيمِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ». . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان وراثت کا مال (مشترک) تھا ان میں سے ایک نے اپنے بھائی سے تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا: اگر تجھ سے دوبارہ تقسیم کرنے کا مطالبہ کرے گا تو میرا تمام مال کعبہ کیلئے (وقف) ہو گا۔ اس پر عمر نے اسے آگاہ کیا اور کہا کہ کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے بول چال رکھ، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے

سے اور قطع رحمی کرنے سے اور جو چیز ملکیت میں نہیں ہے، کے بارے میں قسم اٹھانا اور نذر ماننا صحیح نہیں (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، سعید بن مسیب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا سند منقطع
ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۰)

الفصل الثالث

۳۴۴۴- (۱۹) عَنْ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «النَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذْرًا فِي طَاعَةٍ فَذَلِكَ لِلَّهِ فِيهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ. وَيُكْفِرُهُ مَا يُكْفِرُ الْيَمِينَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، نذر دو قسم کی ہے، جس شخص نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو یہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہے، اس کو پورا کرنا چاہیے اور جس شخص نے نافرمانی کی نذر مانی تو (اسکی) یہ نذر شیطان کے لئے ہے۔ اسے پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ ادا کیا جائے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ اس باب میں عائشہ اور عقیبہ بن عامر سے مروی حدیثیں اس حدیث کے معنی کی تائید کر رہی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۳۴۴۵- (۲۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ، قَالَ: إِنْ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَذَابِهِ. فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوقًا، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً، وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ، وَاشْتَرَى كَيْبُشًا فَأَذْبَحَهُ لِلْمَسَاكِينِ، فَإِنَّ اسْحَاقَ - خَيْرٌ مِنْكَ، وَفِدَى بِكَيْبُشٍ. فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: هَكَذَا كُنْتَ أَرَدَبْتُ أَنْ أَتَيْتَكَ. رَوَاهُ رِزِينَ.

۳۴۴۵: محمد بن منثور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو اس کے دشمن سے نجات بخشی (تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا) اس نے ابن عباس سے دریافت کیا؟ ابن عباس نے اسے مشورہ دیا کہ تو مسروق سے دریافت کر، چنانچہ اس نے اس سے دریافت کیا، اس نے اس کو بتایا، تو خود کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو ایماندار ہے تو تو نے ایک ایماندار جان کو قتل کیا اور اگر تو کافر ہے تو تو جلدی دوزخ میں جائے گا۔ البتہ ایک میزھا خرید اور اسے مسکینوں کے لئے ذبح کر۔ اس لئے کہ اسحاق علیہ السلام تمھ سے بہتر تھے اور ان کا فدیہ میزھا بھیجا گیا محمد نے ابن عباس کو بتایا تو ابن عباس نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا، میں اسی طرح تجھے توئی دینے کا ارادہ رکھتا تھا (ریزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند تو معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث میں اسحاق علیہ السلام کو ذبح اللہ کما درست نہیں۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے جبکہ اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ ہیں۔ اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی پہلے خوشخبری دی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اور اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام سے عمر میں بڑے تھے اور پھر اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہوئے ان کا وصف حلیم ذکر کیا ہے اور انہی کو ذبح کرنے کا آگے ذکر ہے جبکہ اسحاق علیہ السلام کی بشارت کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے ”سورت صافات“ کا مطالعہ کریں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳)

کِتَابُ الْقِصَاصِ (قصاص کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۴۶ - (۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذِي ثَلَاثٌ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ - ، وَالثَّيْبُ الزَّانِي - ، وَالْمَارِقُ لِذِيهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۳۳۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ معبود برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں البتہ تین باتوں میں سے ایک بات کی وجہ سے حلال ہے۔ نفس کو نفس کے بدلے (تصاصاً) شادی شدہ زنا کرنے والے دین اسلام سے نکل جانے والے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والے کا خون مباح ہے (بخاری، مسلم)

۳۴۴۷ - (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فَسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن (مفصص) بیش فراخی میں رہتا ہے یعنی اس کو نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ جب تک وہ ناحق خون نہیں بہاتا (بخاری) وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے کہ جب وہ کسی شخص کو ناجائز قتل کر دیتا ہے تو اس کی وہی حالت خراب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر رحمت الہی اس کے شامل حال نہ ہو تو وہ دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷)

۳۴۴۸ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کا فیصلہ ہوگا (بخاری، مسلم) وضاحت: ایک دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ سب سے پہلے نمازوں کا محاسبہ ہوگا پس ان دونوں حدیثوں کے درمیان تعارض اس طرح ختم کیا جائے گا کہ حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نمازوں کا فیصلہ ہوگا اور حقوق العباد میں سے سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہوگا (واللہ اعلم)

۳۴۴۹- (۴) وَهَنَ الْمَقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَأَقْتَلْتَنِي، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَأَذَّ مَنِي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لِلَّهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا أَهْوَيْتَ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلُهُ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلُهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میری کسی کافر سے ملے بیٹھ جائے، ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں، وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار کا (دار) کر کے اسے کاٹ دے پھر وہ مجھ سے ایک درخت کی (اوت میں) ہو کر مجھ سے بچاؤ اختیار کرے اور کہے میں اللہ (کی رضا) کے لئے اسلام لے آیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہہ دے تو کیا اس کلمہ کے کہنے کے بعد میں اس قتل کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تو اسے قتل نہ کر۔ اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے قتل نہیں کر سکتا، اگر تو اسے قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مقام میں ہو گا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس کے اس مقام میں ہو گا جو اس کا اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا (بخاری، مسلم) وضاحت: اسلام لانے کے بعد کسی شخص کے قتل کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ اسے جائز سمجھ کر جو قتل کرے گا وہ کافر ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہنے کے بعد اس کو قتل کرنا حرام ہو گیا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اسلام لانے کے بعد اس کو قتل کرنے والا اپنے خون کو طلال قرار دے رہا ہے چنانچہ قصاصاً اسے قتل کر دیا جائے گا (اللہ اعلم)

۳۴۵۰- (۵) وَهَنَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَتَيْتُ عَلِيَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَهَبْتُ اطْعَمُهُ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «أَقْتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ تَعَوُّدًا... قَالَ: «فَهَلَّا شَفَقْتَ عَن قَلْبِهِ؟!... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ (قبیلہ) کے چند لوگوں کی طرف بھیجا چنانچہ میں ایک شخص کے پاس گیا میں نے اسے نیزہ مارنا چاہا، اس نے ”لا الہ الا اللہ“ کہہ دیا۔ میں نے (پھر بھی) نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا، تعجب ہے! تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ وہ گواہی دیتا تھا کہ صرف اللہ معبود برحق ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو بچاؤ کے لئے ایسا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کیا تو نے اس کے دل کو حج کر معلوم کر لیا تھا (بخاری، مسلم)

۳۴۵۱- (۶) وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلْبَلِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالَهُ مِرَازًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۵۱: اور جندب بن عبد اللہ کجلی کی روایت میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا، جب قیامت کے دن وہ "لا الہ الا اللہ" کہتا آئے گا تو تو اس کا کیا کرے گا؟ (مسلم)

۳۴۵۲- (۷) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا— لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ؛ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا»— رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (ناحق) ذی کافر قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو محسوس نہیں کرے گا جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی (بخاری)

وضاحت: ذی کافر سے مراد وہ کفار ہیں جو اسلامی مملکت سے معاہدہ کیے ہوئے ہیں اور وہ جزیہ ادا کرتے ہیں تو ان کے جان و مال کی حفاظت کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے (واللہ اعلم)

۳۴۵۳- (۸) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا— فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَسَمَهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ؛ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ— فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پہاڑ کی (بلندی) سے خود کو گرا کر خود کشی کی، وہ ہمیشہ ہمیشہ دونوں کی آگ میں خود کو گراتا رہے گا اور جس شخص نے زہر (کا پیالہ) پیا کر خود کشی کی تو زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہو گا، وہ دونوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زہر کے پیالے سے گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور جس شخص نے خود کو نیزہ مار کر خود کشی کی، تو نیزہ اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں اس نیزہ کو مارتا رہے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: خود کشی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جمہور اہل سنت علماء کا بالاتفاق یہ موقف ہے کہ کبیرہ گناہوں کا مرکب سزا پانے کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا، ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مقصود لبا عرصہ ہے نیز اس حدیث کے مفہوم کو شدید و عمید پر محمول کیا جائے گا۔

۳۴۵۴ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الَّذِي يَخْتِيقُ نَفْسَهُ يَخْتِيقُهَا فِي النَّارِ»، وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر (خود کٹی) کرتا ہے تو وہ اسی طرح دوزخ میں (بھی) اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص خود کو نیزہ مار کر قتل کرتا ہے وہ جہنم میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا (بخاری)

۳۴۵۵ - (۱۰) وَهَنْ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزَعُ - فَأَخَذَ سِكِّينًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَا الدَّمُ - حَتَّى مَاتَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ - فَحَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵۵: جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ تم سے پہلے دور میں ایک زخمی شخص تھا اس نے گھبراہٹ (کے عالم) میں چھری کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ دیا (اور) خون نہ رکنے کے سبب وہ فوت ہو گیا تو اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ میرے بندے نے خود کو (قتل کر کے) مرنے کے لئے مجھ سے جلدی کی یعنی طبعی موت کے بجائے خود کٹی کی ہے۔ اس لئے میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم) وضاحت: ایسا شخص شروع میں جنت میں داخل نہیں ہو گا بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخر کار جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۵۶ - (۱۱) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَمَرَضَ فَجَزَعُ، فَأَخَذَ مَشَاقِصَ - لَهُ، فَفَطَعَ بِهَا بَرَاجمَهُ -، فَشَحَبَتْ يَدَاهُ -، حَتَّى مَاتَ، فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَابِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَأَاهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرْتُ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: لَنْ نُصَلِّحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتُ، فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۵۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ہجرت کی (دہاں جا کر) وہ بیمار ہو گیا (اور) اس نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ دیا، اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہہ نکلا اور وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ طفیل بن عمرو نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ اس کی شکل و صورت نہایت اچھی ہے اس نے دونوں ہاتھوں کو چمپا رکھا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس سے دریافت کیا، تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے بتایا، میرے پروردگار نے مجھے نبیؐ کی جانب ہجرت کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے (مزید) دریافت کیا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے اپنے ہاتھوں کو چمپایا ہوا ہے، یہ کیوں؟ اس نے بتایا، مجھے کہا گیا کہ ہم تیرے جسم کے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جس کو تو نے خود بگاڑا ہے (طفیل بن عمرو) نے اس خواب کو نبیؐ کے سامنے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما (مسلم)

۳۴۵۷- (۱۲) وَهَنَّ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَمَّا أَنْتُمْ يَا خَزَاعَةَ! قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَبِيلَ مِنْ هُدَيْلٍ، وَأَنَا وَاللَّهِ عَاقِلُهُ، مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قِتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا، وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا الْعَقْلَ»۔ رَوَاهُ الْبُرْهَانِيُّ وَالشَّافِعِيُّ.

۳۳۵۷: ابو شریح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، اے بنو خزاعہ! تم نے حذیل قبیلے کے ایک شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیا اللہ کی قسم! میں اس کی دینت ادا کروں گا۔ اس کے بعد جو شخص کسی شخص کو قتل کرے گا تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے، اگر وہ قصاصاً قاتل کو قتل کرنا چاہیں تو قتل کریں اگر پسند کریں تو دینت لے لیں (ترمذی، شافعی)

وضاحت: آپؐ نے بنو خزاعہ کی جانب سے اس لئے دینت دی تھی کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک معاہدہ قرار پایا تھا کہ جو قبیلہ کفار مکہ کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ اور جو قبیلہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ چنانچہ بنو خزاعہ آپؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ (دالہ اعظم)

۳۴۵۸- (۳۱۳) وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ: بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ» عَنِ أَبِي شُرَيْحٍ، وَقَالَ: وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَعْنِي بِمَعْنَاهُ.

۳۳۵۸: اور شرح السنہ میں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے علامہ بغوی نے وضاحت کی ہے کہ بخاری، مسلم میں یہ حدیث ابو شریح سے مروی نہیں ہے البتہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معنا بیان کیا ہے۔

۳۴۵۹- (۱۴) وَهْنُ أَنَسٍ : أَنَّ يَهُودِيًّا رَضِيَ زَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ - فَقَبِلَ لَهَا :
مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَانَ؟ أَفَلَانَ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ قَاوَمَاتٍ بِرَأْسِهَا . فَبَجِيَءٌ بِالْيَهُودِيِّ ،
فَاعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کھان دیا۔
لڑکی سے دریافت کیا گیا کہ کس شخص نے تیرا سر کچلا ہے؟ کیا لالاں لالاں نے... جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے
سر کے اشارے سے بتایا (کہ اس نے کچلا ہے) چنانچہ یہودی کو لایا گیا، اس نے اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم
دیا کہ اس کے سر کو (بھی) پتھر کے ساتھ کچل دیا جائے (بخاری، مسلم)
وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مرد کو قصاصاً قتل کیا جاسکتا ہے اور جس طرح اس نے قتل کیا اسی
طرح قتل کرنا درست ہے۔ ارشاد ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اور اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دہ جتنی
تکلیف تم کو ان سے پہنچی“ باقی رہا اس مضمون کی حدیث کا مسئلہ کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے تو اس کا جواب یہ
ہے کہ اس کے تمام طرق قاتلہت درجہ ضعیف ہیں (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷)

۳۴۶۰- (۱۵) وَهْنُهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الزُّبَيْعُ - وَهِيَ عَمَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا
وَاللَّهِ لَا تُكْسِرُ ثَنِيَّتَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ» .
فَرَضَى الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْضَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَسَمَ عَلَى اللَّهِ
لَأَبْرَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع (بنت نضر انصاریہ رضی اللہ عنہا) انس بن مالک کی چھوٹی بہن نے
ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ دیا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے قصاص کا حکم دیا۔
انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا ہیں انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت قصاصاً
نہیں توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے لیکن لڑکی والوں نے
دست لینا قبول کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے کچھ
بندے ایسے بھی ہیں کہ جب وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا لیتے ہیں تو اللہ ان کو قسم میں سچا کرتا ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: کتاب اللہ میں قصاص کا ذکر ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن
انس بن نضر نے جب اللہ کی ذات پر اتماد کرتے ہوئے قسم اٹھائی کہ ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے
انس بن نضر کی دلیری کی لاج رکھے ہوئے لڑکی کے ورعاء کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ قصاص کا مطالبہ نہ کریں اور
دست لینے پر رضامند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے وہ جیسے چاہتا ہے ان کو پھیرتا ہے
۱۱۱۱۱۱

۳۴۶۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسْمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَالُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظَلَمًا» فِي «كِتَابِ الْعِلْمِ».

۳۴۶۱: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ایسا علم بھی ہے جو قرآن پاک میں نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا تمہارے پاس وہی علم ہے جو قرآن پاک میں ہے، البتہ دین کا فہم جو کسی انسان کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جائے نیز جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے دریافت کیا، اس صحیفہ میں کیا علم ہے؟ انہوں نے بتایا (اس میں) دت اور قیدیوں کو آزاد کرانے کے مسائل ہیں نیز اس بات کی وضاحت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جاسکتا (بخاری) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ کسی شخص کو ظلماً قتل نہ کیا جائے کتاب العلم میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شیعہ کے اس نظریہ کا رد ہے کہ اہل بیت کو کچھ خاص باتیں بتائی گئی تھیں جو دیگر مسلمانوں کو نہیں بتائی گئیں۔ (اللہ اعلم)

الفصل الثانی

۳۴۶۲- (۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَنْزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ»... رَوَاهُ الْبُرْهَانِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ. وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ، وَهُوَ الْأَصْحَحُ.

دوسری فصل: ۳۴۶۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کا برباد ہو جانا اللہ کے ہاں نہایت معمولی ہے یہ نسبت کسی مسلمان کے قتل ہونے کے (ترمذی، نسائی) اور بعض نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور اس حدیث کا موقوف ہونا ہی صحیح ہے۔

۳۴۶۳- (۱۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

۳۴۶۳: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۶۴- (۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

قَالَ: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۶۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، اگر آسمان اور زمین والے سب کسی ایمان دار شخص کے خون (ہمانے) میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان کو جہنم میں منہ کے بل گرائے گا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۵- (۲۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَجِيءُ الْمُقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَاصِيَتَهُ وَرَأْسَهُ بِيَدِهِ، وَأَوْدَاجُهُ تَشْحُبُ دَمًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ! قَتَلْتَنِي، حَتَّى يُدْبِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مقتول قیامت کے دن قاتل کو لے کر آئے گا اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اور کے گا، اے میرے پروردگار! یہ میرا قاتل ہے یہاں تک کہ وہ اس کو عرش کے قریب لے جائے گا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۳۴۶۶- (۲۱) وَعَنْ ابْنِ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ، فَقَالَ: أُنشِدْكُمْ بِاللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ بِمُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ كُفْرًا بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتْلَ نَفْسٍ بَغَيْرِ حَقٍّ فَقَتِيلٌ بِهِ؟» فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا أَرْتَدَدْتُ مِنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَبَلَدَّارِمِي لَفْظَ الْحَدِيثِ.

۳۳۶۶: ابوعامر بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب گھر میں (محصور تھے) تو آپ نے جہت پر آکر کہا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں جانتے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ہانا حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنے یا بلا جواز کسی شخص کو قتل کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے جاہلیت میں اور نہ ہی اسلام میں کبھی زنا کیا اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، میں مرتد نہیں ہوا اور میں نے کسی ایسے شخص کو قتل بھی نہیں کیا جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ تو تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور داری میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں عثمان

۳۴۶۷- (۲۲) **وَمَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْتَقًا - صَالِحًا، مَا لَمْ يُصِيبْ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَخَ» .** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، مومن ہمیشہ اطاعت میں) سبک رفتار اور صالح رہتا ہے جبکہ وہ کسی حرام خون کا مرکب نہ ہو لیکن جب حرام خون کا مرکب ہوتا ہے تو وہ ست رفتار ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۴۶۸- (۲۳) **وَمَنْ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا» .** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر گناہگار کو اللہ معاف کر دے گا سوائے اس کے جو شرک کرتا ہوا فوت ہوا یا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو تخریج پر محمول کیا جائے گا۔ اس لئے کہ تمام اہلسنت اس بات کے قائل ہیں کہ قاتل کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اسرائیلی انسان جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اسے اللہ نے معاف کر دیا۔ یہ حدیث اس کتاب کے "استغفار اور توبہ" کے باب میں گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۳۴۶۹- (۲۴) **وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ .**

۳۳۶۹: نیز نسائی نے اس حدیث کو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۰- (۲۵) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقَادُ بِالْوَالِدِ» . . .** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَارِمِيُّ .

۳۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجدوں میں حدود کا نفاذ نہ کیا جائے اور نہ ہی لڑکے کا اس کے والد سے قصاص لیا جائے (ترمذی، دارمی)

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ ہے اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے (العلل ومعرفۃ الرجال جلد ۳ صفحہ ۳۷۲، البحر والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۹۶۹، النفعاء والمتروکین صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تخریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۷۳، ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۳۱۷)

۳۴۷۱- (۲۶) وَهَنَّ أَبِي رَمْتَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ؟» قَالَ: ابْنِي، أَشْهَدُ بِهِ. قَالَ: «وَأَمَّا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَرَأَى فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» فِي أَوَّلِهِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَى أَبِي الَّذِي يَظْهَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي يَظْهَرُكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ. فَقَالَ: «أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهِ - الطَّبِيبُ».

۳۴۷۱: ابورث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا 'تیرے ساتھ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا 'میرا بیٹا ہے۔ آپ اس پر گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا 'خبردار! تمہارے بیٹے کے جرم کی سزا تمہیں نہیں ملے گی اور تمہارے جرم کی سزا اس کو نہیں ملے گی (ابوداؤد نسائی) اور شرح السنہ میں حدیث کے آغاز میں (کچھ) زائد الفاظ ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کے بیٹے نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرمبارک کا ملاحظہ کیا اور ختم نبوت کے نشان کو جو بظاہر نفوذ کی شکل میں تھا، کے بارے میں عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں، میں آپ کی کرمبارک کا علاج کروں اس لئے کہ میں طیب ہوں۔ آپ نے فرمایا 'تو رخص ہے یعنی لوگوں پر شفقت کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ طیب ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیماریوں کا علم رکھتا ہے اور ان کے علاج پر بھی قادر ہے۔ بیماری اور تندرستی اللہ کی جانب سے ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ 'طیب' اللہ کا نام ہے اس لئے کہ یہ نام اللہ پاک کے نانوں ناموں میں سے نہیں ہے۔ طیب سے مراد شفاء دینے والا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ کے نام تو یقینی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام نام اچھے اچھے ہیں۔ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کو ان کے ناموں کے ساتھ ہی پکارا جائے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام معلم نہیں حالانکہ 'عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ' ترجمہ 'اس نے آدم کو نام سکھائے' اور 'مَنْ حَمَلَهُ عِلْمَ الْقُرْآنِ' ترجمہ 'رحمان نے قرآن کی تعلیم دی' سے معلم نام اخذ کر کے اللہ تعالیٰ پر اس کا اطلاق ہونا چاہیے، لیکن ایسا نہیں ہوتا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳)

۳۴۷۲- (۲۷) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَّاقَةَ بِنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقِيدُ الْأَبَّ مِنْ ابْنِهِ، وَلَا يُقِيدُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَوَضَعْفُهُ.

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ نے والد کو اس کے بیٹے سے قصاص دلویا اور بیٹے کو والد سے قصاص نہیں دلویا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۴۷۳ - (۲۸) **وَمِنَ الْحَسَنِ، عَنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَا، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعَنَا» . . . رَوَاهُ الْبُرْزَمِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِمِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى: «وَمَنْ خَصَصِي عَبْدَهُ خَصَصِينَاهُ» .**

۳۴۷۳: حسن رحمہ اللہ سرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کر دیں گے اور جو شخص اپنے غلام کے ناک، کان وغیرہ کو کاٹے گا ہم اس کے ناک، کان کو کاٹ دیں گے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور نسائی کی روایت میں اضافہ ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اس کو خصی کر دیں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے حسن کا سرہ سے صحیح ثابت نہیں ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۲) ضعیف ترمذی صفحہ ۳۱۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳)

۳۴۷۴ - (۲۹) **وَمِنَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دَفَعَ إِلَىٰ أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ؛ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ: وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُونَ خَلْفَةً» - وَمَا صَلَّحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ» . . . رَوَاهُ الْبُرْزَمِيُّ.**

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو ارادہ قتل کرے گا تو قاتل کو مقتول کے درہاء کے سپرد کر دیا جائے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اس سے دیت لے لیں (اور دیت سوا دینوں پر مشتمل ہوگی جس میں سے) تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تیس اونٹیاں (ایسی ہوں) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس حاملہ اونٹیاں ہوں اور چھتے مال پر (مقتول کے درہاء) مصالحت کر لیں وہ مقتول کے درہاء کے لئے ہوگا (ابوداؤد)

وضاحت: مقتول کے درہاء اگر قصاب لینا چاہیں تو قصاب لیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر صاف کرنا چاہیں تو صاف بھی کر سکتے ہیں نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸)

۳۴۷۵ - (۳۰) **وَمِنَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَىٰ بِدِمَائِهِمْ أَذْنَاهُمْ، وَيَبْرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدُّ عَلَيَّ مِنْ سِوَاهُمْ، إِلَّا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں کے خون مساوی ہیں۔ اونٹی درجے کا مسلمان (بھی) غیر مسلمان کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز والا انسان قیمت کے مال کو ان

کے نزدیک والے پر لوٹائے گا اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں اکٹھے ہیں۔ خبردار کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور کسی ذمی کافر کو بوجہ اس کے ذمی ہونے کے قتل نہیں کیا جائے گا (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: تمام مسلمانوں کے حقوق برابر ہیں اور ان کے خون بھی برابر ہیں۔ اگر معمولی حیثیت کا مسلمان کسی کافر کو پناہ دیتا ہے تو اس کی پناہ سبھی کو تسلیم کرنا ہوگی۔ اور اگر بڑے لشکر میں سے چھوٹا لشکر کسی دور دراز سرحدی علاقے کے دشمنوں پر حملہ آور ہو اور مال غنیمت حاصل کرے تو غنیمت کا حصہ لشکر کے دوسرے فوجیوں کو بھی ملے گا۔ (واللہ اعلم)

۳۴۷۶ - (۳۱) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۳۴۷۶: نیز اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷۷ - (۳۲) وَقَالَ ابْنُ شَرِيحٍ: أَخْبَرَنِي الرَّحْمَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبَلٍ - وَالْخَبَلُ: الْجَرْحُ - فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ: فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ - فَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ - بَيْنَ أَنْ يَقْتَصِبَ أَوْ يَعْفُو، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا؛ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۳۴۷۷: ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص کا رشتہ وار قتل یا زخمی کر دیا جائے، اسے تین باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اس کا ہاتھ روک لو۔ وہ قصاص لے سکتا ہے، معاف کر سکتا ہے، یا ریت لے سکتا ہے۔ اگر اس نے تین باتوں میں سے ایک بات کو تسلیم کر لیا اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو وہ شخص دوزخی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے۔ (المجرع والتعديل جلد ۱ صفحہ ۲۰۸ طبعات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، المغناہ والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۱۰ ارواح النلیل، جلد ۱ صفحہ ۲۷۸)

۳۴۷۸ - (۳۳) وَقَالَ طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ فِي عِمِيَّةٍ - فِي رَمَى يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ، أَوْ جَلْدٍ بِالسَّيَاطِ، أَوْ ضَرْبٍ بَعْضًا؛ فَهُوَ خَطَا، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَا. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ - ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۳۴۷۸: طاؤس رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اندھا دھند لڑائی میں قتل ہو گیا (جبکہ لڑنے والے) آپس میں ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے، کوڑے مار

رہے تھے، یا لاشیاں برسا رہے تھے تو یہ قتل ”قتل خطا“ ہے۔ اس کی صحت بھی قتل خطا کی صحت ہوگی اور جس شخص کو اراوتاً قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے اور جو شخص اس سے قصاص لینے میں حائل ہو گیا اس پر اللہ کی لعنت اور ناراضگی ہے۔ اس کا فرض (یا) لعل (کوئی عمل) اللہ کے نزدیک مقبول نہیں (ابوداؤد، نسائی)

۳۴۷۹- (۳۴) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أَعْفَى مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صحت لینے کے بعد قاتل کو قتل کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس کی سند میں مطروراق راوی ضعیف ہے۔ اور یہ روایت منقطع بھی ہے، کیونکہ حسن ہمیری نے جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷، تنقیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵)

۳۴۸۰- (۳۵) وَهَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ، فَتَصَدَّقَ بِهِ - إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند اور ایک گنہگار دور فرمائیں گے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۴۴)

الفصل الثالث

۳۴۸۱- (۳۶) هَنَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَتَلَ نَقْرًا خَمْسَةَ أَوْ سَبْعَةَ بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غَيْلَةٍ، وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتَهُمْ جَمِيعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

یسری فصل: ۳۴۸۱: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات انسانوں کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ انہوں نے اسے غیہ طور پر قتل کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر اس شخص کے قتل پر صناعاء (یعنی کے ایک شہر کا نام ہے) کے تمام باشندے بھی جمع ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا (مالک)

۳۴۸۲- (۳۷) وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَمَرَ نَحْوَهُ.

۳۴۸۲: اور امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی حدیث بیان کیا ہے۔

۳۴۸۳- (۳۸) وَهَنْ جُنْدُبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُولُ: قَتَلْتَهُ عَلَى مُلْكِ فُلَانٍ». قَالَ جُنْدُبُ: فَاتَّبَعَهَا... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو لائے گا اور کہے گا اس سے پوچھو کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟' کے کا' میں نے اس کو فلاں شخص کی حکومت کی مدد کرتے ہوئے قتل کیا تھا۔ جندب نے بیان کیا کہ اس قسم کی مدد سے بھی (نسائی)

وضاحت: یہ حدیث نسائی بہت ہی میں میں ہے، شاید سنن کبیری میں ہو۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۷)

۳۴۸۴- (۳۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعَانَ عَلِيًّا قَتَلَ مُؤْمِنًا شَطْرَ كَلِمَةٍ - لَقِيَ اللَّهَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۴۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مومن کے قتل میں آدھا جملہ بول کر معاون کرتا ہے (تو جب) اس کی اللہ سے ملاقات ہوگی تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث انتہائی درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۹)

۳۴۸۵- (۴۰) وَهَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْأَخْرَى، يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمَسَكَ»... رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ.

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب ایک شخص کسی شخص کو پکڑتا ہے اور دوسرا اسے قتل کرتا ہے تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو جیل میں ڈال دیا جائے گا۔ (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے اور پکڑنے والے کو کب تک جیل میں رکھا جائے گا اس کا تعین حاکم وقت کرے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۷)

بَابُ الدِّيَّاتِ (دیتوں کا بیان)

الفصل الأول

۳۴۸۶- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ» يَعْنِي: الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ... زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۴۸۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ (انگلی) اور یہ (انگلی) برابر ہیں۔ یعنی چنگلیا اور انگوٹھے کی دت برابر ہے اور ہر ایک کی دت دس اونٹ ہے۔ (بخاری)

۳۴۸۷- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَقَّيْتُ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَالْعَقْلُ - عَلَى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۸۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بنو لیحیان“ کی عورت کے حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جو مرا ہوا (بیٹ سے) باہر آیا۔ اس کی دت غلام یا لونڈی ہے، پھر وہ عورت، جس کو آپ نے حکم دیا تھا کہ وہ غلام یا لونڈی بطور دت دے۔ فوت ہو گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ عورت کا ورثہ اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کو لے گا اور دت اس کے حسبہ (رشتہ دار) ادا کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : منجھو بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو لاشی ماری، جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا اور حمل ساقط ہونے کے بعد وہ عورت بھی فوت ہو گئی چونکہ یہ قتل کرنا ارادہ نہ تھا۔ اس لئے اس میں دت کا فیصلہ فرمایا اور دت بھی حملہ آور عورت کے حسبہ رشتہ دار مل کر ادا کریں گے۔ (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳)

۳۴۸۸- (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: إِقْتَلْتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَا بَلَدٍ فَرَمْتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ، فَتَلَّتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ دِيَّةُ جَنِينِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى بِدِيَّةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا، وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حذیل (قبیلہ) کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پھر دے مارا۔ (جس کی وجہ) سے وہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا (دونوں) مارے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچے کی ریت ایک غُرّہ (لوٹڑی یا غلام) ہے اور عورت کی ریت قاتلہ کے حصہ رشتہ دار ادا کریں اور بچے اور دیگر وارثوں کو اس (مرنے والی عورت) کا وارث بنایا (بخاری، مسلم)

۳۴۸۹- (۴) وَفِي الْمَغْزِزَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرْبَتَيْنِ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ فَسَطَّاطٍ، فَالْقَتَّ جَيْنِيهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَيْنِينَ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً، وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هَذِهِ رِوَايَةُ الْبَرْمِذِيِّ، وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرْبَتِ امْرَأَةٌ ضَرْبَتَهَا بِعَمُودٍ فَسَطَّاطٍ وَهِيَ حُبْلَى، فَقَتَلَتْهَا. قَالَ: وَإِذَا هُمَا لِحَيَاتِيَّةً. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا.

۳۳۸۹: مضمو بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو سوکڑوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا نیچے کا بانس دے مارا، جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساقط ہونے والے) حمل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ غُرّہ (غلام یا لوٹڑی) دی جائے اور ریت قاتلہ کے حصہ رشتہ دار پر ڈال دی (ترمذی)

اور مسلم کی روایت میں ہے اس نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو نیچے کا بانس مار کر اسے قتل کر دیا (جب) کہ وہ حاملہ تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک عورت ”لیان“ (قبیلہ) سے تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی ریت قاتلہ کے حصہ رشتہ داروں پر ڈال دی اور حمل کی ریت غلام یا لوٹڑی قرار دی۔

الفصل الثانی

۳۴۹۰- (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شِبْهُ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسُّوْطِ وَالْعَصَا—؛ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ: مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادَهَا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ.

دوسری فصل: ۳۳۹۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! قتل خطا شبہ عمدہ جو کوڑے اور لاشی کے ساتھ ہو، کی ریت سواونٹ ہے، ان میں سے (۳۰) چالیس اونٹیاں حاملہ ہوں گی (نسائی، ابن ماجہ، داری)

۳۴۹۱- (۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو.

وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» لَفَطُ «الْمَصَابِيحِ» عَنِ ابْنِ عَمْرٍو.

۳۴۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن عمرو اور ابن عمر (دولوں) سے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ صرف ابن عمر سے مروی ہیں۔

۳۴۹۲- (۷) وَهْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ، وَكَانَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا؛ فَإِنَّهُ قَوْدُ يَدِهِ— إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ»—، وَفِيهِ: «إِنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ» وَفِيهِ: «فِي النَّفْسِ أَلْدِيَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أَوْعِبَ جَدْعُهُ— أَلْدِيَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ— أَلْدِيَّةُ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ أَلْدِيَّةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ أَلْدِيَّةُ، وَفِي الذَّكْرِ أَلْدِيَّةُ، وَفِي الصُّلْبِ أَلْدِيَّةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ أَلْدِيَّةُ، وَفِي الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ يَصْفُ أَلْدِيَّةُ—، وَفِي الْمَأْمُومَةِ— ثَلَاثُ أَلْدِيَّةِ، وَفِي الْجَانِفَةِ— ثَلَاثُ أَلْدِيَّةِ، وَفِي الْمُنْقَلَةِ— خَمْسُ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنَ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْيَسَنِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي الْمَوْضِحَةِ— خَمْسٌ».

۳۴۹۳: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی جانب خط بھیجا۔ اس میں تحریر تھا، جو شخص کسی ایماندار شخص کو بغیر کسی قصور کے جان سے مار ڈالے (۱) اس سے قصاص لیا جائے، ہاں! اگر محتول کے وارث (نت پر یا محال کرنے پر) رضامند ہو جائیں تو الگ بات ہے۔ نیز اس میں تحریر تھا کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اس تحریر میں یہ (بھی) تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ ہیں اور سونے کے حساب سے ایک ہزار دینار (نت) ہے اور جب کسی شخص کی ناک جڑ سے کاٹ دی جائے تو (اس کی) نت سو اونٹ ہیں۔ واہوں، ہونٹوں، ضمیرین، آلہ ناسل، کمر اور دولوں آکھوں کی کھل نت ہے۔ ایک پاؤں میں نصف نت ہے اور داغ کے زخم نیز ہیبت کے زخم میں نت کا تیسرا حصہ ہے۔ ہڈی نخل ہونے میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس (۲۰) اونٹ ہیں اور ایک وانت کی نت پانچ اونٹ ہیں۔ (نسائی، دارمی) اور مالک کی روایت میں ہے کہ ایک آکھ، ایک ہاتھ، ایک پاؤں میں پچاس (۵۰) اونٹ ہیں اور اگر زخم سے ہڈی نظر آنے لگے تو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۳۴۹۳- (۸) وَهْنُ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، الْفُضْلُ الْأَوَّلُ.

۳۳۹۳: مومنین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زعموں میں جن میں ہڈی نکلی ہو جائے پانچ پانچ اونٹ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دنت مقرر فرمائی (ابوداؤد نسائی، داری) البتہ ترفی، ابن ماجہ نے پہلا جملہ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ میں مذکور روایت ضعیف ہے (شعیب ابن ماجہ ص ۴۷)

۳۴۹۴ - (۹) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دنت کو برابر قرار دیا ہے۔ (ابوداؤد ترفی)

۳۴۹۵ - (۱۰) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ، وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ، الثَّنِيَّةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ، هَذِهِ وَهَذِهِ - سَوَاءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں، تمام دانت برابر ہیں۔ اگلے اوپر کے دو دانت اور نیچے کے دو دانت اور داڑھ برابر ہے۔ چمکلی اور انگوٹھا برابر ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۶ - (۱۱) وَهْنِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا جِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ مِنْ جِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً، الْمُؤْمِنُونَ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ -، وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ -، يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ -، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَّةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ، لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «دِيَّةُ الْمَعَاهِدِ نِصْفُ دِيَّةِ الْحُرِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۶: مومنین شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے سال خطبہ دیا، آپ نے اعلان فرمایا: اے لوگو! اسلام میں (کوئی نیا) معاہدہ نہیں ہے، البتہ جاہلیت کے معاہدات کو اسلام تقویت دیتا ہے، تمام مومن دوسرے کے مقابلے میں ایک جیسے ہیں۔ معمولی درجے کا مومن، مومنوں کی جانب سے پناہ دے سکتا ہے اور مومنوں میں سے دور دراز والا شخص دوسروں پر (قیمت کا) حصہ لواتا ہے۔ مومنوں کا (جملہ آور) لنگر چلنے والے فوجیوں پر حصہ لواتا ہے۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ کافر کی دنت مسلمان کی دنت

سے آومی ہے۔ جَلَب (ب) جَبَب نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے لوگوں کے ڈیروں پر جایا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا 'ذی کی دست آزاد کی دست سے آومی ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۹۷- (۱۲) وَعَنْ جُحَيْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِيَةِ الْخَطَا عَشْرِينَ بِنْتِ مَخَاضٍ —، وَعَشْرِينَ ابْنِ مَخَاضٍ — ذَكُورًا، وَعَشْرِينَ بِنْتِ لَبُونٍ —، وَعَشْرِينَ جَذَعَةَ، وَعَشْرِينَ حِقَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَنُّوِيُّ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَجُحَيْفٌ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ» أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى قَيْلَ حَتَّيْسِرَ بِمِائَةِ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِي أَسْنَانِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ إِثْمًا فِيهَا ابْنُ لَبُونٍ.

۳۴۹۷ : جحیف بن مالک، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست خطا میں بیس (۲۰) بنت محاص (جو دوسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) بنت لبون (جسکی اونٹیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہوں) اور بیس (۲۰) حقہ (جو چوتھے سال میں داخل ہوں) کل سو اونٹ) مقرر فرمائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن مسعود پر موقوف ہے اور جحیف راوی مجہول ہے۔ اس کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے متقل کی صدقہ کے اونٹوں سے سو (۱۰۰) اونٹ دست دی، جبکہ صدقہ کے اونٹوں میں دو سال کے اونٹ نہیں ہوتے البتہ ان میں تین سال کے ہوتے ہیں۔

۳۴۹۸- (۱۳) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ قَيْمَةُ الْبَدِيَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِمِائَةَ دِينَارٍ، أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَذِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ ذِيَةِ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ: فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِيفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَامَ خَطِيئًا، فَقَالَ: إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَّتْ —. قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ — اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقْرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفِي شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَةٍ... قَالَ: وَتَرَكَ ذِيَةَ أَهْلِ الْبَدِيَّةِ لَمْ يَرْفَعَهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الْبَدِيَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۴۹۸ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دست کی قیمت آٹھ سو (۸۰۰) دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور ان دنوں اہل کتاب کی دست مسلمانوں کی دست سے نصف تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ دست (کا معاملہ) اسی طرح رہا یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے چنانچہ

انہوں نے خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے وضاحت کی کہ اونٹوں کی قیمت گراں ہو گئی ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے (Gold) والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار اور گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار (۲۰۰۰) بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے دست مقرر کی، لیکن ذبیہوں کی دست کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، ان کی دست میں اضافہ نہ کیا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: واضح رہے کہ عبداللہ بن عمر کو عمودین حرم کی تحریر پر اطلاع نہیں مل سکی ورنہ وہ یہ نہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (دست) آٹھ سو (۸۰۰) دینار تھی جبکہ عمودین حرم کی تحریر میں ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار کا ذکر ہے۔ سند میں ابو بکر عبدالرحمان بن عثمان راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۸)

۳۴۹۹ - (۱۴) وَقَدْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ جَعَلَ الْبَدِيَّةَ إِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بارہ ہزار (۳۰۰۰) درہم دست مقرر فرمائی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۵۰۰ - (۱۵) وَقَدْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقِيمُ بَدِيَّةَ الْخَطْلِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَيُقِيمُهَا عَلَى أَهْلِ الْأَبْلِ، فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَهَا فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَاجَتْ رَخَّصَهَا - نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ، وَعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ. قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقْرِ مِائَتِي بَقْرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ الْفَنَى شَاةً، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَقْلَ مِيزَاتٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ». وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ عَقَلَ الْمَرْأَةُ بَيْنَ عَصَبَتَيْهَا، وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۵۰۰: عمودین شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ عنہما پر (قبل) خطاء کی دست چار سو (۴۰۰) دینار یا اس کے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور اونٹوں کی قیمت کے مطابق دست کی قیمت مقرر فرماتے۔ جب اونٹ بگٹے ہو جاتے تو قیمت میں اضافہ فرماتے اور جب ارزاں ہو جاتے تو دست کی قیمت میں کمی فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دست کی قیمت چار سو (۴۰۰) دینار سے آٹھ سو (۸۰۰) دینار تک رہی، اور اس کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم تک رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو (۲۰۰) گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں مقرر فرمائیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دست محتفل کے درہم کے درمیان قانون وراثت کے مطابق تقسیم ہوگی اور قاتل کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد کھولی راوی شکلم فیہ (البحر والحدیث جلد ۷ صفحہ ۳۸۵) اصل
دمعزۃ الرجال۔ رقم ۲۷۳۷ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳) اور سلیمان بن موسیٰ راوی ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال
جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

۳۵۰۱ - (۱۶) وَصَّهٗ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَعَقْلٌ بِشِبْهِ الْعَمْدِ
مُغْلَظٌ - ، بِمَثَلِ عَقْلِ الْعَمْدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
'قتل شہ عمر کی رحمت، قتل عمر کی مانند شدید ہے۔ البتہ قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن راشد کھولی شکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۳)

۳۵۰۲ - (۱۷) وَصَّهٗ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ
الْقَائِمَةِ السَّادَةَ - لِمَكَانِهَا بَثُلَتِ الدِّيَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيْتُ.

۳۵۰۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ قائم ہے اور صحیح ہے (لیکن نظر جاتی رہی ہے) کے لئے رحمت کے تیرے سے کا فیصلہ
فرمایا (ابوداؤد نسائی)

۳۵۰۳ - (۱۸) وَصَّهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بَغْرَةَ: عَبْدٌ، أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ، أَوْ بَعْلٌ، رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَذْكُرْ: أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَعْلٍ.

۳۵۰۳: محمد بن عمرو ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس بچے کے بارے میں جو پیٹ میں تھا (اور مارا گیا) غرہ یعنی غلام، لونڈی، گھوڑے یا بچھڑ کا فیصلہ فرمایا (ابوداؤد)
اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ اس حدیث کو حماد بن مسلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے روایت کیا اور ان دونوں
نے گھوڑے یا بچھڑ کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: گھوڑے یا بچھڑ کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ حبیبی بن یونس راوی کو وہم ہوا ہے اور وہ کبھی کبھی لٹھی کر جاتا
تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۳۵۰۴ - (۱۹) وَقَدْ عَمَّرَ بَنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے (کسی کا) علاج کیا جبکہ وہ علاج کرنے میں ماہر نہیں ہے تو وہ (نقصان کا) ضامن ہو گا (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم نے بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔ نیز اگر ماہر طبیب سے نادانستہ طور پر مریض کو نقصان پہنچے تو وہ ضامن نہیں ہو گا۔ (داؤد اعلم)

۳۵۰۵ - (۲۰) وَقَدْ عَمَّرَ ابْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غُلَامًا - لِأَنْبَاسٍ فُقْرَاءَ تَبَلَغَ أَذُنَ غُلَامٍ لِأَنْبَاسٍ أَعْيَنَاءَ، فَاتَى أَهْلَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا أَنْبَاسُ فُقْرَاءَ، فَلَمْ يَجْعَلْ سَبِيَهُمْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر لوگوں کے غلام نے مالدار لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس کے مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم فقیر لوگ ہیں تو آپ نے ان پر (سزا) نہیں لگائی (ابوداؤد، نسائی)

الفصل الثالث

۳۵۰۶ - (۲۱) وَقَدْ عَلِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةٌ شَبِيهِ الْعَمْدِ اثْنَلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ نَبِيَّةً إِلَى بَنَائِلٍ - عَامِبَهَا كُلُّهَا خَلِيفَاتٌ... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فِي الْخَطِّ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضِصٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شہہ عمر کی دیت تین قسم کی ہے چھتیس (۳۳) اونٹیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۳۳) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۳۳) چھٹے سال سے نوں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، قتل خطاء کی دیت چار انواع پر (مشتمل) ہے۔ چھتیس (۲۵) اونٹیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۲۵) جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۲۵) جو تیسرے سال میں داخل ہوں اور چھتیس (۲۵) اونٹیاں، جو دوسرے سال میں داخل ہوں (ابوداؤد)

۳۵۰۷- (۲۲) وَعَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حَقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ خَلْفَةً، مَا بَيْنَ نَيْبِهِ إِلَى بَازِلِ عَامِيهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۷: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں فیصلہ دیا کہ تمیں (۳۰) اونٹنیاں جو چوتھے سال میں داخل ہوں اور تمیں (۳۰) اونٹنیاں جو پانچویں سال میں داخل ہوں اور چالیس (۴۰) اونٹنیاں جو چھٹے سال سے نویں سال تک کی عمر کی ہوں اور یہ تمام کی تمام حاملہ ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: مجاہد رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے تمیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۳۵۰۸- (۲۳) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَبِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بَعْرَةَ عَبْدِ أَوْوَلَيْدَةَ. فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ —، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَى —. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتَّنَائِي مُرْسَلًا.

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا، جس کو اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا گیا کہ اس میں ایک غرو، غلام یا لوبڑی ہے لیکن جس کے خلاف آپ نے فیصلہ صادر فرمایا تھا، اس نے کہا، میں ایسے بچے کا جرمانہ کیسے ادا کروں، جس نے کھانا نہ پیا۔ جس نے بات کی نہ چلایا۔ ایسے (بچے) کا خون رائیگاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ گھنص کا بچوں کا ساتھی ہے (مالک اور نسائی نے اسے مرسلہ بیان کیا ہے)

۳۵۰۹- (۲۴) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا.

۳۵۰۹: ابوداؤد نے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اور اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولہ بیان کیا

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ (جن جرائم پر کچھ جرمانہ نہیں، ان کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۱۰- (۱) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَجْمَاءُ - جُرْحُهَا جُبَارٌ -، وَالْمَعْدِنُ - جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ - جُبَارٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی نسل: ۳۵۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جانور کے زخمی کرنے پر کچھ جرمانہ نہیں اور کان میں (مزدور کے دب کر جانے کی صورت میں مالک پر) کچھ جرمانہ نہیں اور کتوں میں (گر کر ہلاک ہو جانے والے انسان) کی کچھ دت نہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یوں ہے کہ جب کسی جانور کا پاؤں کسی بچے وغیرہ پر آگیا اور اس سے بچہ زخمی ہو گیا تو جانور کے مالک پر کچھ جرمانہ نہیں۔ اسی طرح اگر کان کے مالک نے چند مزدوروں کو کان سے ٹمک ٹکانے کے لئے لگا رکھا ہے اور اچانک ٹمک کی پٹی کسی مزدور پر آگے، جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں کان کے مالک پر اس کی موت کی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے جھگڑ میں مسافروں کے لئے کتوں کو کھدایا اور اس میں کوئی انسان گر کر مر گیا تو کتوں کے مالک پر کچھ ذمہ داری عائد نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

۳۵۱۱- (۲) وَهَنَّ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ -، وَكَانَ لِيْ أُجَيْرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْأَيْحِرِ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاصِ، فَأَنْدَرْتُ نَيْبَتَهُ - فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَهْدَرَ نَيْبَتَهُ -، وَقَالَ: «أَيْدِعْ يَدَهُ فِي فَيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَعْلِ -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۱: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے لشکر میں شریک ہوا اور میرے (ساتھ) میرا ایک خادم تھا، وہ ایک انسان سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر (اپنے دانت) گاڑ دیے۔ (جس کے ہاتھ میں) دانت گڑے ہوئے تھے اس نے اپنے ہاتھ کو دانت گاڑنے والے کے منہ سے دور سے کھینچا اور اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کے دانتوں (کی دت کو) باطل قرار دیا اور فرمایا، کیا وہ شخص اپنا ہاتھ تیرے دانتوں کے حوالے کیے رکھتا اور تو سائڈ کی طرح چپاتا رہتا (بخاری، مسلم)

۳۵۱۲- (۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَبِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہو گیا، وہ شہید ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب کوئی شخص اپنے مال یا عزت وغیرہ کی حفاظت کے لئے لڑتا ہوا مارا جاتا ہے تو وہ شہید ہے اگر وہ مال کی حفاظت کرتا ہوا حملہ آور انسان کو قتل کر رہا ہے یا زخمی کر رہا ہے تو وہ انہماں مجرم نہیں ہے۔ مسلم شریف میں ابو ہریرہ سے مروی حدیث ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو مدافعت کر۔۔۔۔۔۔ اگر مدافعت کرتے ہوئے (حملہ آور شخص) قتل ہو جاتا ہے تو وہ دوزخی ہے اور اگر تو مارا جائے تو شہید ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۹)

۳۵۱۳- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «فَاتِلُهُ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيدٌ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ اگر ایک شخص مجھ سے میرا مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اسے اپنا مال نہ لینے دے۔ اس نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر وہ مجھ سے لڑائی پر اتر آئے؟ آپ نے فرمایا تب تو بھی اس سے لڑائی کر۔ اس نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا پھر تو شہید ہے۔ اس نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کروں؟ آپ نے فرمایا وہ جہنمی ہے (مسلم)

۳۵۱۴- (۵) وَفَضْلُهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ -، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ - بِحَصَاةٍ، فَفَقَاتَ عَيْنَهُ؛ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانگے جسے تو نے اجازت نہیں دی اور تو اس پر ٹکڑے پھینکے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۵- (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا إِطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْرِيٌّ - يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْأَسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (گھر) کے دروازے کی درازوں میں سے جھانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں) جسم کو کھیلانے والی کلوی تھی، جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو کھیل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں کلوی تیری آنکھوں میں مارتا۔ اجازت طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ (گھر کی چار دیواری میں بیٹھے ہوؤں پر) نظر نہ پڑے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۶- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهَ صَيْدٌ، وَلَا يُنْكَأُ بِهَ عَدُوٌّ - ؛ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْثِرُ الْبِئْسَ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۶: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نگر مار رہا ہے انہوں نے (اس سے) کہا کہ تو نگر نہ مار اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگر مارنے سے روکا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ نگر مارنے سے نہ تو کسی (پرندے کا) شکار ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ نگر دانتوں کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۷- (۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا وَفِي سَوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَنْ يُصِيبَ - أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بَشَى» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے ہاتھ میں) تیر ہو تو وہ تیروں کے ٹوک وارھے کو (ہاتھ میں) پکڑے رکھے، کہیں کسی مسلمان کو اس سے تکلیف نہ پہنچ جائے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۸- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُسْبِرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أُخْيِهِ بِالسَّلَاحِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَذْرِي لَعْلَ الشَّيْطَانِ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ - فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف (ازراہ ذراخ) ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، لا طلی میں ممکن ہے کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار اس کے بھائی پر گرا کر اس کو زخمی نہ کر دے، اس طرح وہ دونوں کے گڑھے میں گر جائے (بخاری، مسلم)

۳۵۱۹- (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَسَارَ إِلَىٰ أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ - ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّىٰ يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ہے، جب تک وہ نیزے کو پیچے نہیں رکھ دیتا، اس وقت تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو (بخاری)

۳۵۲۰- (۱۱) **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ**، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۵۲۰: ابن عمرؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص (ہمارے خلاف بغاوت کرتا ہو) ہم پر تلوار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۵۲۱- (۱۲) **وَعَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (ہمارے خلاف بغاوت) کرتے ہوئے ہم پر تلوار کو (میان سے) نکالا، وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے (مسلم)

۳۵۲۲- (۱۳) **وَعَنِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ**، عَنِ أَبِيهِ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَرَّ بِالشَّامِ عَلَىٰ أَنَابِسَ مِنَ الْأَنْبَاطِ - ، وَقَدْ أَيْمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَىٰ رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذِّبُونَ فِي الْخِرَاجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۲: هشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ هشام بن حکیم کا شام کے علاقے میں چند مجھی کاشتکاروں پر سے گزر ہوا، جب کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا (ہشام بن حکیم) نے دریافت کیا کہ معاملہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ ان کو ٹیکس کی (عدم ادائیگی کی وجہ سے) اس تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہے۔ هشام بن حکیم نے بیان کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں

۳۵۲۳- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ تَطَلَّتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقْرِ، يَخْعُدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ، وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اگر تیری زندگی کچھ دراز ہوئی، تو تو ایسے لوگوں کا مشاہدہ کرے گا جن کے ہاتھوں میں بیل کی دموں کی مانند (کوڑے) ہوں گے وہ صبح و شام اللہ کی ناراضگی میں رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شام کے وقت اللہ کی لعنت کے مستحق ہوں گے (مسلم) وضاحت: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں اور امرلوں کے دروازوں پر مقرر ہوتے ہیں اور عوام الناس کو بادشاہوں اور امراء کے پاس نہیں جانے دیتے (واللہ اعلم)

۳۵۲۴- (۱۵) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سَبَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقْرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَأَسْبَابِ عَارِيَاتٍ - مُبْمِلَاتٌ مَائِلَاتٌ -، رُؤُوسُهُمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُحْتِ - الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنْ رِيحَهَا لَتُوجِدْنَ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھا ہے (ایک گروہ) وہ لوگ ہیں جن کے (ہاتھوں میں) بیل کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں کے ساتھ (بلا جواز) لوگوں کو ماریں گے اور (دوسرا گروہ) وہ عورتیں ہیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے (لیکن) درحقیقت (انکے بدن) ننگے ہیں، وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں، ملک ملک کر چلنے والی ہیں ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹن کی کواہوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ) جنت کی خوشبو کو بھی نہ پاسکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی (مسلم)

۳۵۲۵- (۱۶) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ؛ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی سے برسر پیکار ہو تو اس کے چہرے پر نہ مارے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: چہرے پر مارنے سے اس لئے منع فرمایا کہ چہرہ نہایت نازک اور لطیف عضو ہے چہرے کے محاسن بے

شار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ چہرے پر مارنے سے چہرہ بد صورت یا عیب ناک ہو جائے جبکہ دوسرا معنی ضبط السطور بھی ہو سکتا ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ کی صورت پر ہے اس ترجمہ کے لحاظ سے مزید تشریح کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ کو مشابہت سے پاک قرار دیا جائے اور ہر قسم کی تاویل سے گریز کیا جائے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۰)

الفصل الثانی

۳۵۲۶- (۱۷) **عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَشَفَ بَسْتْرًا فَادْخَلَ بَصْرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ آتَى حَدًّا لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، وَلَوْ أَنَّهُ جَنِينَ أَدْخَلَ بَصْرَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَفَا عَيْنَهُ، مَا عَيَّرْتُ - عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَيَّ بَابَ لَا يَسْتَرُ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ، فَانظُرْ؛ فَلَا حَاطِيَةَ عَلَيْهِ، إِنَّمَا الْحَاطِيَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ». رَوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

دوسری فصل : ۳۵۲۶ : ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پردہ اٹھائے اور اجازت سے پہلے گھر میں اپنی نظر دوڑائے اور اس گھر والوں میں سے کسی کی شرمگاہ پر اس کی نظر پڑ جائے تو وہ شخص حد کا مرتکب ہوا جبکہ اس کیلئے جائز نہ تھا کہ وہ حد کا مرتکب ہوتا اور اگر جب اس نے گھر میں نظر کو دوڑایا اور سامنے سے ایک آدمی آیا اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو میں اس پر عیب نہیں لگاتا اور اگر کوئی شخص دروازے (کے سامنے) سے گزرے جبکہ دروازے پر پردہ نہ ہو۔ (اور دروازہ) بند بھی نہ ہو اور وہ گھر میں نظر دوڑائے تو اس کی کچھ غلطی نہیں البتہ گھر والوں کی غلطی ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سیدہ راوی ضعیف ہے۔ (البرج والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۷۸، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۱۰، النعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، التاريخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۷۷، تقریب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

۳۵۲۷- (۱۸) **وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ - مَسْلُولاً... رَوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۳۵۲۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو (میان سے) پھر نکال کر پکڑنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۳۵۲۸- (۱۹) **وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۵۲۸: حسن رضی اللہ عنہ، سمرقند سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑے کو طولا“ دو انگلیوں کے درمیان کاٹنے سے منع فرمایا (مہلدا کسب الکلیاں آلے کی جزو دھار سے زخمی نہ ہو جائیں) (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۰)

۳۵۲۹- (۲۰) وَفِي سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھروالوں کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ بھی شہید ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۵۳۰- (۲۱) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِجَهَنَّمَ سَبْعَةٌ أَبْوَابٌ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: عَلَى أُمَّةٍ مَحْمُودَةٍ - . رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «الرَّجُلُ جُبَارٌ ذَكَرَ فِي «بَابِ الْغَضَبِ».

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے خاص ہے جنہوں نے میری امت پر یا امت محمدیہ پر گوار چلائی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ جانور کے پاؤں کا نقصان پہنچانا باطل ہے باب الغضب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۷)

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ (قسامہ کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۳۱- (۱) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَتَا خَيْرٍ، فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقَتَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ وَحُويِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ ابْنَاتَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِيرُ الْكَبِيرِ— قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: يَعْنِي لَيْلَى— الْكَلَامَ الْأَكْبَرَ— فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْتَجِفُّوا قَتِيلَكُمْ— أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ— بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: فَتَبَرَّكُمْ يَهُودٌ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ— فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ... وَفِي رِوَايَةٍ: «تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا، وَتَسْتَجِفُّونَ قَاتِلَكُمْ— أَوْ صَاحِبَكُمْ— فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۵۳۱ : رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سل بن ابی حنمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور عیصہ بن مسعود خیبر میں آئے (وہاں) کھجوروں کے باغات میں الگ الگ ہو گئے۔ نامانی طور پر عبد اللہ بن سہل قتل ہو گئے چنانچہ عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دو بیٹے حویصہ اور عیصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ان تینوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی، عبدالرحمان بن سہل نے گفتگو کا آغاز کیا، یہ شخص ان سے عمریں چھوٹا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ بڑے کو بات کرنے دو۔ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ وہ شخص کلام کرے جو عمریں بڑا ہے چنانچہ اس نے گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حق دار بن سکتے ہو بشرطیکہ تم میں سے پچاس افراد قسم اٹھائیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (یہ ایسا معاملہ ہے جس میں ہم حاضر نہ تھے۔ آپ نے فرمایا، تو پھر یہودیوں سے پچاس افراد قسم اٹھا کر تمہارے سامنے بری ہو جائیں گے (اس پر) انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ لوگ کافر ہیں (وہ فوراً) قسم اٹھانے پر آمادہ ہو جائیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جانب سے (مقتول کا) خون بہا ادا فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل سے (قصاص لینے کے) یا اپنے ساتھی کا (فدیہ حاصل کرنے) کے حق دار بن سکتے ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس کی وصت سو اونٹنیاں ادا فرمائیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : ایک شخص کسی عام گزرگاہ میں قتل ہو جائے باوجود تحقیق کرنے کے اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے

تو ایسی صورت میں مقتول کے ورثاء میں سے اگر پچاس اشخاص قسمیں اٹھائیں کہ فلاں شخص ہمارے مقتول کا قاتل ہے جبکہ ان کے پاس کوئی بیٹی شاہد موجود نہیں تو ان کے قسمیں اٹھانے سے ان لوگوں پر صحت دینا فرض ہو جائے گا، جن کے بارے میں قسمیں اٹھائی گئی ہیں اور اگر کسی شخص کو قاتل نامزد کیا گیا ہے اور اس کے خاندان کے پچاس افراد قسمیں اٹھاتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا تو ایسی صورت میں اسلامی حکومت ان کی صحت ادا کرے گی اس لئے کہ کسی مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہئے۔ (واللہ اعلم)

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الفصل الثالث

۳۵۳۲- (۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ، فَانْطَلَقَ أَوْلِيَائُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَيَّ قَاتِلَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ - ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودٌ، وَقَدْ يَجْتَرِثُونَ عَلَيَّ أَعْظَمَ مِنْ هَذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ» فَأَبَوْا، فَوَدَّاهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۵۳۲ : رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری خیر میں قتل ہو گیا اس کے ورثاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں؟ جو تمہارے مقتول کے قاتل پر گواہی دیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہاں کوئی بھی مسلمان نہیں وہاں تو سب یہودی ہیں اور وہ اس سے بڑا کام کرنے کی بھی جرات رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم ان سے پچاس انسانوں کا انتخاب کرو اور ان سے قسم لو۔ انہوں نے (آپ کی بات کو ماننے سے) انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے ان کو صحت ادا کی۔ (ابوداؤد)

بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسَّعَاءِ بِالْفَسَادِ (مرتدین اور مفسدین کو قتل کرنے کا بیان)

الفصل الاول

۳۵۳۳- (۱) هُنَّ عِكْرَمَةَ، قَالَ: أَنِي عَلِيٌّ بِنَزَادِقَةٍ، فَأَحْرَقَهُمْ - فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ» وَلَقَتْلَتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۵۳۳: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ (ذہریق) مرتد لوگوں کو لایا گیا انہوں نے ان کو جلا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (جب) یہ خبر پہنچی تو ابن عباس نے (تحمید کرتے ہوئے) اظہار کیا کہ اگر (علی کی جگہ) پر میں ہوتا تو میں ان کو نہ جلاتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”تم کسی کو اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو“ اور میں انہیں قتل کروں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ”جو شخص دین اسلام کو تبدیل کرے تم اسے قتل کرو“ (بخاری)

وضاحت: لفظ زنادقہ ذہریق کی جمع ہے، یہ لفظ فارسی زبان سے عربی میں آیا ہے اس کا اصل ”زندہ“ کر دے ہے۔ یہ لوگ نائے کو دائم مانتے ہیں۔ اور نائے کے عمل کو موثر سمجھتے ہیں یعنی اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۴- (۲) وَقَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۳۳: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آگ کے ساتھ صرف اللہ ہی عذاب دے سکتا ہے (بخاری)

۳۵۳۵- (۳) وَقَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثُ الْأَسْنَانِ، سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ -، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَإِنَّمَا لِقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، 'مقربب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو کم سن ہوں گے انکی عقل کمزور ہوگی، وہ مخلوق کی باتوں میں سے بہترین باتیں زبان پر لائیں گے جبکہ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے (ہوں) نکل جائیں گے جیسا کہ تیرنٹائے سے نکل جاتا ہے۔ جہاں کہیں تم ان کو پاؤ انہیں قتل کر دو اس لئے کہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے دن وہ لوگ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے جو انہیں قتل کریں گے (بخاری، مسلم) وضاحت: ان سے مقصود خوارج، معتزلہ اور ان جیسے نظریات رکھنے والے لوگ ہیں۔ (واللہ اعلم)

۳۵۳۶- (۴) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'میری امت دو جماعتوں میں تقسیم ہو جائے گی ان دونوں میں سے ایک جماعت نکلے گی، ان کو وہ لوگ قتل کریں گے جو حق سے زیادہ قریب ہوں گے (مسلم)

وضاحت: دونوں جماعتوں سے مراد علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں ان دونوں جماعتوں میں سے حق و صداقت کے زیادہ قریب علی رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی جنہوں نے خارجیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے رفقہ کو متاویلین بافی کہا جائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

۳۵۳۷- (۵) وَهَنْ جَرِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَجَعَلْنَا بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتہ الوداع کا (خطبہ) دیتے ہوئے فرمایا، تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۳۸- (۶) وَهَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحَ؛ فَهَمَّا فِي جُرْفٍ - جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا». وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ». قُلْتُ: هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بِالْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۸: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: جب دو مسلمان (آپس میں) جنگ و جدل کریں (اور) ان میں سے ایک شخص اپنے بھائی پر کسی ہتھیار سے حملہ کرے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں اور جب ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: جب دو مسلمان گواہیں لے کر (ایک دوسرے پر) حملہ آور ہو جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا قاتل کا (دوزخی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول (کے دوزخی ہونے) کا کیا سبب ہے؟ آپؐ نے واضح فرمایا: اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا حتمی تھا۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۳۹ - (۷) وَهَذَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ نَعْرًا مِنْ عُكْلٍ فَاسْلَمُوا، فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ—، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوا فَصَحُّوا، فَارْتَدُّوا، وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا، وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ، وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِبْتَهُمْ— حَتَّى مَاتُوا... وَفِي رِوَايَةٍ: فَسُيِّرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيرٍ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يَسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عُكْل (قبیلہ) کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام لے آئے (لیکن) انہوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو موافق نہ پایا آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں چنانچہ انہوں نے (ایسا ہی) کیا (اور) وہ صحت یاب ہو گئے پھر وہ مرتد ہو گئے۔ (انہوں نے) اونٹوں کے چرواہوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپؐ نے ان کے تعاقب میں (چند صحابہ کرام کو) بھیجا انہیں (دائیں) لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں (لوہے کی) گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ان کے (پستے ہوئے) خون کو بند نہ کیا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی آنکھوں پر گرم سلائیاں پھیری گئیں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے حکم دیا کہ لوہے کی سلائیاں کو گرم کیا جائے اور ان کی آنکھوں میں انہیں پھیرا جائے نیز آپؐ نے انہیں تجتے ہوئے پتھر پیلے میدان میں پھینکنے کا حکم دیا وہ (پاس کی شدت کی وجہ سے) پانی طلب کرتے رہے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا یہاں تک کہ وہ موت کی آغوش میں چلے گئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں کے پھیرنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھیں یعنی آپؐ نے قصاصاً ایسا کیا۔ اس واقعہ کے بعد ذیل کی آیات نازل ہوئیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”بلاشبہ ان لوگوں کا بدلہ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں نساہ (ڈالنے) کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں موت کے گھاٹ اتارا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا انہیں جلاوطن کیا جائے۔“ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۳)

الفصل الثانی

۳۵۴۰- (۸) هُنَّ عِمْرَانُ بِنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْتَسِنُ عَلَيَّ الصَّدَقَةَ، وَتَنَهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل • ۳۵۴۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ (دیئے) کی رغبت دلاتے اور ہمیں مثله کرنے (یعنی ناک، کان، ہونٹ وغیرہ کاٹنے) سے روکتے تھے (ابوداؤد)

۳۵۴۱- (۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسِ .

۳۵۴۱: یزید نسائی نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۲- (۱۰) وَهِنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَزَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْحَانٌ، فَأَخَذْنَا فَرْحِيهَا. فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ، فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ - ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا». وَرَأَى قَرْيَةَ نَمِيلُ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، قَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟» فَقُلْنَا نَحْنُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۲: عبدالرحمان بن عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک چڑیا کو پایا اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑا تو چڑیا آئی وہ اپنے پرہل کو پھیلا رہی تھی (اسی اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آپ نے دریافت کیا اس چڑیا کو اس کے بچوں کے بارے میں کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کے سپرد کر دیئے آپ نے جوڑوؤں کے مسکن کا ملاحظہ فرمایا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے دریافت کیا ان کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہم نے (جلایا ہے) آپ نے فرمایا بلاشبہ ہرگز درست نہیں کہ آگ کے مالک کے علاوہ (کوئی اور کسی کو) آگ کے عذاب میں مبتلا کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۳- (۱۱) وَهِنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفَرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقَيْلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ، لَا

يَرْجِعُونَ حَتَّى يَزِيدَ السَّهْمُ عَلَى فَوْقِهِ - ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ ، طُوبَى لِمَنْ قَاتَلَهُمْ
وَقَتْلُوهُ ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنَّا فِي شَيْءٍ ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ ، قَالُوا : يَا
رَسُولَ اللَّهِ ! مَا سَيَمَاهُمْ ؟ قَالَ : «التَّحْلِيْقُ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۴۳ : ابوسعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مستقبل میں میری امت میں اختلاف اور تفرقہ (رونا) ہو گا کچھ لوگ اچھی باتیں کریں گے۔ (جبکہ) ان کے افعال برے ہوں گے۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے، (لیکن) قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے (یوں) خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نثانے سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ (اسلام) کی طرف اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک کہ حیر وہاں واپس نہ آجائے جہاں سے چلایا گیا تھا (تطبیق بالحال ہے یعنی ہرگز اسلام کی جانب واپس نہیں آئیں گے) یہ لوگ انسانوں بلکہ چارپایوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ وہ لوگ مبارکباد کے لائق ہیں، جو انہیں قتل کریں گے نیز وہ لوگ بھی جنہیں یہ قتل کریں گے، یہ لوگ کتاب اللہ کی جانب دعوت دیں گے جب کہ ان کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہو گا جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ سے قریب تر ہو گا۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہو گی؟ آپ نے فرمایا، وہ سر منڈائے ہوں گے (ابوداؤد)

۳۵۴۴ - (۱۲) وَهِنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ
أَمْرِي بِمُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ، زِنًا بَعْدَ
إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يَرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ
أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۴۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ایسے مسلمان شخص کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ تین اسباب میں سے کوئی ایک ہو تب (ان کا خون) حلال ہے۔ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنے والے کو رجم کیا جائے اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کے ساتھ لڑائی کرے اسے قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکایا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے اور جو شخص کسی (مسلمان) شخص کو قتل کرے تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے (ابوداؤد)

۳۵۴۵ - (۱۳) وَهِنَّ ابْنُ لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا
يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلِ مَعَهُ، فَأَخَذَهُ،
فَفَرَّغَ - ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرْوَعَ مُسْلِمًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۳۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں ہمیں صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے وقت چل رہے تھے، ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور (اس کی طرف) چل دیا اور اسے رسی کے ساتھ ہاندھنا چاہا، وہ انسان گھبرا گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو اس طرح گھبراہٹ میں ڈالے (ابوداؤد)

۳۵۴۶- (۱۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجُرْئِيهَا— فَقَدِ اسْتَمْتَالَ هِجْرَتَهُ، وَمَنْ نَزَعَ صِغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلِيَ الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جس شخص نے خراج والی زمین کو حاصل کیا، اس نے اپنی ہجرت کو خیر یاد کہہ دیا اور جس شخص نے کفر کی ذلت کو کافر کی گردن سے اتار کر اپنی گردن پر ڈال لیا اس نے اسلام سے روگردانی کی (ابوداؤد)

وضاحت: کافر ذی سے خراجی زمین خریدنا یا بچے پر لینا مسلم کے لئے ناجائز ہے کیونکہ اس طرح خراج کی ادائیگی جو غیر مسلمانوں کی ذلت کی علامت ہے، مسلم پر لازم ہوگی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

(ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸)

۳۵۴۷- (۱۵) وَعَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ—، فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ—، فَاسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ—، وَقَالَ: «أَنَا بَرِيٌّ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ»— قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ؟ قَالَ: «لَا تَتْرَأَى نَارَاهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصم (قبیلہ) کی جانب ایک لشکر بھیجا ان میں سے کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے جان بچانے کی کوشش کی لیکن لشکر والوں نے انہیں جزی کے ساتھ قتل کرنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے ان کے بارے میں آدمی دست کا حکم دیا۔ نیز فرمایا، میں ایسے مسلمان سے برائت کا اظہار کرتا ہوں جو مشرکوں میں اقامت پذیر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یعنی مسلم کو غیر مسلمانوں کے ہمراہ دارا کفر میں آباد نہیں ہونا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا، تاکہ ان کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے (ابوداؤد)

۳۵۴۸- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْإِيمَانُ قَيْدٌ

الْفَتَكُ — ، لَا يُفْتَكُ مُؤْمِنٌ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۳۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے، ایماندار شخص کسی کو اچانک قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۵۴۹ - (۱۷) وَهَنْ جَبْرِيرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الْبَشْرِكِ - فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۴۹ : جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب غلام شرک کے علاقے کی جنب بھاگ جائے تو اس کا خون مباح ہو جاتا ہے (ابوداؤد)

۳۵۵۰ - (۱۸) وَهَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ يَهُودِيَّةٌ كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَخَنَفَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ، فَأَبْطَلُ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۵۰ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کالیاں دیا کرتی اور آپ میں عیب نکالا کرتی تھی، ایک شخص نے اس کا اتنا گلا دہایا کہ وہ فوت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا، آپ کو گالی دینے والا اور آپ کو برا بھلا کہنے والا واجب القتل ہے اس موضوع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب ”الصارم المسلول علی شاتم الرسول“ نہایت مدلل اور علی کتاب ہے، اس کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

۳۵۵۱ - (۱۹) وَهَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَحَدُّ السَّاجِرِ صَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۵۵۱ : جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جاودگر کی حد (اسے) تلوار کے ساتھ مارنا ہے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جاودگر کو حد ”تلوار سے قتل کیا جائے گا (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸، تیسیر العزیز الحمید صفحہ ۳۹)

الفصل الثالث

۳۵۵۲- (۲۰) هُنَّ أَسَامَةُ بِنُ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَأَصْرَبُوا عُنُقَهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۵۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت میں تفرق پیدا کرنے کے لئے نکلا ہے اس کا سر لقمہ کیا جائے (نسائی)

۳۵۵۳- (۲۱) وَهَنَّ شَرِيكُ بْنُ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنِّي أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقَيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذُنِي، وَرَأَيْتُهُ بَعَيْنِي: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ. رَجُلٌ أَسْوَدٌ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي» ثُمَّ قَالَ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانُوا هَذَا مِنْهُمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ، بَيْنَمَا هُمْ التَّخْلِيْقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ، حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ»... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۵۵۳: شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں میں چاہتا تھا کہ میری ملاقات کسی صحابی سے ہو جائے اور میں اس سے خوارج کے بارے میں دریافت کروں چنانچہ عید کے روز میری ملاقات ابو براء صحابی سے ہوئی ان کے پاس ان کے چند رفقاء بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے خوارج کا تذکرہ کیا ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بتایا کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میری آنکھوں نے آپ کا مشاہدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال لایا گیا، آپ نے اپنے دائیں بائیں لوگوں میں اس کو تقسیم کیا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہیں کچھ نہ دیا (اسی اثاء میں) پیچھے بیٹھے ہوئے (لوگوں میں) سے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے (گستاخی کی اور) کہا: اے محمد! تو نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا؟ وہ شخص سیاہ قام تھا (اس کے) سر کے بال منڈے ہوئے تھے (اس نے) دو سفید چادریں پہن رکھی تھیں (اس کا گستاخانہ کلمہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے زیادہ عدل و انصاف کے ساتھ موصوف کسی شخص کو نہیں پاؤ

کے بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، آخری دور میں ایسے لوگ ظہور پزیر ہوں گے گویا کہ یہ شخص بھی ان سے ہے۔ وہ قرآن تو پڑھیں گے جبکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسا کہ تیر نٹالے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی وہ ہمیشہ خروج کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح وجال کی معیت میں خروج کرے گا جب تمہیں ان کے ساتھ واسطہ پڑے تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دو وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدترین (نسائی)

۳۵۵۴- (۲۲) وَهَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَبُو أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رُوُوسًا مَنصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ — دِمَشَقٌ، فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ: «كِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَيْدِي السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ» ثُمَّ قَرَأَ: «يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ» .. الْآيَةَ. فَقِيلَ لِأَبِي أَمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْلَمْ أَسْمَعَهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ هُوَ. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۵۳: ابوعالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابوامامہؓ نے دیکھا کہ چند کھوپڑیاں دمشق کی بیڑھیوں پر لٹک رہی ہیں (انہیں دیکھ کر) کہا، یہ دونوں کے کتے ہیں، آسمان کی چھت کے نیچے یہ بدترین مقول ہیں اور بہترین مقول وہ ہیں جنہیں انہوں نے قتل کیا بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اس روز کچھ چہرے چمکدار اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے“ ابوامامہؓ سے دریافت کیا گیا، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر میں نے اس بات کو صرف ایک بار یا دو بار یا تین بار بلکہ سات بار سنا ہوتا تو میں تمہیں یہ بات ہرگز نہ بتاتا (ترمذی، ابن ماجہ) تلمی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

کِتَابُ الْحُدُودِ

(حدود کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۵۵- (۱) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْبِضْ بَيْنَنَا بِيَكْتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَجْلِبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! فَاقْبِضْ بَيْنَنَا بِيَكْتَابِ اللَّهِ، وَأُذِّنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ. قَالَ: «تَكَلَّمْ» قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا— عَلَى هَذَا، فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ، فَاخْبِرُونِي أَنْ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَاقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَاخْبِرُونِي أَنْ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْبِضَنَّ بَيْنَكُمَا بِيَكْتَابِ اللَّهِ، أَمَا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ—، وَأَمَّا ابْنُكَ؛ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا ابْنِيسُ! فَاغْدُ عَلَيَّ— امْرَأَةٌ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفْتَ فَارْجُمُهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۵۵: ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لائے ان میں سے ایک نے کہا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے نے کہا، جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیں آپ نے اجازت دی کہ بات کرو۔ اس نے بیان کیا، میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے (کی سزا) رجم ہے لیکن میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور اپنی لونڈی دی، بعد ازاں میں نے علماء سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے (بطور حد) لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے البتہ اس کی بیوی کو رجم کیا جائے (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا، بکریاں اور لونڈی تجھے واپس کی جائیں البتہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے اور اے انیس! آپ علی الصبح اس کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس نے اقرار کیا تو اسے رجم کر دیا گیا (بخاری، مسلم)

۳۵۵۶- (۲) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ

زَنِي وَلَمْ يُحْصِنْ، جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبَ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے غیر شادی شدہ
زنا کرنے والے کو سو کوڑے لگانے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۵۷- (۳) وَهَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ الرَّجْمِ -، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ،
وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ -،
أَوْ كَانَ الْحَبْلُ -، أَوْ الْأَعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق و صداقت کے ساتھ
بعوث فرمایا اور ان پر قرآن پاک کو نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل فرمائی (اس پر عمل کرتے ہوئے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم فرمایا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا اور رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص پر لازم
ہے جو شخص شادی شدہ ہو کر زنا کرے بشرطیکہ شادتی موجود ہوں یا عورت حاملہ ہو جائے یا (زنا کا) اقرار کرے
(بخاری، مسلم)

وضاحت: وہ آیت جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے وہ یہ ہے۔

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنِيَا فَرَجُمُوهُمَا النَّبِيَّةُ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(ترجمہ) شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو رجم کرو، یہ اللہ کی جانب سے سزا ہے اور اللہ
عاب حکمت والا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۷)

۳۵۵۸- (۴) وَهَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خُذُوا
عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبَ عَامٍ، وَالنِّسَبُ
بِالنِّسَبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۵۸: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے (مسائل)
معلوم کرو، مجھ سے (مسائل) معلوم کرو اللہ نے ان کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ
عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد، شادی
شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے لگائے جائیں اور رجم کیا جائے (مسلم)

وضاحت: غیر شادی شدہ ذاتی مرد کو ایک سال جلاوطن کرنے کا حکم متعدد احادیث سے ثابت ہے اور عمر رضی

اللہ عنہ نے منبر پر غلبہ دیتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا اور خلفاء راشدین کا اس پر عمل بھی ثابت ہے اور اس کا انکار صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے گویا اس پر اجماع ہے اس سے انکار کرنا درست نہیں اور شادی شدہ مرد، عورت دونوں کو رجم سے پہلے سو کوڑے لگائے جائیں گے (مثل الادطار جلد ۷ صفحہ ۲۵۰)

۳۵۵۹ - (۵) وَقَدْ عَابَدَ اللَّهُ بَنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَسَّاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنِيًّا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي سَبِّ الرَّجِيمِ؟» قَالُوا: نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلِدُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجِيمَ. فَأَتَا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجِيمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَرْفَعُ يَدَكَ فَرَفَعَهُ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجِيمِ — فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجِيمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: أَرْفَعُ يَدَكَ، فَرَفَعَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجِيمِ تَلُوحٌ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجِيمِ، وَلَكِنَّا نَتَكَاثَمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۵۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان میں ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، تم رجم کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ انہوں نے بتایا، (تورات میں ہے کہ) ہم ان کو ذلیل کریں اور انہیں سو کوڑے لگائیں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا، تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں رجم کا حکم ہے چنانچہ وہ تورات لائے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھا اور آیت کے مائل اور بائیں کو پڑھا یعنی رجم کی آیت کو نہ پڑھا عبد اللہ بن سلام نے کہا، تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ چنانچہ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت تھی اس پر انہوں نے اقرار کیا، اے محمد! صحیح ہے، تورات میں رجم کی آیت ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں رجم کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے اٹھایا تو وہاں رجم کی آیت نمایاں تھی اس نے اقرار کیا، اے محمد! یقیناً تورات میں رجم کی آیت ہے لیکن ہم باہم (مشورہ کر کے) اس کو چھپاتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا (اور) انہیں رجم کیا گیا (بخاری، مسلم)

۳۵۶۰ - (۶) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبْكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا. فَقَالَ: «أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ» قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:

فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَدْلَقْتَهُ — الْحِجَازَةَ هَرَبَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِلْبُخَارِيِّ: عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَدْلَقْتَهُ الْحِجَازَةَ فَرَفَادْرِكَ، فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۳۵۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ میں تھے۔ اس نے آپؐ کو آواز دیتے ہوئے کہا، اے اللہ کے پیغمبر! میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے چہو پھیر لیا، وہ آپؐ کے چہرے کی جانب پھر گیا جس طرف آپؐ نے چہو پھیرا تھا اور اقرار کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے چہو پھیر لیا جب وہ چار بار گواہی دے چکا تو آپؐ نے اس کو بلایا اور دریافت کیا، کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپؐ نے فرمایا، تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا ہاں! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور رجم کرو۔ ابن شہاب نے بیان کیا، مجھے اس شخص نے بتایا، جس نے جابر بن عبد اللہ سے سنا۔ اس نے کہا، ہم نے اس کو مینہ منوہ میں رجم کیا اور جب اس پر پتھر گرنے لگے تو وہ بھاگ گیا یہاں تک کہ ہم نے اس کو پتھر لے میدان میں جا لیا اور اس کو رجم کیا اور وہ فوت ہو گیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس کے اقرار کرنے کے بعد آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (اور) اسے عید گاہ میں رجم کیا گیا جب اس پر پتھروں (کی بارش) ہونے لگی تو وہ بھاگ گیا، لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات فرمائے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

۳۵۶۱- (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا أَتَى مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبِلْتَ أَوْ عَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: «لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَبْكَيْتَهَا؟» لَا يَكْنِي — قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ما عیز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے دریافت کیا، شاید تو نے بوس و کنار کیا ہو یا تو نے ہاتھ پائی کی ہو یا تو نے اسے دیکھا ہو؟ اس نے کہا نہیں، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دریافت کیا، کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟ آپؐ کلمتہ "نہیں کہہ رہے تھے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا، تو اس وقت آپؐ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا (بخاری)

۳۵۶۲- (۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ: «وَيَحُكُّ إِزْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ». قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ

بَعِيدٌ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِيمَ أَطَهَّرُكَ؟» قَالَ: مِنَ الزَّانَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبِهْ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ. فَقَالَ: «أَشْرَبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهَا - فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ. فَقَالَ: «أَزْنَيْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فُرْجِمَ، فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمُ» ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ عَامِدٍ مِنَ الْأَرْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهِّرْنِي. فَقَالَ: «وَيَحْكُ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ» فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تَرُدِّدَنِي - كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ. إِنِّهَا - حُلِي مِنَ الزَّانَا. فَقَالَ: «أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ لَهَا: «حَتَّى تَضِعِي مَا فِي بَطْنِكَ» قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَ: «إِذَا لَا تَرْجُمُهَا وَتَدْعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا، لَيْسَ لَهُ مِنْ يَرْضِعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِلَى رِضَاعِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: «أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «أَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي» فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: «أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطِيعِيهِ». فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أُمَّهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةَ خُبْزٍ - فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا. فَيُقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا، فَتَنَضَّحَ الدَّمُ - عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ! قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ - لَغُفِرَ لَهُ» ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفِنَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۳: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے، آپ نے فرمایا، تجھ پر اللہ رحم کرے واپس جا، اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ بريدہ نے بیان کیا، وہ شخص زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ واپس آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا جواب دیا، یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ اس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، میں تجھے کس (گناہ) سے پاک کروں؟ اس نے جواباً کہا، زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے اس کے (منہ) کو سونگھا، لیکن اس سے شراب کی بڑی نہیں آ رہی تھی پھر آپ نے دریافت کیا، کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے (چنانچہ اسے رجم کیا گیا) صحابہ کرام دو دن یا تین دن خاموش رہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا، ماعز بن مالک کے لئے مغفرت طلب کرو یقیناً اس نے ایسی توبہ کی

ہے کہ اگر اسے ایک جماعت پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو شامل ہو جائے۔

اس کے بعد آپؐ کی خدمت میں عاتیہ ازد (قبیلہ) کی ایک عورت آئی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے! آپؐ نے فرمایا، تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو چلی جا اور اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر۔ اس نے عرض کیا، آپؐ مجھے بار بار اس طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں جیسا کہ آپؐ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا یقیناً میں تو زنا سے حاملہ ہوں آپؐ نے دریافت کیا، تو حاملہ) ہے؟ اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپؐ نے اس سے فرمایا، اپنے پیٹ (کے حمل) کو وضع کرنے کے بعد (آنا) راوی نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے اس کی کفالت کی (ذمہ داری اٹھائی) یہاں تک کہ اس نے وضع حمل کیا۔ تب وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ عاتیہ عورت نے وضع حمل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس حالت میں ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچے کو بچپن میں اس طرح چھوڑ دیں کہ اسے دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑا ہوا، اس نے کہا، اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ راوی نے بیان کیا، آپؐ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس سے کہا، تو چلی جا یہاں تک کہ بچے کو جنم دے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپؐ نے فرمایا، جا اسے دودھ پلا یہاں تک کہ اس کو دودھ پلانا بند کر دے۔ جب اس نے اس کو دودھ پلانا ختم کر دیا تو وہ بچے کو آپؐ کے پاس لائی اس (بچے) کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو دودھ (پلانا) ختم کر دیا ہے۔ اب یہ کھانا کھانے لگا ہے چنانچہ آپؐ نے بچے کو ایک مسلمان شخص کے سپرد کیا اور اس کے بارے میں (رجم) کا حکم دیا۔ اس کے لئے اس کی چھاتی کے برابر گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو (اسے رجم کرنے کا) حکم دیا انہوں نے اسے رجم کیا چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیکر آئے اور اس کے سر پر پھینکا جس سے خون کے چھینٹے خالد کے چہرے پر گرے تو خالد نے اسے برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے خالد! رک جائیے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول (TAX) لینے والا ایسی توبہ کرے تو اسے معاف کر دیا جائے پھر آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اس کا جنازہ تیار کیا جائے) چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا گیا۔ (مسلم)

وضاحت: حدیث کے طرق میں تعارض ہے ایک روایت میں ہے کہ بچے کے دودھ پلانے کی ذمہ داری ایک انصاری نے اٹھائی اور عاتیہ عورت کو اسی وقت رجم کر دیا گیا جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے رجم کو اس وقت تک مؤخر کر دیا جب تک بچہ دودھ پیتا رہا اور جب بچے کا دودھ بند کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا دیا گیا تو اسے رجم کیا گیا۔ ان دونوں روایات کے درمیان مطابقت قائم کرتے ہوئے علامہ شوکانیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور ایک ہی واقعہ ہے لیکن رجم کی تاخیر والی روایت دوسری روایت سے زیادہ واضح اور صحیح ہے۔ تو ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ بچے کے دودھ چھڑانے کے بعد اس کو رجم کیا گیا اور جس شخص نے اس کی رضاعت کی ذمہ داری لی تھی، آپؐ نے اس کی ذمہ داری کو تسلیم نہ کیا اور اس کے رجم کو مؤخر کر دیا۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان اس قسم کا اختلاف اکثر طور پر دیکھنے میں آیا ہے۔ بحولہ غلطی سے کوئی شخص میرا نہیں ہے (نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۸۸)

۳۵۶۳- (۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتِ أُمَّةٌ أَحَدَكُمْ، فَتَبَيَّنَ زَانَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا، - ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زَانَاهَا فَلْيَبْعِهَا وَلَوْ يَحْبِلُ مِنْ شَعْرَةٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا آشکار ہو جائے تو وہ اس حد کے کوڑے لگائے لیکن اسے برا بھلا نہ کہے، اس کے بعد اگر وہ (پھر) زنا کرے تو اس پر زنا کی حد لگائے اور اسے ڈانٹ نہ پلائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا معلوم ہو جائے تو اسے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے (بچپنا پڑے) تو بیچ دے۔
وضاحت: معلوم ہوا کہ آقا کو حاکم وقت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود اس پر حد نافذ کر سکتا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۴- (۱۰) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَيْمِنُوا عَلَيَّ أَرْقَابَكُمْ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ؛ فَإِنَّ أُمَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمْرُنِي أَنْ أُجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثٌ عَهْدٍ بِنَفْسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «ذَعَمَهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَيْمِنُوا عَلَيْهَا الْحَدَّ؛ وَأَيْمِنُوا الْحُدُودَ عَلَيَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ».

۳۵۶۳: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے لوگو! تم اپنے غلاموں پر، وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، حد لگاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو (حد کے) کوڑے لگاؤں۔ لیکن اسے تو ابھی نفاس کا خون آ رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے لگائے تو (کسی) میں اسے قتل نہ کروں۔ میں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ نے فرمایا، تو نے اچھا کیا (مسلم) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا، اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس (کے نفاس) کا خون ختم ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرو۔ نیز اپنے ماتحت لوگوں پر حدود کا نفاذ کرو۔

وضاحت: شرعاً لونڈی اور غلام کی حد آزاد سے نصف ہے لیکن رجم میں چونکہ نصف ممکن نہیں اس لئے لونڈی یا غلام کو جو شادی شدہ ہیں، رجم نہیں کیا جائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)
ابوداؤد کی روایت کی سند میں عبدالاعلیٰ بن عامر راوی قابلِ حجت نہیں ہے (المجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۶۳)

الفصل الثانی

۳۵۶۵- (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ الْأَسْلَمِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شَيْبِهِ الْأَخْرَجِيُّ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ مِنْ شَيْبِهِ الْأَخْرَجِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ، فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَرُيَسْتَدُّ، حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمَلٌ — فَضْرَبَهُ بِهِ، وَضْرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ. فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّجَيْنِ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ: «هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ»

دوسری فصل : ۳۵۶۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'ما عیز المسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا اور زنا کا اقرار کیا لیکن آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ آپ کی دوسری جانب سے آیا اور اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے چوتھی بار (اقرار کے بعد) اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کیا جائے اسے پھر لیے میدان (کی جانب) لے جایا گیا (وہاں) اسے پتھروں کے ساتھ رجم کیا گیا جب اس نے پتھروں کی چٹوٹیوں کی تکلیف کو محسوس کیا تو تیزی سے بھاگ نکلا، وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کے جڑے کی ہڈی تھی اس نے اسے اس ہڈی کے ساتھ مارا اور دیگر لوگوں نے بھی اس کو مارا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا چنانچہ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کہ اس نے جب پتھروں کے واقع ہونے کے وقت موت کو محسوس کیا تو وہ بھاگا تھا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا) تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا؟ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا۔

وضاحت : معلوم ہوا کہ جو شخص کسی گناہ کا اقرار کرتا ہے، اگر وہ اقرار سے رجوع کر لے تو اس کا رجوع کرنا درست ہے اور اس کو اس جرم کی سزا نہیں دی جائے گی گویا اس کا بھاگنا اقرار سے منحرف ہونا تھا۔ اس بناء پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا" حد ساقط کرنے کے لئے نہیں، بلکہ مزید تحقیق و تفتیش کے لئے تھا کہ اگر کوئی شبہ دریافت ہو تو فیصلے پر نظر ثانی کی جا سکے (واللہ اعلم)

۳۵۶۶- (۱۲) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقُّ مَا بَلَّغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: «وَمَا بَلَّغَكَ عَنِّي؟» قَالَ: «وَبَلَّغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ

فُلَانٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے دریافت فرمایا: تیرے بارے میں جو خبر ملی ہے کیا وہ درست ہے؟ اس نے پوچھا کہ آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے فلاں قبیلے کی لوتھی سے زنا (کے جرم) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے اقرار کیا اور چار بار گواہی دی تو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا (مسلم) وضاحت: یہ حدیث مبداء احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی میں مذکور ہے البتہ صاحب مشکوٰۃ نے یہ کہہ کر کہ اسے مسلم نے روایت کیا ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ حدیث پہلی فصل میں ذکر کی جانا چاہیے تھی، دوسری فصل میں اس کا ذکر ہونا مناسب نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ماعز سے زنا کا جرم واقع ہوا ہے۔ آپ نے اس سے انکار کرنا چاہا تاکہ اس کے اقرار کی روشنی میں اس پر حد نافذ کی جاسکے اور اس سے پہلے جو حدیثیں ذکر ہوئی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اس جرم کا علم نہ تھا بلکہ ماعز آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس فعل کا اقرار کیا اور آپ نے کئی بار اس سے روگردانی کی تاکہ وہ اپنے اقرار سے رجوع کر لے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں اختصار ہے۔ اس لئے کہ یہ بات بعید نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماعز کا واقعہ بتایا گیا ہو لیکن آپ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور چاہا کہ وہ انکار کر دے تاکہ اس پر حد نہ لگائی جائے لیکن اس نے انکار نہ کیا بلکہ بار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے حد رجم سے بچانے کیلئے یہ بھی کہا کہ کہیں تو پاگل تو نہیں ہے؟ نیز اس ساری تفتیش کا مقصد صرف یہ تھا کہ کہیں ماعز بے گناہ یا کسی شبہ کی بناء پر رجم نہ کر دیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۳۵۶۷- (۱۳) وَهَنَّ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَعَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ: «لَوْ سَمَرْتَهُ بِنُؤَيْكٍ كَانَ خَيْرًا لَكَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنِّكِدِرِ: إِنَّ هَذَا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۷: یزید بن نعیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کے پاس چار بار (زنا) کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا اور حذال سے کہا کہ "اگر تو اس کی پردہ پوشی کرنا تو میرے لئے بہتر تھا" ابن سکدر نے بیان کیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حذال نے ماعز کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپ کو (حقیقت) بتائے (ابوداؤد)

۳۵۶۸- (۱۴) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَعَاَفُوا الْحُدُودَ— فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَّغْنِي

مِنْ حَدِّ فَقَدْ وَجِبَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۵۶۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپس میں ایک دوسرے کے قابل حد قصور کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب میرے پاس حد (کا معاملہ) پہنچے گا تو حد کا نفاذ واجب ہو جائے گا (ابوداؤد نسائی)

۳۵۶۹- (۱۵) وَهَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَقْبِلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَشْرًا نَبِيَهُمْ إِلَّا الْحُدُودَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سجدہ راز لوگوں کی غلطیوں کو ماسوائے حدود کے معاف کر دیا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

۳۵۷۰- (۱۶) وَهَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذْرُءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: قَدْ رَوَى عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ.

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ممکن حد تک مسلمانوں سے حدود کو ہٹا لے دو، اگر حد سے بچاؤ کا کوئی راستہ نکلا ہے تو مجرم کو جانے دو۔ اس لئے کہ امام معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا عائشہ سے موقوفاً روایت ہونا زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے (اعل و معرفت الرجال جلد ۱ صفحہ ۵۶، تاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۳۲۲، الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۳۳، النصفاء والمتروکین صفحہ ۶۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، تقرب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۳۳)

۳۵۷۱- (۱۷) وَهَنْ وَأَيْلُ بْنُ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ - عَلِيَّ عَهْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ، وَأَقَامَهُ عَلِيُّ الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يَذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے زنا باہر

کیا کیا تو آپ نے عورت پر سے حد کو معاف کر دیا اور اس شخص پر حد نافذ کی، جس نے اس سے زنا کیا تھا اور اس بات کا (کسی) ذکر نہیں کہ آپ نے اس (عورت) کو حق مہر دیا ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز سند میں عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے نہیں سنا (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۲۶)

۳۵۷۲ - (۱۸) وَصَفَهُ، أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا - ، فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ وَأَنْطَلَقَ، وَمَرَّتْ عِصَابَةً - مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَأَخَذُوا الرَّجُلَ، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا: «إِذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ» وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ» وَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ الْيَرْبُوعِيُّ - ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نماز ادا کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے، اسے ایک آدمی ملا، اس نے اس کو دھانپ لیا اور اس سے اپنی خواہش کو پورا کیا، وہ عورت چیخ رہی لیکن وہ آدمی چلا گیا۔ وہاں سے مہاجرین کا ایک گروہ گزرا۔ اس عورت نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ وہ لوگ اس کو پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ نے اس عورت سے کہا، تم جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے (پھر) آپ نے اس (دانی) شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اسے رجم کرو اور فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ مدینہ والے کر لیں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کی سند مضبوط ہے۔ البتہ اختصار ہے۔ کمل الفاظ یوں ہیں کہ وہ شخص جس نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا، وہ چلا گیا۔ (اسی دوران) ایک دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا اور وہاں سے مہاجرین کی ایک جماعت گزر رہی تھی اس عورت نے (ان سے) کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ زنا کیا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آدمی کو پکڑ لیا، جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس شخص کو عورت کے سامنے لایا گیا تو عورت کہنے لگی، ہاں! یہی وہ آدمی ہے چنانچہ مہاجرین کی جماعت اس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ جب آپ نے اس شخص کو رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص کھڑا ہو گیا جس نے واقعتاً اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ تب اس نے اقرار کیا کہ اے اللہ کے رسول! دراصل میں ہی اس (عورت) سے اس فعل بھرانہ کا مرتکب ہوا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو چلی جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے اور مشتبہ شخص کے بارے میں اچھے کلمات ادا فرمائے اور جس شخص نے حقیقتاً بدکاری کی تھی، اس کے بارے میں آپ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے اور آپ نے فرمایا، اس شخص

نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان (سب) کی توبہ قبول ہو جائے۔ یہ حدیث اگرچہ حسن درجہ کی ہے لیکن یہ جملہ کہ تم اسے رجم کرو، صحیح نہیں ہے اور راجح بات یہی ہے کہ اس شخص کو رجم نہیں کیا گیا تھا۔ (صحیح ترمذی علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۷) اس حدیث کو امام احمد نے مسند احمد میں جلد ۶ صفحہ ۳۹۹ میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپ نے اس عورت کے ساتھ ان دونوں مردوں کو بھی چھوڑ دیا۔ اور فرمایا کہ ”اسے رجم نہ کرو، اس نے بارگاہ الہی میں توبہ کی ہے۔“ البتہ اس حدیث میں جلا وطنی کی سزا کا ذکر ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبیری ۲۸۵۸ میں ذکر کیا ہے اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۵۷۳- (۱۹) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أَخْبِرَ أَنَّهُ مُخَصَّنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو حد کے کوڑے لگائے جائیں پھر آپ کو بتایا گیا، وہ تو شادی شدہ ہے تب آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد)

۳۵۷۴- (۲۰) وَفِي سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ - كَانَ فِي الْحَيِّ - مُخَدَّجٍ - سَقِيمٍ، فَوَجَدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذُوا لَهُ عَشْكَالًا فِيهِ مِائَةٌ شِمْرَاحٍ - ، فَاصْرِبُوهُ ضَرْبَةً». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص اقلقت اور بیمار تھا لیکن اسے ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتے پایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کیلئے ایسا جماڑن حاصل کرو، جس میں سو شاخیں ہوں اور وہ اسے ایک بار مارو (شرح السنہ اور ابن ماجہ میں بھی اس کی مثل ہے)

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے اور اس قسم کے بیمار انسان پر اسی انداز میں حد نافذ ہوگی۔ جیسا کہ ”سورۃ ص“ میں ایوب علیہ السلام کے واقع میں ذکر ہے۔ جکا ترجمہ ہے ”اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اس سے مارو اور قسم نہ توڑو“ بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا (وہ) خوب بندے تھے۔ بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔“ ایوب علیہ السلام نے کسی وجہ سے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو سو کوڑے لگائیں گے۔ اللہ پاک نے انہیں فرمایا کہ آپ سو شاخوں والا جھاڑو ایک بار انہیں ماریں تو آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ (واللہ اعلم)

۳۵۷۵ - (۲۱) وَعَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَجَدَ تَمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمٍ لُوْطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو تم قوم لوط کے عمل میں جلا پاو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرو (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۶ - (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آتَى بِهِيمَةً فَأَقْتُلُوهُ وَأَقْتُلُوا مَعَهُ». قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ آزَاهُ كَرَهُ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُتَّفَعُ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چپائے کے ساتھ بد فعلی کی تو اس کو اور اس کے ساتھ چپائے کو بھی قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ چپائے کو کس لئے قتل کیا جائے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ البتہ میرا خیال ہے کہ آپ نے اس کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ حاصل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ اس کے ساتھ بد فعلی ہوئی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۵۷۷ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلِ قَوْمٍ لُوْطٍ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ مجھے اپنی امت سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ کہیں وہ قوم لوط کے عمل میں جلا نہ ہو جائے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۸ - (۲۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثِ أُمِّي النَّبِيِّ ﷺ فَاقْرَأَهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَكَانَ يَكْرَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ النَّبِيَّةَ عَلِيَّ الْمَرْأَةَ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَجَلِدْ حَدَّ الْفُرْيَةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (قبیلہ) بکر بن لیث سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آیا۔ اس نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اسے سو کوڑے لگانے کا حکم دیا، وہ شخص غیر شادی شدہ تھا۔ بعد ازاں عورت کے پاس میں اس شخص سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ عورت نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس نے جھوٹ کہا ہے تو اس پر تمہمت کی حد بھی لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منکر ہے اس حدیث کی سند میں قاسم بن فیاض انباری ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۶)

۳۵۷۹ - (۲۵) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي - ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرُّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ ، فَضَرَبُوا حُدُومَهُنَّ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری برائت کی آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے برائت کا ذکر فرمایا، جب آپ منبر سے نیچے اترے تو آپ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم دیا (کہ انہیں تمہمت کی حد لگائی جائے) تو انہیں تمہمت کی حد لگائی گئی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: دو مردوں سے مراد حسان بن ثابت اور سلح بن اخطاب ہیں اور عورت سے مراد حنہ بنت مہشل ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں عبد اللہ بن ابی ریحس النافقین کا بھی ذکر کیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق معنی ہے جو مدلس ہونے کی وجہ سے قابل احتجاج نہیں ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۰)

الفصل الثالث

۳۵۸۰ - (۲۶) هَنَّ نَافِعٌ أَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَفِيقِي الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنْ الْخَمِيسِ فَأَسْتَكْرَهَهَا، حَتَّى افْتَضَّهَا - فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۸۰: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید نے اس کو بتایا کہ بیت المال کے

غلاموں میں سے ایک غلام (مال غنیمت کی) لوہڑی سے جبرا زنا کر بیٹھا۔ جس سے اس کا پردہ بکارت ضائع ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اس) غلام کو کوڑے لگائے جبکہ لوہڑی کو کوڑے نہ لگائے گئے، اس لئے کہ اس پر یہ (فصل) جبرا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: فحش سے مراد مال غنیمت کا وہ پانچواں حصہ ہے جس میں سے غلیفہ وقت کو تصرف کی اجازت ہے۔

نیز بخاری شریف میں مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو پچاس کوڑے مارنے کا حکم دیا اور چھ ماہ کے لئے جلاوطن کر دیا۔ معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ نظریہ تھا کہ غلام کو آزادی کی طرح جلاوطن بھی کیا جائے۔ البتہ اس کی جلاوطنی کی سزا آزاد انسان سے نصف ہے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹)

۳۵۸۱- (۲۷) وَقَدْ بَرَّيْتُ بِنِ عُنَيْمِ بْنِ هَزَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مَا عَزُّ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ أَيْنَ فَاصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَيْنَ: إِثْبَتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرَهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَحْرَجًا. فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنْتَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَيَمُنُّ؟» قَالَ: بِفَلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ صَاحَبْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمْرٌ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجْ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ، فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَتَزَعَّ لَهُ بِوُطَيْفٍ بَعِيرٍ -، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ. فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن حزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماہز بن مالک یتیم تھا اور وہ میرے والد کی گھرانی میں تھا۔ اس نے قبیلہ کی ایک لوتھی سے زنا کیا۔ میرے والد نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس (غلط) کام کی اطلاع دے تاکہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ مقصد یہ تھا کہ شاید اس کیلئے نجات کا کوئی راستہ نکل آئے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے زنا کیا ہے، آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا فیصلہ) نافذ فرمائیں۔ آپ نے اس سے روگردانی کی لیکن وہ (پہلی بات کو) دہراتا رہا اور کہتا رہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مجھ سے زنا (کا جرم سرزد) ہو گیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں۔ اس نے چار بار اسی بات کو دہرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تو نے چار بار اقرار کیا ہے، بتا تو نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے؟) اس نے بتایا کہ فلاں عورت کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تو نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے؟ (یعنی بدن کے ساتھ بدن ملایا ہے) اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: کیا تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! راوی نے بیان کیا کہ آپ نے اس شخص کے ہارے میں حکم دیا کہ اسے رجم یا جائے۔ چنانچہ اسے چھری ڈالی میں لے جایا گیا، جب اسے رجم کیا جا رہا تھا اور وہ چھروں کے گٹنے کی تکلیف محسوس کرنے لگا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں دوڑنے لگا۔ لیکن عبداللہ بن انیس نے اسے جالیا جب کہ اس کے دیگر رفقاء اس کو مل سکے۔ اس نے اونٹ کی پٹلی کی پڑی لی اور اس کو اس کی جانب پھینکا اور اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں وہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا، تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا تاکہ وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا (ابوداؤد)

۳۵۸۲- (۲۸) وَفِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنَةِ - وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَاءُ - إِلَّا أُخِذُوا بِالرَّعْبِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس قوم میں زنا (کجرم) عام ہو جائے تو انہیں قلعہ سالی میں جلا کر دیا جاتا ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے تو ان پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (احمد)

۳۵۸۳- (۲۹) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ». رَوَاهُ رِزِينَ.

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ ملعون ہے جو قوم لوط کا عمل کرتا ہے (رزین)

۳۵۸۴- (۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَحْرَقَهُمَا، وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا.

۳۵۸۴: اور اس کی ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو جلا دیا اور ابو بکر نے ان دونوں پر دیوار گرائی۔

وضاحت: دونوں سے مراد قائل اور مفعول ہیں۔ حافظ ابن حجر نے "الدرایہ" میں اس روایت کو جس میں جلانے کا ذکر ہے انتہائی درجہ ضعیف قرار دیا ہے نیز انہوں نے دیوار گرانے والی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ مجھے یہ روایت کتب احادیث میں نہیں ملی۔

۳۵۸۵- (۳۱) وَفِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهِا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں بد فعلی کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶- (۳۲) وَصَنَّهُ، أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَتَىٰ بِبَيْمَةِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: «عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: وَهَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ: «مَنْ أَتَىٰ بِبَيْمَةِ فَأَقْتُلُوهُ» وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص چپائے سے بد فعلی کرتا ہے اس پر کوئی حد نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے سفیان ثوری سے بیان کیا ہے کہ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ جو شخص چپائے کے ساتھ بد فعلی کرے، اسے قتل کر دو نیز لیل طم کا عمل بھی اسی پر ہے۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ ابن عباس کا قول سنہ کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے جبکہ مرفوع حدیث میں مذکور ہے کہ تم چپائے اور اس شخص کو چپائے کے ساتھ بد فعلی کرے (دلوں) کو قتل کر دو۔ صحیح نہیں ہے۔ اس میں عمودین لیل عمود رومی تینوں قیل کرتا تھا۔ امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے (بخاری اللطائف جلد ۱ صفحہ ۸۹) وضاحت: حدیث کا مضموم یہ ہے کہ ایسے فعل کے مرتکب کو حد اقل نہیں کیا جائے گا۔ حاکم وقت کو چاہئے کہ اگر کوئی شخص ایسے شہنشاہ کا ارتکاب کرے تو اسے مناسب سزا دی جائے (واللہ اعلم)

۳۵۸۷- (۳۳) وَهَنَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَّائِمَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب اور بعید سب پر اللہ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ کے بارے میں تم پر کسی لامت کرنے والے کی لامت کا اثر نہیں ہونا چاہیے (ابن ماجہ)

۳۵۸۸- (۳۴) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِقَامَةُ حَدِّهِ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حدود اللہ میں سے کسی حد کو قائم کرنا، چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے (ابن ماجہ، نسائی)

۳۵۸۹- (۳۵) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۵۸۹: نیز امام نسائی نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرَقَةِ (چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۵۹۰- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَلَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۵۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، چور کا ہاتھ دینار کے چوتھائی حصہ یا اس سے زائد (کی چوری کرنے) پر ہی کاٹا جائے (بخاری، مسلم) وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دینار کا چوتھائی حصہ تین درہم کے برابر تھا۔ اس لحاظ سے دینار بارہ درہم کا ہوا اور ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ عائشہ سے روایت کیا گیا کہ ڈھال کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے بتایا، ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھائی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام روایات میں مطابقت ہے، تناقض نہیں ہے۔ (تنفیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۱- (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي بَجَنٍّ، ثَمَّ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال (کی چوری کرنے) پر چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ڈھال کی قیمت تین درہم تھی (بخاری، مسلم)

۳۵۹۲- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَلَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، چوری کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کوئی ایذا چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر کوئی رسی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت : یہ حدیث تین درہم والی حدیث کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ اعمش راوی بیان کرتے ہیں کہ انڈے سے مقصود لوبہ کا انڈا ہے اور ری سے مقصود کشتی کی ری ہے اور ان کی قیمت تین درہم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے مبالغہ کے طور پر فرمایا ہو کہ کتنی معمولی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے؟ اور اللہ کی اس پر لعنت ہو یعنی انڈا اور ری معمولی قیمت کی چیزیں ہیں اور یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ چوری کی بری عادت سے روکنے کے لئے فرمایا گیا ہو کیونکہ چھوٹی موٹی چیزوں کی چوری سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کی قیمت تین درہم سے کم ہو حتیٰ کہ ہاتھ کٹنے تک کی نوٹ آ جاتی ہے (مرقاۃ جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

الفصل الثانی

۳۵۹۳- (۴) **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ...»** رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل : ۳۵۹۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: درخت پر مثل پھل اور ٹھونڈ (کی چوری میں) ہاتھ نہ کاٹا جائے (مالک، ترمذی، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)۔
وضاحت : چونکہ درختوں پر پھل محفوظ نہیں اس لئے ان کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور بالخصوص جبکہ اس کی مالیت تین درہم سے کم ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۴- (۵) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِهِ، عَنِ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ سُئِلَ عَنِ الثَّمْرِ الْمُعْلَقِ قَالَ: «مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ - فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمَجْنِ؛ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۹۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ سے اس پھل کی چوری کے بارے میں دریافت کیا گیا (جو درخت پر) لٹک رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پھل کے ڈھیر سے کچھ چراتا ہے اور وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے (ابوداؤد، نسائی)

۳۵۹۵- (۶) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنِ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعْلَقٍ - ، وَلَا فِي حَرِيْسَةِ جَبَلٍ - ، فَإِذَا آوَاهُ الْمَرَاخُ - وَالْجَرِينُ - ، فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمَجْنِ»**. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۵۹۵: عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درخت پر معلق پھل اور پہاڑ میں موجود جانوروں کی چوری کی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (اور) جو وہ ڈھیر یا ہائے میں آکر چوری کریں اور چوری کے مال کی قیمت و حمال کی قیمت کے برابر ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (مالک) وضاحت: یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے یا عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ بہر حال روایت موقوف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۳۵۹۶ - (۷) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُتَنَبِّهِ قَطْعٌ، وَمَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً، مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوٹنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور جو شخص قابل ذکر لوٹ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۵۹۷ - (۸) وَهَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ - وَلَا مُتَنَبِّهِ، وَلَا مُخْتَلِسٍ - قَطْعٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، خیانت کا ارتکاب کرنے والے، (مال) لوٹنے والے اور چھپتے مارنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۳۵۹۸ - (۹) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ»: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِيمَ الْمَدِينَةِ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ، فَجَاءَ سَارِقٌ، وَأَخَذَ رِدَاءَهُ، فَأَخَذَهُ صَفْوَانٌ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ أَنْ تُقَطَّعَ يَدُهُ. فَقَالَ صَفْوَانٌ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا، هُوَ عَلَيَّ صَدَقَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ»

۳۵۹۸: شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے وہ سہر میں سو خواب ہو گئے (انہوں نے) اپنی چادر کا کھیر بنایا تھا۔ ایک چور آیا اس نے (ان کی) چادر کو اٹھا لیا لیکن صفوان بن امیہ نے چور کو پکڑ لیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ نے اس (چور) کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے عرض کیا کہ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں چادر اس کو بطور صدقہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! میرے پاس لانے سے پہلے تو ایسا کر سکتا تھا۔

وضاحت: امام کے پاس فیصلہ لانے سے پہلے وہ شخص معاف کر سکتا ہے، جس کا مال چرایا گیا ہے لیکن امام کے

پاس فیصلہ لانے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۹۹- (۱۰) وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۵۹۹: ابن ماجہ نے اس کی مثل عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰- (۱۱) وَالِدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۶۰۰: داری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱- (۱۲) وَهَنَّ بُسَيْرُ بْنُ أَرْطَاةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْعُزْوِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالِدَّارِمِيُّ. وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: «فِي السَّفْرِ» بَدَلُ «الْعُزْوِ».

۳۶۰۱: ہر بن ارطاہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: لڑائی میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں (ترمذی، داری، ابوداؤد نسائی) البتہ ابوداؤد اور نسائی میں لڑائی کی جگہ سرف کا لفظ ہے۔

۳۶۰۲- (۱۳) وَهَنَّ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ: «إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ، ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۳۶۰۲: ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے ہارے میں فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو اور اگر وہ پھر چوری کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو (اور) اگر وہ پھر بھی چوری کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ (شرح السنہ) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر بن واقد الواقدی راوی ثابت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر) صفحہ ۳۳۳، تاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۵۳۳، البحر والتبديل جلد ۸ صفحہ ۴۱، البروجین جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۵

۳۶۰۳- (۱۴) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

«اقْطَعُوهُ» فَقَطَّعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقَطَّعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّلَاثَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقَطَّعَ. ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقَطَّعَ. فَأَتَى بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» — فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ، فَفَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَزْنَاهُ، فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَيْتٍ، وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو دوسری بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو تیسری بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر اس کو چوتھی بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔ پس وہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اس (کی لاش) کو گھسیٹ کر کتوں میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر چھر پھینکے (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: امام نسائی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں اس مسئلے کے بارے میں صحیح حدیث کا علم نہیں رکھتا پس کسی چور کو قتل کرنا شرماً جائز نہیں، خواہ وہ کتنی باری چوری کا مرتکب کیوں نہ ہو (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۸)

۳۶۰۴ - (۱۵) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السَّنَةِ» فِي قَطْعِ السَّارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ».

۳۶۰۳: اور شرح السنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں ذکر ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کے خون کو بند کر دو۔

۳۶۰۵ - (۱۶) وَهِيَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَّارِقٍ، فَقَطَّعَتْ يَدَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعَلَّقَتْ فِي عُنُقِهِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۵: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کے ہاتھ کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی شد میں عمر بن علی اور حجاج بن لوط دونوں راوی مدلس ہیں (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵، ارواہ الغلیل ۲۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵)

۳۶۰۶- (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعَهُ وَلَوْ بِنَشْرٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے اگرچہ معمولی قیمت کے عوض فروخت کرنا پڑے تو اسے فروخت کر دیں (ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام نسائی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عمر بن ابوسلمہ اسی حدیث میں قوی نہیں ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۰۵، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۳۶)

الفصل الثالث

۳۶۰۷- (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ، فَقَالُوا: مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هَذَا... قَالَ: «لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا». رَوَاهُ التَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۳۶۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپ نے (اس کا ہاتھ) کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے (دریاء نے) کہا کہ ہمارا خیال نہ تھا کہ آپ اس حد تک پہنچیں گے۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (بنت محمد) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دوں گا (نسائی)

۳۶۰۸- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ. فَقَالَ: اقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةَ لِامْرَأَتِي. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ، أَخَذَ مَتَاعَكُمْ... رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام کو لایا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس غلام کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیں) اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس لئے کہ یہ شخص تمہارا خادم ہے۔ اس نے گھر میں سے ضرورت کے سامان کو اٹھایا ہے۔ (مالک)

وضاحت: اس حدیث میں آپ نے ہاتھ نہ کاٹنے کی علت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ تمہارے غلام کو جب تمہارے گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہے تو گھر کا سامان اس سے مخلوط نہیں ہے جبکہ ہاتھ تباہا جاتا ہے جب مخلوط سامان کی چوری ہو (تفہیم الوداع جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۶۰۹- (۲۰) وَهَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ، - يَعْنِي الْقَبْرَ - . قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» قَالَ حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: تَقَطَّعَ يَدُ النَّبَاشِ - ؛ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۰۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا، اے ابو ذر! میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا، تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ کھرت کے ساتھ فوت ہوں گے کہ قبر کی جگہ ایک غلام کے بدلے میں میرے آئے گی۔ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول، خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”صبر اختیار کرنا ہوگا“ حاد بن ابی سلیمان، حدیث کے راوی نے بیان کیا کہ کفن چور کے ہاتھ کو بھی کاٹا جائے اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: امام ابو داؤد نے اس لئے قبر کو گھر کہا گیا ہے کہ نبیؐ نے قبر کو گھر قرار دیا ہے اور گھر یعنی محفوظ جگہ سے چوری کرنے والے کا ہاتھ اس وقت کاٹا جائے گا، جب چوری کا مال نصاب کو پہنچ جائے (واللہ اعلم)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

(حدود میں سفارش کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۱- (۱) **كُنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنْ قَرَيْتَ أَهْمَهُمْ شَأْنَ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ - الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِيءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ جِبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَيْدٍ مِنَ حُدُودِ اللَّهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاحْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا، إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَأَيَّمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَيَّاهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدَيْهَا، فَأَتَى أَهْلَهَا أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ، فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ يَنْحَوِي مَا تَقَدَّمَ.**

پہلی فصل : ۳۶۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو غزوہ عورت کی حالت دار نے غناک کر دیا جو چوری کی مرتکب ہوئی تھی، انہوں نے (باہم) مشورہ کیا کہ اس عورت کے بارہ میں کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منگتو کرے گا؟ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسامہ بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت پیارے ہیں، ان کے سوا کون آپ کے سامنے (ہات کرنے کی) جرات کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہ نے آپ سے ہات کی۔ (اس کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کیا تو حدود الیہ میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرنے کی جرأت کر رہا ہے؟ پھر آپ نے کڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا، تم سے پہلے لوگ اس لئے جاہ و برباد ہوئے کہ جب ان میں سے اونٹنی درجے کا انسان چوری کرتا تو وہ اسے ہموڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی ٹیلے درجے کا انسان چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ سے چوری (کا جرم) سرزد ہوا ہوتا تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوہ عورت گھروں سے سالن وغیرہ عاریتاً حاصل کرتی اور پھر انکار کر دیتی (اس بناء پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کے اقارب اسامہ کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے (سفارش کی) ہات کی۔ اسامہ نے اس عورت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہات کی۔ بعد ازاں اس نے حدیث کو اس طرح بیان کیا، جس طرح حدیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وضاحت: مخرومیہ عورت کا نام فاطمہ بنت اسود ہے۔ اس کے بارہ میں یہ ذکر ہے کہ وہ عارتاً اشیاء لے کر انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیتی تھی۔ اس بنیاد پر آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس کا تعارف پیش کیا جائے کہ وہ اس دمف کے ساتھ مشہور تھی لیکن اس کا ہاتھ چوری کرنے کی وجہ سے کاٹا گیا اور اس حدیث میں اس کا چوری کرنا ذکر ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تھی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۶)

الفصل الثانی

۳۶۱۱- (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ - فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ. وَمَنْ حَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ - لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَنْزِعَ. وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ - أَسْكَنَهُ اللَّهُ رِذَّةَ الْخِيَالِ - حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»: «مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقُّ أَمْ لَا بَاطِلٌ؛ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ».

دوسری فصل: ۳۶۱۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کی سفارش حدود الہیہ میں سے کسی حد (کے خلاف میں) رکاوٹ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جس شخص نے غلط بات (کے ثابت کرنے) میں جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بات باطل ہے۔ وہ جب تک اس بات سے نہ رکے گا، بیش اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا اور جس شخص نے کسی ایماندار آدمی کے بارہ میں ایسی بات کہہ دی جو اس میں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دوڑھیوں کے خون اور پیپ کی جگہ میں ٹھمرائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی کسی ہوئی بات کی سزا بھگت لے۔ (احمد، ابوداؤد) اور بیہقی کی شعب الایمان میں روایت ہے کہ جس شخص نے جھگڑے میں اعانت کی جبکہ اسے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تو وہ جب تک اس بات سے کنارہ کش نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔

۳۶۱۲- (۳) وَعَنْ أَبِي أُمِيَّةَ الْمَخْرُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِلَيْصٍ قَدِ اعْتَرَفَ إِعْتِرَافًا، وَلَمْ يُوَجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا إِحْأَلَكَ سَرَقْتَ». قَالَ: بَلَى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَعْتَرِفُ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ، وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَتُبَّ إِلَيْهِ». فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ تُبَّ عَلَيْهِ» ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالسَّيْتِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ

هَكَذَا وَجِدْتُ فِي «الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ» وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ» وَ«شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَ«مَعَالِمِ
السُّنَنِ» عَنْ أَبِي أُمِيَّةٍ.

۳۳۳: ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا لیکن اس کے پاس (چوری کا) سامان نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تیرے ہارے میں میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے چوری کا اقرار کیا، آپ نے دو بار یا تین بار اس بات کو دہرایا (کہ تو نے میرے خیال میں چوری نہیں کی لیکن) وہ ہر بار چوری کا اعتراف کرتا رہا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اسے لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلقین کی کہ تو اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر۔ اس نے کہا: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ) صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس حدیث کو اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان اور معالم السنن میں ابوامیہ سے پایا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے علامہ خطابی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور حدیث کو جب کوئی مجہول راوی بیان کرے تو وہ حدیث حجت نہیں ہوتی (ضعیف سنن ابن ماجہ ۳۰۶، ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۳۳۱)

۳۶۱۳- (۴) وَفِي نُسْخِ «الْمَصَابِيحِ»: عَنْ أَبِي رِمَّةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، بَدَلُ الْهَمْزَةِ
وَالْيَاءِ.

۳۳۳: اور مصابیح کے نسخوں میں (یہ حدیث) ابو رث سے سے مروی ہے۔ یعنی (حرف) "را" اور "ثاء" حمزہ اور یاء کے بدل سے یعنی امیہ کی بجائے رث ہے۔

وضاحت: صحابہ کرام میں ابو رث نام کا کوئی صحابی نہیں تھا، اس کو تصحیف پر محمول کیا جائے گا۔
(تطبیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۷)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

(شراب پینے کی حد کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۱۴ - (۱) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالْيَعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَرْبَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۶۱۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کے سبب چھڑوں اور جوتوں سے بیٹا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۱۵ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ هَفَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالْيَعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ.

۳۶۱۵ : اور انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کے سبب چالیس کوڑے اور جوتے مارا کرتے تھے۔

۳۶۱۶ - (۳) وَقَعِنَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلِيٍّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِمْرَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُومُ عَلَيْهِ بِأَيْدِينَا، وَنَعَالِنَا، وَأَرْدِيْتِنَا، حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ، حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدْنَا نَمَائِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۱۶ : سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکر کے دور خلافت اور عمر کے دور خلافت کے آغاز میں شرابی انسان کو لالا جاتا، ہم اسے گھونٹوں، جوتوں اور اپنی چادروں سے مارتے تھے لیکن عمر کے دور خلافت کے آخر میں شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جاتے اور جب لوگ زیادہ ہی سرکش ہو گئے اور لیس و نمبر میں جتلا ہو گئے تو عمر نے اسی (۸۰) کوڑے لگائے۔ (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۱۷ - (۴) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: (مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ، قَالَ: ثُمَّ أتى النبی ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ، فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۶۷ : جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص شراب پیئے، اسے کوڑے لگائے جائیں اور اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی آپ نے اسے کوڑے لگائے لیکن قتل نہ کیا (ترمذی)
وضاحت : چوتھی بار شراب پینے والے انسان کو قتل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو قصاصاً قتل کرنا، شادی شدہ والی کو رجم کرنا اور مرتد کو قتل کرنا جائز ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی صورت میں مسلمان کو قتل کرنا مباح نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۶۸ = (۵) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوئِبِ.

۳۶۸ : نیز ابو داؤد نے اس حدیث کو قبیسہ بن ذویب سے بیان کیا ہے۔

۳۶۹ - (۶) وَفِي أُخْرَى لَهُمَا، وَبِالنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيِّ، عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ، وَمُعَاوِيَةُ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَالْكَرْبِيُّ، إِلَى قَوْلِهِ: «فَاقتُلُوهُ».

۳۶۹ : اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں نیز نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے جن میں عبداللہ بن عمرؓ، معاویہؓ، ابو ہریرہؓ اور شریکؓ ہیں، آپ کے اس قول تک بیان کیا کہ ”شرابی کو قتل کر دو۔“

۳۶۲۰ - (۷) وَهَنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاتَبَنِي أَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. إِذْ أَتَيْتُ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْحَمْرَ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ ضْرَبَهُ بِالنَّعَالِ. وَمِنْهُمْ مَنْ ضْرَبَهُ بِالْعَصَا. وَمِنْهُمْ مَنْ ضْرَبَهُ بِالْمِيتَحَةِ. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَبْرِيدَةَ الرُّطْبَةَ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُرَابًا مِّنَ الْأَرْضِ، فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۰: عبدالرحمان بن اذہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے کہا، اے سزا دو، تو ان میں سے کسی نے اسے جوتے مارے، کسی نے لاشی سے مارا اور کسی نے کجھور کی چھڑی سے مارا۔ ابن وہب نے بیان کیا، اس سے مقصود ”کجھور کی ترد تازہ چھڑی ہے“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی کو اٹھایا اور اس کے چہرے پر پھینک دیا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسامہ بن زید راوی ضعیف ہے نیز ذہری نے عبدالرحمان بن اذہر سے نہیں سنا (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۲، الغناء والمتروکین صفحہ ۵۲، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۲۴، تعریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹۸)

۳۶۲۱- (۸) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ - . فَقَالَ: «أَصْرَبُوهُ» فَمِنَّا الصَّارِبُ بِبَدِهِ، وَالصَّارِبُ بِتَوْبِهِ. وَالصَّارِبُ بِتَعْلِيمِهِ. ثُمَّ قَالَ: «بِكِتْمَانِهِ» - فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا أَتَقَيْتَ اللَّهَ، مَا أَحْسَبْتَ اللَّهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ. قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تَبْعِيئُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ، وَلَكِنْ قُولُوا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا آپ نے فرمایا، اے سزا دو! تو ہم میں سے کچھ لوگ اسے گھونے مار رہے تھے اور کچھ اسے کپڑے سے مار رہے تھے جبکہ کچھ لوگ اسے جوتے مار رہے تھے بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس کو سرزنش کرو تو لوگوں نے اسے (ڈانٹ پلائے ہوئے) کہا تو نے تترئی اختیار نہیں کیا، تو اللہ سے بے خوف ہو گیا، تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی شرم نہیں کی۔ کچھ لوگوں نے کہا، تجھے اللہ ذلیل کرے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا، ایسی بات کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو البتہ یہ کہو اے اللہ! اس کو معاف کر اس پر رحم کر۔ (ابوداؤد)

۳۶۲۲- (۹) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ، فَسَكِرَ، فَلَقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ - ، فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا حَادَى دَارَ الْعَبَّاسِ؛ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَالْتَزَمَهُ - ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَجِكَ وَقَالَ: «أَفَعَلَهَا؟» وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نے شراب پی، وہ نشے میں دھت ہو گیا اسے اس حالت میں پایا گیا کہ وہ واوی میں جھک جھک کر چل رہا تھا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جب وہ

عباس کے گھر کے برابر پہنچا تو (ہاتھ) چمڑوا کر عباس کے پاس چلا گیا اور سفارش کیلئے اس کے ساتھ چمٹ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا تذکرہ ہوا، آپ مسکرائے اور دریافت کیا، اس نے یہ انداز اختیار کیا ہے؟ اور آپ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابن جریر راوی لفظ ”عن“ کے ساتھ روایت کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۷۷۷)

الفصل الثالث

۳۶۲۳ - (۱۰) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ عَلِيَّ أَحَدًا حَذًا فَيَمُوتَ، فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتَهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا، اس نے بیان کیا، اگر میں کسی شخص پر حد لگاؤں اور وہ (اس سے) فوت ہو جائے تو میرے دل پر اس کا کچھ بوجھ نہیں ہو گا البتہ اگر شرابی انسان (حد لگانے سے) فوت ہو جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا اس لئے کہ آپؐ نے اس کی حد کا تعین نہیں فرمایا (بخاری، مسلم)

۳۶۲۴ - (۱۱) وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّبَلِيِّ، قَالَ: إِنْ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَذِّ الْخَمْرِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَإِذَا سَكِرَ هَذَى، وَإِذَا هَذَى اِفْتَرَى - ، فَجَلَدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي حَذِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۶۲۴: ثور بن زید دبلی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ لیا، علیؑ نے مشورہ دیا، میرا خیال ہے کہ آپ اسے اسی (۸۰) کوڑے لگائیں۔ اس لئے کہ جب (کوئی شخص) شراب پیتا ہے تو اسے نشہ ہوتا ہے اور نشہ کی حالت میں وہ اول فعل بکتا ہے اور جب وہ اول فعل بکتا ہے تو (کسی پر) تہمت لگاتا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کر دی (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند مضطرب ہے کیونکہ ثور بن زید کی عمر سے ملاقات ثابت نہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۹)

بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمُحَدِّودِ

(اس بات کا بیان کہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس کے لئے بددعا نہ کی جائے)

الفصل الأول

۳۶۲۵ - (۱) هُنَّ عُمَرَاتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ يَلْقَبُ حِمَارًا، كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ فَجَلَدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ اَلْعَنَهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوهُ، فَإِنَّهُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۳۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا نام عبداللہ تھا اس کا لقب "حمار" یعنی گدھا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد لگائی تھی چنانچہ ایک روز اسے لایا گیا آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، اسے کوڑے لگائے گئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا "اے اللہ! اس پر لعنت کر (شراب نوشی میں) کس قدر کثرت کے ساتھ اسے لایا جاتا ہے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق یہ شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرتا ہے (بخاری)

۳۶۲۶ - (۲) وَهِنَّ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: «أَصْرِبُوهُ» فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَعْلِيهِ، وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ، فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ. قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تَبْعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا آپ نے فرمایا "اس کی پٹائی کرو تو ہم میں سے کسی نے اسے گھونسا مارا، کسی نے جوتا اور کسی نے اسے کپڑا مارا جب وہ واپس لوٹا تو بعض لوگوں نے کہا "اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ نے فرمایا "یہ کلمہ کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی معاونت نہ کرو (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۲۷ - (۳) هُنَّ أَبِي مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْأَنْسَلِمِيُّ - إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ،

فَشَهِدَ عَلَيَّ نَفْسِيهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْحَافِيسَةِ، فَقَالَ: «أَبْكُنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمَكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبُئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الزَّيْنَاءُ؟» قَالَ: نَعَمْ؛ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا. قَالَ: «فَمَا تَرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمْرٌ بِهِ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّ نَدَعَهُ نَفْسَهُ حَتَّى رَجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِحِيفَةِ حِمَارٍ سَأَلَهُ - بِرَجُلِهِ، فَقَالَ: «أَيْنَ فَلَانٌ وَفَلَانٌ؟» فَقَالَ: نَحْنُ ذَابِنٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «أَنْزِلَا فَكَلَامًا مِنْ حِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ» فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: «فَمَا يَلْتَمَأُ مِنْ عَرِضٍ أُخِيحِكُمَا آيِنَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ يَمْنَةٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهُ الْآنَ لَيَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فِيهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بارے میں اس نے چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ نے ہر بار اس سے اعراض کیا، آپ نے پانچویں بار اس سے دریافت کیا، کیا تو نے اس سے جماعت کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، یہاں تک کہ تیرا آلہ تاسل، عورت کی شرمگاہ میں چھپ گیا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، جیسا کہ سرحد دانی میں چھپ جاتا ہے اور رسی کونکوں میں چھپ جاتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، تجھے زنا کا علم ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے عورت سے حرام طریقہ سے وہ کام کیا ہے جو خاندان اپنی بیوی سے حلال طریقے سے کرتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، اس بات سے تیرا مقصد کیا ہے؟ اس نے واضح کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ آپ مجھے پاک کر دیں چنانچہ آپ نے اس کے بارہ میں حکم دیا (کہ اسے رجم کیا جائے) چنانچہ اسے رجم کیا گیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا، اس شخص کے بارے میں غور کریں جس پر اللہ نے پردہ ڈالا تھا لیکن اس کے لمس نے اسے نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ یوں رجم ہوا جیسے کتا رجم ہوتا ہے۔ آپ ان دونوں کی گفتگو پر خاموش رہے پھر آپ ذرا چلے، آپ موار گدھے کی لاش پر سے گزرے جس کا پاؤں کھڑا تھا۔ آپ نے دریافت کیا، فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم دونوں ہیں! آپ نے حکم دیا، تم اتر کر اس گدھے کی لاش کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، ابھی اپنے بھائی کی جو توہین تم نے کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدتر ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بلاشبہ وہ شخص اس وقت جنت کی نشوونما میں غوطے لگا رہا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمن بن صامت راوی مجہول ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۵۵، مشکوٰۃ علامہ الہامی جلد ۳ صفحہ ۱۰۷)۔

۳۶۲۸ - (۴) وَقَدْ خُزِيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوا اس پر اس گناہ کی حد لگائی گئی تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ہے (شرح السنہ) وضاحت: بخاری اور ترمذی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تصحیح الرواة جلد ۱ صفحہ ۱۰۰)

۳۶۲۹ - (۵) وَقَدْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَبِّتَ عَلَيَّ عَبْدِيهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۲۹: علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، جو شخص کسی قاتل حد فعل کا مرتکب ہوا اس کی سزا اسے جلد ہی دنیا میں مل گئی تو اللہ کا عدل اس بات کا متقاضی ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس بندے کو سزا نہ ملے اور جو شخص کسی قاتل حد فعل کا مرتکب ہوا، اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اسے معاف کر دیا تو اللہ کی کرم نوازی کا یہ تقاضا ہے کہ وہ ایسے کام پر اس سے باز پرس نہ کرے۔ جس کو اس نے معاف کر دیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

بَابُ التَّعْزِيرِ (تعزیر کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۳۰- (۱) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ نَبَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۰: ابوہریرہ بن نبار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: دس کوڑوں سے زائد صرف حدود الہیہ میں لگائے جائیں (بخاری)

الفصل الثاني

۳۶۳۱- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے پرہیز کرے (ابوداؤد)

۳۶۳۲- (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِيَّ! فَأَضْرِبْهُ عَشْرِينَ... وَإِذَا قَالَ: يَا مُخْنَثُ! فَأَضْرِبْهُ عَشْرِينَ... وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَأَقْتُلُوهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے 'اے یہودی!' تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جب کہے 'اے مخنث!' تو اس کو بیس کوڑے لگاؤ اور جو شخص محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو (ترمذی) امام ترمذی نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی ص ۳۹)

۳۶۳۳- (۴) وَقَدْ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَجَدْتُمْ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -؛ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَأُضِرُّوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی شخص کو پاؤ کہ اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے سزا دو (ترمذی، ابو داؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو واقد لیبی راوی مکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، تنقیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۶۸) یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْحَمْرِ وَوَعِيدِ شَارِبِهَا

(شراب کیا ہے؟ اور شرابی کے بارے میں وعید کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۳۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: التَّخْلَةَ وَالْعِنْبَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۶۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، شراب دو درختوں، کجور اور انگور سے ہے (مسلم)
وضاحت: اگرچہ کجور اور انگور کے علاوہ دیگر چیزوں سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے لیکن چونکہ ان سے تیار ہونے والی شراب سب سے زیادہ تیس ہوتی ہے اس لئے ان کا ذکر کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

۳۶۳۵ - (۲) وَهْنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْحَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنْبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالتَّيْبِرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْحَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو پانچ چیزوں، انگور، کجور، گندم، جو اور شد سے شراب (تیار کی جاتی) تھی اور شراب وہ شے ہے جو عقل کو دُعا پ لے (بخاری)

۳۶۳۶ - (۳) وَهْنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْحَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ حَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةً حَمْرُنَا الْبُسْرُ - وَالتَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب بہت کم دستیاب تھی اور ہماری عام شراب خام اور پختہ کجوروں سے تیار ہوتی تھی (بخاری)

۳۶۳۷- (۴) وَقَدْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ، فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شد کی نیزہ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، ہر نشہ آور مشروب حرام ہے (بخاری، مسلم)

۳۶۳۸- (۵) وَقَدْ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتَّبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیا رہا وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا، تاب نہیں ہوا تو آخرت میں اسے شراب نہیں ملے گی (مسلم)

۳۶۳۹- (۶) وَقَدْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَدِيمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْجَزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنْ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْحَبَالِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا طِينَةُ الْحَبَالِ؟ قَالَ: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ - أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو وہ اپنے علاقے میں مکئی سے بنا کر پیتے تھے، جسے "جزر" کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بلاشبہ اللہ نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور (مشروب) پینے کا تو وہ اس کو "طینۃ النہال" پلائے گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! "طینۃ النہال" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا، (اس سے مراد) دوزخیوں کا پینیدہ وغیرہ ہے جو ان کے بدن سے خارج ہو گا (مسلم)

۳۶۴۰ - (۷) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبْتِ وَالرُّطْبِ، وَعَنْ خَلِيطِ الزُّهُوِّ - وَالرُّطْبِ - وَقَالَ: «اتَّبِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَيَّ جِدَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۰: ابوتاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ اور خام کھجور، متدہ اور پختہ کھجور اور خام اور پختہ تانہ کھجور کو ملا کر بنائے ہوئے نیز سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہر ایک کی الگ الگ نیزہ بناؤ (مسلم)

۳۶۴۱ - (۸) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يَتَّخَذُ خَلَا؟ فَقَالَ: «لَا...» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کیا شراب کا سرکہ بنا لیا جائے؟ آپ نے نعمی میں جواب دیا (مسلم)

۳۶۴۲ - (۹) وَعَنْ وَاثِلِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُويِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَتَنَاهَا. فَقَالَ: «إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۴۲: وائل حضرمی بیان کرتے ہیں کہ طارق بن سوید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے اسے روکا۔ اس نے کہا میں اس سے علاج کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا (شراب) دوا نہیں ہے وہ تو بیماری ہے (مسلم)

الْفَصْلُ الْفَلَنِيُّ

۳۶۴۳ - (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتَّبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَعَاهُ مِنْ نَهْرِ الْجَبَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۶۳۳ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' شراب پینے والے کی چالیس روز نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ پھر شراب پی لے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ چوتھی بار شراب پی لے تو چالیس روز تک اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اگر تائب ہو جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اسے دوزخیوں کے خون اور پیپ کی نھر سے پلائے گا (ترمذی)

۳۶۴۴- (۱۱) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۳۶۳۳ : نیز نسائی، ابن ماجہ، دارمی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

۳۶۴۵- (۱۲) وَهَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ»... رَوَاهُ الْبُرْهَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۳۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، 'جس (مشروب) کا کثیر نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے (اگرچہ قلیل نشہ آور نہ ہو) (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۶۴۶- (۱۳) وَهَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرْقُ - فَمِلْهُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبُرْهَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶۳۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، 'جس مشروب کے "فرق" سے نشہ آئے اس کا تھیلی (یعنی چلو) کے برابر بھی حرام ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد) وضاحت : "فرق" سے مراد سولہ (۴) رطل ہیں جو تقریباً پانچ لیٹر کے برابر ہے۔ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے (مکتبۃ سعید العلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۹)

۳۶۴۷- (۱۴) وَهَنْ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنْ مِنَ الْجَنْظَةِ حَمْرًا، وَمِنَ الشُّعْبِيرِ حَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ حَمْرًا، وَمِنَ الزُّبَيْبِ حَمْرًا، وَمِنَ

الْعَسَلِ خَمْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ گندم جو خشک کھجور، مندہ اور شدہ سے شراب تیار ہوتی ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

۳۶۴۸- (۱۵) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لَيْتِيمٌ، فَلَمَّا نَزَلَتْ (الْمَائِدَةُ) سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ، وَقُلْتُ: إِنَّهُ لَيْتِيمٌ. فَقَالَ: «أَهْرِيْقُوهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی جب سورت مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس شراب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ اور میں نے واضح کیا کہ شراب ایک یتیم (انسان) کی ہے۔ آپ نے اس کے بہانے کا حکم فرمایا (ترمذی)

۳۶۴۹- (۱۶) وَقَدْ أَنَسَ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِي. قَالَ: «أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاتَّكَبِرِ الدِّنَارَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَفَهُ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرَثُوا خَمْرًا. قَالَ: «أَهْرِقُهَا». قَالَ: «أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا؟» قَالَ: «لَا».

۳۳۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے پیغمبر! میری کفالت میں یتیم ہیں میں نے ان کے لئے شراب خریدی تھی۔ آپ نے شراب کے بہانے اور ٹکڑوں کے توڑنے کا حکم دیا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا، جنہیں ورثے میں شراب ملی تھی؟ آپ نے اس کے بہانے کا حکم دیا۔ انہوں نے دریافت کیا میں اس کو سرکہ میں بدل سکتا ہوں؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۳)

الفصل الثالث

۳۶۵۰- (۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ

مُسْبِكِرٍ وَمُفْتَبِرٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی چیز (کے استعمال) سے منع فرمایا (ابوداؤد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریح حوشب راوی مختلف یہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۰، البحر والتحریر جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، البروجین جلد ۳ صفحہ ۳۷۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۱)

۳۶۵۱- (۱۸) وَهَنْ دَيْلِمِ الْجَمْنِيَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضِينَ بَارِدَةٍ، وَنَعَالِجٌ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمَحِ نَتَّقِسُوهُ بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا، وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا، قَالَ: «هَلْ يُسْكِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَنِبُوهُ». قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَجَابِلُوهُمْ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۵۱: ديلم حیري رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (دریافت کرتے ہوئے) عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے کے (باشعے) ہیں، ہم وہاں سخت سخت و مشقت کرتے ہیں، ہم گندم سے شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے استعمال سے ہم وہاں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور اپنے علاقے کی سرد لمبوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا 'اس سے کنارہ کش رہو۔ میں نے عرض کیا، عوام الناس کبھی اس سے کنارہ کش نہیں ہو سکتے۔ آپ نے حکم دیا، اگر وہ اس کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑائی کرو (ابوداؤد)

۳۶۵۲- (۱۹) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكَؤُوبَةِ - وَالْغَبِيرَاءِ -، وَقَالَ: «كُلُّ مُسْبِكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار بازی، خمر، زحول اور بخار کی شراب سے روکا ہے۔ نیز فرمایا ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ولید بن عبیدہ راوی مجہول ہے، پس حدیث معلول ہے (البحر والتحریر جلد ۳ صفحہ ۲۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۳۲۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

۳۶۵۳- (۲۰) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ، وَلَا قَمَارٌ، وَلَا مَنَانٌ، وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ». رَوَاهُ الدَّازِمِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا وَلَدٌ زَيْنِيَّةٌ بَدَلُ قَمَارٍ».

۳۶۵۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کا نافرمان، قمار باز، حسان جتانے والا اور شراب کا رسیا، جنت میں نہیں جائیں گے اور اس کی ایک روایت میں قمار باز کی جگہ ولد الزنا کا ذکر ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابان راوی جمول ہے۔ جابان کا اسم عبداللہ سے اور سالم کا اسم جابان سے ثابت نہیں نیز ولد الزنا کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۷۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

۳۶۵۴- (۲۱) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَأَمْرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَارِفِ، وَالْمَزَامِيرِ، وَالْأَوْتَانِ، وَالصُّلْبِ، وَأَمَرَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ بِمِثْلِهَا، وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبویؐ ہے بلاشبہ اللہ نے مجھے جہاں والوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے پروردگار نے مجھے آلات لبو، آلات غناہوں، سلیسوں اور جاہلیت کے امور کے مٹانے کیلئے بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے قسم اٹھا کر فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو خون اور پیپ سے اس کی مثل پلاؤں گا اور جو شخص میرے ڈر سے اس کو چھوڑے گا تو میں اس کو پاک حوض سے پانی پلاؤں گا۔ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے نیز علی بن یزید الحامی راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۶، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

۳۶۵۵- (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُ، وَالذَّيُّوْتُ الَّذِي يُقْرِئُ فِي أَهْلِهِ الْحَبْثَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن پر

اللہ نے جنت حرام کی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا والدین کا نافرمان اور وہ بے غیرت جو اپنے گھر میں بے حیائی کو برقرار رکھتا ہے (احمد نسائی)

۳۶۵۶- (۲۳) وَهَنَّ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّجِيمِ، وَمُضِدِّقُ بِالسَّحْرِ». . . زَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کے اثرات پر ایمان رکھنے والا (احمد)

۳۶۵۷- (۲۴) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى - كَعَابِدٍ وَتَنٍ». زَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، شراب پر مداومت کرنے والا جب فوت ہوگا تو بت پرست کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا (احمد)

۳۶۵۸- (۲۵) وَزَوَى ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۶۵۸: اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۵۹- (۲۶) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ.

۳۶۵۹: اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا نیز اس نے ذکر کیا کہ بخاری نے تاریخ میں محمد بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

۳۶۶۰- (۲۷) وَهَنَّ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللَّهِ. . . زَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۶۶۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس میں کچھ فرق محسوس نہیں ہوتا کہ میں شراب نوشی کروں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (نسائی)

کِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

(امارت اور قضاء کا بیان)

الفصل الأول

۳۶۶۱- (۱) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي؛ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ - يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ، وَيُنْتَفَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بَعْضِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل : ۳۶۶۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس شخص نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ (امامت کبریٰ پر فائز) امام ڈھال ہے اس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ خطرات سے محفوظ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کیلئے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اس کے برعکس وہ ظلم کا حکم دے تو اس سبب سے اس پر (دہال) ہوگا (بخاری، مسلم)

۳۶۶۲- (۲) **وَعَنْ أُمِّ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجْدَعٌ - يَقْوَدُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۶۶۳ : ام الحسین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پر ناک (یا) کان کاغلام بھی امیر بنایا جائے جو اللہ کی کتاب کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (مسلم)

۳۶۶۴- (۳) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبِشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ رَيْبِيَّةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۶۶۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی قلام (امیر) مقرر ہو جائے اگرچہ اس کا سر (بوجھ چھوٹا ہونے کے) مثلاً جیسا ہو (بخاری)

۳۶۶۴ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب و اطاعت کرے (خواہ اس حکم کو) وہ پسند کرے یا اسے ناگوار خاطر گزرے جب کہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اطاعت نہ کی جائے۔ (بخاری، مسلم)

۳۶۶۵ - (۵) وَهْنُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ؛ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی) نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے اطاعت تو ایچھے کاموں میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۶۶۶ - (۶) وَهْنُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ - وَعَلَى آثَرَةِ عَلَيْنَا -، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ -، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ إِنَّمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا - عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

۳۶۶۶: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم سب کے اور عسلی و آسانی میں، خوشی و ناخوشی میں اطاعت کریں گے اور اگر ہم پر (کسی کو) ترجیح دی جائے گی تو بھی اطاعت کریں گے اور ہم ان لوگوں سے امارت نہیں چھینیں گے جو اس پر قابض ہوں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے، حق بات کہیں گے۔ اللہ (کے احکام کے بارے) میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خائف نہ ہوں گے اور ایک روایت میں ہے ہم امارت پر قابضوں سے امارت نہیں چھینیں گے البتہ جبہ ان میں ظاہر کفر و کھین کے اور اس میں اللہ کی جانب سے دلیل موجود ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۶۷ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے تو آپ نے ہمیں تلقین فرمائی کہ استطاعت کے مطابق اطاعت ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۲۱۸- (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْصُرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةٍ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے امیر میں اس بات کو دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے تو صبر کرے، اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت (کے ظلم) سے ہلکتا ہوا اور پھر اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری، مسلم)

۳۲۱۹- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةٍ. وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَأْيِهِ عِمِيَّةٍ -، يَغْضَبُ لِعَضْبِيَّةٍ، أَوْ يَدْعُو لِعَضْبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَضْبِيَّةً، فَيُقْتَلُ؛ فَيُقْتَلُ جَاهِلِيَّةً. وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بَرِّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَقِي لِيَدِي عَهْدِ عَهْدِهِ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا، جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے ظلم) سے علیحدہ ہوا، وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دند یعنی نامعلوم جھڑے کے نیچے لڑتا رہا، مصیبت کے پیش نظر سے میں آیا، مصیبت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا مصیبت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا، نیک و بد سب کو تہ تیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پرواہ نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے (مسلم)

۳۲۲۰- (۱۰) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ - . وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ، وَيُبْغِضُونَكُمْ؛ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ». قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تُنَادِيهِمْ - عِنْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ، لَا، مَا

أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ وُلِيَ عَلَيْهِ وَإِلَ، فَرَأَهُ يَأْتِي شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللَّهِ؛ فَلْيَكْرِهُ مَا يَأْتِي مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدَا مِنْ طَاعَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۰: عرف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: تمہارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین امیر وہ ہیں جن سے تم دشمنی کرتے ہو اور وہ تم سے دشمنی کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا) ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک کہ وہ تم میں "اقامتِ صلوة" کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں جب تک کہ وہ اقامتِ صلوة پر کاربند رہیں۔ خبردار! جس شخص پر کوئی شخص امیر بنایا گیا اس نے امیر کو دیکھا کہ وہ کسی حد تک اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اس کی نافرمانی کرنے کو کراہت سے دیکھے لیکن اپنا ہاتھ اس کی اطاعت سے نہ کھینچے (مسلم)

۳۶۷۱- (۱۱) وَهَنَ أَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءٌ، تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِيَءٌ. وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ». قَالُوا: أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا؛ مَا صَلَّوْا؛ لَا؛ مَا صَلَّوْا؛ أَيْ: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۳۶۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر کچھ امیر مقرر ہوں گے جن (کی کچھ باتوں) کو تم اچھا سمجھو گے اور (کچھ) کو برا سمجھو گے۔ جس شخص نے (ان کی بری باتوں کا) انکار کیا وہ بری ہے اور جس نے ان کو برا جانا وہ محفوظ رہا البتہ جس نے ان کو پسند کیا اور ان کے مطابق چلا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا: کیا ہم ان سے لڑائی کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں۔ نہیں! جب تک وہ نماز کے نظام کو قائم رکھیں (جس نے ان کو دل سے برا جانا) اس سے معذور دل کے ساتھ کمرہ چلانا اور دل سے انکار کرنا ہے۔ (مسلم)

۳۶۷۲- (۱۲) وَهَنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ -، وَسَلُّوْا اللَّهَ حَقَّكُمْ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مستقبل قریب میں تم میرے بعد ترجیحات کو محسوس کرو گے اور ایسے کام دیکھو گے جنہیں تم اچھا نہیں سمجھو گے۔ صحابہ کرام نے

دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے بارہ میں اللہ سے دعا کرو (بخاری، مسلم)

۳۶۷۳ - (۱۳) وَهَنَّ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أَمْرَاءُ نَسْأَلُوكُنَا حَقَّهُمْ، وَيَنْمَعُونَ حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں (مسلم)

۳۶۷۴ - (۱۴) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ - لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ. وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ؛ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے (اپنا) ہاتھ امیر کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص فوت ہوا اور اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں، وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

۳۶۷۵ - (۱۵) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسْوَسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْتُرُونَ». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا - بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، انبیاء علیہم السلام نبی اسرائیل کی اصلاح کرتے رہے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ بن جاتا، بلاشبہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ البتہ کثرت کے ساتھ خلیفہ ہوں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا،

پہلے خلیفہ پھر پہلے کی بیعت کا ایسا کر یعنی ہر دور میں جس کی بیعت پہلے ہو، اس کی اطاعت کو حقوق پورے کر بلاشبہ اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں دریافت کرنے کا (بخاری، مسلم)

۳۶۷۶- (۱۶) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ؛ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دو امیروں کی بیعت کی جائے تو بعد والے امیر کو قتل کر دو (مسلم)

۳۶۷۷- (۱۷) وَهَنْ عُرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ - وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ؛ فَاصْرَبُوهُ بِالسَّيْفِ كَأَنَّمَا مَنْ كَانَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۷: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، مستقبل میں فتح اور فتوات ہوں گے پس جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تمہ تیغ کر دو چاہے کچھ بھی ہو (مسلم)

۳۶۷۸- (۱۸) وَهَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ؛ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۸: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس آئے جبکہ تمہارا نظام ایک شخص کے سپرد ہے، وہ تمہارے اتفاق کو نیست و نابود اور تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے تو تم اسے قتل کر دو (مسلم)

۳۶۷۹- (۱۹) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ - ، وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ - ، فَلْيَطْعَهُ إِنْ اسْتَطَاعَ - ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ؛ فَاصْرَبُوا عُنُقَ الْآخِرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۷۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص امیر کی بیعت کرے، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دے اور اپنے دلی جذبات کو اس کے تابع بنا دے تو استطاعت کے مطابق اس کی اطاعت کر دو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے امارت چھیننے کے لئے کوشاں ہو تو اس کو تمہ تیغ کر دو (مسلم)

۳۶۸۰ - (۲۰) وَفَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، - وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، .. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۰: عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تجھے امارت کی خواہش نہیں کرنا ہوگی اگر تیری خواہش پر تجھے امارت عطا ہوئی تو تجھے تیرے حال پر چھوڑ دیا جائے گا اور اگر بلا خواہش تجھے امارت تفویض کی گئی تو تیری معاونت ہوگی (بخاری، مسلم)

۳۶۸۱ - (۲۱) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرُصُونَ عَلَى الْأَمَارَةِ، وَتَسْتَكُونُونَ نِدَامَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضَعَةُ وَيَسْتَبِ الْفَاطِمَةُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مستقبل میں تم امارت کی خواہش کرو گے جبکہ قیامت کے دن امارت (کا عمدہ) باعث ندامت ہو گا پس دور امارت کس قدر بھلا دکھائی دیتا ہے اور معزلیت کا دور کس قدر دلخراش ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۸۲ - (۲۲) وَفَنَ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ ... قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنِدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأْمُرَنَّ عَلَيَّ اثْنَيْنِ، وَلَا تَوْلَيْنِ مَالَ يَتِيمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی عمدہ کون نہیں دیتے آپ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا 'اے ابو ذر! یقیناً تو کمزور ہے اور عمدہ امانت ہے بلاشبہ قیامت کے دن عمدہ رسوائی اور ذلت کا باعث ہو گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے حقوق کو سوچ سمجھ کر حاصل کیا اور ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نبایا اور ایک روایت میں ہے آپ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا 'اے ابو ذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں' تجھے دو انسانوں پر بھی حکومت نہیں کرنا ہوگی اور نہ یتیم کے مال کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوگی (مسلم)

۳۶۸۳- (۲۳) **وَمَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِيٍّ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: «أَنَا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو بچازاد بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں کسی ایسے علاقے کا امیر نامزد فرمائیں جس کو اللہ نے آپ کے زیر نگیں کر دیا ہے۔ دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم! بلاشبہ ہم کسی ایسے انسان کو امیر نامزد نہیں کرتے جو امارت کا طلب گار ہو یا جو اس کی لالچ رکھتا ہو اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ہم ایسے شخص کو عمدہ عطا نہیں کرتے جو عمدے کا خواہشمند ہو (بخاری، مسلم)

۳۶۸۴- (۲۴) **وَمَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ - حَتَّى يَقَعَ فِيهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگوں میں سے بہترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو امارت سے شدید نفرت کریں گے یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے مفہوم میں اختلاف ہے ایک صورت یہ ہے کہ جو شخص امارت کا خواہشمند نہیں جب بلا طلب اسے امارت ہاتھ آجائے گی تو وہ امارت کو ناپسندیدہ نہیں سمجھے گا جب کہ اللہ کی اعانت اس کے شامل حال ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کو جب امارت کے منصب پر بٹھا دیا گیا تو انہوں نے اس کی حفاظت کیلئے جنگ کی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب تک امارت کے منصب پر فائز نہ ہو، امارت کو مکروہ گردانے۔ لیکن جب بلا طلب امارت مل جائے تو اس کو مکروہ نہ سمجھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ امارت کے منصب کو امارت لٹنے سے پہلے جو اچھا نہیں سمجھتے اس حالت میں وہ بہترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور جب امارت کے منصب پر سرفراز ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کا شمار بہترین لوگوں میں نہیں ہوتا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۶۸۵- (۲۵) **وَمَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْلُكُمُ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، وَالْأَكْلُكُمُ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'خبردار! تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنے ماتحت لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس لوگوں کا امیر ذمہ دار ہے اور اس سے عوام کے بارے میں سوال ہو گا اور گھر کا فرد اعلیٰ اپنے گھر والوں کی جانب سے جواب دہ ہے اور اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ خبردار! تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہو گا (بخاری، مسلم)

۳۶۸۶- (۲۶) وَهَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ وَاِلٍ يَلِي رِعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ؛ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو حاکم مسلمانوں کے کسی گروہ پر حکومت کرتا ہے اگر وہ اس حالت میں فوت ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ کرتا رہا تو اللہ اس پر جنت کو حرام کرے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: گناہ کی سزا ملنے کے بعد جنت میں داخل ہو گا اس حدیث کا مفہوم زجر و توبیح پر مبنی ہے (واللہ اعلم)

۳۶۸۷- (۲۷) وَهْنُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرِعِيهِ اللَّهُ رِعِيَّةً، فَلَمْ يَحْطُهَا بِبَصِيحَةٍ -، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص کو اللہ رحمت کا حاکم بناتا ہے لیکن وہ رحمت کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حکم اس وقت ہے، جب حاکم کی موت کفر پر ہو یا وہ رحمت پر ظلم کو جائز سمجھتا ہو یا سابقین اولین کے ساتھ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۶۸۸- (۲۸) وَهْنٌ عَائِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ شَرَّ الرَّعَاءِ الْحُطْمَةَ»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ بدترین حکمران وہ ہیں جو رحمت پر ظلم کرنے والے ہیں (مسلم)

۳۶۸۹- (۲۹) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ مَنْ وُلِيَ مِنْ أُمَّرَائِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ؛ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِ. وَمَنْ وُلِيَ مِنْ أُمَّرَائِي شَيْئًا فَفَرَّقَ بِهِمْ؛ فَازْفَقَ بِهِ».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص میری امت کی کسی ذمہ داری پر متعین ہوا پھر اس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا تو اسے اللہ! تو اس کو مشقت میں ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام پر سرگرازا ہوا اور اس نے میری امت سے فزائی کا برتاؤ کیا پس تو اس پر نری فرما (مسلم)

۳۶۹۰- (۳۰) **وَمَنْ عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ— عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكَلَّمَا يَدَيْهِ يَمِينٍ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْاهُ».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۹۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصاف کرنے والے (حکام) اللہ کے ہاں اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (انصاف کرنے والوں سے) مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دائرہ اقتدار میں اور اپنے اہل و عیال میں اور رحمت کے معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں (مسلم)

۳۶۹۱- (۳۱) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتُخْلِفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ—: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَنْهَوْنَهُ عَنِ الْإِسْرَارِ مِنَ عَصْمَةِ اللَّهِ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے بعث فرمایا اور جس شخص کو منصب خلافت تفویض کیا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں ایک مشیر اسے اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور اچھے کام کی ترفیہ دلاتا ہے اور دوسرا مشیر اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور برے کام کی ترفیہ دلاتا ہے جبکہ برے کاموں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ محفوظ فرمائے (بخاری)

۳۶۹۲- (۳۲) **وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعِيدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةٍ صَاحِبِ الشَّرْطِ— مِنَ الْأَمِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وہی مقام رکھتے تھے جو کسی حاکم (کے ہاں) کسی پولیس افسر کا ہوتا ہے (بخاری)

۳۶۹۳- (۳۳) وَهَذَا أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَهْلَ فَازِسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كِسْرَى. قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۹۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایرانیوں نے کسری کی بیٹی کو اپنا بادشاہ مقرر کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جنہوں نے حکومت کی باگ ڈور کسی عورت کے ہاتھ میں دے دی (بخاری)

وضاحت: ایک حدیث میں عورت کو خاندان کے گھر میں رہنے ہوئے گھر کے داخلی امور کا حاکم قرار دیا ہے۔ اس لئے اس حکم کو عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا جبکہ عوامی حکومت کی سربراہ عورت نہیں ہو سکتی۔ البتہ عورتوں سے مختلف امور میں مشورہ لینا اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق معاشرہ میں انہیں ذمہ داریاں سونپنا شرعاً جائز ہے جیسا کہ قطعی اداروں میں انہیں ذمہ داریاں تفویض کی جاتی ہیں (واللہ اعلم)

الفصل الثلثون

۳۶۹۴- (۳۴) هُنَّ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهَجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَإِنَّ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ فَيَنْدِ شِبْرٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ. - وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ -، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۶۹۳: حارث اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پانچ باتوں جماعت، 'سج' اطاعت، ہجرت اور جماعتی کبیلہ اللہ کا حکم دینا ہوں بلاشبہ جو شخص ایک جماعت سے ایک ہلاکت کے برابر دور ہو اس نے اسلام کا پٹہ التزم اپنی گردن سے اتار دیا مگر یہ کہ وہ جماعت میں واپس آ جائے اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا، اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا اگرچہ وہ روزے رکھے، نمازیں ادا کرے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے (امم ترمذی)

وضاحت: ہجرت سے تصدق کہہ سے پہلے کہ کفر سے مہذب منورہ کی جانب ہجرت کرنا، دلوں کو کفر سے

دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا، دارالہدیت سے دارالسنہ کی طرف ہجرت کرنا اور معصیت سے تائب ہونا ہے اور جماعت سے متصوہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کی جماعت ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۶۹۵- (۳۵) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ. وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِجَالٌ. فَقَالَ أَبُو بَلَالٍ: «نُظِرُوا إِلَيَّ أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: «أُسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ - أَهَانَهُ اللَّهُ» رَوَاهُ الْبِرْمَزِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۹۵: زیاد بن کسب عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر کے ساتھ منبر کے قریب تھا۔ امین عامر خطبہ دے رہا تھا اس نے ہارک لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس پر ابوبلال نے کہا، ہمارے اس امیر کو دیکھو! جس نے لسان کا لباس پہن رکھا ہے۔ ابوبکر نے کہا، خاموش رہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس نے زمین پر اللہ کے حاکم کی اہانت کی، اللہ اس کی اہانت کرے گا (ترمذی) اس نے حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۶۹۶- (۳۶) وَهَنَّ النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّبَّةِ».

۳۶۹۶: نوواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ کی نافرمانی ہوگی تو مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے (شرح الشبہ)

۳۶۹۷- (۳۷) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ، إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا -، حَتَّى يَفُكَّ عَنْهُ - الْعَدْلُ أَوْ يُوْبِقَهُ - الْجَوْرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۶۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دس انسانوں پر امیر ہے، اسے قیامت کے دن گمے میں طوق ڈال کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اسے نجات دلا دے گا یا اس کا ظلم اسے تباہ و برباد کر دے گا (دارمی)

۳۶۹۸- (۳۸) وَهَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَنِلٌ لِلْأَمْزَاءِ، وَنِلٌ لِلْعُرَفَاءِ -، وَنِلٌ لِلْأَمْنَاءِ، لِيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ نَوَاصِيَهُمْ - مُعَلَّقَةٌ بِالثَّرِيَاءِ، يَتَجَلَّجَلُونَ - بَيْنَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا ، رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ» وَرَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَفِي رَوَايَةٍ :
وَأَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالْثَرِيَّا ، يَتَذَبذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا عَلَى
شَيْءٍ ۝

۳۶۹۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'امراء کے لئے جہاں ہے اور
(قبائل کے) ذمہ دار لوگوں کے لئے جہاں ہے۔ خزانچوں کے لئے جہاں اور بربادی ہے۔ قیامت کے دن کچھ لوگ اس
بات کی آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیوں کے ہاں ثریا ستارے کے ساتھ لٹکا دیئے جائے، وہ آسمان اور زمین کے درمیان
حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں اقتدار نہ ملتا۔ (شرح السنہ۔ احمد) اور احمد کی روایت میں ہے کہ ان کے ہاں ثریا ستارے
کے ساتھ ہاتھ دیئے جاتے اور وہ آسمان و زمین کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام پر حاکم نہ بنائے جاتے۔

۳۶۹۹ - (۳۹) وَفِي غَالِبِ الْقَطَّانِ ، عَنْ زَيْجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْعِرَاقَةَ حَقٌّ لَأَهْلِهَا لِلتَّائِسِ مِنْ عُرَقَاءِ ، وَلَكِنَّ الْعُرَقَاءَ
فِي النَّارِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۶۹۹ : غالب قطان ایک شخص سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا 'قبیلوں کے لئے ذمہ دار مقرر کرنا ضروری ہیں۔ قبیلوں کے چوہدریوں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں لیکن قبائل کے
ذمہ دار دوزخ میں جائیں گے (ابوداؤد)
وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ایک سے زیادہ راوی بحمول ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)
ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۰

۳۷۰۰ - (۴۰) وَفِي كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
«أُعِيدُكَ بِاللَّهِ مِنْ آمَارَةِ السُّفَهَاءِ» . قَالَ : وَمَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : «أُمَّرَأَةٌ سَيَكُونُونَ مِنْ
بَعْدِي ، مَنْ دَخَلَ ، عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ؛ فَلْيَسُوا مِنِّي وَلَسْتُ
مِنْهُمْ ، وَلَنْ يَرِدُوا عَلَى الْحَوْضِ ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ ؛ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ ، وَأُولَئِكَ يَرِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،
وَالنَّسَائِيُّ .

۳۷۰۰ : کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا میں تجھے

بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی پتہ میں دینا ہوں۔ اس نے دریافت کیا، وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، میرے بعد امراء ہوں گے جو لوگ ان کے پاس گئے اور ان کی جموئی ہاتوں کو بھی سچا کہا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے ظلم کے باوجود ان کی اعانت کی تو وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ کبھی میرے حوض کوثر پر وارد نہیں ہوں گے اور جو لوگ ان کے پاس نہ گئے اور نہ ان کی جموئی ہاتوں کو سچا کہا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی اعانت کی، پس ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہ لوگ میرے حوض کوثر پر وارد ہوں گے (ترمذی، نسائی)

۳۷۰۱ - (۴۱) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ آتَى السُّلْطَانَ أُفْتِنَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ دَاوُدَ: «مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ أُفْتِنَ» - ، وَمَا أَزْدَادَ عَبْدًا مِنَ السُّلْطَانِ ذُنُوبًا إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بَعْدًا».

۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی، اس کا مزاج درشت ہوا اور جو شکار کے درپے ہو گیا وہ عبادت اور جماعت سے غافل رہا اور جس شخص نے حاکم کے ہاں آنا جانا برکھا تو وہ نختے میں جلا ہوا (احمد، ترمذی، نسائی) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جس شخص نے خود کو حاکم کے ساتھ وابستہ رکھا، وہ نختے میں جلا ہوا اور جس قدر کوئی شخص کسی حاکم کے قریب ہوتا ہے اسی قدر اللہ سے دور ہوتا ہے۔

وضاحت: دراصل مؤلف نے ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے مروی دو الگ الگ حدیثوں کو ایک کر دیا ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث لفظ نختے میں جلا ہوا تک ہے اور دوسری حدیث ”جو شخص حاکم کے ہاں آتا جاتا ہے“ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے ابن عباسؓ سے نہیں ہے۔ مؤلف کو چاہیے تھا کہ دونوں احادیث کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث میں ابو موسیٰؓ وعب بن منبہ سے بیان کرتے ہیں اور ابو موسیٰؓ راوی معروف نہیں ہے اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں جو ابو داؤد میں ہے انصاریؒ، ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں۔ پس صحیح اگر صحابی ہے تو اس کی جماعت قصداً نہیں ہے اور اگر صحابی نہیں ہے تو اس حدیث سے استدلال بکرتا جائز نہیں (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۳۷۰۲ - (۴۲) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ آتَى السُّلْطَانَ أُفْتِنَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ دَاوُدَ: «مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ أُفْتِنَ» - ، وَمَا أَزْدَادَ عَبْدًا مِنَ السُّلْطَانِ ذُنُوبًا إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بَعْدًا».

۳۷۰۲: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارے ہوئے فرمایا، اے مقدم! اگر تم امیر، فتنی اور قبیلے کے ذمہ دار انسان نہ ہوتے کی حالت میں فوت ہوئے تو تم کامیاب ہو (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ راوی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں "نظر" ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۵۰، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۸۹) علامہ البانی نے بھی اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۳)

۳۷۰۳ - (۴۳) وَهَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبٌ مَكْبَسٍ» يَعْنِي: الَّذِي يُعَيِّرُ النَّاسَ... زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۷۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جو تجار سے محمول وصول کرتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس محمول سے مراد موجودہ دور کا محمول نہیں ہے کیونکہ جو تجارتی مال شہر میں داخل ہوتا ہے اس پر محمول چوگی کا معرف رفاہ عامہ کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس محمول کو ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا (دانش اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۱)

۳۷۰۴ - (۴۴) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامًا عَادِلًا. وَإِنْ أَبْغَضَ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامًا جَائِرًا». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۷۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ مقرب ایسا امام ہو گا جو عدل و انصاف کرتا رہا اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا اور انتہائی شدید عذاب میں مبتلا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے بہت دور وہ امام ہو گا جو لوگوں پر ظلم کرتا رہا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۳)

۳۷۰۵ - (۴۵) وَهْنُهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقِيحَةً عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۷۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے سچی بات کہتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۰۶ - (۴۶) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ .

۳۷۰۶: نیز احمد اور نسائی نے اس حدیث کو طارق بن شہاب سے بیان کیا ہے۔

۳۷۰۷ - (۴۷) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صَدِيقٍ، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ — وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنِّهِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ .

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو جو بولنے والا وزیر عطا کرتے ہیں اگر حاکم بھولا ہے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر میا فرماتے ہیں اگر وہ بھولا ہے تو اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہوتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا (ابوداؤد، نسائی)

۳۷۰۸ - (۴۸) وَهَنَّ ابْنُ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّبِّيَّةَ — فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بے شک حاکم جب لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کرے تو وہ لوگوں کو اپنا مخالف بنا لیتا ہے (ابوداؤد)

۳۷۰۹ - (۴۹) وَهَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: جب تو لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے شروع کرے گا تو تو انہیں فساد میں مبتلا کرے گا (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۱۰ - (۵۰) وَهَنَّ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَيْمَةٌ مِنْ بَعْدِي، يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا اللَّفْيِ؟» قُلْتُ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَائِقَتِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ. قَالَ: «أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۷۱۰: ابوہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہو گا؟ جبکہ میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے جو لٹی کے مال کو (اپنے لئے) خاص کر لیں گے میں نے عرض کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا پھر تلوار مارنا چلا جاؤں گا یہاں تک کہ میری آپ سے ملاقات ہو جائے گی (یعنی میں فوت ہو جاؤں گا) آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) کہ تو صبر کر، یہاں تک کہ تیری مجھ سے ملاقات ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن وحیان راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۶)

الفصل الثالث

۳۷۱۱- (۵۱) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَنْ السَّابِقُونَ إِلَى ظِلِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ، وَإِذَا سُبِلُوهُ بَدَّلُوهُ، وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ».

تیسری فصل: ۳۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے میں سب سے پہلے جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ لوگ ہوں گے کہ جب حق ان کے سامنے پیش کیا جائے تو اسے قبول کریں اور جب ان سے حق بات (کنے کا) مطالبہ کیا جائے تو وہ بلا جھجک کہیں اور وہ لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو فیصلہ اپنے لئے (ہند) کرتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سید راوی میں کلام ہے، تاہم اس کی مؤید روایات پہلی فصل میں گزر چکی ہیں (البرج والتعديل جلد ۵ صفحہ ۱۸۳، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، النعمان والتزويك صفحہ ۳۳، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، ميزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقريب التذنب جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۶)

۳۷۱۲- (۵۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثَةٌ أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي: الْإِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ، -، وَحَيْفُ - السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيبُ بِالْقَدْرِ».

۳۷۱۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، میں اپنی امت کے لئے تین چیزوں کا خطرہ محسوس کرتا ہوں ستاروں کو بارش (کا سبب) قرار دینا، حاکم کا (رعایا پر) ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن قاسم راوی کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۱۳)

۳۷۱۳- (۵۳) وَفَنَّ أَبِي ذَرَّرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سِتَّةَ أَيَّامٍ إِعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدَهُ». فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ. قَالَ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّهِ امْرُوكَ وَعَلَانِيَتِهِ، وَإِذَا أَسَأْتَ فَاحْسِنِ، وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَمِعْتَ سَوَاطِكَ، وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً، وَلَا تَقْبِضْ بَيْنَ اثْنَيْنِ».

۳۷۱۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ روز فرمایا: اے ابو ذر! آج کے دن کے بعد جو تجھے کہا جائے گا (اسے) محفوظ کرنا ہو گا، جب ساتواں دن ہو تو آپ نے فرمایا: میں تجھے پریشیدہ اور ظاہر سب امور میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور جب تو برا کام کر بیٹھے تو اچھا کام بھی کر اور کسی شخص سے کسی چیز کا سوال نہ کر اگرچہ حیرا کوڑا کر جائے (جبکہ تو سواری پر سوار ہو) اور کسی کی امانت اپنے قبضہ میں نہ رکھنا اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا (احمد)

وضاحت: آپ نے خصوصیت کے ساتھ ابو ذر کو حکم دیا کہ وہ کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھے اور فیصلہ نہ فرمائے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابو ذر کے بارے میں نسیاتی طور پر بھانپ گئے تھے کہ یہ شخص ان دونوں کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا اس لئے آپ نے خاص طور پر انہیں ان امور کی انجام دہی سے روکا (واللہ اعلم)

۳۷۱۴- (۵۴) وَفَنَّ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشْرَةِ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكَّهُ بَرَّةً، أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهُ، أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ، وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَأَجْرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۷۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو شخص دس یا دس سے زائد (افراد) پر حاکم بنا تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کو اس حالت میں لائیں گے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑا ہوا ہو گا۔ تو اس وقت اس کے نیک کام اسے نجات دلائیں گے یا اس کے گناہ اسے بہاد کر دیں گے۔ المارت آغاز میں باعث ملامت ہوتی ہے اور درمیان میں باعث ندامت اور آخر کار قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہوگی (احمد)

۳۷۱۵- (۵۵) وَفَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَاعْدِلْ». قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلَى بِعَمَلٍ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى أَبْتَلَيْتُ.

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاویہ! اگر تجھے حاکم بنایا جائے تو تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔ معاویہ نے بیان کیا کہ میں بیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق میں حاکم بنایا جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے حاکم بنایا گیا (احمد، بیہقی و لاائل السنہ)

۳۷۱۶- (۵۶) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ - ، وَأَمَارَةَ الصَّبْيَانِ» ... رَوَى الْأَحَادِيثُ السَّبْعَةُ، أَحْمَدُ، وَرَوَى أَبُو يَهُيَّ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ۷۰ کے آغاز کے فتنوں اور نومر جاہل حاکموں سے اللہ کی پناہ طلب کرو (احمد)

وضاحت: نومر جاہل حکام سے مراد یزید بن معاویہ اور مروان بن حکم اور ان جیسے لوگ مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ کم مردالے کسی انسان کو قاضی نہ بنایا جائے اور ۷۰ سے اس لئے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے کہ اس دور میں عظیم فتنے رونما ہوئے جن میں حسین کا قتل، جنگ حرہ اور اس جیسے دیگر واقعات شامل ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۳۷۱۷- (۵۷) وَهَنَّ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَمَا تَكُونُونَ، كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ» .

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسے تم ہوتے ہو اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان) نیز اس نے کہا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے منقطع ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن ہاشم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹)

۳۷۱۸- (۵۸) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ ، يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ ، وَإِذَا جَارَ ، كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ - ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ» .

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھلک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے مظلوم افراد اس کا سہارا تلاش کرتے ہیں جب حاکم وقت انصاف کرے گا تو اسے اجر و ثواب ملے گا اور رعیت اس کے لئے شکر گزار ہوگی اور جب حاکم وقت ظلم کرے گا تو ظلم کا گناہ اس پر ہوگا اور رعیت کے لئے مبر کرنا ہوگا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: حدیث کی سند میں سعید بن مسعود بن ثمان راوی ضعیف ہے امام بخاری نے اس کو مکر الحدیث قرار دیا ہے (المجرح والتحریل جلد ۳ صفحہ ۳۳، النفعاء الصغیر صفحہ ۳۵، النفعاء والمتروکین صفحہ ۲۶۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۲۹۸)

۳۷۱۹- (۵۹) وَهَنَّ عَمْرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ. وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ جَائِرٌ خَرَقٌ».

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے 'یقیناً قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے ہاں وہ شخص مرتبہ و مقام کے لحاظ سے افضل ہو گا جو (دنیا میں) عدل و انصاف کرنے والا ایسا حکمران تھا جو (رحمت کے ساتھ) نرم برتاؤ کرتا تھا اور یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں وہ شخص انتہائی زلت میں ہو گا جو (دنیا میں) ظالم اور تشدد و ظلم کا حکمران تھا (یعنی شعب الایمان)

۳۷۲۰- (۶۰) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نَظَرَ إِلَىٰ أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ، أَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَخِيسِي هَذَا: مُنْقَطِعٌ، وَرَوَيْتُهُ ضَعِيفٌ.

۳۷۲۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کو خوفناک نگاہوں سے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کو خوف زدہ کرے گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ روایت ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۷۲۱- (۶۱) وَهَنَّ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَبَا اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمَلُوكِ، وَمَلِكُ الْمَلُوكِ، قُلُوبُ الْمَلُوكِ فِي يَدِي، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَ مَلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّافَةِ. وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ، فَلَا تَسْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالِدُّعَاءِ عَلَى الْمَلُوكِ، وَلَكِنْ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَمَا أَكْفَيْكُمْ مَلُوكَكُمْ». رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۳۷۲۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

میں اللہ ہوں، صرف میں ہی معبود برحق ہوں، میں حکمرانوں کا مالک ہوں، میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، حکمرانوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو اپنے بندوں کے لئے پھیر دیتا ہوں وہ ان پر شفقت اور نرمی کرتے ہیں لیکن جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں حکمرانوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہوں، وہ ان پر ناراض ہوتے ہیں اور انہیں مختلف سزاؤں میں مبتلا کرتے ہیں اور وہ انہیں بدترین قسم کے عذاب سے دوچار کرتے ہیں۔ پس تم اپنے آپ کو (اس بات میں) مشغول نہ کرو کہ تم حکمرانوں کے لئے بد دعا کرو۔ البتہ تم خود کو اللہ کے ذکر اور آہ و زاری میں مشغول رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں (ابو نعیم فی الحلیۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دھب بن راشد عایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸)

بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

(اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے)

الفصل الأول

۳۷۲۲- (۱) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ. قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا، وَبَيِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۷۲۲ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے، تم لوگوں کو خوشخبری کا پیغام دو اور انہیں تکلیف نہ کرو ان کے ساتھ نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو (بخاری، مسلم)

۳۷۲۳- (۲) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا - وَلَا تُنْفِرُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نرمی کرو اور (انہیں) مشکلات میں نہ ڈالو، سکون پہنچاؤ اور نفرت نہ دلاؤ (بخاری، مسلم)

۳۷۲۴- (۳) وَهْنُ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ: «بَيِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَيِّرَا وَلَا تُنْفِرَا، وَتَطَاوَعَا - وَلَا تَخْتَلِفَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۴ : ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دادا ابو موسیٰ اشعری اور معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا، تم دونوں لوگوں سے آسانی کا برتاؤ کرنا انہیں تکلیف میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو خوش رکھنا، تکلیف نہ کرنا نیز تم ایک دوسرے کی موافقت کرنا اور مخالفت سے باز رہنا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۵- (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَادِرَ - يَنْصَبُ لَهُ لُؤَاءَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ: هَذِهِ عَذْرَةُ فَلَانَ بْنِ فَلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'ہم ہنسی کرنے والے کیلئے قیامت کے دن جہنم میں لٹکے ہوئے ہوئے گا اور اعلان کیا جائے گا یہ فلاں بن فلاں انسان کو اس کی ہنسی کی سزا ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۲۶- (۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'ہر وہ شخص جو وعدہ خلافی کرنے والا ہے قیامت کے دن اس کی پہچان کراتے ہوئے اس پر جہنم لٹکا دیا جائے گا (بخاری، مسلم)

۳۷۲۷- (۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'ہر وہ شخص انسان کی معصیہ کے نزدیک قیامت کے دن جہنم لٹکا دیا جائے گا اور ایک روایت میں ہے، 'ہر وہ شخص کے لئے اس کی ہنسی کے بقدر بطور علامت جہنم لٹکایا ہو گا۔ خبردار! سربراہ مملکت سے بڑھ کر کسی ہنسی کی ہنسی نہیں ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۳۷۲۸- (۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتْهُمْ، وَفَقَّرَهُمْ؛ إِحْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتْهُمْ، وَفَقَّرَهُمْ... فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلَى خَوَائِجِ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلاَحْمَدُ: «أَغْلَقَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ حَلَّتْهُمْ، وَحَاجَتِهِمْ، وَمَسَكَنَتِهِ».

دوسری فصل: ۳۷۲۸: عمرو بن مارتہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے معاویہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، 'جس شخص کو اللہ مسلمانوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم بنا دیتا ہے اور وہ لوگوں کی حاجات، شکایات اور ان کے مسائل حل نہیں کرتا تو اللہ اس کی ضرورتوں، اس کی شکایات اور اس کے مسائل کو حل نہیں فرماتا۔ چنانچہ معاویہ نے (اس حدیث کے سننے کے بعد) ایک شخص کو لوگوں کی ضرورتوں اور

حکایات سننے پر مقرر کر دیا (ابوداؤد ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت اور احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "اللہ اس کی ضرورتوں اور اس کی حاجات اور اس کے مسائل کے لئے آسمان کے دروازوں کو بند فرماتا ہے"

الفصل الثالث

۳۷۲۹- (۸) عَنْ أَبِي الشَّامِخِ الْأَزْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وُلِيَ مِنْ أُمَّرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ الْمَظْلُومِ، أَوْ ذِي الْحَاجَةِ؛ أَغْلَقَ اللَّهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقَرَهُ أَفْقَرَ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ».

تیسری فصل : ۳۷۲۹ : ابوشامخ ازدی اپنے چچا زاد بھائی جو اصحاب رسول میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ وہ معاویہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی کام پر حاکم مقرر ہوتا ہے پھر وہ مظلوم لوگوں اور ضرورت مند انسانوں کے لئے دروازہ بند کر دیتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت جبکہ وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہو گا اس سے اپنی رحمت کے دروازوں کو بند کر دے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

۳۷۳۰- (۹) وَفَعْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ: أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرَدُونَا، وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبَسُوا زَقِيفًا، وَلَا تَعْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ؛ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمْ الْعُقُوبَةُ، ثُمَّ يُسَيِّعُهُمْ زَوَاهِمَا الْبَيْهَقِيِّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۷۳۰ : عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے ماتحت حکام کا تعین فرماتے تو ان پر پابندی لگاتے کہ ہمیں ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا ہوگا نہ تم نے میدے کی روٹی کھائی ہوگی اور نہ ہی تم نے باریک لباس پہننا ہوگا اور نہ تم لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے دروازے بند کرنا اگر تم ان کاموں میں سے کوئی کام بھی کرو گے تو تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا پھر عمر انیس الوداع کہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ کترا عمل میں یہ حدیث عاصم بن ابی النجود سے موی ہے اس نے عمر سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور عاصم کی حدیث بخاری اور مسلم میں مقرونا موجود ہے اس مضمون کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ اور سند ابن عساکر میں بھی ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۹)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

(قضاء کے منصب اور اس سے ڈرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۳۱ - (۱) وَهَنَّ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَفْضِيَنَّ حَكْمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۷۳۱ ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی قاضی کو خستہ کی حالت میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیے (بخاری، مسلم)

۳۷۳۲ - (۲) وَهَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَأَجْتَهَدَ - فَأَصَابَ -؛ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَأَجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ؛ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ».

۳۷۳۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کیلئے دو ہرا ثواب ہے اور جب اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن اس کا فیصلہ غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۳۷۳۳ - (۳) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ؛ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۳۷۳۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے (درمیان) فیصلے کرنے پر مقرر کیا گیا وہ گویا بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۳۷۳۴ - (۴) وَهَنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ابْتَعَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ؛ وَكَبَّلَ إِلَى نَفْسِهِ -، وَمَنْ أَكْرَهَ عَلَيْهِ؛ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَيِّدُهُ»... رَوَاهُ

الْبَرَمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۳: اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے قضاء کے منصب کو طلب کیا اور اس کا سوال کیا، اس شخص کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس شخص کو قضاء کے منصب پر مجبور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ (اس کی محالوت کیلئے) اس کے ساتھ ایک فرشتہ لگا دیتے ہیں۔ جو اس کو راہ صواب کی جانب (اٹل) کرتا رہتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ بلال بن مرادس راوی مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۲) نیز عبدالاعلیٰ ثعلبی راوی ضعیف ہے (المخرج والتدیل جلد ۱ صفحہ ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۷۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۷۸، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۷۳)

۳۷۳۵- (۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ. فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ؛ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَى فِي الْحَكِيمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۳۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قاضی جنت میں ہوگا جبکہ دو قاضی دوزخ میں ہوں گے۔ وہ قاضی جنت میں ہے جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا اس کے مطابق فیصلہ کیا اور وہ قاضی جس نے حق و صداقت کو معلوم کیا لیکن فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے اور جس قاضی نے لوگوں کے درمیان ناواقفیت کے ساتھ فیصلہ کیا وہ بھی دوزخ میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۳۶- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ظَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلَهُ جَوْرَةً؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَمَنْ غَلَبَ جَوْرَةَ عَدْلِهِ؛ فَلَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے منصب کو طلب کیا اور وہ اس پر سرفراز ہوا اور اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کیلئے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ گیا تو وہ جہنم ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ موسیٰ بن بحدہ اور اس کے استاذ یزید بن عبدالرحمان دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۲)

۳۷۳۷- (۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَّضَ لَكَ قَضَاءً؟» قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟» قَالَ: فَيَسْتَسْئِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؟» قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا أَلُوْ — قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالِدَارِمِيُّ.

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو یمن کی جانب بھیجا تو اس سے دریافت کیا کہ جب حیرے سامنے کوئی فیصلہ پیش ہوگا تو تو کیسے فیصلہ کرے گا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کیا، اگر تو فیصلہ اللہ کی کتاب میں نہ پائے؟ اس نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے دریافت کیا، اگر تو یہ فیصلہ سنت رسول میں بھی نہ پائے؟ اس نے جواب دیا، میں کوشش کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا اور ہرگز کوئی نہیں کروں گا (روای نے بیان کیا کہ) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا، اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے ہمد کو ایسے فیصلے کی توفیق عطا کی جس پر اللہ کے رسول راضی ہیں (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عمرو راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۹) فقہاء اس حدیث سے اصول فقہ میں استدلال کرتے ہیں لیکن آئمہ حدیث بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور عراقی وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے تحقیقی بحث ”احادیث ضعیفہ“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۳۷۳۸- (۸) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَرْسَلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ الْيَسَنِ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُبَيِّنُ لِسَانَكَ، إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ؛ فَلَا تَقْضُ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الأَخْرِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَبَيِّنَ لَكَ الْقَضَاءَ». قَالَ: فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ — زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَسَنَدُ كُرْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ: «إِنَّمَا أَقْضَى بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي» فِي بَابِ: «الْأَقْضِيَّةِ وَالشَّهَادَاتِ» إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ملک) یمن کی جانب قاضی بنا کر

بیمہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں عمر رسیدہ نہیں ہوں اور مجھے تھا سے واقفیت بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا، اللہ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور ہمیری زبان کو استقامت عطا کرے گا۔ جب وہ شخص میرے سامنے فیصلہ لے کر آئیں تو جب تک تو دوسرے کی بات نہ سن لے، پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا اس طرح عین ممکن ہے کہ فیصلہ (کی نوعیت) میرے سامنے واضح ہو جائے۔ انہوں نے کہا اس کے بعد مجھے کسی فیصلے میں شک لاحق نہ ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور ام سلمہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔“ کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الاغنیۃ والشادات میں ذکر کریں گے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳۳)

الفصل الثالث

۳۷۳۹- (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخَذَ بِقَعَاهُ - ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِيَ الْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ - أَرْبَعِينَ خَرِيفًا» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل: ۳۷۳۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حاکم بھی لوگوں میں فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتے نے اس کو اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا اور فرشتہ آسمان کی جانب (اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھائے ہوئے ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم ہوگا اس کو دوزخ کے گڑھے میں گرا دے گا تو وہ اس کو گرا دے گا چنانچہ وہ چالیس سال تک بیٹھے جاتا رہے گا۔ (احمد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن سعید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۶۷۹، التلخیص الرغیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۳۷۴۰- (۱۰) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلِيَّ الْقَاضِي الْعَدْلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَمْتَنِي أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ» ... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا، علول قاضی قیامت کے دن اس بات کی آرزو کرے گا کہ کاش! اس نے کبھی ایک کجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

وضاحت: یہ حدیث عمران بن حطان، عاتکہ سے بیان کرتا ہے اس راوی کی نہ تو متابعت ہے اور نہ ہی اس کا صلح عاتکہ سے ثابت ہے۔ البتہ مجمع الزوائد میں اس کی سند کو حسن قرار دیا گیا ہے۔ (مثل الاوطار جلد ۸ صفحہ ۳۷۰)

۳۷۴۱- (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ، فَإِذَا جَارَ تَحَلَّى - عَنْهُ وَلِزِمَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَإِذَا جَارَ وَكَلَّهُ إِلَى نَفْسِهِ».

۳۷۴۱: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی توفیق قاضی کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ کی توفیق اس سے چلی جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ چھٹ جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) نیز ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اس کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

۳۷۴۲- (۱۲) وَهْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ، فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدَّرَّةِ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ، إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ، يَسِدُّ ذَانِهِ وَيُوقِفَانِهِ لِلْحَقِّ مَا ذَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجًا وَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۷۴۲: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی مٹکی جابب ایک جھگڑالے کر گئے، مٹ نے عموس کیا کہ یہودی حق پر ہے۔ تو اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس پر یہودی نے مٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، اللہ کی قسم! تم! تمرا فیصلہ صحیح ہے۔ اس پر مٹ نے اس کو دہ مارا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم "تورات" میں پاتے ہیں کہ حق فیصلہ کرنے والے قاضی کے دائیں جابب ایک فرشتہ اور بائیں جابب ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے راہ صواب پر رہنے اور اسے حق کی توفیق سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کی ساتھ منسلک رہتا ہے لیکن جب وہ حق کو چھوڑ جاتا ہے تو دونوں فرشتے آسمان کی جابب چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

۳۷۴۳- (۱۳) وَهْنُ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: أَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ. قَالَ: أَوْ تَعَايِنِي؟ - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ

أَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لِأَنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ؛ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كُفَافًا»... فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴۳: عبد اللہ بن مویب بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان نے ابن عمر سے کہا کہ آپ لوگوں کے فیصلے کیا کریں انہوں نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے دریافت کیا، آپ کیوں اسے بنظر کراہت دیکھتے ہیں جب کہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس قاضی نے عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کئے وہ اس لائق ہے کہ برابر برابر رہ جائے (یعنی نہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہیں اور نہ برائیاں) اس جواب کے بعد انہوں نے اس سے تکرار نہیں کی۔ (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی نے حدیث کی سند کو غیر متصل قرار دیا ہے۔ عبد اللہ بن مویب نے عثمان سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲ ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲)

۳۷۴۴ - (۱۴) وَفِي رَوَايَةِ رَزِينٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا أَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ؛ قَالَ: فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي. فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيَّ شَيْئًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ أَشْكَلَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِنِّي لَا أَحْجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَادَ بِاللَّهِ، فَقَدْ عَادَ بِعَظِيمٍ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ عَادَ بِاللَّهِ - فَأَعْبَدُوهُ». وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِيًا فَاعْفَاءً، وَقَالَ: لَا تُخَيِّرْ أَحَدًا.

۳۷۴۳: اور رزین کی روایت میں نافع سے مذکور ہے کہ ابن عمر نے عثمان سے کہا، اے امیر المؤمنین! میں دو انسانوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا، انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد تو فیصلے کیا کرتے تھے ابن عمر نے کہا، میرے والد اگر کسی مشکل میں مبتلا ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی الجھن پیش آتی تو آپ جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کرتے اور میں اب کس سے دریافت کروں؟ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے ساتھ پناہ طلب کی اس نے عظیم ذات کے ساتھ پناہ طلب کی، نیز میں نے آپ سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دے اور میں قاضی کے منصب سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں چنانچہ عثمان نے ان کو معاف کر دیا نیز ان سے کہا کہ اس بات کا تو کسی سے ذکر نہ کرنا۔

وضاحت: رزین کی روایت کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲)

بَابُ رِزْقِ الْوَلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

(حکام کے مشاہرات اور ان کو ملنے والے تحائف کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۴۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْتَعُكُمْ، أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أَمْرْتُ». ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۷۴۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ ہی تم سے روکتا ہوں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، وہاں خرچ کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۳۷۴۶- (۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقِّ؛ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴۶ : خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ لوگ بلا جواز اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن وہ دوزخ میں ہوں گے (بخاری)

وضاحت : اسلامی بیت المال میں تصرف کرنے والوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ بیت المال میں جمع شدہ مال کو صحیح مستحقین میں ضرورت کے مطابق صرف کریں نیز بیت المال میں زکوٰۃ کے علاوہ خراج، جزیہ اور نغمیت وغیرہ کا مال بھی جمع ہوتا ہے اس لئے اس کے خرچ کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

۳۷۴۷- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَن مَوْؤُونَةِ أَهْلِي -، وَشَغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ -، وَتَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۴۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے کہا، میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال کی معیشت سے کوتاہ نہیں تھا اب میری مشغولت مسلمانوں کے امور

سراجم دینے کے لئے ہے اس لئے ابو بکرؓ کے اہل و عیال بیت المال سے اخراجات لیں گے اور ابو بکرؓ مسلمانوں کے امور سراجم دینے میں مصروف رہیں گے (بخاری)

۳۷۴۸ - (۴) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَيَّ عَمَلًا، فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۷۴۸ : بريدہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، جس شخص کو ہم کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تو اس (وظیفے) کے علاوہ جو مال وہ لے گا وہ خیانت ہوگی (ابوداؤد)

۳۷۴۹ - (۵) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمِلْتُ عَلَيَّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَمَلْتَنِي... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۴۹ : عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (آپ کی جانب سے مقرر کردہ) کام سراجم دیا تو آپ نے مجھے اس کا معاوضہ عطا کیا (ابوداؤد)
وضاحت : چونکہ یہ حدیث بخاری، مسلم میں ہے اس لئے اس کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تاہم صاحب مصابیح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صاحب مشکوٰۃ نے دوسری فصل میں ہی ذکر کر دی ہے (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

۳۷۵۰ - (۶) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سَبَرْتُ، أَرْسَلَ فِيَّ أَثَرِي، فَرُدِدْتُ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تُصَيِّبَنَّ شَيْئًا بغيرِ إِذْنِي، فَإِنَّهُ، غُلُولٌ» وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿— لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَاْمِضْ لِعَمَلِكَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۵۰ : معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا۔ جب میں روانہ ہوا تو آپ نے میرے تعاقب میں ایک شخص کو بھیجا، میں واپس آیا تو آپ نے دریافت کیا، تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے پیچھے کس لئے ایک شخص کو بھیجا؟ میں نے اس لئے تجھے بلایا تھا کہ تو میری اجازت کے بغیر (کسی سے) کچھ نہ لینا کیونکہ اس طرح مال لینا خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن خیانت کے ساتھ آئے گا، اب تو اپنے کام پر روانہ ہو جا (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اوردی راوی ضعیف ہے کسی بھی امام نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۱، تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۴۱)

۳۷۵۱ - (۷) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زُوجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا»... وَفِي رَوَايَةٍ: «مَنْ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ - فَهُوَ غَالٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: جو شخص ہمارا ملازم ہے وہ بیوی حاصل کرے اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو وہ خادم حاصل کرے اگر اس کا گھر نہیں ہے تو وہ گھر حاصل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ان کے علاوہ حاصل کرے گا وہ خان ہے (ابوداؤد) وضاحت: اسلامی حکومت کے ملازم کے لئے سہولت ہے کہ وہ بیت المال سے حق مراور دیگر ضروری اخراجات مثلاً رہائشی مکان اور خادم کے اخراجات وغیرہ لے سکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۲ - (۸) وَعَنِ عَبْدِ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ، فَكْتَمْنَا مِنْهُ مَخِيضًا - فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌ، يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» - فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكُ - قَالَ: «وَمَا ذَلِكَ؟» قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ، مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ؛ فَلْيَأْتِ بِقَلْبِيهِ وَكَبِيرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ، وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے کسی شعبہ میں ملازم ہے وہ اگر ہم سے سوئی یا اس سے بھی اونٹنی چیز چھپائے گا تو وہ خان ہے۔ قیامت کے دن وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے لائے گا۔ آپ کی یہ بات سن کر ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ملازمت سے سبکدوش کر دیں۔ آپ نے دریافت کیا، سبب کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے آپ سے سنا ہے، آپ نے فلاں فلاں بات کہی ہے آپ نے فرمایا، میں نے یہ بات کہی ہے کہ جس شخص کو ہم کسی ملازمت پر مقرر کریں وہ تمہوڑا، زیادہ (سب کچھ ہمارے سامنے) لائے اور جو کچھ اس کو اس سے دیا جائے، اسے قبول کرے اور جس سے اس کو روکا جائے اس سے رک جائے (مسلم، ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

وضاحت: یہ حدیث مسلم میں ہے لیکن علامہ بغوی نے اس کو دوسری فصل میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کو پہلی فصل میں ذکر کرنا چاہیے تھا۔ ان سے سو ہو گیا ہے۔ حدیث کے مضمون سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت کے ملازمین کے لئے تحفے وغیرہ لینا ناجائز ہے (واللہ اعلم)

۳۷۵۳ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّائِسِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَأَبْنُ مَاجَةَ.

۳۷۵۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۵۴ - (۱۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۷۵۴: نیز ترمذی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ سے بیان کیا ہے۔

۳۷۵۵ - (۱۱) — وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ ثَوْبَانَ، وَزَادَ: «وَالرَّائِسَ» يَعْنِي: الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

۳۷۵۵: نیز اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ ”جو شخص رشوت دینے والے اور لینے والے کے مابین رشوت کی بات طے کراتا ہے وہ بھی ملعون ہے۔“
وضاحت: اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اس کی سند میں یث بن ابی سلیم ہے، اس میں کلام ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

۳۷۵۶ - (۱۲) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْ أَجْمَعَ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ، ثُمَّ اثْنِي». قَالَ: فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ. فَقَالَ: «يَا عَمْرُو! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَتَعَنَّكَ فِي وَجْهِ يُسَلِّمُكَ اللَّهُ وَيُعِينُكَ، وَأَرْعَبُ لَكَ رُغْبَةً مِنَ الْمَالِ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ، وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: «نِعْمًا بِالْمَالِ الصَّالِحِ — لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ».

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار اور لباس لے کر میرے پاس آئیں انہوں نے بیان کیا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، اے عمرو! میں نے تیری جانب پیغام بھیجا، تاکہ تجھے کسی کام کے لئے بھیجوں، اللہ تعالیٰ تجھے سلامت رکھے گا اور تجھے غنیمت سے لوازے گا اور میں تجھے ناماں دوں گا (یہ سن کر میں

نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے مال (کے حصول) کے لئے ہجرت نہیں کی، ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کیلئے کی ہے۔ آپ نے فرمایا، صالح انسان کے لئے حلال مال بہتر ہے (شرح السنہ) احمد نے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں ہے کہ صالح انسان کیلئے حلال مال بہتر ہے۔
وضاحت: معلوم ہوا کہ حلال مال صالح انسان کے لئے نیک اعمال سرانجام دینے میں معاون ہوتا ہے اور اللہ کی نعمت ہوتا ہے۔

الفصل الثالث

۳۷۵۷- (۱۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَفَقَّهَا؛ فَقَدْ آتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۳۷۵۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی شخص کے لئے سفارش کرے اور وہ اسے سفارش کی وجہ سے تحفہ دے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا (ابوداؤد)

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

(فیصلوں اور شہادتوں کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۵۸ - (۱) **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ - ، وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي «شَرْحِهِ لِلنُّوَوِيِّ» أَنَّهُ قَالَ: وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ «الْبَيْهَقِيِّ» بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: «لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعَى، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ».**

پہلی فصل : ۳۷۵۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر لوگوں کو ان کے محض دعووں پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خون اور مال کے بارے میں دعویٰ کرنے لگیں گے۔ البتہ مدعا علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور لودھی شرح مسلم میں ہے اس نے بیان کیا کہ یہی کی روایت میں حسن یا صحیح سند سے ابن عباس کی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور قسم اس شخص پر ہے جو دعویٰ کا انکار کرے۔

۳۷۵۹ - (۲) **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا - وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ - يَفْتَنُ بِهَا مَالَ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا - إِلَى آخِرِ آيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».**

۳۷۵۹ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص عداوت جموں کی اٹھاتا ہے (اور) جموں کی قسم کے ساتھ مسلمان بھائی کا مال چھینتا چاہتا ہے تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا، اس کی تصدیق اللہ کے اس فرمان سے ہو رہی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ سے کئے گئے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تموڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہو گا“ (بخاری، مسلم)

۳۷۶۰- (۳) وَفَن أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ، مُسْلِمٍ، بِيَمِينِهِ - فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرْأَيْكَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان شخص کا حق چھینتا ہے، اللہ نے اس کے لئے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جنت اس پر حرام کر دی ہے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ معمولی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ پیلو کے درخت کی شئی ہو (مسلم)

۳۷۶۱- (۴) وَفَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنُّ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ - ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَيَّ نَحْوَمَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ؛ فَلَا يَأْخُذْنَهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں انسان ہوں اور تم میرے پاس فیصلہ لاتے ہو اور شاید تم میں سے کچھ لوگ بہ نسبت دوسروں کے اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ فصیح ہوں تو میں ان کی بات سن کر اس کے مطابق ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس میں جس شخص کو فیصلہ کرتے ہوئے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں تو وہ اس کو ہرگز نہ لے بلاشبہ میں اس کو دوزخ سے ایک حصہ وے رہا ہوں (بخاری، مسلم)

۳۷۶۲- (۵) وَفَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَبْغَضَ الرَّجَالُ إِلَى اللَّهِ الْأَلْدَ الْخَصِيمَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کو وہ شخص سب سے زیادہ ناپسند ہے جو جھگڑنے میں بہت تیز ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۶۳- (۶) وَفَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا (مسلم)

وضاحت: حد اور قصاص کے علاوہ حقوق اور اموال کے مقدموں میں اگر مدعی کے پاس صرف ایک گواہ ہو تو دوسرے گواہ کی جگہ اس مدعی کے قسم اٹھانے سے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۱)

۳۷۶۴ - (۷) وَهَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتِ ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ - ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ هَذَا غَلْبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي . فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي ، لَيْسَ لَهَا فِيهَا حَقٌّ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ : «الْكَ بَيْنَهُ؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَلْكَ يَمِينُهُ» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ ، لَا يُبَالِي عَلَيَّ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ ، مِنْ شَيْءٍ - . قَالَ : «لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ» . فَانْطَلَقَ لِيُحْلِفَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَذْبَرَ : «لَيْتَنِي حَلَفَ عَلَيَّ مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا ؛ لِيَلْقِيَنَّ اللَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۴: ملقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضر موت (يمن کے شہر) سے ایک شخص اور کندہ قبیلہ سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرمی نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! یہ شخص میری زمین پر قابض ہو گیا ہے اور کندی نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! یہ میری زمین ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے' اس (حضرمی) کا اس زمین پر کچھ حق نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا 'کیا تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟' اس نے نفی میں جواب دیا آپ نے فرمایا تو پھر وہ قسم اٹھائے اس نے اعتراض کیا 'اے اللہ کے رسول! بلاشبہ وہ شخص فاسق ہے' قسم اٹھانے کی اس کو کچھ پرواہ نہیں 'اسے کسی شے سے دریغ نہیں۔ آپ نے فرمایا 'تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی ہے جب (کندی) قسم اٹھانے کے لئے چلا تو جب اس نے منہ پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اگر اس نے ظلم مال ہضم کرنے کے لئے قسم اٹھائی تو جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے اعراض فرمائے گا (مسلم)

۳۷۶۵ - (۸) وَهَنْ أَبِي ذَرَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ ؛ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'جو شخص ایسی چیز پر دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (مسلم)

۳۷۶۶ - (۹) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِلَّا آخِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟» الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّلَهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۶۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جسیں بہترین گواہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (بہترین گواہ) وہ شخص ہے جو گواہی کے مطالبے سے پہلے گواہی دے (مسلم)

۳۷۶۷- (۱۰) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں تین امدار کے لوگوں کو بہترین قرار دیا گیا ہے یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین۔ ان کے بعد آنے والے لوگ دین اسلام کا کچھ خیال نہیں کریں گے وہ فوراً بلاپس و پیش قسم اٹھانے اور گواہی دینے کے لئے آتے ہوں گے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۲)

۳۷۶۸- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَيَّ قَوْمَ الْيَمِينِ، فَاسْتَرْعَوْا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ... زَوَاةُ الْبُخَارِيِّ.

۳۷۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم اٹھانے کے لئے فرمایا: وہ قسم اٹھانے میں آپ کو بہت جلد باز نظر آئے تو آپ نے حکم دیا کہ قسم اٹھانے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم اٹھائے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ مثال کے طور پر دو شخص ایک چیز میں جھگڑا کریں جب کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کسی کے قبضہ میں نہیں ہے اور ان دونوں کے پاس ثبوت بھی نہیں ہے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے چنانچہ ابوداؤد نسائی میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مروی ہے کہ دو شخص ایک سامان کے بارے میں جھگڑ پڑے جبکہ ان میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: قسم اٹھانے پر قرعہ اندازی کو نیز یہ اجمال بھی ہے کہ وہ لوگ مدعا علیہ ہیں اور ان کے قبضہ میں سامان ہے اور مدعی کے پاس دلیل نہیں ہے، مدعی اور مدعا علیہ سبھی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو اس صورت میں قرعہ اندازی ہوگی کہ کون قسم اٹھائے؟ جس کے نام کا قرعہ نکل آئے گا وہ قسم اٹھا کر اس کا مالک بن جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۲)

الفصل الثانی

۳۷۶۹- (۱۲) **وَمَنْ عَمَّرَ بَنِي شَعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدْعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

دوسری فصل: ۳۷۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدعی دلیل لائے اور مدعا علیہ قسم اٹھائے (ترمذی)

۳۷۷۰- (۱۳) **وَمَنْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لِهَمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعَوَاهُمَا. فَقَالَ: «مَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّي أَخِيهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَقِّي هَذَا لِصَاحِبِي، فَقَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهَمَا —، ثُمَّ لِيُجَلِّلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ». ... وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۷۷۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو آدمیوں کے بارے میں بیان کرتی ہیں جو آپ کے پاس ایک وراثت کے بارے میں مقدمہ لائے تھے۔ دونوں مدعی تھے (ان دونوں میں سے) دلیل کسی کے پاس نہ تھی آپ نے فرمایا، جس شخص کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کو دوزخ کا ٹکڑا دے رہا ہوں (آپ کے اس فرمان کے بعد) دونوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرا حق میرے رفیق کو دے دیں۔ آپ نے انکار کیا اور فرمایا، تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کر دو (حق کے بارے میں) قرعہ اندازی کرو اس کے بعد تم میں سے ہر شخص اپنے رفیق کے لئے (اس کے حصہ کو) حلال قرار دے اور ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا، میں تم دونوں میں اس جھگڑے کے بارے میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جس کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا (ابوداؤد)

۳۷۷۱- (۱۴) **وَمَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَا دَابَّةً، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيْتَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ تَنْجَاهَا —، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلَّذِي فِي يَدِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».**

۳۷۷۱: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چمپائے کے بارے

میں جھڑا کیا۔ ان دونوں نے دلائل دیئے کہ چہاچہ اس کا ہے، اس کے پاس چہاچہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ کیا جس کے وہ قبضہ میں تھا (شرح مشنہ)

وضاحت: حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۳۷۷۲- (۱۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ أَدْعِيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَبَعَتْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَاللَّسَائِي، وَابْنُ مَاجَةَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ أَدْعِيَا بَعِيرًا لَبَسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيْتَهُ، فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

۳۷۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک چہاچہ پر اپنا حق جتلیا اور ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے۔ آپ نے چہاچہ کو ان کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا (ابوداؤد) اور ابوداؤد نقلی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک لونٹ کے بارے میں دعویٰ کیا جبکہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس دلیل نہ تھی تو آپ نے اس کو دونوں میں تقسیم فرما دیا۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۸)

۳۷۷۳- (۱۶) وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ، وَلَيْسَ لِهَمَا بَيْتَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْتَمِئِمَا عَلَى الْيَمِينِ» - رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک چہاچہ کے بارے میں جھڑا کیا۔ دونوں کے پاس دلیل نہ تھی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر قرعہ اندازی کرو (ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۷۷۴- (۱۷) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَفَهُ: «أَحْلِفُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، مَا لَكَ عِنْدَكَ شَيْءٌ» يَعْنِي لِلْمُدْعَى. رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ.

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا، جس سے حلف لیا کہ تو قسم یوں اٹھا، قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، کہ مدعی کا حیرے ذمہ کچھ نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۹)

۳۷۷۵- (۱۸) وَحَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ

مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ — ، فَجَحَدْنِي — ، فَقَدَّمْتَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : « أَلَيْكَ بَيْتَةٌ ؟ » ، قُلْتُ : لَا . قَالَ لِلْيَهُودِيِّ : « أَحْلِفْ » ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِذَنْ يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ﴾ — الْآيَةُ : زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۷۷۵ : اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور ایک اور یہودی کے درمیان زمین کا تنازعہ تھا اس نے میرے دعویٰ کا انکار کیا تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ نے (مجھ سے) دریافت کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا (تو) آپ نے یہودی سے کہا تو قسم اٹھا، میں نے عرض کیا یہ تو قسم اٹھا لے گا اور میری زمین غصب کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو سچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تمہاری سے قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۶ - (۱۹) وَهَنَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتٍ، اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ. فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَرْضِي اغْتَصَبْنِيهَا أَبُو هَذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ. قَالَ: «هَلْ لَكَ بَيْتَةٌ؟» قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَحْلَفَهُ، وَاللَّهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبْنِيهَا أَبُوهُ؟ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ آجِزٌ» فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضُهُ. زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۶ : اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کندہ (قبیلہ) کے ایک شخص اور حضرموت (مقام) کے ایک شخص کے درمیان یمن کی زمین کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضری شخص نے بیان کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا (اور) اس کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا (اور کہا) البتہ میں اس سے قسم لیتا ہوں (اس کے الفاظ یوں ہوں) ”اللہ کی قسم! اسے علم نہیں ہے کہ وہ میری زمین ہے (اور) اس کے والد نے اس کو مجھ سے غصب کیا تھا“ چنانچہ کندی قسم اٹھانے کے لئے تیار ہو گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قسم اٹھا کر کسی کے مال پر غاصبانہ قبضہ کرتا ہے وہ اللہ سے کوڑھی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا (یہ سن کر) کندی نے اقرار کیا کہ زمین اس کی ہے (ابوداؤد)

۳۷۷۷- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الشَّرْكَ بِاللَّهِ، وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينَ الْغُمُوسَ، وَمَا حَلَفَ خَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينًا صَبْرًا، فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحٍ بَعُوضَةٍ - ، إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۷۷۷: عبد اللہ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جموئی قسم اٹھانا ہے اور جو شخص بھی اللہ کی قسم چنگلی سے اٹھاتا ہے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جموٹ داخل کرتا ہے تو وہ قسم اس کے دل میں قیامت تک کیلئے ایک داغ بن جاتی ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۳۷۷۸- (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مَنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينِ آئِمَةٍ، وَلَوْ عَلَيَّ سِوَاكِ أَخْضَرَ إِلَّا تَبَوُّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے اس منبر کے پاس جموئی قسم اٹھاتا ہے اگرچہ سبز مسواک کے بارے میں (قسم اٹھائے) تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے یا فرمایا: اس کیلئے دوزخ واجب ہو گی۔ (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۷۷۹- (۲۲) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا أَنْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: «عُدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالإِشْرَاقِ بِاللَّهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأُ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأَوْثَانِ، وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۷۹: خرم بن قاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر تین بار فرمایا: جموئی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) ”یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا

احرام کرے تو اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے اور تمہارے لئے موٹی جانور حلال ہیں ماسوا ان چیزوں کے جو تمہیں بتائی جا چکی ہیں۔ پس جنوں کی گندگی سے بچو، جموئی ہاتھوں سے پرہیز کرو، یکسو ہو کر اللہ کے بندے ہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۶۵۳)

۳۷۸۰ - (۲۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَيْمَنِ بْنِ حُرَيْمٍ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ.

۳۷۸۰: نیز احمد اور ترمذی نے اس حدیث کو ایمن بن حُریم سے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے قرآن پاک کی آیت طہارت کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، زیادہ عسفری جمول راوی ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۹)

۳۷۸۱ - (۲۴) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا، وَلَا ذِي عِمْرٍ - عَلِيٍّ أَخِيهِ، وَلَا ظَنِينٍ - فِي وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدَّمَشَقِيُّ الرَّائِيَّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ اس کی، جس پر حد لگی ہے، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے، نہ اس کی جو ولاء میں شتم ہے، نہ اس کی جو قرابت میں شتم ہے اور نہ اس شخص کی جو کسی گھر میں پلتا ہے (ترمذی)"

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالاعلیٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹) نیز یحییٰ بن سعید فارسی راوی ضعیف ہے (المرجح والتعديل جلد ۹ صفحہ ۳۶) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۸)

۳۷۸۲ - (۲۵) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِي عِمْرٍ عَلَيَّ أَخِيهِ». وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸۲: عمرو بن شیبہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'خائن مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں' نہ زانی مرد اور عورت کی، نہ اس کی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے اور نہ ہی گھر میں لپٹے والے کی گواہی، گھر والوں کیلئے قابل قبول ہے۔ (ابوداؤد)

۳۷۸۳- (۲۶) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدُوِيٍّ عَلَيَّ صَاحِبِ قَرْيَةٍ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۷۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'جگہ میں رہنے والے کی گواہی بہت سی رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے' (ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۷۸۴- (۲۷) وَهَنَّ عَرُوفَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمُقْضَى عَلَيْهِ لَمَّا آدَبَ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَإِذَا عَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸۳: عرف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے واپس لوٹنے ہوئے کہا، 'مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے۔' (یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تہا پر ملامت کرتا ہے، تجھے احتیاط کرنی چاہیے۔ جب کوشش کے باوجود کوئی چیز خلاف توقع ظاہر ہو تو کہنا چاہیے "مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے" (ابوداؤد)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کو تہا کرنے والے کا "حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" کہنا درست نہیں اور جو شخص محتاط انداز اختیار کرتا ہے اس کے باوجود اس کے خلاف فیصلہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ مندرجہ بالا کلمات کے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۷۸۵- (۲۸) وَهَنَّ بَهْزِينَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلَى عَنْهُ.

۳۷۸۵: بھزین حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت کے سبب بند کر دیا (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپ نے اسے رہا کر دیا۔

الفصل الثالث

۳۷۸۶- (۲۹) هُنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيْ الْحَاكِمِ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۷۸۶ : عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ دونوں جھگڑالانے والے (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث میں معتب بن ثابت بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (المرج والتحریر جلد ۸ صفحہ ۳۰۷، البروصین جلد ۳ صفحہ ۲۸، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۵، تلخیص الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۵۴)

کِتَابُ الْجِهَادِ

(جہاد کا بیان)

الفصل الأول

۳۷۸۷- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا» - ، قَالُوا: أَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ - النَّاسَ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، فَإِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۷۸۷ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے (چاہے) اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یا اپنی آبادی میں رہا، جہاں وہ پیدا ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول) اجازت ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنائیں۔ آپ نے جواب دیا: بلاشبہ جنت کی سونہلیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے، جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ وہ منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو۔ اس لئے کہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں (بخاری)

۳۷۸۸- (۲) وَقَعَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ اللَّيَالِيِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ، لَا يَقْتَرِمُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۷۸۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس شخص کی ہے جو روزے رکھتا ہے، قیام کرتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے، روزے اور (صل) نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے۔ (بخاری، مسلم)

۳۷۸۹- (۳) **وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانُ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي؛ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَانَالٍ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عنایت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلا ہے، اس کو صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گہرے باہر نکالنا ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا یا اسے جنت میں داخل کروں گا (بخاری، مسلم)

۳۷۹۰- (۴) **وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَلَا آجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ؛ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَعَزُّوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوِدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ، ثُمَّ أُحْيَى، ثُمَّ أُقْتَلَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے (مگر میں ان کے لئے سواروں کا انتظام نہیں کر پاتا۔ میں کبھی کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے پر جہاد کے لئے نکلا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں (بخاری، مسلم)

۳۷۹۱- (۵) **وَمَنْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رِبَاطُ يَوْمٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۹۱: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں خود کو سرحدی چوکی میں (بہرے کے لئے وقف کرنا) دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے، اس سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۲- (۶) **وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۷۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں صبح جانا اور شام کو جانا دینا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

۳۷۹۳ - (۷) وَقَدْ سَلَّمَ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأَجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفِتَانَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحد کا پہرا دینا ایک ماہ کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے اگر وہ (اس حالت میں) فوت ہو جائے تو جو عمل وہ کر رہا تھا وہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۴ - (۸) وَقَدْ أَبَى عَبَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَتَمَسَّهُ النَّارُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۹۳: ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی (مسلم)

۳۷۹۵ - (۹) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلَةٌ فِي النَّارِ أَبَدًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اور اس کا قاتل (دونوں) دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے (مسلم)

وضاحت: یہ تب ہے جب قاتل کا خاتمہ ایمان پر ہو گا (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

۳۷۹۶ - (۱۰) وَقَضَاهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ خَيْرِ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُتْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ -، كَلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً - أَوْ فُرْعَةً -، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَهُ -، أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي زَأْسٍ شَعْفَةٍ - مِنْ هَذِهِ

الشَّعْفِ، أَوْ بَقَلْنَ وَإِدِّ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَتَعَبَّدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ
الْيَقِينُ - ؛ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرِهِ. زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی نہایت بہتر ہے جس نے اللہ کے راستے میں اپنی سواری کی لگام کو تھما ہوا ہے جب بھی وہ کسی خطرے، فریاد رسی کی اطلاع پاتا ہے تو اس کی چینے پر بیٹھ کر برق رفتاری سے اوجھ جاتا ہے۔ وہ قتل یا موت کے مواقع تلاش کرتا ہے یا وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑی کی چوٹی پر مقیم ہے یا کسی وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے وہ مرتے دم تک نماز ادا کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں (مستغرق) رہتا ہے تو ایسا شخص لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے (مسلم)

۳۷۹۷- (۱۱) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ
جَهَّزَ غَارِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَقَدَّ غَرَا. وَمَنْ خَلَّفَ غَارِيًا فِي أَهْلِهِ -؛ فَقَدَّ غَرَاهُ. مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ.

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، ارشلو نبوی (ﷺ) ہے، جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاز کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا، اس نے بھی جہاز کیا اور جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی اس نے بھی جہاز کیا (بخاری، مسلم)

۳۷۹۸- (۱۲) وَهَنَّ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُرْمَةٌ نِسَاءٍ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ
الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ؛ إِلَّا وَقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا
ظَنُّكُمْ؟... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۸: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ اپنے گھروں میں اقامت پذیر ہیں وہ مجاہدین کی بیویوں کا احرام اس طرح کیا کریں جس طرح وہ اپنی ماؤں کا احرام کرتے ہیں اور جو لوگ جہاد میں شریک نہیں، گھروں میں مقیم ہیں، ان میں سے جب کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل و عیال میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے قیامت کے دن (میدان حشر) میں کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد جس قدر چاہے گا اس کے اعمال صالحہ اس سے چھین لے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے (وہ کسی عمل کو اس کے پاس باقی رہنے دے گا؟) (مسلم)

۳۷۹۹- (۱۳) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ، فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۹۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (نبی کے پاس) لگام والی اونٹنی لایا اور عرض کیا: یہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹیاں ملیں گی وہ سب لگام والی ہوں گی (مسلم)

۳۸۰۰- (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُدَيْلٍ. فَقَالَ: «لِيَتَّبِعْتَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدَهُمَا، وَالْآخَرَ بَيْنَهُمَا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) ”بنو حذیل“ (کے قبیلے) ”بنو لیحان“ کی جانب ایک لشکر روانہ کیا۔ آپ نے فرمایا: دو انسانوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے اور ثواب ان دونوں کے درمیان برابر ہوگا (مسلم)

۳۸۰۱- (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا، تَقَاتِلَ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر جہاد کرتی رہے گی (مسلم)

وضاحت: مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر عمل پیرا ہیں، اس میں وہ علماء کرام بھی شامل ہیں جو ہر دور میں دین اسلام کی حفاظت اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے مقدور ہر کوشش کرتے رہتے ہیں۔

۳۸۰۲- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ، - إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ - دَمًا، النَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمَسْكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے (اور اللہ کو خوب علم ہے کہ کون شخص اس کے راستے میں زخمی ہوا؟) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہ رہا ہو گا۔ جکا رنگ تو خون جیسا ہی ہو گا اور منک کستوری کی سی ہو گی (بخاری، مسلم)

۳۸۰۳- (۱۷) **وَمَنْ آتَىٰ رَضِيََ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَتَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَزِي مِنَ الْكِرَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ دنیا کی جانب لوٹنے کو اچھا نہیں جانے گا اگرچہ اس کو زمین کی تمام چیزیں حاصل ہو جائیں۔ ماسوا شہید کے، وہ آرزو کرے گا کہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار شہید کیا جائے کیوں کہ وہ شہید کی عزت و کرامت ملاحظہ کر چکا ہو گا (بخاری، مسلم)

۳۸۰۴- (۱۸) **وَمَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أحيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَرِّقُونَ﴾ — الْآيَةِ. قَالَ: «إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: «أَزْوَاحُهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضِرَ، لَهَا قَنَادِيلٌ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرَضِ، تَنْسَرِحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاطَّلَاعَةٍ، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهُوهُ وَنَحْنُ نَسْرِحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا. فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُنْزَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا. قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَزْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرَكُّوهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»**

۳۸۰۳: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے“ عبداللہ بن مسعود نے جواب دیا کہ ہم نے اس کے بارے میں (نبی) سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا، ان شہداء کی ارواح سبز ہر نمودن کے بیٹوں میں ہیں۔ ان کے لئے عرش کے ساتھ فالوس معلق ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ بعد ازاں ان فالوسوں میں قرار

حاصل کرتے ہیں۔ ان کے پروردگار نے ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا: تمہیں کچھ چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں اور کیا چاہیے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں (اڑتے) پھرتے ہیں۔ تین بار اللہ نے ان سے دریافت کیا، ہر بار انہوں نے یہی جواب دیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان سے دریافت کیا جاتا رہے گا تو انہوں نے عرض کیا، اے ہمارے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک بار پھر قتل ہوں چنانچہ جب اللہ نے ان سے یہ اقرار لے لیا کہ انہیں کچھ ضرورت نہیں تو ان سے سوال کرنا بند کر دیا گیا (مسلم)

۳۸۰۵- (۱۹) وَقَدْ أَسَى قِتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَنَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذِيرٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَيْكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَنَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذِيرٍ، إِلَّا الَّذِينَ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ قَالَ لِي ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۵: ابوقحافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں بتایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل ہے۔ (یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہمیت میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، اگر تو اللہ کے راستے میں میرے دامن کو چھامے ہوئے، ثواب طلب کرتے ہوئے، پیش قدمی کرتے ہوئے، بغیر پناہ ہوئے قتل ہو جائے گا تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا، تو نے کیا دریافت کیا تھا؟ اس نے جواب دیا، آپ بتائیں اگر میں اللہ کے راستے میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! جب تو میرے کرنے والا، ثواب طلب کرنے والا، پیش قدمی کرنے والا ہو، پناہ ہونے والا نہ ہو البتہ قرض معاف نہیں ہو گا (ابھی) جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے اس بارے میں بات کی ہے (مسلم)

۳۸۰۶- (۲۰) وَقَدْ عَبَدَ اللَّهُ بَيْنَ عَمْرٍو وَبَيْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفِرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۶: عبد اللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں شہید ہونا، قرض کے علاوہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے (مسلم)

۳۸۰۷- (۲۱) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهَدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ دو انسانوں کے بارے میں ہنستا ہے ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ یوں ہے کہ ایک شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، قتل ہو جاتا ہے پھر (قتل اسلام لے آتا ہے تو) اللہ تعالیٰ کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور وہ (میدان جنگ میں) شہید ہو جاتا ہے (مسلم)

۳۸۰۸- (۲۲) **وَمَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ؛ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۸۰۸: سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ سے صدق دل سے شہادت کا سوال کیا، اللہ اس کو شہداء کے منازل میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہوا (مسلم)

۳۸۰۹- (۲۳) **وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ، آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قَتْلُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ عَرَبٍ—، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبْرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ. فَقَالَ: «وَيَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنِكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بنت براء، حارثہ بن سراقہ کی والدہ تھی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں، وہ جنگ بدر میں شہید ہو گیا تھا اس کو نامعلوم تیر کا تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اگر جنت میں نہیں تو میں مبالغہ کے ساتھ اس پر روتی ہوں۔ آپ نے جواب دیا، اے ام حارثہ! جنتیں بہت سی ہیں، تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ہے (بخاری)

۳۸۱۰- (۲۴) **وَمَنْهُ قَالَ: «إِن طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَوَمُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ». قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَامِ: «بِحَبْرٍ»! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى**

قَوْلِكَ: بَيْحٌ بَيْحٌ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «فَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا» قَالَ: فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ —، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ. ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَنَا حَيِّتٌ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي إِنَّهَا لِحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نکلے وہ بدر (مقام) میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین (بھی) آگئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایسی جنت میں (جانے کے لئے) کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (یہ سن کر) عمر بن حام نے کہا، واہ واہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا، یہ بات تو نے کیوں کہی ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! صرف اس امید پر کہا کہ میں جنتی ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو جنتی ہے راوی نے بیان کیا، اس نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانا شروع کیا، بعد ازاں اس نے کہا، اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہوں تو بلاشبہ یہ زندگی لمبی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس نے کھجوروں کو جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھینک دیا پھر اس نے ان سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۱۱- (۲۵) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فَيْكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: «إِنْ شَهِدَا أُمَّتِي إِذَا لَقِيْلَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ — فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ — فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے (خیال) میں شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا، اس طرح تو میری امت کے شہید کم رہ جائیں گے (اس لئے سن لو) جو شخص اللہ کے راستے میں قتل ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص طاعون کی بیماری میں فوت ہو گیا وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی (بیماری) میں فوت ہوا وہ شہید ہے (مسلم)

۳۸۱۲- (۲۶) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْرُؤُ، فَتَغْنَمَ وَتَسْلَمَ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أُجُورِهِمْ. وَمَا مِنْ عَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ — وَتَصَابُ —، إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دستہ اور لشکر جہاد کرتا ہے، (مال) غنیمت حاصل کرتا ہے اور صحیح سالم رہتا ہے تو انہوں نے اپنے ثواب کا وہ تہائی حصہ جلدی حاصل کر لیا اور جو دستہ اور لشکر غنیمت حاصل نہیں کر پاتا اور (جہاد میں) کام آتا ہے تو انہیں ان کا اجر و ثواب مکمل ملے گا (مسلم)

۳۸۱۳- (۲۷) **وَقَدْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ؛ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بِنْفَاقٍ»، زَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے جہاد کیا، نہ اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ ایک قسم کی منافقت پر فوت ہوا (مسلم)

۳۸۱۴- (۲۸) **وَقَدْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا، ایک شخص (حصول) غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے (جب کہ) ایک شخص شہرت (حاصل کرنے) کے لئے جہاد کرتا ہے اور ایک شخص اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کی شہادت کی نمائش ہو تو اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا، جس شخص نے اس لئے جہاد کیا تاکہ صرف اللہ کا حکم بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری، مسلم)

۳۸۱۵- (۲۹) **وَقَدْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذِيَا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ». وَفِي رَوَايَةٍ: «إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدْرُ»... زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۸۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس لوٹے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا، بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جہاں (کیسے) کا بھی سفر کیا ہے اور جس وادی کو بھی عبور کیا ہے وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے

ساتھ شریک ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مدینہ میں رہتے ہوئے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مدینہ میں رہتے ہوئے کیوں کہ ان کو کسی عذر نے روک لیا تھا (بخاری)

۳۸۱۶ - (۳۰) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ.

۳۸۸۱: نیز مسلم نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۷ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَىٰ وَالِدَاكَ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فِيهِمَا فَجَاهِدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَارْجِعْ إِلَيَّ وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

۳۸۸۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے جہاد میں (شرکت کی) اجازت طلب کی۔ آپ نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا: پوری ہمت سے ان کی خدمت کر (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے ”اپنے والدین کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔“

وضاحت: جب کسی شخص کے والدین مسلمان ہوں اور زندہ ہوں تو ان کی خدمت فرض میں ہے۔ جہاد فرض میں ہو یا فرض کفایہ دونوں صورتوں میں والدین کی خدمت مقدم ہے اور ان کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہیں جاسکتا اگر جائے گا تو اس حدیث کی روشنی میں گناہگار ہو گا خواہ اس کے جہاد میں جانے سے اس کے والدین کو کچھ تکلیف نہ پہنچے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۳۸۱۸ - (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: مکہ کے فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور اس کی نیت کرنا ہے اور جب تم سے جہاد کے لئے روانہ ہونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم روانہ ہو جاؤ (بخاری، مسلم)

وضاحت: فتح مکہ کے بعد دارالکفر سے دارالاسلام کی جانب ہجرت کرنا نیز جہاد کے لئے وطن سے مفارقت اختیار کرنا، طلب علم کے لئے ہجرت کرنا اور فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہجرت کرنا درست ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

الفصل الثانی

۳۸۱۹- (۳۳) **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلِيَّ الْحَقَّ، ظَاهِرِينَ عَلَيَّ مِنْ نَاوَاهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۸۱۹ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ایک جماعت حق (کی حفاظت) کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی، اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان کا آخری (دست) مسیح دجال سے جنگ کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۰- (۳۴) **وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ لَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجَاهِدْ غَزَايَا، أَوْ يَخْلُفَ غَزَايَا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ - قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲۰ : ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کی ضروریات کا خیال رکھا تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو کسی شدید قسم کی مصیبت میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد)

۳۸۲۱- (۳۵) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَأَنْفُسِكُمْ، وَالسِّيْتِكُمْ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۲۱ : انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اپنے مال، اپنی جان اور اپنی زبان کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

۳۸۲۲- (۳۶) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَصْرِبُوا الْهَامَ - تَوَرَّثُوا الْجَنَانَ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۸۲۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: السلام علیکم (کھنکھانے کو) عام

کرد، کھانا کھلاؤ اور (کھاری) کھوپڑیوں پر کھواریں چلاؤ، تم بہشت کے وارث ہو گے (ترمذی)
امام ترمذی نے حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۲۳ - (۳۷) وَهَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُّ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ہر فوت ہونے والے شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں پہرے واری کرتے ہوئے فوت ہوا تو ایسے شخص کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے امن میں رہے گا (ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۲۴ - (۳۸) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۳۸۲۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو عقبہ بن عامر سے روایت کیا۔

۳۸۲۵ - (۳۹) وَهَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَافَةٍ - فَقَدْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً - فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزُّعْفَرَانُ، وَرِيحُهَا الْمِسْكُ. وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَادَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.»

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دہنے کے درمیان وقفہ کے بغیر جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم یا چوٹ لگی، وہ زخم یا چوٹ قیامت کے دن اتا بڑا ہو گا جتنا دنیا میں بڑے سے بڑا تھا۔ خون کا رنگ، زعفران جیسا اور خوشبو، کستوری جیسی ہو گی اور جس شخص کے اللہ کے راستے میں پھوڑا نمودار ہوا بلاشبہ یہ اس پر شہداء کا نشان ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۲۶ - (۴۰) وَهَنْ حَرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ كَتَبَ لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۸۲۱: خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر و ثواب اس کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا (ترمذی نسائی)

۳۸۲۷- (۴۱) وَهَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَحَلٌ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۸۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، افضل صدقہ اللہ کے راستے میں سائے کے لئے خیمہ لگانا اور اللہ کے راستے میں خادم کا عطیہ دینا ہے یا اللہ کے راستے میں جنتی کے لئے سائے دینا ہے (ترمذی)

۳۸۲۸- (۴۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّيْلُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَيَّ عَبْدٌ عَبْرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانِ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى: «فِي مَنْحَرِي مُسْلِمٌ أَبَدًا». وَفِي أُخْرَى: «فِي جَوْفِ عَبْدِ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدِ أَبَدًا».

۳۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کے ڈر سے رويا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ جائے اور کسی بندے پر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں (دونوں) جمع نہیں ہو سکتے (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں اضافہ ہے کہ ”کسی مسلمان کے تھنوں میں بھی جمع نہیں ہو سکتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے نیز بھل اور ایمان کسی بندے کے دل میں بھی جمع نہیں ہو سکتے۔“

۳۸۲۹- (۴۳) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو آنکھیں دوزخ کی آگ سے محفوظ ہوں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے پرہیز ہوئی دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں رات بھر پروا دیتی رہی (ترمذی)

۳۸۳۰- (۴۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَيْبٍ فِيهِ عَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعَجَبْتُهُ، فَقَالَ: لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ. فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّيْبِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ؛ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أُعْزَوْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی ایک وادی کے پاس سے گزرا وہاں ٹیلھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، اسے وہ بہت پسند آیا چنانچہ اس نے کہا، کاش! میں لوگوں سے الگ ہو کر اس وادی میں اقامت پذیر ہو جاؤں چنانچہ اس نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا کہ اللہ کی راہ میں تم میں سے کسی شخص کا اقامت گزیر ہونا، اپنے گھر میں ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم (اس بات کو) پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما کر جنت میں داخل فرمائے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے اللہ کی راہ میں ادنیٰ سے ایک بار دودھ نکالنے کے وقت کے برابر جہاد کیا تو وہ جنت کا حقدار ہو گیا (ترمذی)

۳۸۳۱- (۴۵) وَعَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَنُّيُّ.

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا، دیگر امور خیر سے ہزار دن بہتر ہے (ترمذی، نسائی)

۳۸۳۲- (۴۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «عَرَضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: شَهِيدٌ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَانِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر تین ایسے شخص پیش کئے گئے جو اول جنت میں داخل ہوں گے شہید، پاک دامن سوال سے کنارہ کش اور وہ غلام جو احسن انداز سے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن عقبہ راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۹)

۳۸۳۳ - (۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طَوْلُ الْقِيَامِ». قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ». — قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ». قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ». قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: «مَنْ أَهْرَيْقَ تَمَهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ». قِيلَ: فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طَوْلُ الْقُنُوتِ». ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي.

۳۸۳۳: عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، لمبا قیام کرنا۔ دریافت کیا گیا، کونسا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، کم مال والے کا مشقت برداشت کر کے صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا، کونسی ہجرت زیادہ فضیلت والی ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص ان کاموں کو ترک کر دے جن کو اللہ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ دریافت کیا گیا، کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، جو شخص مشرکوں کے ساتھ اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرے۔ دریافت کیا گیا، کونسا قتل ہونا زیادہ شرف والا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جس کا خون گرایا گیا اور اس کا گھوڑا مارا گیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کا قیام طویل ہو اس کے بعد بقیہ امور میں ابوداؤد اور نسائی کا اتفاق ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۱۳۳)

۳۸۳۴ - (۴۸) وَعَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتٌّ حِصَالٍ: يُعْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْحَنَةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْتِي مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ —، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَالْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرَبَائِهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۴: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے ہاں شہید انسان کے لئے چھ انعامات ہیں۔ خون کے پہلے قطرے کے گرنے پر اس کو معاف کر دیا جاتا ہے، اسے جنت میں اس کا مقام دکھایا جاتا ہے، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا اور اس کے

سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یا قوت دنیا و مائینما سے بہتر ہے اور اس کا نکاح (۷۳) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیا جاتا ہے اور اس کے (۷۰) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۸۳۵ - (۴۹) **وَقَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بَعِيرٍ أَثْرَمٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَمَةٌ»** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کی اللہ سے ملاقات ہوئی اور اس (کے جسم) پر جہاد کا نشان نہیں ہے تو اس کی اللہ سے ملاقات اس حالت میں ہوگی کہ اس میں نقص ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں اسماعیل بن رافع راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۳ التعلیق الرغیب جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۷)

۳۸۳۶ - (۵۰) **وَقَنَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدَكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ»** - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالسَّائِغِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید انسان قتل ہونے کی تکلیف اس قدر محسوس کرے گا جس قدر تم میں سے ایک شخص چوہنی کے کانٹے کی تکلیف محسوس کرتا ہے (ترمذی، نسائی، دارمی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۸۳۷ - (۵۱) **وَقَنَّ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَأَثْرَتَيْنِ: قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ يَهْرَأُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْأَثْرَانِ: فَأَثْرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَثْرُ فِي قَرِيضَةٍ مِنْ قَرَائِصِ اللَّهِ تَعَالَى»**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے دو قطرے سے مراد اللہ کے ڈر سے آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں گرایا جانے والا خون کا قطرہ ہے اور دو نشانوں سے مقصود پاؤں کا نشان جو اللہ کی راہ میں لگا اور وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں لاحق ہوا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اللہ کی راہ میں نشانات سے مراد جہاد کرتے ہوئے جسم کے کسی حصہ پر زخم کا آ جانا ہے اور کسی فریضہ کی ادائیگی میں نشانات سے مراد ٹھنڈے پانی کے ساتھ دھو کرنے سے اعضاء کا پھٹ جانا نیز سترج میں پاؤں کا غبار آلود ہونا وغیرہ مراد ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

۳۸۳۸- (۵۲) وَمَنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ غَارِزًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'سندر کا سفر صرف حج یا عمرہ یا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کرو کیونکہ سندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سندر ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۷) اس حدیث کی سند میں کچھ راوی مجہول ہیں، امام بخاری نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

۳۸۳۹- (۵۳) وَمَنْ أَمَّ حَزَامَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَائِدُ - فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُضِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِيْقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۳۹: ام حزام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا، 'سندر کا سفر کرتے ہوئے جس شخص کا سر پکراتا ہے اور اسے تے آتی ہے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سندر میں ڈوب جاتا ہے تو اسے بھی دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۰- (۵۴) وَمَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ فَصَلَ - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَمَاتَ أَوْ قَتِلَ، أَوْ وَقَصَهُ - فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ، أَوْ لَدَعَتْهُ هَامَةٌ - ، أَوْ مَاتَ عَلَيَّ فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَنْفٍ شَاءَ اللَّهُ؛ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ، وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۰: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جو شخص اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا (اور) وہ فوت ہو گیا یا قتل کیا گیا یا اس کے گھوڑے یا اس کے اونٹ نے اس کو گرا دیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا وہ بستر پر ہی کسی قسم کی موت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مطابق فوت ہو گیا، تو وہ انسان شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید اور اس کے استاذ عبدالرحمان بن ثابت دونوں ضعیف ہیں (المجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۵۳۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳۶)

۳۸۴۱۔ (۵۵) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قِفْلَةٌ - كَفَرَوَةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۸۴۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماد سے واپس لوٹنے کا ثواب جماد کے لئے جانے کے برابر ہے (ابوداؤد)

۳۸۴۲۔ (۵۶) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْعَازِيِ أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ - أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْعَازِيِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۸۴۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماد کرنے والے انسان کو جماد کا ثواب ملے گا اور وہ شخص جو کسی جماد کرنے والے کو اجرت دیتا ہے، اس کو اس اجرت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو گا اور جماد کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا (ابوداؤد)

۳۸۴۳۔ (۵۷) **وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «سُتْفَتِحُ عَلَيْكُمْ الْأَمْصَارُ، وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، يُقَطَّعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بَعُوثٌ، فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعَثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْزِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ، مَنْ أَكْفِيهِ بَعَثَ كَذًّا - أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرِةٍ مِنْ دَمِهِ». ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۸۴۳: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: مغرب ہمت سے شہروں کو تم فتح کرو گے اور ایسے لشکر ہوں گے جن میں نظم و ضبط ہو گا، ان لشکروں میں سے چند دستوں کو تھمیں کیا جائے گا۔ پس ایک شخص لشکر کے ساتھ بلا اجرت جانے کو پسند نہیں کرے گا وہ اپنی قوم سے الگ ہو کر ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنے آپ کو پیش کرے گا اور کہے گا، کون ایسا شخص ہے کہ میں اس کے قائم مقام لشکر میں جاتا ہوں اور وہ مجھے اپنا اجیر مقرر کر لے؟ آپ نے فرمایا: خیر وار! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تکب اجیر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سوزہ راوی ضعیف ہے امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳۸)

۳۸۴۴- (۵۸) وَمَنْ يَعْلَىٰ بِنِ أُمِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ أُجَيْرًا يَكْفِينِي، فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَةٌ، أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَهُ فِي عَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي تُسَمَّى... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۴: يعلى بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کا اعلان فرمایا جبکہ میں بہت بوڑھا تھا۔ میرا کوئی خادم نہ تھا میں نے ایک اجیر کو تلاش کیا جو میری طرف سے کافی ہو جائے پس میں نے ایک شخص کو ڈھونڈ نکالا جس کے ساتھ میں نے عین دیناروں کا تعین کیا۔ پس جب (مال) غنیمت جمع ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ اسے غنیمت سے حصہ دلوں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا، میں اس کے اس جہاد میں اس کے لئے دنیا و آخرت میں سوائے متعین دنانیر کے مزید کچھ استحقاق نہیں پاتا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: صحیح حدیث میں وارد ہے کہ مسلم بن اکوع، طحطاہ کی جانب سے اجیر تھا جب عبدالرحمان بن عصفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سوار اور پیادہ کے دو حصے دینے تھے حالانکہ وہ اجیر تھا۔ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر تضاد ہے لیکن اس تضاد کو ختم کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس اجیر کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا جو جہاد کی نیت کرتا ہے اور جو شخص صرف اجرت کی نیت رکھتا ہے جہاد کی نیت نہیں رکھتا، اس کو حصہ نہیں دیا جائے گا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۴۵- (۵۹) وَمَنْ أَمِنَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعُنِي عَرَضًا مِنْ عَرَضٍ الْمُدْنِيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أُجْرُ لَهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ایک شخص جہاد کی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے (اس کے ساتھ) وہ دعویٰ فائدہ کا بھی طلبگار ہے؟ آپ نے فرمایا، اس کے لئے کچھ ثواب نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اگر اصل مقصد دعویٰ فائدہ کا حصول ہے تو پھر وہ ثواب کا مستحق نہیں ہے اور اگر اصل مقصد اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہے اور دعویٰ فائدہ کا حصول ثانوی ہے تو وہ ثواب کا حقدار ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۳۸۴۶- (۶۰) وَمَنْ مُعَاذَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَزْوُ عَزْوَانِ،

فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَىٰ وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ - ، وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ - ، وَاجْتَنَبَ
الْفَسَادَ؛ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبِيَّهُ أَجْرٌ كُلُّهُ. وَأَمَّا مَنْ عَزَا فُخْرًا، وَرِيَاءً، وَسَمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ،
وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۸۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماد دو قسم کا ہے (پہلی قسم میں) وہ شخص ہے جو اللہ کی رضا کا طالب ہے، امام کی اطاعت کرتا ہے، اپنی پسندیدہ چیز کو قربان کرتا ہے، اپنے ساتھی سے نری (کا برتاؤ) کرتا ہے اور خرابیوں سے کنارہ کش رہتا ہے تو اس کی نیند اور اس کا بیدار رہنا سب ثواب ہے اور (دوسری قسم میں) وہ شخص ہے جو ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں دنگا فلا کرتا ہے یقیناً وہ شخص کسی بدلے یعنی ثواب کے ساتھ نہیں لوٹے گا (مالک، ابوداؤد، نسائی)

۳۸۴۷ - (۶۱) وَهَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْبَبْتُ نِيَّ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَإِنْ قَاتَلْتَ مَرَاتِبًا مُكَابِرًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ مَرَاتِبًا مُكَابِرًا. يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلَىٰ أَبِي حَالٍ قَاتَلْتَ، أَوْ قَاتِلْتَ؛ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے جماد کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمرو! اگر تو ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کے ارادہ سے لڑائی کرے گا تو اللہ تجھے صبر اور ثواب (کے انعامات) سے نواز کر اٹھائے گا اور اگر تو ریاکاری اور حصول مال یا فخر کے لئے لڑائی کرے گا تو اللہ تجھے ریاکار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبد اللہ بن عمرو! جس حال میں تو لڑائی کرے گا اور قتل ہو گا، اللہ تجھے اسی حالت میں اٹھائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے محمد بن ابوالواضح راوی کے بارے میں امام بخاری نے کہا ہے کہ اس میں 'نظر' ہے اور حنان بن خارجہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۸)

۳۸۴۸ - (۶۲) وَهَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُمْ رَجُلًا فَلَمْ يَمُضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مِنْ يَمِينِي لِأَمْرِي؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَذَكَرَ حَدِيثٌ فَضَالَةٌ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ». فِي «كِتَابِ الْإِيمَانِ».

۳۸۳۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کیا تم (خود کو) عاجز پاتے ہو کہ جب میں کسی شخص کو (کسی کام پر) مقرر کروں (اور) وہ میرے حکم کے مطابق کام نہ کرے تو تم اس کی جگہ پر ایسے شخص کا تقرر کرو جو میرے حکم کے مطابق کام کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۳)

یزید فضالہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے“ کتاب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

۳۸۴۹- (۶۳) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقِلٍ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يَقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ، وَلَا بِالتَّضَرُّائِيَّةِ—، وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَتِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَعْدُوَّةٌ أَوْ رُوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَمَقَامٌ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ؛ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل: ۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں نکلے تو ایک شخص کا گذر ایک غار کے پاس سے ہوا، اس کو اس میں پانی اور سبزہ نظر آیا تو اس کو خیال آیا کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر یہاں اقامت گزیر ہو جائے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں یسوع اور عیساہیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا ہوں، میں تو دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہوں جس میں آسائیاں ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اللہ کی راہ میں صبح یا شام کھانا دینا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی شخص کا جہاد کے لئے صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید المغانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۳۸۵۰- (۶۴) وَهَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَوَّأْ عِقَالًا— فَلَهُ مَا نَوَى». رَوَاهُ التَّسَائِبِيُّ.

۳۸۵۰: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ارشاد نبوی ہے، جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد

کرتے ہوئے صرف ایک رسی کے حصول کا ارادہ کیا تو اس کی نیت کے مطابق وہ صرف ایک رسی کا حقدار ہے (نسائی) وضاحت: اس حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے کہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے راستے میں جہاد کیا جائے، فتویٰ مال و متاع کی نیت نہ کی جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۰)

۳۸۵۱- (۶۵) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ. فَقَالَ: «أَعِدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَخْرَى يَزْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اللہ کو رب تسلیم کیا، دین اسلام کو اپنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (اس بات کو سن کر ابوسعید متعجب ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ دوبارہ میرے سامنے یہ کلمات فرمائیں۔ آپ نے اس کے سامنے ان کلمات کو دہرایا۔ نیز فرمایا، ایک دوسری بات ہے جس کے کرنے سے اللہ اپنے بندے کو جنت میں منازل عطا کرے گا ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس لئے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد (مسلم)

۳۸۵۲- (۶۶) وَهَنَّ ابْنُ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشَّوْفِ». فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا مَوْسَى! أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ، فَأَلْفَأَهُ -، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۵۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت کے دروازے کھواروں کے سائے تلے ہیں (آپ کا یہ کلام سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جو پرانہ حال تھا اس نے ابوموسیٰ اشعری سے دریافت کیا، اے ابوموسیٰ! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں! (یہ سن کر) وہ شخص اپنے رفقاء کی جانب پلٹا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا، میں تم پر سلام کہتا ہوں اس کے بعد اس نے کھوار کے میان کو توڑ کر اسے پھینک دیا بعد ازاں کھوار لے کر دشمن کی جانب گیا، کھوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا (مسلم)

۳۸۵۳- (۶۷) **وَمَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «إِنَّهُ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ؛ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَنُوبِ طَيْرٍ خَضِرٍ، تَرُدُّ أَنهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثَمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا كَلِمِهِمْ، وَمَشَرَبِهِمْ، وَمَقِيلِهِمْ. قَالُوا: مَنْ يَبْلُغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَا أَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكَلُوا— عِنْدَ الْحَرْبِ. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أَبْلِغُهُمْ عَنْكُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءُ﴾— إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جب احد کے میدان میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے اندر داخل فرمایا، وہ جنت کی ٹھہروں پر وارد ہوتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور سونے کے فالوسوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں جو عرش کے سامنے میں معلق ہیں جب وہ عمدہ قسم کے ماکولات، مشروبات اور عمدہ خواب گاہوں سے ہم کنار ہوتے تو انہوں نے کہا، ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کی یہ خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی جانب رغبت کریں اور جہاد میں بزدلی اختیار نہ کریں؟ اس پر اللہ پاک نے انہیں بتایا کہ میں تمہاری طرف سے اس بات کو ان تک پہنچا دیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیات نازل فرمائیں (جن کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھتا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی اس حالت پر بھی وہ خوش ہوتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور بوجہ اس کے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے“ (ابوداؤد)

۳۸۵۴- (۶۸) **وَمَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَزِنُوا، وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي يَأْمَنُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمْعٍ تَرَكَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ایمانداروں کی تین قسمیں ہیں (پہلی قسم میں) وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہ شک و شبہ سے دور

رہتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مال و جان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں (دوسری قسم میں) وہ لوگ ہیں جن سے دوسرے لوگوں کا مال و جان محفوظ ہے (تیسری قسم میں) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کی مطلوبہ حرام چیز ملے گا موقع ملتا ہے تو اللہ عزوجل (کی رضا) کے لئے اس کو چھوڑ دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشیدین بن سعد راوی ضعیف ہے (النعفاء الصغیر ص ۳۲ الجرح والتعديل جلد ۳ ص ۲۲۲۰ الجرحین جلد ۳ ص ۲۰۳ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۳۹ تقریب التنبہ جلد ۲ ص ۲۵۱ نیز رشیدین بن کریب راوی بھی ضعیف ہے (الدریغ الکبیر جلد ۳ ص ۳۲۳ الجرح والتعديل جلد ۳ ص ۲۳۱۸ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۵۱ تقریب التنبہ جلد ۲ ص ۲۵۱)

۳۸۵۵ - (۶۹) وَقَدْ عَنِدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَفْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ أَنْ تَرْجَعَ إِلَيْكُمْ، وَأَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، غَيْرَ الشُّهِيْدِ... قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ أَقْتُلَ فِي سَبِيلِ اللهِ؛ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَيْرِ وَالْمَدِيرِ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.»

۳۸۵۵: عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان شخص سوائے شہید انسان کے ایسا نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کی مدد قبض فرمائے (پھر) وہ تمہاری طرف آنے کو پسند کرے اگرچہ اسے دنیا و مافیہا دے دیا جائے۔ ابن ابی عمیرہ نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے غیموں اور عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کا مالک بنا دیا جائے (نسائی)

۳۸۵۶ - (۷۰) وَقَدْ حَسَنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِيْرٌ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «الَّتِي فِي الْجَنَّةِ، وَالشُّهِيْدَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُوْدَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَيْثُودُ فِي الْجَنَّةِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.»

۳۸۵۶: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے میرے بچا نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جنت میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: پیغمبر جنت میں، شہید جنت میں، بچے جنت میں اور زعمہ درگزر کیے گئے جنت میں جائیں گے (ابوداؤد)

۳۸۵۷ - (۷۱) وَقَدْ عَلِيٌّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أَمَامَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ

عَمْرًا، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ عَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ — رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۵۷: علی، ابوالدراء، ابوہریرہ، ابوالاسود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ ارسال کرتا ہے (اور) خود گھر میں اقامت پذیر رہتا ہے تو اس کو ایک درہم کے عوض سات سو درہم ملیں گے اور جس شخص نے خود اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مال خرچ کیا تو اس کو ایک درہم کے عوض سات لاکھ درہم ملیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے“ (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ظلیل بن عبداللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲۲، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۳)

۳۸۵۸ - (۷۲) وَهَنُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدُّ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَعْيُنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا، وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلْنُسُوهُ» —، فَمَا أَدْرِي أَقَلْنُسُوهُ عَمْرًا أَرَادَ، أَمْ قَلْنُسُوهُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: «وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَدُّ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكٍ طَلَعَ —، مِنَ الْجَبَنِ —، أَنَاهُ سَهُمٌ غَزِبٌ فَقَتَلَهُ؛ فَهَوِيَ الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ. وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، شہید چار قسم کے ہیں (ایک) وہ مومن انسان جس کا ایمان مضبوط ہے، وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کوچ کر دکھاتا ہے یہاں تک کہ (اللہ کی راہ میں) شہید کر دیا گیا، پس یہ وہ

فہم ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھوں کو اس طرح بند کریں گے (چنانچہ آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے) اپنا سر بلند کیا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی بیان کرتا ہے) میں نہیں جانتا کہ فضالہ نے عزری کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ارادہ کیا ہے۔ اس نے بیان کیا (دوسرا) وہ مومن فہم جو مضبوط ایمان والا ہے اس نے کافروں سے جہاد کیا مگر اس طرح گویا اس کے جسم میں بزدلی کی وجہ سے کانٹے دار درخت کا کانٹا آویزاں ہوا (یعنی وہ بزدلی سے کانٹے لگا) اس اثنا میں اس کو ایک ایسا تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم نہیں، اس تیر نے اسے شہید کر دیا ہے یہ انسان دوسرے درجہ میں ہے اور (تیسرا) وہ فہم جو مومن ہے جس کے اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں وہ کافروں سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کوچ کر دکھلایا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ پس یہ فہم تیسرے درجہ میں ہے اور (چوتھا) وہ فہم جو ایماندار ہے اس نے بھرپور انداز میں غلطیوں کی ہیں وہ کفار سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کوچ کر دکھلایا، یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا پس یہ فہم چوتھے درجہ میں ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن فریب کہا ہے۔

وضاحت: سند میں ابن اسیر راوی میں کلام ہے اور ابو یزید خولانی بجمول ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۷۸۲) الجردین جلد ۲ صفحہ ۲۱۷، التاريخ الكبير جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقريب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۳۳، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲، ضعيف ترمذی صفحہ ۱۹۰)

۳۸۵۹ - (۷۳) وَصَنَّ عَبْنَةُ بْنُ عَبِيدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: «وَفَذَلِكَ الشَّهِيدُ الْمُتَمَتِّحُنْ - فِي خَيْمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النَّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: «مُتَّصِصَةٌ - مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ، إِنْ السَّيْفُ مَحَا لِلْحَطَايَا، وَأَدْخَلَ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. وَمَنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ؛ فَذَلِكَ فِي النَّارِ، إِنْ السَّيْفُ لَا يَمْحُو الْيَتَاقُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۸۵۹: عبد بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، معتقل تین قسم کے ہیں۔ (ایک) وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے جب وہ کفار سے جہاد کرتا ہے تو لڑنے لڑنے لڑتا ہو جاتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں فرمایا، یہ وہ شہید ہے جس کا احسان لیا گیا ہے یہ فہم اللہ کے عرش کے نیچے اللہ کے نیچے میں ہو گا۔ انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت کے لحاظ سے افضل ہوں گے۔ (دوسرا) وہ مومن جس کے پاس اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ برے اعمال بھی ہیں اس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان

اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کیا جب کفار سے ملا تو لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے جہاد کرنے نے) اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیا، اس کے گناہوں اور غلطیوں کو ناپود کر دیا یقیناً جہاد کی گوارا غلطیوں کو ناپود کرنے والی ہے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا اور (تیسرا) وہ منافق شخص ہے جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا جب اس کی ملاقات دشمن سے ہوئی تو اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ وہ قتل ہو گیا پس یہ شخص دوزخی ہے بلاشبہ گوارا غناق کو ختم نہیں کر سکتی۔ (داری)

۳۸۶۰- (۷۴) وَفِينِ ابْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَيَّ عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟» - فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَرَسَ لَيْلَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَحَسَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: «أَصْحَابُكَ يَظُنُّونَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» وَقَالَ: «وَبِأَعْمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ؛ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۶۰: ابن عابد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے ساتھ باہر نکلے جب جنازہ رکھا گیا تو عمر نے کہا 'اے اللہ کے رسول! اس کا نماز جنازہ ادا نہ کریں کیوں کہ یہ شخص فاسق و فاجر تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا 'کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے کہا 'جی ہاں! اے اللہ کے رسول! اس نے رات بھر اللہ کی راہ میں سپرد دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور فرمایا 'جبرے رقتاء کا خیال ہے کہ تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اور آپ نے فرمایا 'اے عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہو گا بلکہ فطرت (اعتقاد) کے بارے میں سوال ہو گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے قابل استدلال نہیں، ابن عابد سے مراد عبدالرحمن بن عابد کوفی ہے (میزان

الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

بَابُ إِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ

(جہاد کے لئے وسائل مہیا کرنے کا بیان)

الفصل الأول

۳۸۶۱- (۱) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ» - أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل: ۳۸۶۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے منبر پر فرما رہے تھے "اور جہاں تک ہو سکے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو، خبردار! قوت سے مقصود حیرانہازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود حیرانہازی ہے (مسلم)"

۳۸۶۲- (۲) وَفِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الرُّومَ وَيَكْفُرُ بِكُمْ اللَّهُ؛ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا، "مستقبل میں تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جو حیرانہازی کے مشغلہ میں قادر نہ ہو (مسلم)"

۳۸۶۳- (۳) وَفِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصَى»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا، "جس شخص نے حیرانہازی میں تربیت حاصل کی بعد ازاں اسے چھوڑ دیا یعنی اس کی مشق کو درخود اختیار نہ کیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے معصیت کا ارتکاب کیا (مسلم)"

وضاحت: قوت کا معلوم اگرچہ ہمارے ہاں ہے، جہاد کے تمام وسائل کو بروئے کار لانے کا نام ہے لیکن حیرانہازی سے

دشمن کو کھٹک خوردگی کا احساس شدید تر ہوتا ہے اور پھر تیر اندازی کرنا کچھ مشکل کام بھی نہیں ہے اس سبب سے خاص طور پر کھرد اس کی رغبت دلائی گئی ہے اور اس کی مشق کے احتیاط کا حکم دیا گیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۳۸۶۴- (۴) وَهَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ - بِالسُّوقِ. فَقَالَ: «ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ! فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ زَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ، لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ. فَاْمَسْكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كَلِّكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۳ سلم قبیلہ کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں (مقابلہ کرتے ہوئے) تیر اندازی کر رہے تھے آپ نے (سرت بھرے جذبات میں) فرمایا 'اسماعیل علیہ السلام کی اولاد! تم تیر اندازی کرتے رہو بلاشبہ تمہارا والد تیر انداز تھا اور دونوں جماعتوں میں سے ایک کا نام لے کر آپ نے فرمایا' میں (اس مقابلہ میں) ان کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ ہدک لئے آپ نے (ان سے) دریافت کیا 'تمہیں کیا ہے؟' (تم تیر اندازی سے رک گئے ہو) انہوں نے جواب دیا 'ہم کیسے ان کی جانب تیر اندازی کریں جب کہ آپ ان کے ساتھ ہیں' آپ نے فرمایا 'تم تیر اندازی (کا مقابلہ) کرتے رہو' میں تم سب کے ساتھ ہوں (بخاری)

۳۸۶۵- (۵) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَبْتَرِسُ - مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَرِسُ وَاجِدًا، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمِيِّ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشْرَفَ - النَّبِيُّ ﷺ، فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کے ساتھ بچاؤ اختیار کرتے تھے اور ابو طلحہ عمرہ تیر انداز تھے وہ جب تیر اندازی کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حیر کرنے کے مقام کو دیکھنے کے لئے سر اٹھا کر دیکھتے (بخاری)

۳۸۶۶- (۶) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گھوڑوں کی پیٹھوں میں خیر و برکت ہے (بخاری، مسلم)

۳۸۶۷- (۷) وَهَنَّ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِأَصْبَعِهِ، وَيَقُولُ: «الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو لپیٹ رہے تھے اور فرماتے تھے 'قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے (اس سے مقصود) اجر و ثواب اور نعمت ہے (مسلم)

۳۸۶۸- (۸) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِّيقًا بِوَعْدِهِ؛ فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّهُ، وَرَوْنَهُ، وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اللہ کے وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا وقف کیا تو گھوڑے کی حکم سیری، آمد و رفت، اس کا گور اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھ کر (تولا) جائے گا (بخاری)

۳۸۶۹- (۹) وَهَنَّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالَ: أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِيَاضٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى، أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں "شکال" گھوڑے کو معیوب گردانتے تھے "شکال" کی تعریف کسی راوی نے کی ہے کہ جس گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو (مسلم)

وضاحت: تجربوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس طرح کے گھوڑے عمدہ نہیں ہوتے (واللہ اعلم)

۳۸۷۰- (۱۰) وَهَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ، وَأَمْدَهَا - ثَبِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّبِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيزَانٌ. مَتَّقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۷۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھمیر شدہ گھوڑوں کے درمیان حنیاء (مقام) سے ٹیئہ-الوداع (مقام) تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان چھ میل کی مسافت ہے اور ان گھوڑوں کے درمیان جو تھمیر شدہ نہ تھے ٹیئہ-الوداع (مقام) سے مسجد بنو زریق تک دوڑ کا مقابلہ کرایا ان کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھوڑوں کو تھمیر کرنے کا طریق یہ ہے کہ انہیں خوب چارہ ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ فریہ ہو جائیں پھر ان کی خوراک کو کم کر دیا جائے بعد ازاں انہیں تنگ و تاریک گھرے میں باندھ کر ان پر جل ڈالے جائیں کہ انہیں پییدہ آجائے اس طرح گھوڑے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں اور تیز دوڑنے لگتے ہیں جماد کے گھوڑوں کو مقابلہ میں دوڑانا مستحب ہے اسی طرح تیز اندازی اور دیگر اسلحہ وغیرہ میں مشق کے لئے مقابلہ کرانا مباح بلکہ مستحب ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

۳۸۷۱- (۱۱) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْمَى الْعَضْبَاءَ - ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ - لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلِيٌّ الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَقَّ عَلِيٍّ اللَّهُ - أَنْ لَا يُرْتَفَعَ شَيْءٌ بَيْنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا اور کوئی جانور اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا لیکن ایک اعرابی اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) آیا اور اس سے آگے گزر گیا مسلمانوں کو یہ بات ناگوار گزری (ان کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کا دستور ہے کہ جب دنیا میں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اللہ اس کو نیچا بھی کر دیتا ہے (بخاری)

الفصل الثانی

۳۸۷۲- (۱۲) هَنَّ عُقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ - ثَلَاثَةَ نَفَرِ الْجَنَّةِ: صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْحَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْتَلَهُ - فَارْمُوا، وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيَتَهُ فَرَسَهُ، وَمَلَاعِبَتَهُ امْرَأَتَهُ؛ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ، وَالِدَارِمِيُّ: «وَمَنْ تَرَكَ الرُّمَى بَعْدَمَا عَلِمَهُ رَهْبَةً عَنْهُ -؛ فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا». أَوْ قَالَ: «كَفَرَهَا».

دوسری فصل : ۳۸۷۲ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین انسانوں کو جنت کا مستحق بنا رہا ہے (ایک) وہ جو تیر تیار کرتا ہے اور اس کے تیار کرنے میں ثواب کا طلبگار ہے (دوسرا) وہ جو تیر چلاتا ہے (تیسرا) وہ جو تیر پکراتا ہے پس تم تیر اندازی کرو اور سوار ہونے کی مشق کرو اور تم تیر اندازی کا فن حاصل کرو یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم سواری (کے فن) پر محنت کرو، ہر کھیل کو، سوائے کمان کے ساتھ تیر اندازی اور گھولابے کو سدھانے اور بیوی کے ساتھ کھیل تماشا کرنے کے باطل ہیں لیکن یہ درست ہیں (ترذی، ابن ماجہ) ابو داؤد اور واری میں اضافہ ہے، کہ جس شخص نے تیر اندازی کا فن سیکھنے کے بعد اسے معمول سمجھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا یا اللہ کے احسانات کا ناشکر گزار بنا۔

۳۸۷۳ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ - وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ، وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي، وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِي وَالثَّلَاثِ، وَفِي رِوَايَتَيْهِمَا: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» بَدَلٌ «فِي الْإِسْلَامِ».

۳۸۷۳ : ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر نشانہ پر لگایا اس کو جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی، اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو قیامت کے دن اس کا بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہو گا (یعنی شعب الایمان) اور ابو داؤد نے پہلے جملہ کو اور نسائی نے پہلے اور دوسرے کو اور ترمذی نے دوسرے اور تیسرے کو روایت کیا اور ان کی روایت میں "اسلام کی جگہ" کی بجائے "جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا" مذکور ہے۔

۳۸۷۴ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا سَبَقَ الْأَفْرِقِيِّ نَضْلٍ - أَوْ حُفَيْفٍ - أَوْ حَافِرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۷۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (انعامی) مقابلہ صرف نیزہ بازی، اونٹوں یا گھوڑوں کے دوڑانے میں ہے (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

۳۸۷۵- (۱۵) وَقَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرْسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَا خَيْرَ فِيهِ - ، وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَا بَأْسَ بِهِ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ أَدْخَلَ فَرْسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ؛ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. وَمَنْ أَدْخَلَ فَرْسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَقَدْ آمَنَ أَنْ يَسْبِقَ -؛ فَهُوَ قِمَارٌ».

۳۸۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اگر اس کو اس کے بارے میں اطمینان ہے کہ (سباق میں) اس سے (دوسرا کوئی اور گھوڑا) سبقت نہیں لے جا سکتا تو اس میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (شرح السنہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور اسے اس کے بارے میں خوف ہو کہ (کوئی دوسرا گھوڑا) اس پر سبقت لے جا سکتا ہے تو (یہ) قمار نہیں ہے اور جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کرے اور اسے یقین ہو کہ وہ سبقت لے جائے گا، اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکتا تو وہ قمار ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی ص ۲۳۰ اردو انجیل ص ۱۵۰۹ الروض النفر جلد ۱ ص ۱۱۳) گھوڑا دوڑ میں دونوں کی جانب سے شرط ہو کہ اگر زید کا گھوڑا آگے نکل گیا تو خالد اس کو دو ہزار دے گا اور اگر خالد کا گھوڑا آگے نکل گیا تو زید اس کو دو ہزار دے گا، ناجائز ہے البتہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا شخص کہے کہ جس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا اس کو ایک ہزار انعام دیا جائے گا تو یہ جائز ہے ہاں دونوں کی جانب سے شرط کی صورت میں تیسرا شخص جو محفل ہے اگر اس کا گھوڑا سبقت لے جائے گا تو دونوں کا وہیہ وہ لے جائے گا اور ہار جانے کی صورت میں اس پر کچھ نہیں لازم ہوگا (واللہ اعلم)

۳۸۷۶- (۱۶) وَقَنَّ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ». زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ: «فِي الرِّهَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ «الْغَضَبِ».

۳۸۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (گھوڑا دوڑ میں) شور کرنا جائز نہیں اور پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا بھی جائز نہیں (یعنی (راوی) کی حدیث میں "گھوڑا دوڑ میں" کے لفظ کا اضافہ ہے (ابوداؤد نسائی) اور ترمذی نے اس حدیث کو زائد الفاظ کے ساتھ "ہلب الغضب" میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: گھوڑا دوڑ میں "جلب" یہ ہے کہ دوڑنے والے گھوڑے کے دوڑتے وقت اس کے قریب شور کیا

جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے اور ”جلب“ یہ ہے کہ مقابلہ والے گھوڑے کے پہلو میں ایک دوسرا گھوڑا رکھا جائے اور جب دوڑنے کی آخری حد قریب آجائے تو تازہ دم گھوڑے پر منتقل ہوا جائے تاکہ وہ مقابلہ میں شریک دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل جائے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶)

۳۸۷۷- (۱۷) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَخَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ - الْأَفْرُحُ - الْأَرْنَمُ -، ثُمَّ الْأَفْرُحُ الْمُحَجَّلُ - طَلْقُ الْيَمِينِ -، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ؛ فَكُمَيْتٌ - عَلَى هَذِهِ الشِّيْءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۳۸۷۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”بہترین گھوڑا مٹھی رنگ کا ہے جس کی پیشانی کے درمیان معمول سفیدی ہو (اور) جس کی ناک اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو۔ اس کے بعد وہ گھوڑا جس کی پیشانی میں معمول سفیدی ہو نیز ہاتھوں اور پاؤں میں سفیدی ہو (البتہ) ایک پاؤں گھوڑے کے رنگ کی مانند ہو اگر گھوڑے کا رنگ مٹھی نہ ہو تو وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ و سیاہ ہو اور دم اور ایال سیاہ ہوں، اسی علیہ کا ہو۔ (ترمذی، داری)

۳۸۷۸- (۱۸) وَعَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَشْمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَعْرَ مُحَجَّلٍ -، أَوْ أَشْقَرَ أَعْرَ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَدْهَمَ أَعْرَ مُحَجَّلٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۸۷۸: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سرخ سیاہی مال رنگ یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سرخ و سیاہ رنگ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے یا سیاہ رنگ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے کو حاصل کرو (ابوداؤد، نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عقیل بن شیبہ روای مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۳۸۷۹- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرخ رنگ والے گھوڑے برکت والے ہیں (ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۸۰- (۲۰) **وَمَنْ عَتَبَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْصُوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابِهَا»**، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا. —، وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۸۰: عقبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، گھوڑوں کی پیشانی، گردن اور دم کے بال نہ کاٹو کیونکہ دموں کے بال ان کے بچے ہیں اور گردن کے بال ان کو سردی سے بچاتے ہیں اور ان کی پیشانیوں میں خیر و برکت ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تفہیم المراداة جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۳۸۸۱- (۲۱) **وَمَنْ أَيْبَى وَهَبِ الْجَشْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ، وَأَمْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا - أَوْ قَالَ: أَكْفَالِهَا - وَقَلْدُوهَا - وَلَا تَقْلِدُوهَا الْأَوْتَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۸۸۱: ابودہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑوں کو ہاتھ رکھا کرو اور ان کی پیشانیوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا فرمایا، گھوڑے کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کی گردنوں میں رسی ڈالو اور ان کی گردنوں میں کمان کی تانت نہ ڈالو (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۶)

۳۸۸۲- (۲۲) **وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا، مَا اخْتَصِنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نَتْرَى حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے) بندے تھے انہیں (اللہ کے) پیغامات پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ نے ہمیں دیگر لوگوں کے علاوہ کوئی خاص حکم نہیں دیا البتہ تین باتوں کا حکم دیا ہے۔ ہمیں مہماندہ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں صدقہ کمانے سے روکا ہے نیز ہمیں روکا ہے کہ ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (ترمذی، نسائی)

وضاحت: مہماندہ کے ساتھ وضو کرنے اور گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھانے سے بھی روکا ہے لیکن اہل بیت کو بالخصوص لازمی طور پر روکا ہے جیسا کہ انہیں صدقہ کمانے سے روکا گیا ہے اس لئے کہ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے۔

گھوڑیوں پر گدے چڑھانے سے بچر پیدا ہوتے ہیں اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں گھوڑے ناپید نہ ہو جائیں، ایسا کرنے سے منع کیا ہے جبکہ بچروں کی بہ نسبت گھوڑے زیادہ افادت کے حامل ہوتے ہیں نیز ان کا گوشت بھی حلال ہے جب کہ بچر کا گوشت حرام ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۲)

۳۸۸۳- (۲۳) **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْلَةً، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ».. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۳۸۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچر کا ہدیہ دیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے تو علیؑ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش! ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھاتے تو ہمیں اس طرح کے بچر میرا آسکتے (ان کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۳۸۸۴- (۲۴) **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةٌ سَيْفٍ - رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِصَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.**

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۳۸۸۵- (۲۵) **وَعَنْ هُوَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِصَّةٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۳۸۸۵: ہوید بن عبداللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: نور ہشتی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قابل اعتبار نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۲)

۳۸۸۶- (۲۶) **وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٍ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۳۸۸۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ”زرہ“ ایک دوسری کے اوپر پہن رکھی تھیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۳۸۸۷ - (۲۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سَوْدَاءَ - ، وَلِوَاوُهُ أَيْضُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جبکہ چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن حیان راوی بہت غلطیاں کرتا تھا (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳

۳۸۸۸ - (۲۸) وَهْنُ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرْبَعَةً مِّنْ نِّمْرَةٍ . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ .

۳۸۸۸: موسیٰ بن عبیدہ، احمد بن قاسم کا غلام بیان کرتا ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے براؤ بن عازب کی جانب بھیجا کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں دریافت کروں۔ اس نے بتایا کہ آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا دھاری دار مربع شکل کا تھا (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: مربع کے علاوہ بقیہ الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے (صحیح جامع ترمذی علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) نیز اس حدیث کی سند میں اسحاق بن ابراہیم ابو یعقوب ثقفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۸۶)

۳۸۸۹ - (۲۹) وَهْنُ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاوُهُ أَيْضُ . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۸۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: شریک راوی نے غلطی سے سفید کہہ دیا۔ اصل میں جھنڈا سیاہ تھا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)

الفصل الثالث

۳۸۹۰ - (۳۰) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ . . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ .

تیسری فصل : ۳۸۹۰ : اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کو پیڑوں کے بعد گھونٹوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی (نسائی)

۳۸۹۱- (۳۱) وَقَدْ عَلِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِبَيْدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ—، قَالَ: «مَا هَذِهِ؟ أَلْقَهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهَذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاجِ الْقَنَا— فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَوَمَكَنَ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ». زَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۹۱ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی آپ نے دریافت کیا 'یہ کیا ہے؟ اس کو پھینک دو اور اس جیسی عربی کمان اور کھل نیزے کو لازم پکڑو بلاشبہ اللہ دین اسلام میں تمہیں ان کے ساتھ تقویت عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں پر تسلط عطا فرمائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اشعث بن سعید راوی غایت درجہ ضعیف ہے (المخرج والتعديل جلد ۲ صفحہ ۹۸۰، البروجین جلد ۱ صفحہ ۱۷۷، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۶۳، ضعیف سنن ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۳۷، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۳۶)

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ (سفر کے آداب کا بیان)

الفصل الأول

۳۸۹۲- (۱) عَنْ كَتَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُخْرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۸۹۲: کتب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن (گھر سے) باہر نکلے اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنے کو محبوب جانتے تھے (بخاری)

۳۸۹۳- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ - مَا أَعْلَمُوا؛ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۹۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگ اکیلے (سفر کرنے) میں ان گراہیوں کو معلوم کر لیں جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرے (بخاری)

۳۸۹۴- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً - فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ...» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے (جو سفر کرتے ہوئے) اپنے ساتھ کتا اور گھنٹی رکھتے ہیں (مسلم)

۳۸۹۵- (۴) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (جالوروں کی گردنوں میں) گھنٹیاں شیطان کی بانسریاں ہیں (مسلم)

۳۸۹۶- (۵) وَعَنْ أَبِي بَيْشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَارْسَل رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا: «لَا تُبْقِينَ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتِرٍ - أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قَطَعْتُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۶: ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے ایک قاصد بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تھدی کا قلابہ یا مطلق قلابہ نہ ہو اور اگر ہو تو اسے اتار دیا جائے (بخاری، مسلم)

۳۸۹۷- (۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْصَبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ - ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ - فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَسْتُمْ - بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ - فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ»... وَفِي رِوَايَةٍ: «وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا بِقِيَاهَا»... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم خوشحال میں سفر کرو تو اونٹوں (سواروں) کو زمین (کے چاروں طرف) سے ان کا حق دو اور جب تم گھسالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لئے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لئے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے کے لئے ہے اور رات کے وقت ڈھریٹے جانور وہاں جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم گھسالی میں سفر کرو تو جانوروں کے کمزور ہو جانے سے پہلے جلدی سفر ختم کرو (مسلم)

۳۸۹۸- (۷) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى زَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا زَادَ لَهُ» قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ... زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم (کسی) سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص سواری پر آیا وہ دائیں بائیں دیکھ رہا تھا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد سواری ہے وہ اس شخص کو دے جس کے پاس زائد راہ نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ زائد مال پر ہمارا کچھ حق نہیں (مسلم)

وضاحت : سفر میں چونکہ وہ شخص زیادہ پریشان ہوتا ہے جس کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے، اس کے پاس اسباب اور وسائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مہیا کر سکتا ہے۔ اس لئے آپؐ نے حکم دیا کہ زاد مال پر کسی کا حق نہیں دگر نہ جب لوگ اپنے گھروں میں ہوں تو پھر یہ حکم نہیں ہے وہاں وسائل حاصل کرنا ناممکن نہیں ہوتا لہذا اس حدیث سے جن ملکیت کو ختم کرنا اور اشتراکیت ثابت کرنا ہرگز درست نہیں نیز یہ اخلاقی ہدایت تھی، قانونی حکم نہ تھا (واللہ اعلم)

۳۸۹۹- (۸) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ» - مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ، مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۸۹۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر عذاب کا ٹکڑا ہے وہ جس میں نیند کرنے اور کھانے پینے سے باز رکھتا ہے پس جب کسی شخص کا کام ہو جائے تو جلدی گھروٹ آئے۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۰۰- (۹) **وَمَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَى بِصِيبِيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ بِنِي إِلَيْهِ، فَحَمَلْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِئْتُ بِأَخِي ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَرَدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ ذَابِةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۹۰۰ : عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپؐ کے اہل بیت کے بچے آپؐ کی ملاقات کے لئے (گھر سے باہر نکل) آتے چنانچہ آپؐ ایک سفر سے واپس آئے تو پہلے میں آپؐ کو دیا گیا، آپؐ نے مجھے اپنے آگے سوار کرایا بعد ازاں فاطمہؑ کے دو بیٹوں میں سے ایک (آپؐ) کو دیا گیا تو آپؐ نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرایا (صحابی) نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ایک سواری پر تین شخص سوار تھے (مسلم)

۳۹۰۱- (۱۰) **وَمَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةٌ مُزِدْفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۹۰۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعیت میں تھے اور صفیہؓ آپؐ کے ساتھ آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھی (بخاری)

۳۹۰۲ - (۱۱) **وَمَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ - أَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدُوَّةً أَوْ عَشِيَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر نہیں لوٹتے تھے بلکہ آپ صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۳ - (۱۲) **وَمَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَإِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی آدمی کئی عرصہ گھر سے غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: گھر میں اچانک بلا اطلاع آنے سے روکا گیا ہے تاکہ طرفین میں بجائے محبت کے نفرت نہ ہو جائے اس لئے کہ کہیں بیوی کا ماحول یا اس کی کیفیات خاوند کو ناراض نہ کر دیں لیکن اگر اسے علم ہے اور خاوند کا آنا متوقع ہے تو پھر رات کے وقت آنے میں کچھ مضائقہ نہیں (تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۳۹۰۴ - (۱۳) **وَمَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَإِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَجِدَّ الْمُعِينَةَ وَتَمْسِطَ الشَّعْبَةَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو رات کے وقت گھر آئے تو اپنی بیوی کے پاس اس وقت تک نہ جا جب تک وہ نطافت اختیار نہ کر لے اور جس کے بال پر اُتدہ ہوں وہ نکلی نہ کر لے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۵ - (۱۴) **وَمَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَرُوزًا أَوْ بَقْرَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کی (بخاری)

۳۹۰۶ - (۱۵) **وَمَنْ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۰۶ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے، دن میں چاشت کے وقت واپس آتے جب مینہ منورہ پہنچے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعت (نفل) ادا کرتے بعد ازاں لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے (بخاری، مسلم)

۳۹۰۷ - (۱۶) وَهَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: «ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مینہ منورہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے کہا، مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کر (بخاری)

الفصل الثلثون

۳۹۰۸ - (۱۷) هَنَّ صَخْرُ بْنُ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا» - وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَتَرْتَنِي وَكَثُرَ مَالُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۰۸ : عہدین دوامہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے شروع دن میں برکت عطا فرما اور جب آپ کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو شروع دن میں بھیجتے اور صخر تاجر انسان تھا وہ اپنا تجارتی مال شروع دن میں بھیجتا، اسے بہت فائدہ ہوتا چنانچہ وہ بہت مال دار ہو گیا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۳۹۰۹ - (۱۸) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالذَّلْجَةِ - فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۰۹ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرو، اس لئے کہ رات کے وقت سفر جلدی لے ہوتا ہے (ابوداؤد)

۳۹۱۰ - (۱۹) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرَّايِبُ شَيْطَانٌ - ، وَالرَّايِبَانِ شَيْطَانَانِ - وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسْلِطِيُّ.

۳۹۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے، وہ سفر کرنے والے شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے قافلہ ہیں (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۹۱۱- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلَاثَةَ فَيَسْفِرْ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین شخص سفر کریں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنائیں (ابوداؤد)

۳۹۱۲- (۲۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «وَأَخَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَأَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ، وَأَخَيْرُ الْجَبُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ إِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلْبَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَاللَّازِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بہترین رقاء چار ہیں اور بہترین جموعاً لکھروہ ہے جس میں چار سو افراد ہوں اور بہترین بڑا لکھروہ ہے جس میں چار ہزار افراد ہوں اور بارہ ہزار افراد کا لکھروہ تو اس کی کمی کے سبب کشت سے دوچار نہیں ہو سکتا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۳۹۱۳- (۲۲) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَيْسِرِ، فَيُزَجَّى - الضَّعِيفُ، وَيُرْدَفُ - ، وَيَدْعُو لَهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے تھے، کھلے ہوؤں کو دلیری دے کر چلاتے تھے، اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے (ابوداؤد)

۳۹۱۴- (۲۳) وَهْنُ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنَزَلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ تَفَرَّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ». فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنَزَلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ نُوبٌ لَعَمَّهُمْ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھائیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تمہارا گھائیوں اور وادیوں میں متفرق ہونا شیطان کی جانب سے ہے۔ آپ کے اس فرمان کے بعد جب لوگ کسی منزل میں اترتے تو سمت کر رہے یہاں تک کہ کہا جاتا، اگر ان پر چادر بچھا دی جائے تو سب کو ڈھانپ لے (ابوداؤد)

۳۹۱۵- (۲۴) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةِ عَلِيٍّ بَعِيرٍ، فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عَقْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ. قَالَ: وَمَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي، وَمَا أَنَا بِأَعْنَى عَنِ الْإِجْرِ مِنْكُمْ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں ہم تین شخص ایک اونٹ پر سوار تھے چنانچہ ابولبابہ اور علی بن ابی طالب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے اترنے) کی باری آئی تو وہ دونوں کہتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیدل چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ میں تم سے اجر و ثواب میں بے پروا ہوں (شرح السنہ)

۳۹۱۶- (۲۵) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا تَتَخَفُوا ظُهُورَ ذَوَابِكُمْ مَنَابِرَ - ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِيُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْغَيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ، وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم چارہایوں کی کمر کو منبر نہ بناؤ بے شک اللہ نے انہیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں ایسے مقامات تک لے جائیں جہاں تم انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بنایا پس تم زمین پر اپنے کام کرو (ابوداؤد)

۳۹۱۷- (۲۶) وَهَنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَتْرًا لَا نَسِيحَ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو جب تک ہم (چارہایوں سے) سامان نہ اتار لیتے، نعل نماز ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۱۸- (۲۷) وَهَنَّ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ جِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ! وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا،

أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي». قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَزَكَبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پر سوار ہو جائیں اور وہ (غور) پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوار ہونے سے) انکار کیا اور فرمایا: تو اپنے چارپائے کے اگلے حصہ پر سواری کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے البتہ اگر تو مجھے اجازت دے تو پھر ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ کو اجازت دی (پھر) آپ اس پر سوار ہوئے (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۱۹- (۲۸) وَهَنَّ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبَيْوَتٌ لِلشَّيَاطِينِ». فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ يَنْجِنِيَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلَمُ بَعِيرًا مِنْهَا وَيَعْمُرُ بِأَخِيهِ قَدْ أَنْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ... وَأَمَّا بَيْوَتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا... كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ: لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالِدِّيَّاجِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۹: سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھے تھے ہیں، تم میں سے ایک شخص عموماً تم کی اونٹیاں لے کر لکھتا ہے جن کو اس نے موٹا تازہ کر رکھا ہے لیکن ان میں سے کسی اونٹنی پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے ایسے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو چل نہیں سکتا، اس کو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سعید رلوبی کہتا تھا میرا خیال ہے کہ ان سے مراد وہ کبلوے ہیں جن کو لوگ ریٹھی کپڑوں کے ساتھ ڈھلچتے ہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: موجودہ دور میں کبادوں کی جگہ عموماً قسم کی کاریں ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں اور اعمار عمر کے لئے انہیں خریدا جاتا ہے (واللہ اعلم) اس حدیث کی سند میں سعید بن ابی ہند کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

۳۹۲۰- (۲۹) وَهَنَّ سَهْلُ بْنُ مَعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَتَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ: «إِنَّ مِنْ ضَيِّقٍ مَنَزِلًا، أَوْ قَطْعٍ طَرِيقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۰: سهل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس نے بیان کیا، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں جہاد کیا۔ لوگوں نے اترنے کے مقامات کو تنگ بنا دیا اور راستوں کو بند کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے

والے کو بھیجا کہ لوگوں میں (یہ) منادی کرے ”بے شک جس شخص نے اترنے کے مقامات کو تنگ کیا یا راستہ بند کیا“ اس کا جملہ نہیں ہے“ (ابوداؤد)

۳۹۲۱۔ (۳۰) وَهَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنْ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۱: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”سب سے اچھا وقت جس میں آدمی سفر سے واپسی پر گھر والوں کے پاس پہنچتا ہے رات کا ابتدائی حصہ ہے (ابوداؤد)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۳۹۲۲۔ (۳۱) هَنَّ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَسَ بَلْبِلٍ إِصْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ - ، وَإِذَا عَرَسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

تیسری فصل: ۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور رات آرام کے لئے اترتے تو دائیں جانب پر لیتے تھے اور جب صبح سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی گلائی کو اٹھا کر رکھتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے (مسلم)

۳۹۲۳۔ (۳۲) وَهَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سِرِّيَّةٍ، فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَعَدَا أَصْحَابَهُ، وَقَالَ: «أَتَخَلَّفُ وَأَصِلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ الْحَقُّمُ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَاهُ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ أَنْ تَعْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟» فَقَالَ: «أَرَدْتُ أَنْ أَصِلِيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقُّمُ. فَقَالَ: «لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَذْرَكَتُ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.»

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا اس روز جمعہ کا دن تھا اس کے رفقہ صبح ہی چلے گئے اس نے خیال کیا کہ میں ٹھہرا ہوں (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کر کے ان کے ساتھ جا لوں گا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے اسے دیکھا آپ نے (اس سے) دریافت کیا ”تو اپنے رفقہ کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟“ اس نے جواب دیا ”میں نے چاہا کہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر کے ان کے ساتھ جا لوں گا“ آپ نے فرمایا ”اگر تو زمین کی تمام چیزوں کو خرچ کرے تو ان کے صبح کے وقت چل پڑنے کے ثواب کو نہیں پاسکے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "عکرم" کا "مقسم" سے سماع ثابت نہیں نیز حجاج بن اریطہ راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۶۷۲، النفعاء الصغیر صفحہ ۷۵، المجموعین جلد ۲۲۵، تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵، میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

۳۹۲۴- (۳۳) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُقْفَةً فِيهَا جِلْدُ نَمْرٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ایسے قافے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں پتے کا چڑا ہو (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن داؤد راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۳۹۲۵- (۳۴) وَهَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ» رَوَاهُ النَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۹۲۵: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر میں قوم کا سردار ان کا خادم ہے پس جو شخص خدمت کرنے میں ان سے سبقت لے جائے تو وہ لوگ اس سے سوائے شہادت کے کسی (دوسرے) عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جاسکتے (یعنی شعب الایمان)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے نیز اس حدیث کو سیوطی نے ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)
ضعیف الجامع الصغیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۲

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

(کفار کی جانب خطوط تحریر کرنے اور انہیں اسلام کی دعوت دینے کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۲۶- (۱) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ ذَخِيَةَ الْكَلْبِيِّ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ ، فِإِذَا فِيهِ : «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقَلِ عَظِيمِ الرُّومِ . سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهَيْدَى ، أَمَا بَعْدُ ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ . أَسْلِمُ تَسْلِمًا . وَأَسْلِمُ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرْيَسِيِّينَ - ، وَهِيَ أَهْلُ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا . وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا : أَشْهَدُوا بِأَنَا مُسْلِمُونَ» . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ، قَالَ : «مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ» وَقَالَ : «إِثْمُ الْيَرِيْسِيِّينَ» وَقَالَ : «بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ» .

پہلی فصل : ۳۹۲۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی جانب خط لکھا اسے اسلام کی دعوت دی اور اس کی جانب وجہ کلبی کو خط دے کر بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہ اسے بصرہ کے امیر کو دے تاکہ وہ اسے قیصر روم تک پہنچا سکے۔ اس کی عمارت یہ تھی، شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی جانب سے روم کے حاکم ہرقل کی جانب، اس شخص پر سلام ہو جو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرے بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں آپ اسلام لائیں (تو) آپ محفوظ رہیں گے اور اسلام قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کو دوگنا ثواب مرحمت فرمائے گا اور اگر آپ نے اسلام سے انحراف کیا تو آپ کے سبب ایمان نہ لانے والی رحمت کا گناہ آپ پر ہو گا اور اسے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور ہمارے درمیان یکساں مسئلہ ہے اس کی طرف آؤ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فریادار ہیں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے لکھوایا، محمد اللہ کے پیغمبر کی جانب سے ہے اور (الایمین کی بجائے) الایسنن تحریر ہے (جب کہ دونوں کا مفہوم ایک ہے) اور لفظ (وامیہ کی جگہ) دعایہ تحریر ہے۔

وضاحت: دوم کے بادشاہ کاتب قیصر فارس کے بادشاہ کاتب کسری، حبشہ کے بادشاہ کاتب نباشی، ترک کے بادشاہ کاتب خاقان، قبلیوں کے بادشاہ کاتب فرعون، مصریوں کے بادشاہ کاتب عزیز اور عمیر کے بادشاہ کاتب تیج تھا اور چونکہ خطوط میں اختصار ہوتا ہے، اس لئے اس خط میں جہاں اختصار ہے وہاں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے نہایت عمدہ تحریر ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

۳۹۲۷- (۲) وَهَنَهُ، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَرْقَهُ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّبِ: فَذَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْرَفُوا كُلُّ مَرْقٍ .. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کتب عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ کسریٰ کی جانب ارسال کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے رئیس کو دے دے چنانچہ بحرین کے رئیس نے وہ خط کسریٰ کی جانب بھجوایا جب اس نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا ابن المسیب راوی نے بیان کیا کہ ان کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی کہ وہ کلوے کلوے ہو جائیں (بخاری)

وضاحت: اہمیز بن ہرمز بن نوشریوں نے آپ کے خط کو کلوے کلوے کیا تھا اس کو اس کے بیٹے شیریہ نے قتل کر ڈالا بیان کیا جاتا ہے کہ جب اہمیز کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو اس نے دو خانہ کی الماری میں سے زہری ڈبہ پر تحریر کیا کہ یہ دو قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے اور اس کا بیٹا شیریہ ایسی ادویات کا بیٹا دلدادہ تھا چنانچہ والد کو قتل کرنے کے بعد دو خانہ سے اس نے وہ ڈبہ لی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ دو مقوی باہ ہے اسے استعمال کیا اور اس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا نتیجہ میں حکومت ختم ہو گئی اور نعمت نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال لئے۔ یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا کا نتیجہ تھا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

۳۹۲۸- (۳) وَهَنَ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر، نباشی، اور ہرمز کی جانب خط تحریر کیا (اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی (خیال رہے) اس نباشی سے مراد وہ نباشی نہیں جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھا تھا (مسلم)

۳۹۲۹- (۴) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اغزوا بسم الله، في سبيل الله، قاتلوا من كفر بالله، اغزوا فلا تغلوا، ولا تغدروا، ولا تمثلوا، ولا تقتلوا وليدًا، وإذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم إلى ثلاثٍ: خصالٍ - أو خلالٍ - فآيتهن ما آجابوك فاقبل منهم وكف عنهم، ثم ادعهم إلى الإسلام، فإن آجابوك فاقبل منهم وكف عنهم، ثم ادعهم إلى التحول من دارهم إلى دار المهاجرين، وأخبرهم أنهم إن فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين، وعليهم ما على المهاجرين، فإن آبوا أن يتحولوا منها فآخبرهم أنهم يكونون كأعراب المسلمين، يعجزى عليهم حكم الله الذي يعجزى على المؤمنين، ولا يكون لهم في الغنمة والفنئ شيء إلا أن يجاهدوا مع المسلمين، فإن هم آبوا فسلهم الجزية، فإن هم آجابوك فاقبل منهم وكف عنهم، فإن هم آبوا فاستعين بالله وقاتلهم، وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه، ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة أصحابك، فإنكم أن تخفروا ذمتكم وذمة أصحابكم أهنون من أن تخفروا ذمة الله وذمة رسوله، وإن حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تسزلهم على حكم الله فلا تسزلهم على حكم الله، ولكن أنزلهم على حكمك فإنك لا تدري: أنصيب حكم الله فيهم أم لا؟» رواه مسلم.

۳۹۲۹: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں 'اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت فرماتے۔ نیز فرماتے 'اللہ کے راستے میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اس شخص سے لڑائی کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ جہاد کرو تو خیانت نہ کرو، حمد لکھنی نہ کرو (لاشوں کا) منہ نہ کرو کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہاری ملاقات تمہارے دشمنوں سے ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے جس بات کو وہ تسلیم کریں اس کو مان لو، اور ان پر حملہ نہ کرو، پہلے انہیں اسلام کی جانب بلاؤ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے اسلام کو قبول کرو اور ان پر حملہ کرنے سے رک جاؤ بعد ازاں انہیں کہو کہ وہ دارالہرب چھوڑ کر دارالہجرت میں منتقل ہو جائیں نیز انہیں بتاؤ کہ اگر وہ منتقل ہو جائیں گے تو ان کو ماجرین کے حقوق میرے آئیں گے اور ان پر ماجرین کی سی ذمہ داری عائد ہوں گی اگر وہ دارالہجرت کی جانب منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ جنگل میں بوندہ باش رکھنے والے مسلمانوں کا سا ہو گا۔ ان پر اللہ کے وہی احکام نافذ ہوں گے جو دیگر ایمانداروں پر نافذ ہوتے ہیں مگر انہیں قیمت اور نئی کے مال میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں گے تو انہیں حصہ ملے گا اگر وہ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے جزیہ ادا کرنے کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ جزیہ ادا کرنا تسلیم کریں تو ان سے جزیہ لا اور

انہیں کچھ نہ کہو۔ اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ (ممانعت) دو تو تم انہیں اللہ اور اس کے پیغمبر کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے رفقاء کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے رفقاء کے ذمہ کو توڑ ڈالو تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑنے کے مقابلہ میں معمولی ہے اور اگر تم کسی قلعہ کے کینوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے یہ تقاضا کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر اٹا دو تو تم انہیں اللہ کے فیصلے پر نہ اٹارنا بلکہ اپنے فیصلہ پر اٹارنا کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے بارہ میں اللہ کے فیصلے کو پہنچ پاؤ گے یا نہیں (مسلم)

وضاحت: اپنے فیصلہ پر اٹارنے کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں اجتہاد بھی ایک دلیل ہے خواہ اجتہاد صحیح ہو یا غلط بہر حال قیامت تک اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے البتہ یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے کہ اجتہاد کی اجازت کن اہل علم کو ہے؟ (واللہ اعلم)

۳۹۳۰ - (۵) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ أَنْظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقَيْتُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّالِ السِّيُوفِ» ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجِرِّي السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، أَهْزِمْهُمْ وَأَنْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۰: عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات میں جن میں آپ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا، سورج کے زوال کا انتظار کیا بعد ازاں آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور آپ نے اعلان کیا، اے لوگو! تم دشمن کے ساتھ لڑائی کی آرزو نہ کرو بلکہ اس سے عافیت طلب کرو جب تم دشمن سے ملو تو میرے کام لو اور اس بات کا یقین رکھو کہ جنت گواروں کے سامنے کے نیچے ہے پھر آپ نے (ذیل کے الفاظ کے ساتھ) دعا کی، اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، کافروں کی جماعتوں کو شکست دینے والے، انہیں شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما (بخاری، مسلم)

۳۹۳۱ - (۶) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوا بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ - وَنَنْظُرَ إِلَيْهِمْ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَبِّبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمِي لَتَمَسُّ قَدَمِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ - ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ - ، فَلَجَأُوا إِلَيَّ الْجِصْنَ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرَ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا

بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں لیکر کسی قوم سے لڑائی کرتے تو اس وقت تک لڑائی نہ کرتے جب تک صبح صادق نمودار نہ ہو جاتی اور ان کا جائزہ لیتے اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو ان پر حملہ نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ انسؓ نے بیان کیا چنانچہ ہم خیر (کی جانب) گئے ہم وہاں رات کے وقت پہنچے جب صبح نمودار ہوئی اور آپؐ نے اذان (کے کلمات) نہ سنے تو آپؐ (سواری پر) سوار ہوئے اور میں طلحہ کے پیچھے سوار ہوا جبکہ میرا قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو چھو رہا تھا۔ انسؓ نے بیان کیا کہ خیر کے لوگ ہماری طرف اپنے لوگوں اور اپنی کدالوں کے ساتھ نکلے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے شور مچا دیا، محمدؐ ہے، اللہ کی قسم محمدؐ ہے اور لکھ رہے۔ چنانچہ وہ قلعہ میں پناہ گزین ہوئے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ خیر پناہ و پناہ ہو گیا، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب ہم کسی قوم کی آبادی میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح غم ناک ہوتی ہے جن کو برسے انہماں سے پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا (بخاری، مسلم)

۳۹۳۲ - (۷) وَهِنَّ النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرُ حَتَّى تَهْبُ الْأَرْوَاحُ - وَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لڑائیوں میں حاضر ہوا آپؐ کا (محمل) تھا کہ اگر آپؐ شروع دن میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (بخاری)

الفصل الثانی

۳۹۳۳ - (۸) وَهِنَّ النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ - مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظِرُ حَتَّى تَرُؤَلَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَاحُ وَيُنزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوات میں شریک ہوتا رہا جب آپؐ شروع دن میں جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور فتح و نصرت کا نزول ہوتا (ابوداؤد)

۳۹۳۴- (۹) وَهَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مُقَرَّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتِلًا، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتِلًا حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذَلِكَ تَهَيِّجُ رِيَّاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجَبُوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳۳: قتادہ رحمہ اللہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑتا رہا جب صبح صادق طلوع ہوتی تو آپ سورج نکلنے تک جنگ سے رکے رہتے جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ لڑائی شروع فرماتے جب دہر کا وقت ہوتا تو سورج کے نودال تک رکے رہتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو عصر کی نماز تک لڑائی کرتے رہتے بعد ازاں نماز عصر ادا کرنے تک رکے رہتے اس کے بعد لڑائی شروع کرتے قتادہ نے بیان کیا، کہا جاتا تھا کہ اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں اور مومن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں دعا کرتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: قتادہ مدلس راوی ہے اس کی ملاقات نعمان سے ثابت نہیں ہے، یہی سند میں انقطاع ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۷)

۳۹۳۵- (۱۰) وَهَنْ عِصَامِ الْمُزَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سِيرِيهِ، فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۵: عصام مزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دستہ میں بھیجا اور آپ نے فرمایا، جب تم کسی مسجد کو دیکھو یا مؤذن کی اذان سنو تو تم وہاں کسی شخص کو قتل نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۷)

الفصل الثالث

۳۹۳۶- (۱۱) هَنَّ أَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ فَارَسَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتَمٍ وَمِهْرَانَ فِي مَلَا فَارَسَ. سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهَدْيِ. أَمَا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنِ ابْتَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاحِرُونَ، فَإِنِ ابْتَيْتُمْ فَإِن مَعِيَ قَوْمًا يُجِبُونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا يُحِبُّ فَارَسَ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهَدْيِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

تیسری فصل : ۳۹۳۶ : ابوداؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے اہل فارس کی جانب خط تحریر کیا (جس کا مضمون تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خالد بن ولید کی جانب سے رستم، مہران اور دیگر اکابرین فارس کے نام! اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی تابعداری کرے، اس کے بعد! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم انکار کرو تو تم مطیع ہو کر جزیہ ادا کرو اگر تم جزیہ ادا کرنے سے انکار کرو تو (یقین کر لوں) کہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے راست میں قتل ہونے کو اتنا پسند کرتے ہیں جتنا فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ان لوگوں پر ہو جو ہدایت کی تابعداری کریں (شرح السنہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ ابن جریر طبری نے اس حدیث کا مضمون سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں سیف بن عمرو، یحییٰ راوی ضعیف اور مجالد بن سعید راوی کا آخری عمر میں حافظہ تبدیل ہو گیا تھا وہ قوی نہیں ہے اور ابو مخنف لوط بن یحییٰ کوفی شیبی اور حاکم ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۵، جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

(جہاد میں لڑائی کرنے کا ذکر)

الفصل الأول

۳۹۳۷- (۱) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ - يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَالْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۹۳۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا، تو جنت میں ہو گا چنانچہ اس کے ہاتھ میں جو کجوریں تھیں اس نے ان کو گرا دیا پھر اس نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا (بخاری، مسلم)

۳۹۳۸- (۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةَ الْأَوْسِ بِغَيْرِهَا -، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ - يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ - غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا - وَعَدُّوا كَثِيرًا، فَجَلَى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ الَّذِي يُرِيدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۳۸ : کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی طرف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اس کے علاوہ کا تو یہ فرماتے یہاں تک کہ جنگ تبوک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ شدید گرمی میں لڑی، سڑ بھی دور دراز کا تھا، جنگلات کو عبور کرنا تھا اور دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھا تو آپ نے مسلمانوں کے سامنے تمام معاملہ واضح کر دیا تاکہ وہ جہاد کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ لیں ہو کر نکلیں آپ نے ان کو واضح طور پر بتا دیا، جدھر آپ جانا چاہتے تھے (بخاری)

۳۹۳۹- (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَرْبُ خُدْعَةٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۹ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لڑائی میں دھوکہ دینا درست ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ لڑائی میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لیا جائے اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے حیلہ سازی کی جائے البتہ عمدہ یعنی درست نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۷)

۳۹۴۰- (۴) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأَمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةَ بِنِّ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِينِ الْمَاءَ وَيُدَاوِينِ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لئے نکلے تو ام سلیم اور انصار کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے وہ نمازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر غیر محرم لوگوں کی مرہم پٹی کی جاسکتی ہے اور ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۳۹۴۱- (۵) وَهَنَّ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ، فَاصْنَعْ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأَدَاوِي الْجَرْحَى، وَأَقْوَمُ عَلَى الْمَرْضَى... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات جنگوں میں شریک ہوئی، میں فوجیوں کے کیمپ میں ان کے پیچھے ان کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی تھی (مسلم)

۳۹۴۲- (۶) وَهَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَن قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۳۹۴۳- (۷) وَهَنَّ الصَّغْبِ بْنِ جَنَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ أَهْلِ الدَّارِ يَبْتَئُونَ - مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيَصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ، قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: صحابہ میں ہشامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کسی عمارت کے مشرکوں پر شیخون مارا جاتا ہے، جس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ بھی مشرکوں جیسا حکم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا حکم ان کے باپ دادوں جیسا ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۴۴- (۸) **وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانٌ:**
وَهَانَ عَلِيُّ سِرَاةَ بَنِي لُؤَيٍّ حَرَبِيٌّ بِالسُّورَةِ مُسْتَطِيرٌ
وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾ —
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلائے کا حکم دیا۔ اسی بارے میں (شاعر اسلام) حسانؓ کہتا ہے! بنو لوی (قریش) کے سرداروں نے پورہ (مقام) میں مختل آل کو کوئی اہمیت نہ دی اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے مومنو! کجور کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا وہ (سب) خدا کے حکم سے تھا"۔
 (بخاری، مسلم)

وضاحت: بنو لوی (قریش) نے بنو نضیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بڑھکایا تھا اور مدد کا وعدہ کیا تھا مگر بعد میں ان کی کوئی مدد نہ کی۔

۳۹۴۵- (۹) **وَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ: أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُضْطَلِّ غَارَيْنِ — فِي نَعْمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيِّعِ — فَكَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرِيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۹۴۵: عبد اللہ بن عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "ناث" نے ان کی جانب تحریر کیا جس میں یہ ذکر تھا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اسے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مضطلق پر حملہ کیا تو وہ "مورسغ" کے مقام پر اپنے چہلوں میں بے خبر تھے تو آپ نے لڑائی کرنے والوں کو قتل کر دیا اور (ان کی) لولہ کو قیدی بنا لیا (بخاری، مسلم)

۳۹۴۶- (۱۰) **وَمِنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقَرَيْشٍ وَصَفَوْا لَنَا: «إِذَا أَكْبَرْتُمْ — فَعَلَيْكُمْ بِالْبَيْتِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا أَكْبَرْتُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبِقُوا بَيْتَكُمْ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

وَحَدِيثُ سَعِيدٍ: «هَلْ تَنْصَرُونَ»، سَنَدُكَرَهُ فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ».

وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا فِي بَابِ «الْمُعْجَزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۹۳۶: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ہمیں حکم دیا جب ہم نے قریش کی سامنے صفیں باندھیں اور انہوں نے ہمارے مقابلہ کے لئے صفیں برابر کیں کہ ”جب وہ ہمارے قریب آ جائیں تو حیراندازی شروع کرنا“ اور ایک روایت میں ہے کہ جب وہ ہمارے نزدیک ہو جائیں تو ان پر حیر برساؤ لیکن کچھ تیر باقی بھی رہنے دینا (بخاری) اور سعدؓ سے (مروی) حدیث جس میں ہے کہ ”تمہاری مدد صرف قہراء کی وجہ سے ہی جاتی ہے“ کا ذکر قہراء کی فضیلت کے باب میں کریں گے اور براء سے مروی حدیث کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ بھیجا“ کا ذکر معجزات کے باب میں کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

۳۹۴۷- (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَبَّأَنَا - النَّبِيُّ ﷺ بِبَدْرٍ لَيْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

دوسری فصل: ۳۹۳۷: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت تیار کیا اور لشکر ترتیب دیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید رازی ضعیف ہے (المرجح والتعديل جلد ۷ صفحہ ۳۷۵) البروجین جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۰، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ نیز سلمہ بن فضل ابرش راوی ضعیف اور محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اس نے (حدیث) کے سینہ کے ساتھ روایت نہیں کی ہے۔

۳۹۴۸- (۱۲) وَهَذَا الْمُهَلَّبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ يَتَيْتُكُمْ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارَكُمْ: حِمٌّ لَا يُنْصَرُونَ»... رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۸: مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہارا امتیازی نشان ”حم“ لَا يُنْصَرُونَ ہونا چاہیے (جس کا ترجمہ ہے) ”حم“ نہ فتح و نصرت سے ہٹکار نہیں ہوں گے“ (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۴۹- (۱۳) وَهَذَا سَمُرَةٌ بِنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ: عَبْدُ اللَّهِ، وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماجرین کا امتیازی نشان ”عبداللہ“ اور انصار کا امتیازی نشان ”عبدالرحمان“ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے نیز حجاج بن ارطاہ راوی حکم فیہ ہے اور حسن بصری نے سرۃ سے ”عن“ کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ حسن بصری راوی مدلس ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۶۷۳ الجردین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۳۵ میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۵۸ نفع الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۳۹۵۰- (۱۴) وَفَن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْتْنَاهُمْ نَقَلْتَهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ: أَيْتُ أَيْتٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نانہ نبویؐ میں ابو بکر صدیقؓ کی سمیت میں جنگ لڑی۔ ہم نے دشمنوں پر رات کے وقت حملہ کیا اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس رات ہمارا اتیہادی نشان ”اِیْتُ اِیْتِ“ یعنی ”مارو مارو“ تھا (ابوداؤد)

۳۹۵۱- (۱۵) وَفَن قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ لڑائی کرتے وقت شور و شغب کو ناپسند جانتے تھے (ابوداؤد)

۳۹۵۲- (۱۶) وَفَن سَمْرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اقْتُلُوا شُرُوحَ الْمُشْرِكِينَ، وَاسْتَحْيُوا شُرَحَّهُمْ»، أَيْ صَيَّبْنَاهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۲: سمرۃ بنت جندب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو چھوڑ دو (ترمذی، ابوداؤد)
وضاحت: وہ بوڑھے جو جنگ میں اپنی رائے اور تدبیر کے ذریعہ مدد دیتے ہوں وہ واجب القتل ہیں (دانش عالم)
نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۸۶)

۳۹۵۳- (۱۷) وَفَن عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدًا إِلَيْهِ قَالَ: «أَغْرَعِي ابْنِي - صَبَاخًا وَحَرَقِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۳: عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے اسامہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عہد لیا (اور) فرمایا ”ابنئی“ مقام پر صبح کے وقت حملہ آور ہونا اور آگ جلا دینا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی اخطر راوی ضعیف ہے (المرج والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۱۷۷) 'تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۰۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

۳۹۵۴ - (۱۸) وَقَدْ أَبَىٰ أُسَيْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «إِذَا أَكْتَبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ، وَلَا تَسْلُوا السُّيُوفَ حَتَّىٰ يَغْشَوْكُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۳: ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دشمن تمہارے قریب آجائے تو ان پر تھمیں کی پوچھا کر دو اور جب تک وہ تمہارے سروں تک نہ آئیں اس وقت تک نکواریں نہ نکالو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح راوی مجہول ہے (العلل و معرّفہ الرجال جلد ۱ رقم ۳۷۷) 'المرج والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۸۳۲' الدریغ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۲۹۳' الجردین جلد ۱ صفحہ ۳۳' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۰۰' تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۲۳' تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۲۳' ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۵۵)

۳۹۵۵ - (۱۹) وَقَدْ رَجَّاحُ بْنُ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَىٰ شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «انظُرُوا عَلَامَ اجْتِمَاعِ هؤُلَاءِ؟» فَجَاءَ - فَقَالَ: عَلَىٰ امْرَأَةٍ قَتِيلَةٍ فَقَالَ: «مَا كَانَتْ هَذِهِ لِيُقَاتِلَ، وَعَلَىٰ الْمَقْدَمَةِ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «قُلْ لِحَالِدٍ: لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۵: رجاج بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنگ میں تھے آپ نے دیکھا کہ لوگ کسی چیز کے گرد اکٹھے ہیں۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس سے کہا: 'معلوم کرو کہ لوگ کس لئے جمع ہیں اس نے بتایا ایک عورت پر جمع ہیں جو قتل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عورت تو لڑائی کرنے والی نہ تھی (سے کیوں قتل کیا گیا؟) "مقدمۃ البیہش" پر خالد بن ولید تھیں تھے' آپ نے ایک شخص کو ان کی جانب بھیجا اور حکم دیا کہ خالد سے کہو کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرے (ابوداؤد)

۳۹۵۶ - (۲۰) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْسَلِقُوا بِأَسْمِ اللَّهِ، وَبِاللَّهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا - ، وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَقْتُلُوا، وَصَمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَأَصْلِحُوا، وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کے نام کے ساتھ اور

اللہ کی مدد کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے دین کے تقاضوں کے مطابق ایسے بوڑھے انسان کو قریب المرگ ہے (قل نہ کہو) اور چھوٹے بچے کو اور عورت کو قل نہ کہو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو بلکہ مال غنیمت کو جمع کرو نیز اصلاح کرو اور اعمال صالحہ کرو۔ بے شک اللہ اعمال صالحہ کرنے والوں کو محبوب جانتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خالد بن فرور راوی ثقہ نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۳)

۳۹۵۷- (۲۱) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ، فَنَادَى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَيْبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ، إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عِمْنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُمْ يَا حَمْرَةَ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ» فَأَقْبَلَ حَمْرَةَ إِلَى عُتْبَةَ، وَأَقْبَلَتْ إِلَى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ صَرَبَتَانِ، فَأَتَخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مَلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز عتبہ بن ربیعہ میدان میں آیا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور اس کا بھائی نکلا، اس نے اعلان کیا کہ کون مقابلہ میں آئے گا؟ چنانچہ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے انصار سے چند نوجوان نکلے۔ عتبہ نے دریافت کیا، تم کون ہو؟ انہوں نے اس کو (اپنے بارے میں) بتایا۔ اس نے کہا، ہمیں تم سے کیا واسطہ؟ ہمارا مقصود تو ہمارے چچا زاد بھائی ہیں (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حمزہ اے علی! اے عبیدہ بن حارث! تم نکلو! چنانچہ حمزہ عتبہ کے مقابلہ میں آئے اور میں شیبہ کے سامنے ہوا۔ عبیدہ اور ولید کی ایک دوسرے کو ضربیں لگیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو گھائل کر دیا اس کے بعد ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم عبیدہ کو اٹھا کر لے آئے (احمد، ابوداؤد)

۳۹۵۸- (۲۲) وَهَنَّ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةَ - فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَأَخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ الْفَرَارُونَ. قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ - وَأَنَا فَتْكُم» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ: «لَا، بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ» قَالَ: فَذَنبُونَا فَقَبَلْنَا يَدَهُ فَقَالَ: «أَنَا فِتْنَةُ الْمُسْلِمِينَ».

وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ أُمِّيَّةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ يَسْتَفْتِحُ. وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ «إِنِّي عَوْنِي فِي ضَعْفَانِكُمْ» فِي بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا، لوگ میدان چھوڑ گئے اور ہم مدینہ منورہ واپس آکر چھپ گئے اور ہم نے (دل میں) کہا کہ ہم تباہ ہو گئے بعد ازاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھاگ کر آنے والے ہیں آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم تو پلٹ کر جانے والے ہو اور میں تمہاری جائے پناہ ہوں (ترمذی) اور ابو داؤد کی روایت بھی اس کی مثل ہے اور آپ نے فرمایا، نہیں! بلکہ تم پلٹ کر جانے والے ہو (راوی نے بیان کیا) کہ ہم آپ کے قریب پہنچے اور آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ آپ نے فرمایا، میں مسلمانوں کی جائے پناہ ہوں اور ہم عنقریب امیہ بن عبد اللہ سے مروی حدیث کہ ”سخ کی دعا فرماتے تھے“ اور ابو الدرواء سے مروی حدیث کہ ”مجھے تم ضعیف لوگوں میں تلاش کرو“ فقراء کے فضائل کے باب میں ذکر کریں گے (انشاء اللہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی یزید راوی مکظم فیہ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸)

الفصل الثالث

۳۸۵۹ - (۲۳) وَهَنُ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا.

تیسری فصل: ۳۸۵۹: ثوبان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے خلاف منجیق نصب کی۔ ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وضاحت: ثوبان بن یزید کا ذکر صحابہ اور تابعین میں نہیں ملتا۔ صحیح ثور بن یزید ہے جیسا کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ہے اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸)

بَابُ حُكْمِ الْأُسْرَاءِ (قیدیوں کے احکام کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۶۰- (۱) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَجِبْتُ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۹۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بیڑوں میں جنت میں داخل کئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جنہیں بیڑیاں (ڈال کر جنت کی طرف چلایا جاتا ہے) بخاری

وضاحت: ان سے مراد وہ کفار ہیں جو مسلمانوں کی قید میں آجاتے ہیں قیدی ہونے کے بعد وہ بخوشی اسلام لاتے ہیں اور اسلام پر ہی فوت ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

۳۹۶۱- (۲) وَهَذَا مِنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَضْلَبُوهُ وَأَقْتُلُوهُ» فَتَلَّتَهُ فَنَفَلَنِي - سَلْبُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا جاسوس آیا آپ سفر میں تھے وہ آپ کے صحابہ کرام کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا بعد ازاں چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے تلاش کرو اور اسے قتل کرو چنانچہ میں نے اسے قتل کیا، آپ نے مجھے اس کا "سلب" دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مقتول کے ہتھیار، کپڑے وغیرہ قاتل کو ملیں گے اور اس سے ٹس نہیں نکالا جائے گا اسی مال و اسباب کو "سلب" کہا جاتا ہے (زاد المعاد صفحہ ۱۹۳، المنہج صفحہ ۳۸۳)

۳۹۶۲- (۳) وَهَذَا مِنْ عَزْرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى - مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيَّ جَمَلٍ أَحْمَرَ، فَأَنَاخَهُ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ،

وَفِينَا ضَعْفَةً وَرِقَّةً مِّنَ الظُّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَسْتَدُ فَاتَى جَمَلَهُ، فَأَنَارَهُ فَاسْتَدَّ بِهِ الْجَمَلَ، فَخَرَجْتُ اسْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَأَنَحْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَبِيحِي، فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جُنْتُ بِالْجَمَلِ أَقْوَدَهُ وَعَلَيْهِ رَحْلَةٌ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ. فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوا: «ابْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ: «لَهُ سَلْبَةٌ أَجْمَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ ”ہوازن“ لڑی۔ ایک دلع کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے اچانک ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اس نے اونٹ کو بٹھایا اور اس نے (غور سے) دیکھنا شروع کر دیا جبکہ ہم میں کمزوری تھی اور سواریاں بھی کم تھیں اور ہم میں کچھ لوگ پیدل چلنے والے تھے اچانک وہ شخص بھاگنے لگا اور اپنے اونٹ کے پاس پہنچا، اسے اٹھایا، اونٹ اس کو لے کر حیز حیز چل پڑا میں بھی تیز بھاگا جہاں تک کہ میں نے (اس کے) اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا اور اسے بٹھا دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنی تلوار (نیمان سے) نکالی اور اس شخص کے سر کو قلم کر دیا اس کے بعد میں اونٹ کو ہانکتا ہوا لایا۔ اس پر اس کا اسباب اور اس کافر کے ہتھیار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں سے میرا سامنا ہوا تو آپ نے دریافت کیا، اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ کرام نے بتایا ابن الاکوع نے آپ نے فرمایا، اس کا تمام ”سلب“ (مال و اسباب) اس کے لئے ہے (بخاری، مسلم)

۳۹۶۳- (۴) وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَيَّ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَجَاءَ عَلِيَّ جِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَرَمُوا إِلَيَّ سَيْدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَيَّ حُكْمِكُمْ». قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقَاتَلَ الْمُقَابِلَةُ وَأَنْ تُنْسَبَ الذَّرِيَّةُ. قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتُمْ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «بِحُكْمِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ کے فیصلہ پر بات چھوڑ دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف پیغام بھیجا، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے سردار کو گدھے سے اتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ وہ تعریف لائے اور بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ لوگ تمہارا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ سعد نے کہا، میرا فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کی اہلیت رکھنے والے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ ان کے بارے میں تمہارا فیصلہ ”اللہ بادشاہ“ کا فیصلہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا فیصلہ ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ استدلال کرنا ہرگز درست نہیں کہ کسی شخص کے آنے پر قیام تعطیلی جائز ہے۔ قاضی عیاضؒ کا کہنا ہے کہ ”یہ حدیث اس صورت سے متعلق ہے کہ کوئی شخص خود بیٹھا رہے اور لوگ اس کے پاس کھڑے رہیں“ آپؐ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کو گدھے سے اتارو اس لئے کہ یہ شخص رخصتی ہے اگر احراماً کھڑے ہونے کا ذکر ہوتا تو ”الی سید کم“ کی بجائے ”لمسد کم“ کے الفاظ ہوتے۔ اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے (واللہ اعلم)

۳۹۶۶- (۵) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبِلَ نَجْدًا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَيْفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثَمَامَةُ بْنُ أَنَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَنْطَوُهُ بِسَارِيَةِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ؛ إِنْ تَقْتُلُ تَقْتُلُ ذَا دِمٍ — وَإِنْ تُنْعِمُ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرًا، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ الْعَدُوُّ فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمُ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرًا، وَإِنْ تَقْتُلُ تَقْتُلُ ذَا دِمٍ، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْعَدُوِّ، فَقَالَ لَهُ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمُ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرًا. وَإِنْ تَقْتُلُ تَقْتُلُ ذَا دِمٍ، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ» فَأَنْظَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ وَجْهٌ مِنَ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ — كُلُّهَا إِلَيَّ، يَا رَبِّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَاصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ. وَوَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ. وَإِنْ خَيْلِكَ حَدَثَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ، أَصَبَوْتَ؟ — فَقَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی جانب بھیجا وہ لشکر بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے لایا جس کا نام ثمامہ بن انال تھا وہ یمامہ (کے علاقے) کا رہنے والا تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا ”اے ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے جواب دیا ”اے محمد! میرا خیال اچھا ہے (اس لئے کہ آپ

عالم نہیں ہیں) اگر آپ (مجھے) قتل کر دیں گے تو آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا) اور اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکر یہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو طلب کریں، جتنا چاہتے ہیں، دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ کر (چلے گئے) جب دو سرا دن ہوا تو آپ نے اس سے دریافت کیا، 'شامہ تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا میں نے اپنا خیال آپ کو بتا دیا تھا اگر آپ احسان کریں گے تو آپ کے احسان کا شکر یہ ادا کیا جائے گا اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر آپ مال (لیتا) چاہتے ہیں تو جس قدر آپ چاہتے ہیں آپ کو مال دیا جائے گا (یہ جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'شامہ کو کھول دو، چنانچہ وہ مسد کے قریب کھجوروں کے (باغ میں) گیا اس نے فصل کیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ ایسا نہ تھا جو آپ کے چہرے سے زیادہ برا لگتا ہو (لیکن) اب آپ کا چہرہ تمام چہروں سے اچھا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا دین مجھے تمام اویان سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ مجھے کوئی شہر برا نہیں لگتا تھا۔ اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے بہتر لگتا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس وقت گرفتار کیا، جب میں عمرو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دی اور عمرو ادا کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ میں آیا تو کسی کہنے والے نے اس سے کہا، 'کیا تو صالح ہو گیا ہے؟ اس نے کہا، 'نہیں! البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا ہوں، اللہ کی قسم! ہمارے پاس شامہ کی گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے (مسلم) نیز بخاری نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵- (۶) وَهَنَّ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى

بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَبْدِ حَيٍّ حَيًّا نَمَّ كَلِمَتِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى - لَسَرَكْتَهُمْ لَهُ... زَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں (اس رائے کا) اظہار کیا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان گندے لوگوں کے بارے میں گفتگو یعنی سفارش کرتا تو میں اس کے کہنے پر (بلا فدیہ) ان کو رہا کر دیتا (بخاری)

وضاحت: مطعم بن عدی جنگ بدر سے پہلے فوت ہو گیا تھا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان تھا کہ جب آپ طائف سے غم زدہ اور زخمی ہو کر واپس لوٹے تھے تو اس شخص نے آپ کو اپنی پناہ میں لیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنو ہاشم کے خلاف قتال کی تحریر کو ختم کرانے کے سلسلہ میں اس شخص نے مرکزی کردار ادا کیا تھا (مکتوٰۃ سعید اللہام جلد ۲ صفحہ ۳۹۷)

۳۹۶۶- (۷) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُسْلِمِينَ، يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: فَاعْتَقَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي مَكَّفَ آيَاتِهِمْ عَنْكُمْ وَأَيَّدَكُمْ عَنْهُمْ بِيْظَنِّ مَكَّةَ﴾ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۷: اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں سے اسی (۸۰) افراد تنعم پہاڑ کی جانب سے مسلح ہو کر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو بے خبری کی حالت میں نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ آپ نے انہیں قیدی بنا لیا لیکن انہیں قتل نہ کیا اور ایک روایت میں ہے آپ نے انہیں آزاد کر دیا اس واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے“ (مسلم)

۳۹۶۷- (۸) وَفِي تَفَادَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ — ، فَقَذَفُوا فِي طُوبَى — مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ حَيْثُ مَجِئْتُ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَيَّ قَوْمٌ أَقَامَ بِالْعَرَضَةِ — ثَلَاثَ لَيَالٍ ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمِ الثَّلَاثِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَسَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، حَتَّى قَامَ عَلَيَّ شَفْعُ الرَّكْبَةِ — ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: «يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! أَيْسُرُكُمْ أَنْكُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا؛ فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ تَفَادَةُ: أَحْيَاهُمْ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ، تَوْبِيخًا وَتَضَعِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدْمًا.

۳۹۶۷: تَفَادَةُ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک نے ہمیں ابو طلحہ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا چنانچہ انہیں بدر کے خباث والے پختہ کتوں میں سے ایک بدو دار کتوں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے علاقہ میں تین رات قیام فرماتے، جب بدر میں رہتے ہوئے تیسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا چنانچہ آپ کی سواری پر پلان ٹھیک کر کے ہاندھا گیا پھر آپ روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام بھی تھے۔ آپ کو تمہیں کے کنارے کھڑے ہوئے تھے، ان کا اور ان کے باپ دادوں کا نام لے کر انہیں پکار رہے، اے فلاں کے بیٹے فلاں! اے فلاں کے بیٹے فلاں! اب تو تم چاہتے ہو گے کہ کاش! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے؟ بلاشبہ ہم سے

ہمارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا، ہم نے اس کو درست پایا ہے۔ کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا، تم نے اس کو سچا پایا ہے؟ مڑنے (یہ کلمات سن کر) کہا، اے اللہ کے رسول! آپ ایسی لاشوں سے مخاطب ہوتے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ ”تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو لیکن وہ میری بات کا جواب نہیں دے سکتے“ (بخاری، مسلم) اور بخاری میں اضافہ ہے کہ ثناء نے بیان کیا، اللہ نے ان کو زندہ کیا اور ان کو آپ کی باتیں سنوائیں، اس سے مقصود ان کو ڈانٹنا، ذلیل کرنا اور ناراضگی کا اظہار کرنا تھا تاکہ وہ حسرت کریں اور بچتائیں۔

۳۹۶۸- (۹) وَهَنَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّازِنٌ مُسْلِبِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَسَبَّيَهُمْ. فَقَالَ: «فَاخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ: أَمَا السُّبَى، وَإِمَّا الْمَالُ». قَالُوا: «فَأَنَا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا بَعْدُ؛ فَإِنْ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُوا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يَطَّيَّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حِظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوْلَى مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَبَّيْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَبَّيْنَا وَآذَنُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶۸: مروان اور مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”ہوازن“ قبیلے کا وفد اسلام لانے کے بعد آیا اور انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ انہیں ان کا مال اور قیدی واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا، وہ چیزوں میں سے ایک چیز جن لو قیدی یا مال۔ انہوں نے عرض کیا، ہم قیدی (واپس لینا) چاہتے ہیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی شایان شان مدح فرمائی بعد ازاں آپ نے فرمایا، تمہارے بھائی توبہ کر کے تمہارے پاس آئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں۔ تم میں سے جو شخص بخوشی مفت ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور تم میں سے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے عوض ہم اسے سب سے پہلے ملنے والے مال، فنی سے دیں تو وہ اسی شرط پر قیدی واپس کر دے۔ لوگوں نے (برلا) اعلان کیا، اے اللہ کے رسول! ہم نے بخوشی اس کی اجازت دی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمیں معلوم نہیں، تم میں سے کس شخص نے اس کو قبول کیا اور کس نے قبول نہیں کیا؟ تم واپس جاؤ، تمہارے نمائندے تم سے گفتگو کر کے مجھے اطلاع دیں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی بعد ازاں (اور

کے) نماحندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آپ کو اطلاع دی کہ انہوں نے بخوشی آپ کا فیصلہ قبول کر لیا ہے (چنانچہ قیدی واپس کر دیے گئے) (بخاری)

۳۹۶۹- (۱۰) وَهَنَّ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَسْرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ أَخَذْتَ؟ قَالَ: «بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٌ» فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَجِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَرَجَعَ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ»، قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسْرَتَهُمَا ثَقِيفٌ.. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تھقف قبیلہ بنو عقیل قبیلہ کا حلیف تھا تھقف قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور صحابہ کرام نے بنو عقیل قبیلہ کے ایک شخص کو قید کر لیا، اس کو جکڑ کر پھری زمین میں پھینک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی اے عمر! اے عمر! مجھے کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا میرے حلیف بنو تھقف کے جرم میں یہ جواب دے کر آپ اس کو چھوڑ کر چل دیے اس نے پھر آپ کو آواز دی اے عمر! اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آگیا۔ آپ واپس گئے اور اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا میں تو مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ بات کہہ دیتا جب تو آواز دے رہا تھا تو ہر طرح سے کامیاب تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ان دو آدمیوں کو آزاد کرایا جن کو بنو تھقف نے قید کر لیا تھا (مسلم)

الفصل الثانی

۳۹۷۰- (۱۱) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أُسْرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ - فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ - بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقَلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلْتَهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا! رِقَّةٌ شَدِيدَةٌ، وَقَالَ: «إِنَّ زَيْنَبَ أَنْ تَطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا!» فَقَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُونَا بَيْطُنَ يَاحِجٍ - حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۹۷۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو زینبؓ نے ابوالعاص کے فدیہ میں کچھ مال اور وہ ہار بھیجا جو اسے خدیجہؓ نے ابوالعاص کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے دیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار دیکھا تو آپؐ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپؐ نے فرمایا: اگر تم زینبؓ کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کے ہار کو بھی واپس کر دو؟ صحابہ کرامؓ نے اس بات کو منظور کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ زینبؓ کو آپؐ کی جانب بھجوا دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو روانہ کیا (ان سے) کہا کہ تم ”بطن یلعج“ (مقام) میں جاؤ تمہارے پاس زینبؓ آجائے گی تم اس کو اپنے ساتھ لے آنا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت : مطوم ہوا کہ مسلمانوں کے امام کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو ضرورت کے پیش نظر لانے کیلئے ایسے دو یا تین افراد کو بھیجے جو اس کے محرم نہیں ہیں جب کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو (واللہ اعلم)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور عن کے لفظ کے ساتھ روایت کر رہا ہے (الجرم والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۲۸۷، طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۳۲۱، النعمان والمتروکین صفحہ ۵۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵)

۳۹۷۱- (۱۲) وَمَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَسْرَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَمَنْ عَلَى أَبِي عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْخِ» [وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي «الْبَيْتْرِةِ»]

۳۹۷۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ بدر میں (کفار کو) قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا اور ابو عزمہ جعفی پر احسان کرتے ہوئے بلاعوض رہا کر دیا (شرح السنہ، شافعی) نیز ابن اسحق نے ”السموہ“ میں بیان کیا ہے۔

۳۹۷۲- (۱۳) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلصَّبِيَّةِ؟ قَالَ: «النَّارُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے سوال کیا کہ میرے بچوں کا کون (کفیل) ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا: آگ (ابوداؤد)

۳۹۷۳- (۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ جَبْرِئِيلَ - هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيْرُهُمْ - يَعْنِي أَصْحَابَكَ - فِي أُسَارَى بَدْرٍ: الْقَتْلُ أَوْ الْفِدَاءُ عَلَيَّ أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ

قَابِلًا مِثْلَهُمْ» قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام آپ پر نازل ہوئے اور آپ سے کہا، بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپ اپنے صحابہ کرام کو اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں مگر اس صورت میں یہ شرط ہے کہ آئندہ سال ان میں سے اتنے ہی شہید ہوں گے۔ صحابہ کرام نے کہا، ہم فدیہ لیتے ہیں اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے شہید ہوں (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام شہادت کے بہت زیادہ دلدان تھے چنانچہ جنگ احد میں ستر صحابہ کرام جام شہادت نوش فرما گئے اگرچہ فدیہ لینا اللہ کو پسند نہ تھا، اللہ کو صرف یہ بات پسند تھی کہ قیدیوں کو تمہے قتل کیا جائے جیسا کہ سورت الانفال کی اس آیت کے منہوم سے واضح ہوتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”کسی پیغمبر کے لئے یہ لائق نہیں کہ اس کے ہاں (کنار) قیدی ہوں جب تک کہ وہ ان کا خون نہ بہائے“ (واللہ اعلم)

۳۹۷۴ - (۱۵) وَهَنْ عَطِيَّةَ الْقَرِظِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ، فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يَنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ - ، فَكَشَفُوا عَابَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبِتْ، فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالِدَّارِمِيُّ.

۳۹۷۳: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ”بنو قریظہ“ کے قیدیوں میں سے تھا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا گیا، ہمیں دیکھا جا رہا تھا جس شخص کے (زیر ناف) بال اگے ہوئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے بال اگے ہوئے نہ تھے اسے قتل نہ کیا گیا چنانچہ انہوں نے میری زیر ناف جگہ کا کپڑا اٹھا کر دیکھا تو بال اگے ہوئے نہ تھے تو مجھے قیدیوں میں داخل کر دیا (ابوداؤد ابن ماجہ، داری)

۳۹۷۵ - (۱۶) وَهَنْ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَبْدَانُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - يَعْني يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ - فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيَهُمْ. قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! رُدُّهُمْ إِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا» وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: «هُمْ عُنُقَاءُ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”حُدیبیہ“ کے دن صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نکلے ان کے آقاؤں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تحریر بھیجی (جس میں) انہوں نے کہا، اے محمد! اللہ کی قسم! یہ لوگ تمہارے دین کی جانب رغبت کرتے ہوئے تمہارے پاس نہیں آئے ہیں یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ کچھ

لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ سچ کہتے ہیں آپ! انہیں واپس کر دیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور آپ نے فرمایا، اے قریش! میرا خیال ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کرے جو اس غور پر تمہاری گردنیں قلم کریں چنانچہ آپ نے انہیں واپس کرنے سے انکار کر دیا اور اعلان فرمایا، یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۳۹۷۶ - (۱۷) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِيمَةَ، فَذَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَاتَا صَبَاتَا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَذَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا أُسِيرَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ أَمْرٍ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّا أُسِيرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أُسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِمَّنْ أَصْحَابِي أُسِيرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

تیسری فصل : ۳۹۷۶ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو "ہجو جہنم" کی جانب بھیجا۔ خالد بن ولید نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے ٹھیک طرح "اسلمنا" نہ کہا بلکہ انہوں نے کہا، ہم اپنے دین سے دوسرے دین میں داخل ہو گئے ہیں (ان کے یہ الفاظ سن کر خالد بن ولید نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی سوچ دیا۔ اس کے بعد ایک دن خالد بن ولید نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے کہا، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور (اسی طرح) میرے رفقاء میں سے بھی کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل نہیں کرے گا یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دوبار فرمایا، اے اللہ! خالد نے جو کام کیا ہے، میں تیری بارگاہ میں اس سے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت : خالد بن ولید نے ان کے الفاظ "صبغنا" سے یہ سمجھا کہ وہ دین اسلام کو برا کہتے ہیں اس لئے ان پر ناراض ہوئے اور انہیں قتل کرنا شروع کر دیا جبکہ "صبغنا" کے الفاظ کہنے سے ان کا مقصود یہ تھا کہ ہم حقیقتاً مسلمان ہو گئے ہیں۔ قریش کہ مسلمان ہونے والوں کو صابی کہا کرتے تھے اور یہ لفظ مشہور تھا یہی وجہ ہے کہ جب ثمامہ بن اھمال اسلام لانے کے بعد کہ کمرہ عمرہ ادا کرنے کیلئے آئے تو قریش کہنے لگے ان سے کہا کہ تو صابی ہو گیا ہے تو انہوں نے جواباً کہا، نہیں! میں تو مسلمان ہو گیا ہوں "صبغنا" کا اصل معنی ایک دین سے دوسرے دین میں داخل ہونا ہے۔ خالد نے ان کے قول کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے انہیں قتل کیا تھا۔ جب یہ خبر آپ کے پاس پہنچی تو آپ نے خالد سے ناراض ہوتے ہوئے برائت کا اظہار کیا۔ مقصود یہ ہے کہ جلت اختیار کرنے سے بچنا چاہیے اور الفاظ کے صحیح معانی معلوم کرنے کے لئے احتیاط کرنی چاہیے (تنفیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۴)

بَابُ الْأَمَانِ (امان دینے کا بیان)

الفصل الأول

۳۹۷۷ - (۱) هُنَّ أُمَّ هَانِيٍّ وَبِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ وَبِنْتُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ». فَلَمَّا قَرَعُ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ - مَلْتَجِفًا فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي - عَلِيُّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجْرَنَهُ فَلَانَ بْنِ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَجْرَنَا مَنْ أَجْرَتِ يَا أُمَّ هَانِيٍّ!» قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَوَذَلِكَ صُحِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ، قَالَتْ: أَجْرَتِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَاطِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَمَنَا مِنْ أَمْنِي».

پہلی فصل: ۳۹۷۷: ام حانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ میں حج مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (جب) میں وہاں پہنچی تو آپ غسل فرما رہے تھے اور آپ کی بیٹی فاطمہ نے ایک کپڑے کے ساتھ آپ کو پردے میں کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کہا تو آپ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام حانی ابو طالب کی بیٹی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ام حانی! میں تجھے خوش آمدید کہتا ہوں جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑے ہمو کر ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعت (ظل) ادا کئے پھر آپ (میری جانب) متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا بھائی علیؑ کہتا ہے کہ وہ ایک شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کو میں نے پناہ دے رکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام حانی! جس شخص کو تو نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ ام حانی نے بیان کیا کہ یہ چاشت کا وقت تھا (بخاری، مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ام حانی نے کہا: میں اپنے دیہدوں میں سے دو کو پناہ دیتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی اس کو امان دی۔

وضاحت: ام حانی کا نام فاختہ ہے حج مکہ کے سال مسلمان ہوئی اور ہبیرہ ان کے خاوند کا نام ہے۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں لفظ ”عم“ گرا ہوا ہے یعنی جس شخص کو پناہ دی گئی وہ ہبیرہ کے چچا کا بیٹا تھا۔ گویا کہ وہ ام حانی کے سرال کے رشتہ واردوں میں سے تھا اور جن دو دیہدوں کو ام حانی نے پناہ دی ان سے مراد حارث بن شام اور ذبیح بن ابی المیہ ہیں۔ حدیث میں لفظ ابن ہبیرہ ہے یہ صحیح نہیں ہے اس سے مقصود تو ام حانی کا بیٹا ہے اور علیؑ ام حانی کے بیٹے کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کی بہن مسلمان ہو گئی تھی اس کا خاوند بھاگ گیا

تھا اور بچے ام حائل کے پاس تھے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا امن دینا بھی صحیح ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

الفصل الثانی

۳۹۷۸- (۲) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **«إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ، بِعَيْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ»**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل : ۳۹۷۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عورت کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے (ترمذی) وضاحت : اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن اکثم اور کثیر بن زید راوی حکم فیہ ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

۳۹۷۹- (۳) وَفِي عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: **«مَنْ آمَنَ وَجَلَّأَ عَلَيَّ نَفْسَهُ فَقَتَلَهُ؛ أُعْطِيَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ»**. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ.

۳۹۷۹ : عمو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو شخص کسی انسان کو اس کی جان کی جان دتا ہے پھر اسے قتل کر دتا ہے تو قیامت کے دن اسے نجات دیا جائے گا (شرح السنہ)

۳۹۸۰- (۴) وَفِي سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرَّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى قَرْمِينٍ أَوْ بِرَقُونٍ، وَهُوَ يَقُولُ: **«اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَلَرٌ. فَتَنْظُرُوا إِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحْلُنْ عَهْدًا، وَلَا يَشُدُّهُ، حَتَّى يَمُتِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَبْذِيَ إِلَيْهِمْ عَلَى سِوَاهِ»** - قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۰ : سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور معاویہ رومیوں کے علاقے کی طرف جا رہے تھے کہ جب معاہدے کی مدت ختم ہوگی تو وہ اچانک ان (رومیوں) پر حملہ کر دیں گے۔ (اس دوران) ایک شخص عام گھوڑے یا تری گھوڑے پر آیا۔ اس نے کہا اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا

ہے۔ معاہدہ پورا کیا جائے، غداری نہ کی جائے۔ لوگوں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو وہ عموماً عجبہ تھے۔ معاویہ نے ان سے ان کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جس شخص کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ بھتہ کرے اور اگر مناسب سمجھے تو دشمن کے ساتھ برابری کی صلح پر معاہدہ کو ختم کر دے۔ راوی نے کہا، یہ بات سن کر معاویہ لوگوں کو واپس لے آئے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صلح کی مدت کے آخری ایام میں دشمن کی طرف اچانک فوج کو روانہ کرنا جائز نہیں بلکہ انتظار ضروری ہے یہاں تک کہ مدت ختم ہو جائے یا برابری کی صلح پر معاہدہ ختم کر دیا جائے۔

۳۹۸۱ - (۵) وَقَدْ أَبَى رَافِعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا. قَالَ: «إِنِّي لَا أَخْبِسُ بِالْعَهْدِ -، وَلَا أَخْبِسُ الْبُرُودَ -، وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الْبُذَى فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ» قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَلَمْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۱: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام گھر کر گیا میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں ان کی جانب ہرگز نہیں جاؤں گا آپ نے فرمایا، میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ میں قاصدوں کو روکتا ہوں تجھے واپس جانا چاہیے اگر تیرے دل میں وہی بات ہوئی جو اب تیرے دل میں ہے تب تو واپس آ جاؤ۔ اس نے بیان کیا کہ میں واپس چلا گیا بعد ازاں میں واپس آیا اور مسلمان ہو گیا (ابوداؤد)

۳۹۸۲ - (۶) وَقَدْ نَعِمَ بِنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ - : «أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّ الرَّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۹۸۲: نسیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے کہا جو مسیلہ (کذاب) کے پاس سے آئے تھے۔ خبردار، اللہ کی قسم اگر یہ بات نہ ہوئی کہ قہر قتل نہیں کئے جاتے تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا (احمد، ابوداؤد)

۳۹۸۳ - (۷) وَقَدْ عَمِرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي حُطْبَتِهِ «أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ - يُعْنَى: الْإِسْلَامَ - إِلَّا سِدَّةً، وَلَا تُحَدِّثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ [الترمذی] مِنْ طَرِيقِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو وَقَالَ: [حَسَنٌ].

وَذِكْرَ حَدِيثِ عَلِيٍّ : «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُونَ فِي» «كِتَابِ الْقِصَاصِ» .

۳۹۸۳ : عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ (دیجے ہوئے) فرمایا، جاہلیت کے عطف کو پورا کرو اسلام تو جاہلیت کے عطف کو مزید بڑھاتا ہے (لیکن) اسلام میں کوئی نیا عطف نہ کرے۔ ترمذی نے ابن ذکوان کے طریق سے عمرو بن شعیب سے بیان کیا اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علیؑ سے عموماً حدیث ”مسلمانوں کے خون برابر ہیں“ کو کتاب القصاص میں ذکر کیا گیا ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۳۹۸۴ - (۸) قَسِيْنُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ النُّوَاحَةِ وَابْنُ أُثَالِ رَسُوْلًا مُسَيَّلَمَةً اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِهَمَا: «اَتَشْهَدَانِ اَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟» فَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيَّلَمَةَ رَسُوْلُ اللهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمْ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَمَضَتْ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل : ۳۹۸۳ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن النواحة اور ابن اثال، مسیلمہ کذاب کے دو قاصد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے آپ نے ان سے پوچھا، کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ان دونوں نے جواب دیا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے (ان کی یہ بات سن کر) آپ نے فرمایا، میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کرتا۔ عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ اہل بیعت کو قتل نہ کیا جائے (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا (تقسیم غنائم اور اس میں غلط تصرف کرنا)

الفصل الأول

۳۹۸۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «وَلَمْ تَجْلُ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَطَيَّبَهَا - لَنَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۳۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی (امت) کے لئے غنائم حلال نہ تھے ہمارے لئے اس وجہ سے حلال ہوئے کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کا احساس کیا تو ان کو ہمارے لئے حلال کر دیا (بخاری، مسلم)

۳۹۸۶- (۲) وَهَذَا أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ - ، فَلَمَّا التَقِينَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَضْرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالْحَيْفِ، فَقَطَعْتُ الدَّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمِنِي ضَمًّا وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ، ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ [فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ] - ، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَهَا اللَّهُ، إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَيَّ - أَسَدٌ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ فَأَعْطِهِ» فَأَعْطَانِيهِ، فَأَبْتَعْتُ بِهِ - مَخْرَفًا - فِرْيَ بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ - فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۶: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں لکھے جب لڑائی شروع ہوئی تو مسلمانوں کو معمولی سی شکست کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں نے ایک مشرک (انسان) کو دیکھا وہ ایک مسلمان (مغض) پر غالب تھا میں نے پیچھے سے اس کی گردن اور کندھے کے درمیانی پٹھے پر گھوار ماری میں نے اس کی زہ کاٹ دی وہ میری جانب لپکا اور اس نے مجھے اتنے زور کے ساتھ دھایا کہ میں نے اس سے موت کو محسوس کیا لیکن موت اس پر وارد ہو گئی اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر میں عمر بن خطاب سے ملا، میں نے ان سے پوچھا کہ لوگوں کو کیا ہوا

ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی تقدیر! بعد ازاں (ہلکت خورہ) لوگ واپس آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، جس شخص نے کسی دشمن کو قتل کیا ہے، کیا اس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے؟ تاکہ اس کا مال و اسباب اس کو ملے۔ میں نے کہا کہ میرا گواہ کون ہے؟ (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو دہرایا (اس پر) میں کھڑا ہوا اور پہلی بات کہی (اور) پھر بیٹھ گیا۔ تیسری بار جب آپ نے فرمایا، تو میں کھڑا ہوا۔ آپ نے دریافت کیا، ابو ثناء! کیا بات ہے؟ میں نے آپ کو (واقف) بتایا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ سچا ہے اس کا مال و اسباب میرے پاس ہے اس کو کہیں کہ مال و اسباب میرے پاس رہنے دے۔ ابو بکر نے کہا، نہیں اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے لڑے (اور مال غنیمت اسے نہ ملے) آپ تجھے (یعنی ابو ثناء کو) اس (دشمن) کا مال و اسباب عطا کریں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکر نے ٹھیک کہا ہے۔ مال و اسباب ابو ثناء کو دے دیں۔ (ابو ثناء کا کہنا ہے) کہ چنانچہ آپ نے اس کا مال و اسباب مجھے عطا کر دیا اور میں نے اس کے عوض ہوسلہ میں ایک باغ خریدا۔ پس یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ (بخاری، ص ۳۹۸۷)

۳۹۸۷ - (۳) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِقَرِيْبِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهَمٍ : سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِقَرِيْبِهِ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے ایک حصہ مجاہد کا اور دو حصے گھوڑے کے (بخاری، مسلم)

۳۹۸۸ - (۴) وَفِي يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرَوْرِيُّ - إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيدَ أَكْتُبْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْدِيَا. - وَفِي رِوَايَةٍ: كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنْكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلِنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِيَهُنَّ يُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْدِيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۸: يزيد بن هرمز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، نجدہ حوری نے ابن عباس کی جانب ایک تحریر ارسال کی، اس نے ان سے غلام اور عورت کے بارے میں اختلاف کیا تھا کہ (اگر) وہ دونوں غنیمت (تقسیم کرنے) کے وقت موجود ہوں تو کیا ان کو حصہ دیا جائے انہوں نے يزيد سے کہا کہ اس کی طرف تحریر بھیجیں کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں البتہ انہیں (بطور علیہ کے) تمہوڑا سال دیا جاسکتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس نے اس کی جانب لکھا کہ تو نے میری جانب تحریر بھیجی اور مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے؟ اور ان کو حصہ دیتے تھے؟ جواب یہ ہے کہ آپ ان کو جہاد میں لے جاتے تھے، وہ بیماروں کا علاج کرتیں اور انہیں غنیمت سے علیہ کے طور پر کچھ مال دیا جاتا تھا مگر آپ نے ان کا کوئی خاص حصہ مقرر نہیں فرمایا تھا (مسلم)

۳۹۸۹- (۵) وَمَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَطْنَهُ - مَعَ رِيَّاحِ غُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ آغَارَ عَلَيَّ ظَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَتَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَهُ - ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَارْتَجِزُوا وَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ

فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا خَلَقْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي -، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتَّى الْقَوْمَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا، يَسْتَخْفُونَ -، وَلَا يَظْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا - مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ -، حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْبِدِ الرَّحْمَنِ - فَقَتَلْتُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ فَرَسَانَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَالِنَا سَلَمَةُ». قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَأَاهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ رہاگ کے ساتھ بھیج دیئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ صبح کے وقت عبدالرحمان فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا (اور انہیں لوٹ کر لے گیا) میں اونچی جگہ پر آن کھڑا ہوا، میں نے مدینہ منورہ کی جانب منہ کیا اور میں نے تین بار آواز دی ہائے او لوگو! صبح کے وقت ہم لوٹے گئے بعد ازاں میں نے ان کا تعاقب کیا، میں انہیں حیرا رہا تھا اور میں یہ گیت گا رہا تھا کہ ”میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کینوں (کی ہلاکت) کا دن ہے“ میں ان پر حیر پھینکا رہا اور انہیں ڈھی کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان کو (چمڑا کر) اپنے پیچھے (محموظ) کر لیا پھر میں ان کے پیچھے پیچھے حیرا رہا یہاں تک کہ انہوں نے تمیں چادروں اور تمیں نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے وہ خود کو ہلکا کر رہے تھے، جس چیز کو وہ پھینکتے تھے میں اس پر (بطور) علامت کے پھر رکھتا جا رہا تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ان کو پہچان لیں یہاں تک کہ میری نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے سواروں پر پڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص شاہسوار ابو قتادہ عبدالرحمان فزاری، جو جا ملا اور اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج کے دن ہمارا بہترین (ہمارے) سوار قتادہ ہے اور ہمارا بہترین ہمارے پیادہ سلمہ ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سوار اور پیادہ دونوں حصے اکٹھے عطا کئے اور جب ہم مدینہ منورہ کو واپس لوٹے تو آپ نے مجھے اپنی ”عضبانہ“

ہای اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کر لیا اور ہم مدینہ منورہ واپس لوٹے (مسلم)
وضاحت: مال غنیمت میں سے سوار کے دو حصے اور پیادہ کے لئے ایک حصہ ہوتا ہے لیکن اس لڑائی کے مہم جو
کیونکہ سلمہ بن اکوع تھے اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آپ نے انہیں سوار اور پیادہ کے دو حصے دیا۔ معلوم
ہوا کہ حاکم وقت اپنی صوابدید کے مطابق جہاد میں شریک لشکر کے کسی خاص بھادر مجاہد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے
اسے عام مجاہدوں سے زیادہ مال دے سکتا ہے۔ تاکہ مجاہدین میں زیادہ بھادری سے لڑنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔

۳۹۹۰- (۶) وَفِي ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقِلُ بَعْضَ مَنْ
يَبْتَغِي مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً - بِسُورِي قِسْمَةِ عَامَةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دستوں کو بھیجتے ان میں سے بعض
(مجاہدین کو) خاص طور پر لشکر کے عام فوجیوں کے حصے کے علاوہ بھی عطیات دیتے تھے (بخاری، مسلم)

۳۹۹۱- (۷) وَقَضَاهُ، قَالَ: نَفَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَفْلًا بِسُورِي نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمْسِ ،
فَأَصَابَنِي شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمَسِينُ الْكَبِيرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے حصے میں سے حصہ
کے علاوہ زائد عطیہ دیا چنانچہ مجھے زیادہ عمر کا ایک بوڑھا اونٹ ملا (بخاری، مسلم)

۳۹۹۲- (۸) وَقَضَاهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لِي - فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ
فَرَدَّ عَلَيْهِ - فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ، فَلَجِحَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ
الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ - خَالِدُ بْنُ الْوَلَيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. . . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا گھوڑا غائب ہو گیا، دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب مسلمان دشمنوں پر غالب آئے تو گھوڑا ابن عمر کو واپس مل گیا اور ایک روایت میں ہے
کہ ابن عمر کا غلام بھاگ کر روم چلا گیا۔ جب (رومیوں پر) مسلمانوں کا تسلط ہوا تو خالد بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد وہ گھوڑا ابن عمر کو واپس کر دیا (بخاری)

۳۹۹۳- (۹) وَفِي جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةِ

وَاجِدَةٌ مِّنْكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْبٌ» — وَاجِدَةٌ، قَالَ جُبَيْرٌ: «وَلَمْ يُقْسِمِ
النَّبِيُّ ﷺ لِابْنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَابْنِي نَوْفَلٍ شَيْبًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا، آپ نے خیر کے شمس سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے لیکن ہمیں کچھ نہیں دیا حالانکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی رشتہ ہے۔ آپ نے فرمایا، بنو ہاشم اور بنو مطلب (دونوں) ایک ہیں۔ جبیر نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو مال تقسیم کرتے وقت کچھ نہ دیا (بخاری)۔
وضاحت: قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کا باپنکات کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ رشتہ داری اور فریضہ و فروخت کا سلسلہ اس وقت تک منقطع رکھیں گے، جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں۔ چنانچہ بنو ہاشم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام دونوں میں اکٹھے رہے جبکہ بنو نوفل اور بنو عبد شمس ان کے خلاف رہے ہیں (ژاد المعاد صفحہ ۱۴۳)۔

۳۹۹۴- (۱۰) وَهَنَ ابْنُ مُرَيْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا قَرْيَةٍ
اتَّيَمْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا، فَسَهَمْتُكُمْ فِيهَا. وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؛ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ
وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بستی میں تم آؤ اور اس میں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے اور جس بستی والے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں تو اس کا "شمس" اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور باقی تمہارے لئے ہے (مسلم)۔
وضاحت: جنگ کے بغیر جو بستی فتح ہو اور وہاں سے جو مال حاصل ہو، وہ مال فنی ہے اس سے "شمس" نہیں نکالا جاتا اور نہ ہی یہ مال قانین اور مجاہدین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا بلکہ یہ تمام کا تمام بیت المال کا حق ہے تفصیل کے لئے سورت العشر کی آیت نمبر ۱۱ ملاحظہ فرمائیں اور جو بستی جنگ کے بعد فتح ہو تو وہاں سے حاصل ہونے والے مال کو مال غنیمت کہا جاتا ہے اس میں سے "شمس" نکال کر باقی مال فوج میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور یہ "شمس" بیت المال کا حق ہے جیسا کہ سورت الانفال کی آیت نمبر ۱۱ سے واضح ہے۔

۳۹۹۵- (۱۱) وَهَنَ خَوْلَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقِّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ اللہ کے مال میں بلا حرج و حرج کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ ہوگی (بخاری)۔

۳۹۹۶- (۱۲) وَصَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا أَلْفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رِغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أبلغتكَ. لَا أَلْفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أبلغتكَ. لَا أَلْفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نِغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أبلغتكَ. لَا أَلْفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاحٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أبلغتكَ. لَا أَلْفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أبلغتكَ. لَا أَلْفِينُ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ—، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أبلغتكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ أَتَمُّ.

۳۹۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (خطبہ دیا) آپ نے غنیمت کے مال میں خیانت کا ذکر کیا اور اسے عظیم (گناہ) گردانا اور اس خیانت کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے تو اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص کے گا، اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں؟ میں کون گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہینٹا ہوا ہو۔ وہ شخص کے گا، اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں؟ میں جواب دوں گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے اور اس کی گردن پر چلائی ہوئی بکری ہو۔ وہ کے گا، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کون گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر ہوا غلام چلا رہا ہو۔ وہ شخص کے گا، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں کون گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ التجا کر رہا ہو، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے کہ اس کی گردن پر سونا چاندی وغیرہ لدا ہوا ہو وہ التجا کر رہا ہو، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے؟ میں جواب دوں گا؟ میں حیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی (بخاری، مسلم) اور یہ الفاظ مسلم

۳۹۹۷- (۱۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحْطُرُ رَجُلًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَيْبَتًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنْ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لِتَشْتَمِلَ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلام بطور ہدیہ دیا جس کا نام ”مدعم“ تھا۔ ایک دلدھ کا ذکر ہے کہ ”مدعم“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے کواہ اتار رہا تھا اچانک (اس کو نامعلوم جانب سے آنے والا) تیر کا جس سے وہ مارا گیا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہو یہ شخص جنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک وہ چادر جس کو اس نے جگ خیر کے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اٹھایا تھا وہ اس پر آگ بن کر منتقل ہے جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تمہ یاد دہنے آپ کے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک یاد دہنے، آگ کے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۹۹۸- (۱۴) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ثَقَلِ النَّبِيُّ ﷺ - رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ فِي النَّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان (اٹھانے) پر ایک آدمی مقرر تھا جس کا نام ”کرکرہ“ تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص دو ذنی ہے لوگ (اس کا سامان) دیکھنے گئے تو انہیں ہا چلا کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کی تھی (بخاری)

۳۹۹۹- (۱۵) وَهَنَّ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينِنَا الْعَسَلَ وَالْعَنْبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۹۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لڑائیوں میں اگر شہد اور انعمور پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے بیت المال میں جمع نہیں کراتے تھے (بخاری)

۴۰۰۰- (۱۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمِ خَيْبَرَ، فَالْتَرَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا أُعْطَى الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَالْتَمْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ «مَا أُعْطِيَكُمْ» فِي بَابِ «رِزْقِ

۳۰۰۰: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیر کی جنگ میں چلی کا ایک تھیلا مجھے ملا، میں اس سے چٹ گیا اور میں نے کہا کہ آج اس چلی سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا میں نے گھوم کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب (دیکھتے ہوئے) مسکرا رہے تھے (بخاری، مسلم)
ابو ہریرہ سے مروی حدیث کہ ”میں تمہیں نہیں دتا“ (رزق الولاۃ) کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۴۰۰۱- (۱۷) وَهَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ - أَوْ قَالَ: فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ - وَأَحَلَّ لَنَا الْعَنَائِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۳۰۰۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر برتری عطا کی ہے یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر برتری دی گئی ہے اور ہمارے لئے غنائم جائز قرار دیے گئے ہیں (ترمذی)

۴۰۰۲- (۱۸) وَهَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ - يَعْنِي: يَوْمَ حُنَيْنٍ -: «مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ». فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عَشْرِينَ رَجُلًا، وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۰۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا اس کا جنگی سامان اس کو ملے گا۔ چنانچہ ابو طلحہ نے میں (کافروں) کو قتل کیا اور ان کا سامان اپنے پیٹے میں لیا (دارمی)

۴۰۰۳- (۱۹) وَهَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَمِيِّ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّلْبِ لِلْقَاتِلِ. وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلْبَ ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قانون مقرر کیا کہ محتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا اور اس سے پانچواں حصہ وصول نہیں کیا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

۴۰۰۴- (۲۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَغَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ، وَكَانَ قَتْلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۰۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جگ) پر کے دن ابو جہل کی تلوار کا علیہ دیا اس لئے کہ میں نے ابو جہل کو قتل کیا تھا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سعید نے عبد اللہ بن مسعود سے نہیں سنا اس لئے حدیث منقطع ہے
(تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۱)

۴۰۰۵- (۲۱) وَقَدْ عَمِيَ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْرَ مَعَ سَادَتِنِ، فَكَلَّمُوا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي فَقَلَدْتُ سَيْفًا، فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ - ، فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرَيْبِيِّ الْمَتَاعِ - ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةَ كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِبِينَ، فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ الْبِرْمَوِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ رَوَايَةَ إِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ. الْمَتَاعِ.

۳۰۰۵: عمیر بن ابی اللحم رضی اللہ عنہ کا غلام بیان کرتا ہے کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیر (کی جگ) میں شامل ہوا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور وضاحت کی کہ میں غلام ہوں تو آپ نے میرے بارے میں حکم دیا مجھے تلوار پہنائی گئی جسے میں (قد کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے) سمجھ رہا تھا تو آپ نے حکم دیا کہ اسے معمولی چیزیں دے دی جائیں اور میں نے آپ کے حضور ایک ”دوم“ پیش کیا جو میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے بعض الفاظ کے حذف کرنے اور بعض کے باقی رکھنے کا حکم دیا (ترمذی، ابوداؤد) البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ ”متاع“ تک ہے۔

وضاحت: ”آبی اللحم“ کا معنی ہے گوشت سے انکار کرنے والا یعنی زمانہ جاہلیت میں جس جانور کو بچوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا وہ اس کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب غلام میدان جنگ میں شریک ہو تو اس کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملے گا البتہ یہ امام کی صوابدید پر منحصر ہے کہ اگر وہ اسے کچھ بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

۴۰۰۶- (۲۲) وَقَدْ مُجِّعَ بِنِ جَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْرٌ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ سَهْمًا - ، وَكَانَ الْحَيْشُ الْفَا وَخَمْسِمِائَةٍ، فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةٌ فَارِسٍ، فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلُ سَهْمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةٌ فَارِسٍ، وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتِي فَارِسٍ.

۳۰۰۶: مجع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیر کے غنم کو مدینہ میں شریک اصحاب پر تقسیم کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اٹھارہ حصے کئے جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی ان میں تین سو سوار تھے

اور سواروں کو دو حصے دیئے گئے جبکہ پیادہ کو ایک حصہ دیا (ابوداؤد) اور امام ابوداؤد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث صحیح ہے اس پر عمل ہے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ سواروں کی تعداد تین سو تھی جبکہ (فی الحقیقت) وہ دو سوتھے۔

وضاحت: اس حدیث کی علت یعقوب بن مجع راوی ہے اور مجع سے اس کے بیٹے کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے حدیث بیان نہیں کی نیز یعقوب بن مجع غیر معروف راوی ہے اور پھر عبداللہ بن عمر کی حدیث میں دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مذکور ہے اور سواروں کی تعداد دو سو ہے اور پیادہ کی تعداد تیرہ سو ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں وہم سے مقصود یہ ہے جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب زادالعاد میں بیان کیا ہے کہ دراصل تعداد تو پندرہ سو ہے ایک سو غلام ہیں اور باقی چودہ سو میں سے دو سو سوار ہیں جن کو چھ حصے ملے اور بارہ حصے باقی پیدل فوج کو ملے جن کی تعداد بارہ سو ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

۴۰۰۷ - (۲۳) وَفَنَ حَيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَقَلَ الرُّبْعَ فِي الْبَدَاةِ - ، وَالثَّلْثَ فِي الرَّجْعَةِ .. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۰۷: حیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جاتے ہوئے چوتھائی حصہ دیا اور واپس لوٹتے ہوئے تہائی حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۰۸ - (۲۴) وَفَنَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ الرُّبْعَ بَعْدَ الْخُمْسِ ، وَالثَّلْثَ بَعْدَ الْخُمْسِ إِذَا قَفَلَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۰۰۸: حیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مال غنیمت میں سے) ٹکڑے ٹکڑے کے بعد چوتھائی حصہ تقسیم کرتے اور واپس آتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے کے بعد تیسرا حصہ تقسیم کرتے (ابوداؤد) وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جب بڑے لٹکر میں سے ایک چھوٹا لٹکر جائے ہوئے الگ ہوتا ہے اور وہ لٹکر کے بچنے سے پہلے دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے تو غنیمت میں سے اسے چوتھا حصہ دیا جائے گا اور تین چوتھائی حصہ میں باقی تمام لٹکر شریک ہو گا اور واپس آتے ہوئے جب بڑے لٹکر میں سے چھوٹا لٹکر دشمن پر حملہ آور ہو تو انہیں مال غنیمت میں سے ٹکڑے ٹکڑے کے بعد تیسرا حصہ دیا جائے گا اور باقی دو تہائی سارے لٹکر کو دیا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

۴۰۰۹ - (۲۵) وَفَنَ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ، فِيهَا دَنَائِبِيرٌ فِي إِمْرَةٍ مُعَاوَبَةٍ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَفَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا

أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ لِأَعْظَمِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۰۹: ابو الجوزیہ جری بیان کرتے ہیں معاویہ کے (دور) امارت میں روم (کے علاقے) میں مجھے سرخ رنگ کا ایک ٹکڑا ملا جس میں دینار تھے اور ہمارے امیر بنو سلیم (قبیلہ) کے ایک صحابی تھے جس کا نام معن بن یزید تھا۔ چنانچہ دینار میں ان کے پاس لایا انہوں نے ان کو (وہاں کے) مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بھی اتنے ہی دینار دیئے جتنے کہ ان میں سے ایک شخص کو دیئے پھر انہوں نے بتایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ نے فرمایا، علیہ وسلم (تکالیف) کے بعد ہے تو میں تجھے کچھ مال علیہ دے دیتا (ابوداؤد)

۴۰۱۰ - (۲۶) وَهَنَّ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَأَسْهَمَ لَنَا. أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا. وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ، أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۱۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے وقت (جیش سے ہجرت کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے۔ آپ نے ہمیں خیبر (کے غنائم) سے حصہ دیا اور خیبر کے فتح کرنے میں جو لوگ موجود تھے انہیں آپ نے حصہ دیا اور جو موجود نہ تھے ان کو حصہ نہیں دیا البتہ ہم لوگ جعفر اور اس کے رفقاء جو (جیش سے) کشتی میں سوار ہو کر آئے تھے ان کو حصہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے ان کو شمس میں سے علیہ دیا تھا تاکہ ان کے دل اسلام کی جانب مزید جگ جائیں اور انہیں غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا لیکن یہ توجیہ صحیح معلوم نہیں ہوئی حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اصحاب السیف کے ساتھ یہ خصوصی سلوک کیا تھا اور انہیں غنیمت میں سے حصہ دیا تھا حالانکہ وہ فتح خیبر میں شریک نہ تھے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۱۱ - (۲۷) وَهَنَّ يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُوَفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوا لِلرَّسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «وَصَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ» فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غُلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دَرَاهِمِينَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائُفِيُّ.

۳۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں ایک صحابی فوت ہو گیا تو صحابہ کرام نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، تم اس کا جنازہ ادا کرو۔ صحابہ کرام کے چہرے خنجر ہو گئے آپ نے فرمایا، تمہارے اس ساتھی نے مالِ نغیمت میں سے خیانت کی ہے صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے سالان کی تلاش کی تو ہمیں یہودیوں کے منکوں میں سے ایک منکا ملا جو دو درہم کا بھی نہ تھا (مالک، ابوداؤد، نسائی) وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۳)

۴۰۱۲ - (۲۸) وَقَدْ عَابَدَ اللَّهُ بَيْنَ عَمْرٍو وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً، أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِئُونَ بِنَعْنَائِهِمْ، فَيُخِمُّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصْبَنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ، قَالَ: «أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟» فَأَعْتَدَر. قَالَ: «كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ، فَلَنْ أَقْبَلَهُ عِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نغیمت ملتی تو بلالؓ کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں منادی کرتا تو لوگ نغیمت کا مال لے آتے۔ آپ اس سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مال لوگوں میں تقسیم فرما دیتے۔ ایک روز ایک شخص مالِ نغیمت کے تقسیم ہونے کے بعد ہالوں سے (نی ہوئی) لگام لایا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہمیں مالِ نغیمت میں ملا تھا آپ نے پوچھا، کیا تو نے بلال کی آواز سنی تھی، جب اس نے تین بار منادی کی تھی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، تو اسے کیوں نہ لایا۔ اس نے معذرت کی۔ آپ نے فرمایا، اب تو قیامت کے دن اسے لائے گا، میں (کسی صورت میں) تجھ سے اسے قبول نہیں کر سکتا (ابوداؤد)

۴۰۱۳ - (۲۹) وَقَدْ عَمَّرُوْا بَيْنَ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِ وَضَرَبُوهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اسے کوڑے بھی لگائے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبیر بن محمد تمیمی راوی کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں کہ شای راوی اس سے منکر روایات بیان کرتے ہیں اور امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے نیز امام نسائی اور دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳-۱۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۱)

۴۰۱۴ - (۳۰) وَقَدْ سَمَّرَةَ بِنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَكْتُمُ غَالًا - فَإِنَّهُ مَثْلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۱۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ بھی خائن جیسا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن موسیٰ اور جعفر بن سعد اور نجیب بن سلیمان راوی حکم فیہ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۲۱)

۴۰۱۵ - (۳۱) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَرَى الْمَغَانِمِ - حَتَّى تُقَسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابراہیم باہلی مجہول راوی ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

۴۰۱۶ - (۳۲) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقَسَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے غنیمت کے حصول کو تقسیم کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا (دارمی)

۴۰۱۷ - (۳۳) وَهْنُ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذِهِ الْمَالَ خَصْرَةٌ خُلُوءٌ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بَوْرُكٌ لَهُ فِيهِ، وَرُبُّ مُتَخَوِّصٍ - فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ مال خوشنما (اور) لذیذ ہے جو شخص اس کو درست طریقہ سے حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اپنی چاہت کے مطابق تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے صرف آگ ہوگی (ترمذی)

۴۰۱۸ - (۳۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَةً ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّوْيَا يَوْمَ أُحُدٍ.

۴۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ذوالفقار نامی تلوار اپنے لئے مخصوص کر لی (ابن ماجہ) ترمذی میں اضافہ ہے کہ یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں آپ نے احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

وضاحت: دراصل یہ تلوار عام بن منہ کی تھی جو جنگ بدر میں بحالت کفر قتل ہوا تھا اس کے بعد یہ تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی بعد ازاں علیؑ کے قبضہ میں رہی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

۴۰۱۹ - (۳۵) وَصَنَ رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ ذَايَبَةً مِنْ فِتْنَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَحْجَفَهَا - رَدَّهَا فِيهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَحْلَقَهُ - رَدَّهُ فِيهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۱۹: رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ مسلمانوں کے مال فتنی میں سے کسی چارپائے پر سوار نہ ہو کہ جب وہ لافر ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فتنی میں سے کوئی کپڑا اپنے استعمال میں نہ لائے کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس لوٹا دے (ابوداؤد)

۴۰۲۰ - (۳۶) وَصَنَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قُلْتُ: «هَلْ كُنْتُمْ تَحْمِسُونَ الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟» قَالَ: «أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرٍ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۲۰: محمد بن ابی الجاہد، عبد اللہ بن ابی اوفی سے بیان کرتا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے دریافت کیا، تم (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”کھانے والی اشیاء“ میں سے پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ ہمیں جنگ خیبر میں کھانے کی چیزیں ملیں، ہر شخص آتا اور اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیتا اور واپس چلا جاتا (ابوداؤد)

وضاحت: ”کھانے کی اشیاء“ میں سے تقسیم اور ”پانچواں حصہ“ نکالنے سے پہلے جلدین، امیر کی اجازت سے ضرورت کے مطابق کھانے پینے کی اشیاء اپنے اور چوپایوں کے استعمال میں لاسکتے ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۲۱ - (۳۷) وَصَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمْ الْخُمْسُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک فکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کا سامان اور شد حاصل کیا تو ان سے ”پانچواں حصہ“ نہیں لیا گیا (ابوداؤد)

۴۰۲۲- (۳۸) **وَمِنْ الْقَائِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُورَ فِي الْعَزْوِ، وَلَا نَقْسِمُهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا نَنْزِجُ إِلَى رِحَابِنَا وَأَخْرَجْنَا مِنَهُ - مَمْلُوءَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۲۲: قاسم، عبدالرحمن کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بیان کرتا ہے کہ بعض صحابہ کرام نے اسے بتایا کہ ہم جماد میں اونٹ کا گوشت بغیر تقسیم کے اپنے استعمال میں لاتے تھے اور جب ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوتی تھیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم راوی حکم فیہ اور ابن حشف عایت درجہ مجہول راوی ہے (بیزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۶۳)

۴۰۲۳- (۳۹) **وَمِنْ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَدَا الْخِيَاطُ وَالْمِخْيَاطُ - ، وَأَيَّاكُمْ وَالْعُلُولَ، فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.**

۳۰۲۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دھاگے اور سوئی کو بھی مال نعمت میں پہنچا دو اور خود کو خیانت سے دور رکھو، اس لئے کہ خیانت قیامت کے دن خائن کیلئے (باعث) رسوائی ہوگی (دارمی)

۴۰۲۴- (۴۰) **وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.**

۳۰۲۳: نیز اس حدیث کو امام نسائی نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے روایت

کیا ہے۔

۴۰۲۵- (۴۱) **وَمِنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا - وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ - إِلَّا الْخُمْسُ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَأَدَاوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَاطَ» فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَعْرِ، فَقَالَ: أَخَذْتُ هَذِهِ لِأَصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا كَانَ لِي - وَلِبَنِي عَدِي الْمَطْلَبِ فَهُوَ لَكَ» فَقَالَ: «أَمَّا إِذَا بَلَغْتَ مَا أَرَى فَلَا أَرُبْ لِي فِيهَا، وَنَبْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۰۳۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دوا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب گئے۔ آپ نے اس کی کوہاں سے کچھ ہال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا، اے لوگو! ہال نئی میں سے میرے لئے کوئی چیز جائز نہیں حتیٰ کہ یہ بھی نہیں اور اپنی انگلی کو بلند فرمایا (اور کہا) سوائے ”پانچویں حصے“ کے اور ”پانچواں حصہ“ بھی تم پر ہی تقسیم ہو گا پس دھاگا اور سوئی تک کو بھی ہال غنیمت میں پہنچاؤ (آپ کی یہ بات سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں ہالوں کا گچھا تھا اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو اس لئے حاصل کیا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ اونٹ کی جمل کو درست کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنا حصہ اور نبی عبدالمطلب کا حصہ تو تجھے معاف کر سکتا ہوں۔ اس نے کہا، جب محللہ اس حد تک (کھین) ہے جس کا میں مشاہدہ کر رہا ہوں تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس نے اس کو پھینک دیا (ابوداؤد)

۴۰۲۶ - (۴۲) وَقَدْ عَمَرُوْنَ بِنْتِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الَّتِي بَعِيرٌ مِنَ الْمَعْتَمِمْ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبِرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ، ثُمَّ قَالَ: «وَلَا يَجِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۶: عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کو (سترہ یا کر) نماز کی امامت کرائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے کچھ ہال (ہاتھ میں) لئے اور فرمایا، تمہارے غنائم سے میرے لئے ”پانچویں حصے“ کے علاوہ اس قدر بھی جائز نہیں اور وہ بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے (ابوداؤد)

۴۰۲۷ - (۴۳) وَقَدْ جَبَّيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ آتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَا تُكْرِ فُضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَفِيهِ: «إِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

۴۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ذوی القربی“ کا حصہ بنو حاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کروا تو میں اور عثمان بن عفان آپ کے پاس آئے اور ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہمارے حاشمی بھائی ہیں ہم آپ کی وجہ سے ان کی عھت کا انکار نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ

نے آپ کو ان میں رکھا ہے (لیکن) آپ یہ بتائیں کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو (ذوی القربیٰ کا) حصہ دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ قرابت واری میں ہم اور وہ برابر ہیں (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کرتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا) بلاشبہ بنو حاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک ہیں (شافعی) اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں اس کی خلل ہے نیز اس میں مذکور ہے بلاشبہ ہم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام میں الگ الگ نہیں ہوئے بلاشبہ ہم اور وہ ایک شے ہیں اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل فرما کر سمجھایا۔

الفصل الثالث

۴۰۲۸ - (۴۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: إِنِّي وَاقِفٌ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا بِعَلَّامِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةَ أَسْنَانِهِمَا - ، فَتَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعِ مِنْهُمَا - ، فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: يَا عِمَّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتَكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يُسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ رَأَيْتَهُ لَا يُفَارِقُ سِوَادِي سِوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا - ، فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، قَالَ: وَعَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْسُبْ - أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يُجُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَى يَا هَذَا صَاحِبَكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ. قَالَ: فَأَبْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضْرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ، ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبِرَاهُ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «وَهَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» فَقَالَ: لَا. فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ السِّفْيَيْنِ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ». وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ. وَالرَّجُلَانِ - . مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۰۲۸ : عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں (بتک) بدر کے دن صف میں کھڑا تھا (اچانک) میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو وہ انصاری لڑکے کھڑے تھے جن کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی میں نے آرزو کی کہ میں ان سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے دبا کر دریافت کیا، اے بچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں (عبدالرحمان کہتے ہیں) کہ میں نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) اے بچے! تیرا اس سے کیا مطلب؟ اس نے بتایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں نے اس کو دیکھ لیا تو میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ شخص مر نہ جائے جس کی موت کا وقت زیادہ قریب ہے۔ عبدالرحمان کہتے ہیں کہ (اس کی یہ بات سن کر) میں تعجب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے جوان نے بھی مجھے دبا کر وہی بات کہی، جو پہلے جوان نے کہی تھی۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا، وہ لوگوں میں پکڑ لگا رہا ہے میں نے (ان دونوں لڑکوں سے) کہا، کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو، وہ

(مفصّل) تمہارا مقصود ہے جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے (عبدالرحمن کہتے ہیں) کہ وہ (لڑکے) نہایت سرعت کے ساتھ اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف لپکے اور مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ بعد ازیں وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچے اور آپ کو بتایا۔ آپ نے دریافت کیا، تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، تم نے اپنی تلواروں کو صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا آپ نے دونوں کی تلواروں کی جانب دیکھ کر فرمایا، تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو جہل کے) ”جنگلی اسباب“ کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا۔ دونوں نوجوانوں سے مقصود معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عمرو ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: چونکہ معاذ بن عمرو بن جموح کی تلوار پر قتل کرنے کے آثار زیادہ نمایاں تھے اس لئے جنگلی اسباب اس کو دیا اور دونوں کو خوش کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے اس لئے کہ دونوں نے بیک وقت حملہ کیا تھا اور اس کے قتل میں بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۴۰۲۹- (۴۵) **وَمَنْ أَنَسَ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ**

يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟» فَانظَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَمْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ -
قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ. فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ. وَفِي رِوَايَةٍ:
قَالَ: فَلَوْ غَيْرَ أَكَّارٍ - قَتَلْتَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۲۹: اس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون دیکھ کر ہمیں (بتائے گا) کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ (آپ کا ارشاد سن کر) عبداللہ بن مسعود چلے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابو جہل کو عفراء (بھی عورت) کے بیٹوں نے تلواریں ماری ہیں اور وہ قریب المرگ ہے انہوں نے اس کی داڑھی کو پکڑ کر دریافت کیا، تو ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا، اس شخص سے بڑھ کر جسکو تم نے قتل کیا ہے، کوئی سردار نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے کہا، کاش! زراعت پیشہ لوگوں کے علاوہ (کوئی دوسرا شخص) مجھے قتل کرتا (بخاری، مسلم)

۴۰۳۰- (۴۶) **وَمَنْ سَعِدَ بِنِ ابْنِ وَقَاصٍ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ؟ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمًا» ذَكَرَ ذَلِكَ - سَعِدٌ ثَلَاثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَيَّ وَجْهَهُ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَتَرَى: أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْإِيمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ.**

۴۰۳۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کو علیہ دیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے ان میں سے ایک شخص کو (علیہ) نہ دیا حالانکہ وہ (مخلص) مجھے ان سب سے زیادہ پسندیدہ تھا چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: کیا بات ہے آپ نے فلاں کو نہیں دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن نہیں مسلم کو! سہڑ نے اپنی بات کو تین بار دہرایا آپ نے بھی اپنے ارشاد کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے وضاحت کی کہ بے شک میں ایک شخص کو علیہ دیتا ہوں حالانکہ اس کی بجائے (دوسرا شخص) مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ شخص اس بات سے اوجھل نہ دوزخ میں نہ گرایا جائے (بخاری، مسلم) اور ان دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ زہریٰ راوی نے بیان کیا کہ اس بات سے ہم نے سمجھا کہ "اسلام" صرف کلمہ شہادت کے اقرار کا نام ہے جبکہ "ایمان" عمل صالح کا نام ہے۔

وضاحت: بظاہر اس حدیث کا مضمون جبریل علیہ السلام کی حدیث کے خلاف ہے زہریٰ کا مقصد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کلمہ شہادت کا اقرار کرے تو اس پر مسلمان ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور مومن اس کو اس وقت کہا جائے گا جب وہ شریعت اسلامی کے مطابق عمل کرے گا اور عمل میں دل اور اعضاء کے اعمال شامل ہیں اور جبریل علیہ السلام کی حدیث میں اسلام سے مقصود کامل اسلام ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے: "جس کا ترجمہ ہے "جو شخص اسلام کے علاوہ (کوئی اور) دین اپنائے گا تو اس سے اس کو قبول نہیں کیا جائے گا" حدیث کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تالیف قلبی کرتے ہوئے انہیں عطیات سے نوازتے تھے جو بظاہر اسلام لاتے تو جب آپ نے تالیف قلب کے لئے لوگوں کو عطیات دیئے اور "جعل" نامی انسان کو محروم کیا حالانکہ وہ مہاجرین میں سے تھا تو سہڑ سے نہ رہا گیا انہوں نے اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کی وہ سمجھتے تھے کہ "جعل" ان سے زیادہ مستحق ہے تو آپ نے سہڑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے لوگوں کو علیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں یہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں (بخاری)

۴۰۳۱- (۴۷) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ - يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ - فَقَالَ: وَإِنَّ عُمَانَ أَنْتَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَعَضَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسُهُمْ، وَلَمْ يَضْرِبْ بِشَيْءٍ وَلَا خِدَّ غَابَ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ عثمانؓ اللہ اور اس کے رسولؐ کے کام گئے ہوئے ہیں اور میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے ان کو (بیعت سے) حصہ عطا کیا مگر نہ اس کے علاوہ جو لوگ موجود نہ تھے انہیں حصہ نہیں دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کلب بن وائل راوی مختلف یہ ہے اور اس کا استاذ حالی بن قیس مستور ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۷) نیز ابن عمرؓ سے مروی روایت میں ہے کہ عثمانؓ اس لئے جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے کہ ان کی بیوی رقیہؓ بیمار تھیں لیکن عثمانؓ کے لئے آپ نے جو ہاتھ نکالا اور کیا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکی بیعت کا ذکر کیا یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوا تھا اس حدیث میں آپ کے بیعت لینے کے بارے میں عثمانؓ کا ذکر بعض روایات کا

دہر سے (تنقیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۴۰۳۲ - (۴۸) وَفِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي قَسَمِ الْمُغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّأِءِ بِبَعِيرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے (نسائی)
وضاحت: غنائم لفظ صحیح نہیں ہے، غنائم کا لفظ صحیح ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۷)

۴۰۳۳ - (۴۹) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَزَائِنِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْسِيَ بِهَا وَلَمَّا بَيْنَ بِهَا -، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بَيْوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ - وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا، فَذَنَابُ مِنَ الْقُرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشُّمَيْسِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ أَحْسِنْهَا عَلَيْنَا، فَحَبِسْتِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمَهَا، فَقَالَ: إِنْ فِتَكُمْ غُلُولًا، فَلْيَبِاعُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزَقْتُ يَدَ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِتَكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاؤُوا بِرَأْسِ مِثْلِ رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنْ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتْ النَّارُ فَآكَلَتْهَا. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: «فَلَمْ تَحِجِلْ الْغَنَائِمَ لِأَخِي قَبْلَنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، زَايَ ضَعْفَنَا وَعَجَزْنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر جہاد کے لئے نکلے انہوں نے اپنی قوم سے کہا، میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جو کسی عورت کے ساتھ نکاح کر چکا ہے، اس کا ارادہ اسے گمراہی کا ہے لیکن ابھی تک گھر نہیں لایا اور وہ شخص بھی نہ چلے، جس نے گھر تعمیر کر لیا ہے اور ابھی چھت نہیں ڈال سکا اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے (حاملہ) بکریاں یا حاملہ اونٹیاں خریدی ہوئی ہیں اور وہ ان کے (بچے) بننے کا منتظر ہے اس (پیغمبر) نے جہاد کیا۔ وہ (پیغمبر) نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب ہمتی کے نزدیک ہوا۔ اس نے سورج سے کہا، بلاشبہ تو حکم کا پابند ہے اور مجھے بھی حکم ملا ہے۔ اے اللہ! سورج کو ہمارے لئے ٹھہرا دے چنانچہ سورج ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو رخ سے ہٹا کر کیا۔ اس نے غنائم کو جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ آگ غنائم کو بھسم کرنے آئی لیکن اس نے مال غنیمت کو نہ جلا یا۔ اس پیغمبر نے کہا، یقیناً تم میں خیانت ہے، ہر قبیلہ میں سے ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک شخص کی ہتھیلی اس پیغمبر کی ہتھیلی سے چٹ گئی۔ پیغمبر نے بتایا، تم میں خیانت ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک گولہ لائے اور اسے قیمت میں شامل کر دیا (اس کے رکینے کے بعد) آگ آئی اس نے قیمت کے مال کو جلا دیا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ہم سے پہلے کسی

کے لئے خاتمِ حلال نہ تھے۔ اللہ نے ہمارے لئے خاتم کو جائز قرار دیا۔ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو معلوم کیا تو خاتم کو ہمارے لئے حلال قرار دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: وغیرہ سے تصور یوح بن لون ہیں۔ سند احمد کی روایت میں وضاحت موجود ہے اس کی سند حسن ہے لیکن اس میں حصر ہے کہ سورج کسی وغیرہ کے لئے اپنی رفتار سے نہیں رکا لیکن صرف یوح بن لون وغیرہ کے لئے رکا ہے۔ صحیح اور دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کے کھٹے پر ٹھک لگا کر سوئے ہوئے تھے آپ سے عصر کی نماز فوت ہو گئی تو سورج کو واپس لوٹایا گیا یہاں تک کہ آپ نے نماز ادا کی۔ امام احمد نے اس حدیث کو بے اصل کہا ہے۔ صحیح الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتب منہاج السنہ جلد ۳ صفحہ ۸۶-۸۷ پر اس کو موضوع قرار دیتے ہوئے نہایت عمدہ بحث کی ہے۔

۴۰۳۴- (۵۰) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمٌ خَيْرٌ أَقْبَلَ نَفَرًا مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا إِنِّي زَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بَرْدَةٍ غَلِيظَةٍ - أَوْ عَبَاءَةَ -» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِذْ هَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا» قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: «أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۴۰۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جنگ خیبر کے دن صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ آئے انہوں نے کہا 'فلاں شہید ہے' فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا 'فلاں شہید ہے' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہرگز نہیں۔ چادر یا چننے کی خیانت کے سبب میں نے اسے دوزخ میں دیکھا ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خطاب کے بیٹا جاؤ لوگوں میں تین بار اعلان کرو کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ عترتے بیان کیا' میں گیا اور میں نے تین بار اعلان کیا کہ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے (مسلم)

بَابُ الْجَزِيَةِ (جزیہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۳۵ - (۱) عَنْ بَجَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجُزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عِمِّ الْأَخْنَفِ، فَاتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرَفَعُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمُجَنُوسِ - . وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَةَ مِنَ الْمُجَنُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مُجَنُوسٍ هَجَرَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .
وَذَكَرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ فَبِئْسَ الْكُفَّارُ .

پہلی فصل : ۴۰۳۵ : بجاالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسف کے پچا جزء بن مطویہ کا مٹی تھا ہمارے پاس عمر کا کتبہ ان کی وقت سے ایک سال قبل پہنچا کہ مجوسیوں کے عمر (جوڑوں) کے درمیان طے کی کروا دو اور عمر نے اس وقت تک مجوسیوں سے ٹیکس وصول نہ کیا جب تک عبدالرحمن بن عوف نے گواہی نہ دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہجر" (شہر) کے مجوسیوں سے ٹیکس لیا تھا (بخاری)
اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ "جب کسی شخص کو کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے ہیں" کفار کی جانب خطوط روانہ کرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت : عمر رضی اللہ عنہ نے خیر واحد پر یقین کیا معلوم ہوا کہ جلیل القدر صحابی سے بھی بعض چیزیں مخفی رہ سکتی ہیں جیسا کہ مجوسیوں سے ٹیکس وصول کرنے کا مسئلہ عمر کو معلوم نہ تھا انہیں عبدالرحمن بن عوف نے اس کے بارے میں مطلع کیا مجوسیوں میں بنی بنی سے نکاح جائز ہے۔ قبیح فعل کو انہوں نے شتم کروا دیا (المستصفیٰ جلد ۱ صفحہ ۱۷۱، التیسرے جلد ۳ صفحہ ۸۶، الاحکام لابن حزم جلد ۱ صفحہ ۱۵۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۸)

الفصل الثانی

۴۰۳۶ - (۲) عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ - يَعْنِي: مُحْتَلِمٍ - دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمُعَاوِرِيِّ: يُنَابُ تَكُونُ بِالْيَمَنِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

دوسری فصل : ۳۰۳۶: صحیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انیس یمن کی جانب روانہ کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر پہاڑ سے ایک پتھر یا اس کے برابر (بجٹی) معافری پکڑے واصل کرے (ابوداؤد)

۴۰۳۷ - (۳) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا تَصْلُحُ قِبَلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ - ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزْيَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ملک میں دو قبیلے درست نہیں ہیں اور کسی مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (احمد ترمذی ابوداؤد)

وضاحت : مقصود یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

۴۰۳۸ - (۴) **وَعَنْ** أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَكْبِيدٍ دَوْمَةَ فَاخَذُوهُ، فَأَتَوْا بِهِ، فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ، وَصَالَحَهُ عَلَى الْجَزْيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکبیدر دومہ کی جانب بھیجا کہ وہ اسے گرفتار کر کے لائے تو آپ نے اس کی جان بخش دی اور اس سے جزیہ لیا کرنے پر مصالحت ہو گئی (ابوداؤد)

۴۰۳۹ - (۵) **وَعَنْ** حَزْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ، ابْنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَإِنَّمَا الْعُسُورُ: عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُسُورٌ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۹: حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجارتی مال سے محمول یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جائے، مسلمانوں کے مال پر محمول نہیں ہے (احمد ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اس لئے حدیث صحیح نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۰۳

۴۰۴۰ - (۶) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ. فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبَوًا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كُرْهًا فَخَلُّوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۳۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارا گزرتا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوتا ہے' وہ نہ ہماری ممان نوازی کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے حقوق کی ادا نگلی کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں اور ہم بھی ان سے (برہوتی) نہیں لیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر وہ حقوق دینے سے انکار کریں تو تم ان سے جبراً اپنے حقوق حاصل کرو (تفسیر)

الفصل الثالث

۴۰۴۱ - (۷) عَنْ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذُّهَبِ أَرْبَعَةَ دِينَئِيرٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ. وَصِيَاةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ — رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل: ۳۹۳۱: اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مڑنے سونا (Gold) رکھنے والوں کو چار دینار اور چاندی رکھنے والوں پر چالیس درہم جزیہ لگایا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے کھانے کے اخراجات اور تین دن کی ممان نوازی ان کے ذمہ لگائی (مالک)

بَابُ الصَّلْحِ (صلح کلابیان)

الفصل الأول

۴۰۴۲ - (۱) مِنَ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَعْضِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحَلِيفَةِ - ، قَلَّدَ الْهَدْيَ - ، وَأَشْعَرَ - ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكْتَ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلَّ حَلٌّ - ، خَلَّاتٍ - الْقَصْوَاءُ - ! خَلَّاتٍ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا خَلَّاتٍ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا يَخْلُقُ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفَيْلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونَني خُطَّةَ يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ أَيَّامًا، ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبْتُ، فَعَدَلْتُ عَنْهُمْ، حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَيَّ تَمْدٌ - قَلِيلُ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا - ، فَلَمْ يَلْبِثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ - ، وَشَكَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَرَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيئُ لَهُمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَانَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ إِلَيَّ أَنْ قَالَ: إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَكْتُبْ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ؛ وَلَكِنْ أَكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللَّهِ إِنِّي لِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي. أَكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتُهُ عَلَيْنَا. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِصَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «قَوْمُوا فَأَنْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا» ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَاتٍ﴾ - الْآيَةَ، فَهَاهُمْ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُمْ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصِّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوا فِي طَلْبِهِ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ، حَتَّى إِذَا بَلَّغَا ذَا الْحَلِيفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمَرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فَلَانُ جَيْدًا، أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَأَمَكَّنَهُ مِنْهُ، فَضْرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ - وَقَرَأَ الْآخِرَ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْلُدُو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا؟» فَقَالَ: قَيْلٌ وَاللَّهِ صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْلٌ لِّمَنْ وَسِعَ حَرْبٌ - لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ» - فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْبَحْرِ -، قَالَ: وَأَنْقَلَتُ أَبُو جَنْدَلٍ بَيْنَ سُهَيْلٍ، فَلَجِيقَ بَابِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَجِيقَ بَابِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعَيْبِ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ، وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلْتُ قُرَيْشَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَنَاضِيَهُ اللَّهُ وَالرَّجْمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ -، فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۰۴۲: سورہ میں عمرہ رضی اللہ عنہ اور مولان بن حکم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کرام کے ساتھ نکلے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ (نابی) ہستی میں پہنچے تو قریشی کے جلاوطنوں کی گردلوں میں پنے ڈالے (اور) لوٹوں کا شہار کیا کیا۔ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور چل پڑے۔ جب اس گھٹلی میں پہنچے جس کے آگے کفار کا سامنا تھا تو آپ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے آواز لگائی اٹھ کھڑی ہو، اٹھ کھڑی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسواء نبی لوتھی کبھی رکی نہیں ہے، نہ ہی اس کی یہ علت ہے۔ البتہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے "امرہ" کے تھپی کو روکا تھا بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ مجھ سے اگر ایسی کسی بات کا مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی رحمتوں کی تعظیم کرتے ہوں گے تو میں ان کی وہ بات تسلیم کر لوں گا۔ بعد ازاں آپ نے قسواء (اونٹنی) کو ڈانٹا تو وہ اچھل (اور کھڑی ہو گئی) آپ کہ والوں کے راستے سے ہٹ کر (روانہ ہوئے) اور حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں معمولی پانی والا کنواں تھا۔ لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کر رہے تھے تھوڑی دیر میں لوگوں نے اس کا تمام پانی تھوڑا تھوڑا حاصل کر کے ختم کر دیا۔ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت پہنچی تو آپ نے اپنے ترشش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس تیر کو اس (کتوں) میں رکھیں۔ (راوی نے کہا) اللہ کی قسم! (تیر رکھنے سے) بہت زیادہ پانی مسلسل جوش سے نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس لوٹے وہ اسی حال میں تھے کہ بدل بن درقاء خزاعی، بنو خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ بعد ازاں آپ کے پاس عروہ بن مسعود آیا اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، لکھو کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد اللہ کے رسول کے ساتھ کیا ہے۔ سہیل نے (اعتراض کرتے ہوئے) کہا، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات پر یقین رکھتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے اور نہ آپ سے لڑائی کرتے البتہ آپ محمد بن عبد اللہ تحریر کریں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں اللہ کا پیغمبر ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو۔ (اگر تم اصرار کرتے ہو) تو "محمد بن عبد اللہ" ہی لکھ دو۔ سہیل نے کہا، (لکھا جائے) ہماری طرف سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو تو آپ اسے ہماری طرف واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ جب "صلح ہند" کی تحریر لکھنے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقاء سے فرمایا، اٹھو! قریشیاں فوج کو پھر سر کے بال منڈواؤ۔ بعد میں چند عورتیں آئیں جو ایمان لا چکی تھیں۔ اس پر

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا استحان کر لیا کرو، ان کے ایمان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ مومنات ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو، کیونکہ نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران عورتوں کے لئے حلال ہیں اور جو کچھ ان کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کرو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو حق مرد واپس کر دو۔“ بعد ازاں آپؐ مدینہ منورہ واپس آ گئے (اس دوران) آپؐ کے پاس قریش قبیلہ سے ”ابوبصیر“ نامی ایک آدمی مسلمان ہو کر آیا۔ کفار کہنے لگے اس کو واپس لانے کے لئے دو آدمیوں کو بھیجا۔ آپؐ نے ”ابوبصیر“ کو ان دونوں کے حوالے کر دیا چنانچہ وہ اس کو لے کر مکہ مکرمہ کی جانب چل پڑے۔ جب وہ ذوالحلیفہ (ہستی) میں پہنچے تو وہ (دونوں آدمی) وہاں رک کر کھجوریں کھانے لگے تو ”ابوبصیر“ نے ان دونوں میں سے ایک آدمی سے کہا، اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے، ذرا مجھے دکھاؤ، میں اسے غور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے وہ تلوار (ابوبصیر) کو پکڑا دی چنانچہ اس نے اس کو تلوار ماری اور وہ مر گیا اور دوسرا آدمی بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبویؐ میں داخل ہوا۔ (اسے دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص نے کسی خوف کا مشاہدہ کیا ہے؟ اس نے (جلدی سے) کہا، اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل ہو چکا ہے بلاشبہ میں بھی قتل ہو جاؤں گا (اتنے میں) ”ابوبصیر“ بھی آپؐ کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اس کی ماں مرے“ یہ شخص تو لڑائی بھڑکانے والا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا معاون ہو جائے۔ جب (ابوبصیر) نے اس بات کو سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ آپؐ ضرور اسے کفار کی طرف واپس کر دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا اور ساحل سمندر پر پہنچا (اس دوران) ”ابوجندل“ بن سمیل بھی بیڑیاں توڑ کر نکلا اور ”ابوبصیر“ سے آگیا۔ پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا، وہ ”ابوبصیر“ کے ساتھ آگیا۔ یہاں تک کہ وہاں ان کی ایک جماعت قائم ہو گئی (راوی نے بیان کیا) اللہ کی قسم! جب وہ قریش کے کسی قافلے کے بارے میں سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے تو اس قافلے پر حملہ کرتے، قافلے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے اور ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے۔ (چنانچہ) قریش نے گمراہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا، آپؐ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہا کہ آپؐ ان کو پیغام بھیجیں اور (مدینہ منورہ بلا لیں) جو بھی شخص آپؐ کے پاس آ جائے وہ امن والا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا (کہ وہ مدینہ منورہ آ جائیں) (بخاری)

۴۰۴۳- (۲) وَفِي الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْمَشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ - وَيُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَاحِ وَالْقَوْسِ - وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قِيَوْمِهِ، فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین

سے تین باتوں پر مصالحت کی کہ جو مشرک آپ کے پاس آئے گا آپ اس کو ان کی جانب واپس لوٹا دیں گے اور جو مسلمان ان کے پاس جائے گا وہ اسے واپس نہیں لوٹائیں گے نیز اس بات پر کہ آپ آئندہ سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور ہتھیار، کتوار، کمان وغیرہ میان میں ڈال کر آئیں گے چنانچہ (اس کے بعد) جب ابو جندل بیڑوں میں چلا ہوا آیا تو آپ نے اس کو کفار کی جانب واپس کر دیا (بخاری، مسلم)

۴۰۴۴ - (۳) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكَ لَمْ نُرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَكَ مِنْكُمْ مِّنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْتَ تَبْهَرُ هَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۴۰۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر مصالحت کی کہ تمہاری جانب سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے تمہاری جانب واپس نہیں لوٹائیں گے اور ہماری جانب سے جو شخص تمہارے پاس پہنچے گا تمہیں اسے ہماری جانب واپس بھیجنا ہو گا۔ صحابہ کرام نے (آپ سے) دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہم شرط تحریر کریں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہماری جانب سے جو شخص ان کے پاس چلا گیا اللہ نے اسے دوزخ کر دیا اور ان کی جانب سے جو شخص ہمارے پاس آیا یقیناً اللہ اس کے لئے کشادگی اور راست نکالے گا (مسلم)

۴۰۴۵ - (۴) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِي بَيْعَةِ الْبِسَاءِ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعَنَّكَ﴾ - فَمَنْ أَقْرَبَتْ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: «قَدْ بَايَعْتِكِ» كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی روشنی میں ان کا امتحان لیا (جس کا ترجمہ ہے) ”اے پیغمبر! جب تمہارے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی ہتھان باندھ لائیں گی اور نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگو“ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پس ان میں سے جو عورت اس شرط کا اقرار کرتی تو آپ اس سے (مخاطب ہو کر) فرماتے، میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے آپ اس کے ساتھ (صرف) زبانی کلام فرماتے (عائشہ کہتی ہیں) اللہ کی قسم! بیعت لیتے ہوئے کبھی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۴۶- (۵) هِنَ الْمَسُورِ، وَمَرَّوَانَ: أَنَّهُمَا اضْطَلَحُوا عَلَيَّ وَضِعَ الْحَرْبُ عَشْرَ مِائِينَ يَأْمَنُ فِيهَا النَّاسُ، وَعَلَيَّ أَنْ بَيْنَنَا عَيْبَةٌ مَكْفُوفَةٌ - ، وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ - وَلَا إِغْلَالَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۳۰۳۶: مسوٰ بن مخزوم اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ قریش نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دس برس تک لڑائی بند کرنے پر مصالحت کی تاکہ لوگوں کو اس دوران امن میسر آئے اور یہ کہ ہم اس عہد کی حفاظت کریں گے۔ نیز پوشیدہ چوری اور خیانت نہ کرنے پر بھی مصالحت ہوئی (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ ”من“ کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس صلح کے وقت بنو خزاعہ قبیلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بنو بکر قریش کے ساتھ شامل ہو گئے لیکن بنو بکر نے رات کی تاریکی میں بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے بھی بنو بکر کی معاونت کی۔ اس طرح انہوں نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ اس سلسلہ میں عمرو بن سالم خزاعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد رسی کیلئے پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی اور مکہ فتح ہو گیا۔ یہ واقعہ سن ۸ ہجری کا ہے جبکہ صلح حدیبیہ سن ۶ ہجری میں قرار پائی اور ”عمرة القضاء“ سن ۷ ہجری میں ادا کیا گیا (البحر والتمہیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۸، النعفاء والمتروکین جلد ۹ صفحہ ۳۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، زاد المعاد صفحہ ۱۵۱-۱۵۸، فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۳۳۰)

۴۰۴۷- (۶) وَهَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَوْلِيَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا مَنْ ظَلَمَ مَعَاهِدًا، أَوْ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ؛ فَإِنَّا حَاجِبِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۳۷: صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: خبردار! جس شخص نے کسی ذی کافر پر ظلم کیا یا اس سے عہد شکنی کی یا (جزیہ وغیرہ میں) اسے طاقت سے زیادہ تکلیف پہنچائی یا اس کی رضامندی کا خیال نہ رکھتے ہوئے اس سے کچھ چھین لیا تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے بھگڑا کروں گا۔ (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک سے زائد مجہول راوی ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸)

۴۰۴۸- (۷) وَهَنَّ أُمَيْمَةَ بِنْتُ رُفَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَخْلَقْتُمْ» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايَعْنَا - تَعْنِي: صَافِحْنَا - قَالَ: «إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّدِ
أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَثْبَغَةَ الْحَدِيثِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُشَكِّدِ
قَالَ ابْنُ الْجَزَرِيِّ.

۴۰۳۸: امیر بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کی سمیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی چنانچہ آپ نے ہمیں کہا، ”جہاں تک تم سے ہو سکے اور تم طاعت رکھو“ (یعنی بیعت میں شامل تمام باتوں پر عمل اگلی اپنی طاعت کے مطابق کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں آسانی رہے اور وہ خوش ہو جائیں) امیرہ نے دل میں کہا، اللہ اور اس کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے زیادہ رحیم ہیں (امیرہ کبھی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں۔ آپ نے فرمایا، ایک سو (۱۰۰) عورتوں سے زہانی بیعت لینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے بیعت لینا اس حدیث کو بیان کیا.....

وضاحت: منکوة کے تمام سطروں میں خالی جگہ ہے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے لیکن ابن ہزری نے حاشیہ میں ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مالک کا ذکر کیا ہے۔ ان سب نے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔ اس نے امیرہ سے سنا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۲)

الفصل الثالث

۴۰۴۹- (۸) عَنْ التِّرْمِذِيِّ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَتَى
أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ - يَعْنِي: مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ -
يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا نَا قَاضِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.
قَالُوا: لَا نَقْرُبُهَا، فَلَوْ نَعَلِمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعْنَاكَ، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.
فَقَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ». ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: «أُمِّحُ:
رَسُولُ اللَّهِ» - قَالَ: لَا وَاللَّهِ، لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا. فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ،
فَكَتَبَ - : «هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسَّلَاحِ إِلَّا السَّيْفُ فِي
الْقِرَابِ، وَأَنْ يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعُ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ
أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا - ، وَمَضَى الْأَجَلَ - ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: أَخْرِجْ
عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۰۳۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں ممواد کرنا چاہا لیکن مکہ والوں نے آپ کو کہہ کر مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ ان سے طے ہوا

کہ آپؐ آئندہ سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام فرمائیں۔ جب کنارے صلح نامہ تحریر کرنا چاہا تو آپؐ نے تحریر کروانا چاہا کہ اس معاہدے پر ”محمد رسول اللہ“ نے صلح کی ہے۔ انہوں نے اعتراض کیا کہ ہم آپؐ کی رسالت تسلیم نہیں کرتے، اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپؐ کو ہرگز منع نہ کرتے، آپؐ تو بس محمد بن عبد اللہ ہیں۔ (یہ سن کر آپؐ نے فرمایا، میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے علیؑ کو حکم دیا کہ وہ ”رسول اللہ“ کے الفاظ مٹا دے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا، آپؐ بہتر انداز میں نہیں لکھ سکتے تھے لیکن آپؐ نے تحریر کیا کہ یہ صلح محمد بن عبد اللہ نے کی ہے کہ (آئندہ برس) جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو توار کو میان میں رکھیں گے اور کہہ والوں میں سے آپؐ کسی شخص کو اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے اگرچہ وہ آپؐ کے ساتھ جانا بھی چاہے اور اگر آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو آپؐ اسے نہیں روکیں گے۔ جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مدت اقامت ختم ہوگئی تو کفار، علیؑ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے پیغمبر کو کہیں کہ وہ یہاں سے نکل جائیں کیونکہ مدت اقامت ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرفرایا۔ (بخاری مسلم)

وضاحت: ابوہریرہؓ باہمی نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپؐ پہلے لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن بعد میں آپؐ نے لکھنا سیکھ لیا۔ ”اندلس“ کے اس دور کے علماء نے اگلی اس بات کو شیخ قرار دیا اور اسے زندقہ کہا اور اس کے بارے میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ان کی یہ بات نص قرآن کے خلاف ہے۔ علامہ باہمی نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم واضح ہے کہ آپؐ قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، اگر آپؐ لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو آپؐ کا قرآن پاک کو پیش کرنا غیر معمولی کام نہ ہوتا۔ اسی لئے اسے معجزہ قرار دیا گیا ہے اور اگر نزول قرآن کے بعد آپؐ کو لکھنا پڑھنا آگیا تھا اس میں کچھ مضائقہ بھی نہیں۔ نیز بخاری کی اس حدیث سے بھی یہی بات معلوم ہو رہی ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

(جزیرہ عرب سے یہودیوں کے نکالنے کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۵۰ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ - ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! اسْلِمُوا تَسْلَمُوا، اِعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَنْتُمْ أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے، ہم مسجد میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا کہ یہودیوں کی جانب چلیں۔ ہم آپ کی معیت میں چلے اور ان کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زور دے کر کہا، اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ تم محفوظ رہو گے اور یقین کر لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول (کے قبضہ) میں ہے اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس تم میں سے جس شخص کو اس کے مال کے بدلے کچھ دستیاب ہوتا ہے تو وہ اسے فروخت کر دے (بخاری، مسلم)

۴۰۵۱ - (۲) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامِلٌ يَهُودَ خَيْرَ عَلِيٍّ أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: «نُفِرْكُمْ مَا أَفْرَكُمُ اللَّهُ». وَقَدَرَأَيْتَ إِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ آتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيْبِيِّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَخْرَجْنَا وَقَدْ أَقْرْنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنْتَ نَسِيتَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ بَكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْرٍ، تَعْدُو بِكَ قُلُوبُكَ - لَيْلَةٌ بَعْدَ لَيْلَةٍ؟» - فَقَالَ: هَيْبَةَ كَانَتْ هُرَيْبَةَ - مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ! فَاجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَإِبِلًا، وَعَرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ - وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۵۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مگر کھڑے ہوئے، خطبہ دیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں سے ان کی زمینوں کے بارے میں مزارعت کا معاملہ کیا اور کہا کہ جب تک تمہیں اللہ برقرار رکھے گا ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے۔ مگر نے کہا، میری رائے ہے کہ تمہیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر دوں جب مگر

نے ان کو جلاوطن کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو ان کے پاس ابوالفتحین کے بیٹوں میں سے ایک آیا۔ اس نے کہا: اے امیرالمومنین! آپ ہمیں (اس جگہ سے) جلاوطن کر رہے ہیں حالانکہ (اس جگہ پر) ہمیں محمدؐ نے آباد کر رکھا تھا اور زمینوں میں کام کرنے کا معاملہ کیا تھا تو عمرؓ نے کہا: تیرا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کو فراموش کر گیا ہوں، جب تمھ سے انہوں نے فرمایا تھا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیر سے جلاوطن کیا جائے گا؟ تیری جوان اونٹنی مسلسل کئی راتیں تجھے اٹھا کر تیز چلتی رہے گی۔ اس نے کہا: یہ تو آپؐ کا مزاحیہ جملہ تھا۔ عمرؓ نے (زور دے کر) کہا: اللہ کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں جلاوطن کر دیا اور انہیں پہلوں کی قیمت کے بدلے مال، اونٹ، سامان، پالان اور رسیاں وغیرہ دیں (بخاری)

وضاحت: عمرؓ نے انہیں اس وجہ سے جلاوطن کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو ان کی جانب بھیجا تھا تاکہ خیر کے پہلوں کو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرے لیکن رات کے وقت عبداللہؓ پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے جوڑ اکھاڑ دیے گئے تو عمرؓ نے ان کی شرارتوں سے بچاؤ کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے چنانچہ انہیں تہاء اور ارجاء کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۲ - (۳) وَهِنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ:

قَالَ: أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَلَدَ نَحْوَمَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ. - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ - أَوْ قَالَ: فَانْتَسَبَهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: آپؐ نے حکم دیا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور ولد کو اسی طرح عطیات دینا جس طرح میں انہیں عطیات دیتا ہوں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ تیسری بات سے آپؐ نے خاموشی اختیار کی یا انہوں نے بتایا کہ تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی (بخاری، مسلم)

وضاحت: موطا امام مالک میں تیسری بات کا اشارہ ملتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا کہ اس کی عبادت ہونے لگے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۳ - (۴) وَهِنَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، حَتَّى لَا أَدْعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِي رِوَايَةٍ: «لَنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ».

۴۰۵۳ : جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے بتایا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، یقیناً میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا، یہاں تک کہ اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) اگر میں زندہ رہا اور اللہ نے چاہا تو میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ العرب سے نکال دوں گا۔

الفصل الثلثی

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ «لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ» وَقَدْ مَرَّفِي بَابِ الْجَزِيرَةِ.

دوسری فصل : اس فصل میں ذکر کے لائق ابن عباس سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”ایک ملک میں دو قبیلے نہیں ہو سکتے...“ کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ جزیرہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

الفصل الثالث

٤٠٥٤ - (٥) هِنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَأَلَ الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْزِرَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا». فَأَقْرَأُوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرْتَحَاءَ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل : ۴۰۵۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر نے یہودیوں اور عیسائیوں کو حجاز کے علاقے سے جلاوطن کر دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر والوں پر غالب آئے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہاں سے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا جائے اور اس علاقے پر جب غلبہ حاصل ہوا تھا تو یہ زمین اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی تھی۔ (یعنی اسلامی حکومت کی ملکیت تھی) یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ وہ (زمینوں اور باغات میں) کام کریں گے اور انہیں پھلوں سے نصف حصہ دیا جائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک ہم پسند کریں گے تمہیں یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ وہاں آہا رہے یہاں تک کہ عمر نے ان کو اپنے دور خلافت میں (شام کے ملک) میں ”تیماء اور ارتحاء“ بستیوں کی جانب جلاوطن کر دیا (بخاری، مسلم)

بَابُ الْفَيْءِ (مالِ فِئِ كَابِيَانِ)

الفصل الأول

۴۰۵۵ - (۱) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَقَدِيرٌ﴾ - فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سِتِّيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۰۵۵ : مالک بن اوس بن حدثنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے بیان کیا بلاشبہ اللہ نے مالِ فئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا تھا۔ آپ کے سوا کسی اور کو یہ اختیار نہ دیا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے (بغیر لڑائی کے) دلویا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے پیغمبروں کو جزیرہ ہاتھ ہے مسلط کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے“ چنانچہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔ آپ اس مال سے اپنے اہل کے لئے سال کا خرچ لیتے تھے اور بقیہ مال آپ اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۰۵۶ - (۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سِتِّيهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ - عُدَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۵۶ : عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال وہ مال تھا جو اللہ نے اپنے رسول کو خاص طور پر عطا کیا تھا اس لئے کہ مسلمانوں نے اس کے حصول کے لئے گھوڑے، اونٹ (دغیرو) نہیں دوڑائے تھے چنانچہ یہ مال خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ آپ سال بھر اس مال سے اپنے گھروالوں پر خرچ کرتے تھے اور باقی مال کو جہاد کی تیاری کے لئے ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خرید پر صرف فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۰۵۷ - (۳) **وَمَنْ عَوَفَ بَيْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا آتَاهُ الْفَيْءَ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الْأَهْلَ - حَظَّيْنِ، وَأَعْطَى الْأَعْرَبَ حَظًّا، فَدُعِيَتْ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِي أَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطِي حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

دوسری فصل : ۳۰۵۷ : عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال لئی آتا تو آپ اسی دن اسے تقسیم فرما دیتے تھے، شادی شدہ کو دھے اور غیر شادی شدہ کو ایک حصہ دیتے۔ مجھے بلایا گیا تو آپ نے مجھے دھے عطا کیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا بعد ازاں میرے بعد عمار بن یاسر کو بلایا گیا، اسے آپ نے ایک حصہ دیا (ابوداؤد)

۴۰۵۸ - (۴) **وَمِنْ أَبِي عَمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأُ بِالْمُحَرَّرِينَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۵۸ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال آتا تو پہلے ان غلاموں کو دیتے جو آزاد ہو چکے تھے (ابوداؤد)
وضاحت : اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی حکم فیہ ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۵۹ - (۵) **وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ - فِيهَا خَرَزٌ، فَكَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْمُحَرَّرِ وَالْعَبْدِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۰۵۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹی سی حیللی لائی گئی، جس میں موتی تھے۔ آپ نے آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرما دیے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میرے والد آزادوں اور غلاموں میں تقسیم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۰۶۰ - (۶) **وَمِنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَوْمَما الْفَيْءَ، يُقَالُ: مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسِمَ رَسُولُهُ ﷺ، فَالرَّجُلُ**

وَقَدَّمَهُ - ، وَالرَّجُلُ وَبِلَاؤُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ایک دن مال فنی کا ذکر کیا اور فرمایا: میں اس مال کا تم سے زیادہ حقدار نہیں اور ہم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے سے اس کا زیادہ حقدار نہیں ہے۔ البتہ ہم سب کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق اپنے اپنے مراتب پر ہیں۔ ایک شخص کو اس کے قدیم مسلمان ہونے اور دوسرے شخص کو اس کی آزمائشوں کا خیال رکھتے ہوئے، تیسرے شخص کو اس کے اہل و عیال کے لحاظ سے اور چوتھے شخص کو اس کی ضروریات کے پیش نظر (مال فنی میں سے حصہ دیا جائے گا) (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظ ”عن“ کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۸، تہذیب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، الغناء والمتروکین صفحہ ۵۳)

۴۰۶۱ - (۷) وَقَضَاهُ، قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿عَلَيْكُمْ حِكْمٌ﴾ - فَقَالَ: هَذِهِ لَهُؤَلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَأَبْنِ السَّبِيلِ﴾ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ لَهُؤَلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿لِلْفُقَرَاءِ﴾ - ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَةً، فَلَيْسَ عِشْتُ فَلْيَاتِيَنَّ الرَّاعِي وَهُوَ بَسْرٌ وَجَمِيرٌ - نَصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرِفْ فِيهَا جَبِيْهَةً. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۰۶۱: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مسکینوں، محتاجوں اور جو کارکن صدقات پر متعین ہیں (ان کا حق ہے) اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب مقصود ہے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد کیلئے (یہ مال خرچ کرنا چاہیے)“ یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے ”بعد ازاں عمر نے اس آیت کو تلاوت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ، اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا“ اہل قرابت کا“ قیموں کا“ مسافروں کا اور محتاجوں کا ہے۔“ اور پھر فرمایا، یہ مال ان کے لئے ہے۔ پھر عمر نے اس آیت کو تلاوت فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیات والوں سے دلویا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول، قرابت داروں، قیموں، حاجت مندوں اور مسافروں کے لئے ہے۔“ پھر عمر نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور ان کے لئے بھی جو ان کے بعد آئے“ جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، (ان کے) گناہ معاف فرما۔ اس کے بعد عمر نے کہا، ان آیات نے تمام مسلمانوں کو اپنے اندر لے لیا ہے۔ اگر میں زندہ رہا تو

”سردمیر“ (مقام) میں رہائش پذیر چڑھایے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا حالانکہ اس مال کے حصول میں اس کی پیشانی تک عرق آلود نہیں ہوئی۔ (شرح السنہ)

وضاحت: عتر کا مقصد یہ ہے کہ مال فنی سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے بلکہ تمام مال کو مسلمانوں کے عام مصارف میں صرف کیا جائے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

۴۰۶۲ - (۸) وَفَنَّهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا أَحْتَجُّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا - بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبِرٌ وَفَدَكٌ - ؛ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُجْسًا لِنَوَائِبِهِ - ، وَأَمَّا فَدَكٌ فَكَانَتْ حُجْسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ ، وَأَمَّا خَيْبِرٌ فَجَزَأُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْءٍ نَفَقَةَ لِأَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۶۳: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مال فنی کو تقسیم نہ کرنے کے بارے میں) عتر کا استدلال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جائیدادیں اپنے لئے مختص کیں، وہ بنو نضیر، خیبر اور فدک کی زمینیں تھیں۔ بنو نضیر کی زمین آپ کی ضروریات (سماذاری وغیرہ) کے لئے اور فدک کی زمین مسافروں کے لئے وقف تھی اور خیبر کی زمینوں کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ دو تہائی مسلمانوں کے درمیان اور ایک تہائی گھریلو اخراجات کیلئے اور جو مال گھریلو اخراجات سے زائد ہوتا، اسے فقیر مساجد میں تقسیم فرماتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں اسامہ بن زید لکھی راوی حکم فیہ اور ضعیف ہے (المرجح والتحریر جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۲ الغنمہ والمتروکین صفحہ ۵۲، تنزیہ الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۳۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴)

الفصل الثالث

۴۰۶۳ - (۹) مِمَّنِ الْمُغْيِرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، جَمَعَ بَيْنَ مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكٌ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُوذُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيَزَوِّجُ مِنْهَا أَيُّهُمْ، وَإِنْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَايَ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ، عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ اقْطَعَهَا مَرْوَانُ ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، لَيْسَ لِي بِحَقِّ - ، وَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ إِنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ: يَعْنِي: عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۰۶۳ : مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے "بنو مروان" کو اکٹھا کیا اور کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نذک" کی آمدنی سے خرچ کرتے تھے نیز "بنو ہاشم" کے نابالغ بچوں کو دیتے رہتے اس سے ان کی بیوہ عورتوں کا نکاح کرتے اور جب فاطمہؓ نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ "نذک" (کے مل) ان کے لیے خاص کر دیں تو آپ نے انکار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپ انتقال فرما گئے اور جب ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے اس مل کو اسی طرح خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر صرف فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ انتقال فرما گئے اور جب عمر بن خطاب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے بھی اس مل میں اسی طرح تصرف کیا جیسا کہ (ان کے) دونوں پیشروؤں نے کیا تھا یہاں تک کہ وہ بھی انتقال فرما گئے۔ بعد ازاں مروان نے اسے اپنی جاگیر بنا لیا پھر (وہ مل) عمر بن عبدالعزیز کی تحویل میں آیا (تو انہوں نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ نے (اپنی بیٹی) فاطمہؓ کی تحویل میں اسے نہیں دیا تو میرا بھی اس مل پر کچھ استحقاق نہیں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس مل کو اسی حیثیت پر لے جا رہا ہوں جس پر یہ مل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں تھا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۳)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

(شکار اور حلال جانوروں کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۶۴ - (۱) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَادْكُرْ كُنْهَ حَيًّا فَادْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكَتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيَّ نَفْسِهِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ. وَإِذَا رَمَيْتُ بِسَهْمِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيبًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۶۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنا کتا (شکار کے لئے) چھوڑو تو بسم اللہ پڑھو، اگر کتا شکار کو تمہارے لئے پکڑے رہے اور شکار تمہیں زندہ مل جائے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے ذبح کرو اور اگر شکار زندہ نہیں ہے اور کتے نے اس سے کھایا بھی نہیں ہے تو تمہارے لئے اس کو کھانا جائز ہے اگر اس نے (شکار میں سے کچھ) کھایا ہے تو تب تمہیں چاہیے کہ اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا اور شکار زندہ نہیں بچا تو اسے نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس نے اسے مارا ہے؟ اور جب تم (شکار کی جانب) تیر پھینکو تو ”بسم اللہ“ پڑھو۔ اگر شکار تم سے ایک دن اوچھل رہا اور اس میں تمہارے تیر کے علاوہ (کسی دوسری چیز کا) اثر نہیں ملا تو اس شکار کو کھاؤ اور اگر تم شکار کو اس حال میں پاؤ کہ وہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو اسے نہ کھایا جائے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اگر شکاری کتا خود بخود شکاری کے چھوڑے بغیر شکار کرتا ہے تو وہ شکار جائز نہیں اور اگر شکاری ”بسم اللہ“ پڑھ کر اسے چھوڑتا ہے تو شکار حلال ہے۔ یاد رہے کہ شکاری کتا وہ ہے جسے شکاری جب چھوڑے تو وہ شکار کرے اور جب وہ اسے واپس بلائے تو پلٹ آئے اور خود شکار سے نہ کھائے۔ شکاری کتے کو شکار کیلئے چھوڑنا چھری یا تیر چلانے کے مترادف ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسے چھوڑتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھی جائے۔ اگر شکار زندہ ہو تو اسے ذبح کیا جائے اور اگر مرچکا ہو تو بھی اسکا کھانا جائز ہے (القواعد فی الفقہ الاسلامی صفحہ ۱۲)

۴۰۶۵ - (۲) وَصَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ -، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْتَنِي؟ قَالَ: «وَأَنْ قَتَلْتَنِي، قُلْتُ: إِنَّا نُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ - قَالَ: «كُلْ مَا حَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۵: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے (شکار پر) چھوڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جس شکار کو وہ تمہارے لئے روک لیں اسے تم کھاؤ۔ میں نے دریافت کیا، اگرچہ شکار مر جائے؟ آپ نے فرمایا، اگرچہ مر جائے (پھر) میں نے دریافت کیا، ہم بھالا (بار کر شکار) کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، اگر بھالا شکار میں سوراخ کر دے تو اسے کھاؤ اور اگر اس کا تیز حصہ نہ لگے اور شکار اس کے لگنے سے مر جائے تو وہ چوٹ کھا کر مرا تصور ہوگا ایسے شکار کو نہیں کھانا چاہیے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۶ - (۳) وَهَنْ أَبِي نُعْلَبَةَ الْخُسْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضُ قَوْمٍ أَهْلَ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آبَتَيْهِمْ: وَيَأْرَضُ صَيْدَ أَصِيدَ بِقَوْسِي وَيَكَلِّبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ وَيَكَلِّبِي الْمُعَلِّمَ، فَمَا يَصْلُحُ؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنَّ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْبَسَلُوهَا وَكَلُوا فِيهَا، وَمَا صِدَّتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَ لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ فَذَكَرْتَ إِسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صِدَّتْ بِكَ لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ فَادْرَكْتَ ذَكَاتَهُ— فَكُلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۶۶: ابو نعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے پیغمبر! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہوتے ہیں، تو کیا ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ اور (جب) ہم شکار کے علاقے میں ہوتے ہیں۔ تو (م) کمان اور ایسے کتے کے ساتھ شکار کرتے ہیں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا نیز اس کتے کے ساتھ بھی جو سدھایا ہوا ہوتا ہے تو ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا، اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں کو استعمال میں نہ لاؤ اور اگر ان کے برتنوں کے علاوہ تمہیں کوئی اور برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں صاف کر کے ان میں کھاؤ اور جب تم کمان کے ساتھ شکار کرو اور ”بسم اللہ“ پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرو اور ”بسم اللہ“ پڑھی ہو تو (شکار) کو کھاؤ اور اگر ایسے کتے کے ساتھ شکار کرو جو سدھایا ہوا نہیں ہے لیکن شکار زندہ ہے تو اس کو ذبح کر کے کھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۰۶۷ - (۴) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا زَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَادْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُبَيِّنْ». . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۷: ابو نعلبہ خسنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم شکار کو حیرا رہو لیکن تیر لگنے کے بعد اگر شکار نہ مل سکے اور تلاش کے بعد وہ مل جائے تو اگر وہ بدبودار نہیں ہو تو اسے کھا لو (مسلم)

۴۰۶۸ - (۵) وَهَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: «فَكُلْهُ مَا لَمْ يُبَيِّنْ». . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۶۸: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص تین روز کے بعد اپنے شکار کو پائے اور وہ بدو دار نہیں ہوا تو اسے کھالیں (مسلم)

۴۰۶۹- (۶) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هِنَا أَقْوَامًا حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِبَيْتِكَ — يَأْتُونَنَا بِالْحَمَانِ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُّوا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جو نئے مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا، تم اس پر ”بسم اللہ“ پڑھو اور اسے کھاؤ۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کھانے کے وقت ”بسم اللہ“ پڑھ لینا ذبح کے وقت ”بسم اللہ“ نہ پڑھنے سے کفایت کرے گا۔ بلکہ متعقد یہ ہے کہ کھانے کے وقت ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر ذبح کرنے والے ایسے لوگ ہیں جن کا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور ان کے بارے میں علم نہیں کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کے بارے میں ”حسن ظن“ رکھنا چاہیے لیکن اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ ذبیحہ پر ”بسم اللہ“ پڑھنا ضروری نہیں، غلط ہے۔ نیز یہ حدیث اس قاعدہ کی دلیل بھی ہے کہ تصرفات کو صحت پر محمول کیا جائے گا جب تک صحت کے خلاف دلیل نہ ہو۔ (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۷۲، ۷۳)

۴۰۷۰- (۷) وَهَنَّ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ خَصَصْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَصْنَا بِشَيْءٍ إِلَّا مَا يُمْرُ بِهِ النَّاسُ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا: «لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ — وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ غَيْرِ مَنَارِ الْأَرْضِ — وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا...» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۰: ابو الطفیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علی سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی خاص چیزیں بتائی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں کوئی خاص چیز نہیں بتائی جو آپ نے عام لوگوں کو نہ بتائی ہوں سوائے اس (تحریر) کے جو میری اس کھوار کی میان میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سے ایک لکھا ہوا کاغذ نکالا، اس میں تحریر تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو ”غیر اللہ“ کے نام پر ذبح کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کی حد بندی میں چورٹی کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے، جو شخص زمین کی حد بندی کی علامت کو مٹاتا ہے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے نیز اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی ”بدعتی“ کو جگہ دیتا ہے۔ (مسلم)

۴۰۷۱- (۸) وَهَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَأَقْوَا الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْتَسْتَ مَعَنَا مُدَى— أَفَتَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ— وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ؛ فَكُلْ لَيْسَ الْبَسَنَ وَالظَّفَرَ، وَسَاحِدَتُكَ عَنْهُ: «أَمَّا الْبَسَنُ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمُدَى الْحَبْسِ، وَأَصَبْنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَعَظْمٌ فَنَدَّ— مِنْهَا يَعِيرُ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوْابِدَ— كَأَوْابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کل کے دن دشمن سے لڑنے والے ہیں، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ کیا ہم سرکنڈوں کے کناروں کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز خون بھائے اور اس پر ”بسم اللہ“ پڑھی جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، دانت ہڈی ہے اور ناخن ”بشہ“ کی چھریاں ہیں۔ (راوی نے کہا) اور ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں، جن میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اسے دوک لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اونٹ بھاگ جاتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی قابو نہ آئے تو اسے اسی طرح تیر مارا جائے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۲- (۹) وَهَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَتْ— لَهُ عَنَمٌ تَرَعَى بِسَلْعٍ—، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنِيمَتَا مَوْتَا— فَكَسَّرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری چند بکریاں تھیں جو ”سَلْع“ نامی پہاڑی پر (جو مدینہ منورہ میں ہے) چرا کرتی تھیں۔ اس نے بتایا کہ ہماری لویڑی نے ایک بکری پر موت (کے آثار) دیکھے تو اس نے ایک پتھر کو توڑا اور اس کے ساتھ اس بکری کو ذبح کر دیا۔ پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت جانور ذبح کر سکتی ہے نیز پتھر کے ساتھ ذبح کرنا درست ہے۔ نیز جب کوئی مخلوق نہ ہو تو لڑکیاں تن عماما بکریاں چرانے کا کام بھی کر سکتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۰۷۳- (۱۰) وَهَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۳: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو واجب قرار دیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اس میں بھی احسان کا خیال رکھو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو۔ اپنی چمری کو تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم)

۴۰۷۴- (۱۱) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ تُصَبَّرَ—بِهَيْمَةَ أَوْ غَيْرَهَا لِلْقَتْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے چار پائے وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے اور انہیں باندھ کر ان پر نشانہ لگانے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۰۷۵- (۱۲) وَفِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ذی روح چیز کو نشانہ بنا تا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۰۷۶- (۱۳) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَلَا تَتَخَلَّوْا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بناؤ (البتہ حکار پر نشانہ لگانا درست ہے) (مسلم)

۴۰۷۷- (۱۴) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسِيمِ فِي الْوَجْهِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۴۰۷۸- (۱۵) وَفِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ وَقَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: وَلَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۰۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چرے کو داغا گیا تھا آپ نے فرمایا، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو، جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

۴۰۷۹ - (۱۶) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْبِدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الِيمِينِمْ - بِسْمِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۷۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ اسے گھنٹی دیں۔ جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کے ہاتھ میں داغے کا ٹپ تھا، آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۰۸۰ - (۱۷) وَهَنَّ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَرْبَدٍ - فَرَأَيْتُهُ بِسْمِ شَاءَ، حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۸۰: هشام بن زید، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (جانوروں کے) باڑے میں بکریوں کو میرے خیال میں ان کے کالوں پر داغ رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثلثي

۴۰۸۱ - (۱۸) وَهَنَّ عُدَيْبُ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ، أَحَدُنَا أَصَابَ صَنِيدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سَبْكِينٌ، أَيْدَبُجُ بِالْمَرْوَةِ - وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ - فَقَالَ: «أَمْرٌ لَمْ يَمْ يَشْتِ - وَادْكِرِ اسْمَ اللَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل: ۴۰۸۱: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ تیز چر اور لاشی کے تیز ٹکڑے کے ساتھ اسے ذبح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، خون بہاؤ جیسے بھی ممکن ہو اور "بسم اللہ" پڑھو۔ (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عدی بن قحطری راوی غیر معروف ہے اور سماک بن حرب راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۲ - (۱۹) وَهَنَّ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فُجْذَهَا لَأَجْرًا عَنْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذِهِ ذَكَاءُ الْمُتْرَبِيِّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا فِي الصَّرْوَرَةِ.

۴۰۸۲: ابو الشراء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا ذبح (کا مقام) گلہ لور (سینے سے اوپر کا) گڑھا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم جانور کی ران میں بھی نیزہ مارو تو تب بھی کافی ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، درائی) ابوداؤد کا قول ہے کہ یہ اس جانور کے ذبح کا ذکر ہے جو اونچائی سے گر جائے نیز امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ ضرورت کے پیش نظر ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس حدیث کے راوی مجہول ہیں اور ابوالشراء کا کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ پس حدیث قابل حجت نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۶۹، ابوداؤد اللیل ۲۵۳۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳)

۴۰۸۳- (۲۰) وَهَنَّ عِدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا عَلِمْتُ مَنْ كَلَبَ، أَوْ بَارَزَ، ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلَّ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ». قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: «إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس "کتے" یا "بارز" کو تو نے (شکار کرنے کی) تربیت دی ہے بعد ازاں اسے بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تو جس شکار کو وہ تیرے لئے روک لے تو تجھے چاہیے کہ اسے کھالے۔ میں نے دریافت کیا، اگر وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا، جب وہ اسے مار ڈالے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس نے اس کو تیرے لئے روکا ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۳، البحر والتدیل جلد ۸ صفحہ ۲۵۳، تخریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، میزان الاحتمال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۷۷)

۴۰۸۴- (۲۱) وَهَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَاجِدْ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي. قَالَ: «إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيهِ اِثْرَ سَبْعِ فَكُلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیرا مارا ہوں اور دوسرے دن اس میں تیرا ہاتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا، جب تجھے یقین ہے کہ تیرے تیرے ہی سے مارا ہے اور تجھے اس میں کسی دوسرے کا نشان بھی نہیں ملتا تو تجھے چاہیے کہ اسے کھالے۔ (ابوداؤد)

۴۰۸۵- (۲۲) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلَبِ الْمُجُوعِينَ — رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ.

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مجوسوں کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریک بن عبد اللہ اور حجاج بن ارطابہ راوی حکلم فیہ ہیں (المرج والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۰۲، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، البروجین جلد ۱ صفحہ ۲۲۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

۴۰۸۶ - (۲۳) وَهَنَّ ابْنُ ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ، نَمْرُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آبَائِهِمْ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا، فَأَغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۶: ابو ثعلبہ حسینی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بے شک ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں ہم یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ہمیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن دستیاب نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا، اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن دستیاب نہ ہوں تو انہیں پانی کے ساتھ صاف کر دو بعد ازاں ان میں کھاؤ پیو۔ (ترمذی)

۴۰۸۷ - (۲۴) وَهَنَّ قَبِيصَةَ بْنِ هَلَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى - وَفِي رِوَايَةٍ: سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنْ مِنْ الطَّعَامِ طَعَامًا أَنْتَ حُرْجٌ مِنْهُ - فَقَالَ: «لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو ذَاوُدَ.

۴۰۸۷: قبیسہ بن ہلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، بلاشبہ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں نفرت کرتا ہوں؟ آپ نے فرمایا، حیرے دل میں کوئی ایسا دوسرہ نہیں آتا چاہیے، جس سے تو نصاریٰ کی رائے ہو جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ساک بن حرب اور قبیسہ بن ہلب ضعیف راوی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۲، جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۴۰۸۸ - (۲۵) وَهَنَّ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ - وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّرُ بِالنَّبْلِ. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۰۸۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو ہاتھ مارا گیا ہو اور ہاتھ کر اس پر حیر چلائے گئے ہوں۔ (ترمذی)

۴۰۸۹- (۲۶) وَهْنُ الْعِرْبَابِ بْنِ سَابِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنْ الْمَجْتَمَةِ، وَعَنْ الْخَلِيسَةِ، وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالِيُّ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بَطُونِهِنَّ — قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سَبَّلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمَجْتَمَةِ، فَقَالَ: أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسَبَّلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ، فَقَالَ: الْذَنْبُ أَوْ السَّبْعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَذْكِبَهَا.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۸۹: عراض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”خیر“ کے موقع پر ہر کھلی والے درندے، ہر بھیسے والے پرندے، گھریلا گدھوں کے گوشت، وہ جانور جس پر ہاندھ کر تیر سائے گئے ہوں اور (وہ جانور) جسے درندے کے منہ سے نکالا گیا ہو، کے کھانے سے منع فرمایا، نیز آپ نے قیمت سے لے کر والی حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا، جب تک کہ ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابوعاصم سے ”مجتمة“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ اس نے بتایا کہ پرندے یا کسی اور چیز کو ہاندھ دیا جائے اور اسے تھمارے جائیں اور ”خلیسة“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو اس نے بتایا کہ کوئی شخص بھجریے یا درندے سے کسی جانور کو چمڑائے لیکن ذبح کرنے سے پہلے وہ چمڑانے والے کے ہاتھ میں ہی مر جائے۔ (ترمذی)

۴۰۹۰ - (۲۷) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ شَرِيظَةِ الشَّيْطَانِ: زَادَ ابْنُ عِينٍ: هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقَطَّعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفَرَّى الْأَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۹۰: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے ”شریطہ“ سے منع کیا۔ ابن عینی نے اضافہ کیا کہ ”شریطہ“ سے مراد وہ جانور ہے جس کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن عبداللہ صنعانی راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۳۳۸) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷۰، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۱۱۳)

۴۰۹۱ - (۲۸) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «ذِكَاةُ الْجَيْنِ ذِكَاةُ أُمَّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۹۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت کے بیچ کا ذبح ہونا اس کی ماں کے

ذبح ہونے کے ساتھ ہے۔ (ابوداؤد، داری)

وضاحت: بچہ پیٹ سے زندہ نکلے یا مرا ہوا، دونوں صورتوں میں حلال ہے (تطہیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

۴۰۹۲ - (۲۹) وَرَوَاهُ الْبِرْمِذِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۰۹۲: نیز ترمذی نے اس حدیث کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۰۹۳ - (۳۰) وَفَنَ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقْرَةَ وَالشَّاةَ، فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَيْنَ، أَلْيَقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: وَكُلُّوهُ إِنْ شِئْتُمْ، فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاتُ أُمِّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۹۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں، کیا ہم بچے کو پیٹک دیں یا اسے کھائیں؟ آپ نے فرمایا، اگر پسند کرو تو اسے کھاؤ اس لئے کہ اس کی ماں کا ذبح ہونا اس کا ذبح ہونا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۰۹۴ - (۳۱) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بَغَيْرِ حَقِّهَا؛ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيَرْمِي بِهَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۹۴: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے پرندے کو اس کا حق ادا کئے بغیر مارا تو اللہ اس سے اس کے قتل کے بارے میں دریافت کرے گا۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! پرندے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اسے ذبح کرے اور کھائے لیکن اس کے سر کو کاٹ کر اسے پیٹک دینا درست نہیں۔ (احمد، نسائی، داری)

۴۰۹۵ - (۳۲) وَفَنَ ابْنُ وَقِيَةَ اللَّيْثِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجْبُونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ الْيَابِاتِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: «مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبَيْهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فِيهِ مَيْتَةٌ لَا تَزْكَلُ». رَوَاهُ الْبِرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ.

۳۰۹۵: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ یعنی مدینہ والے لوگ اونٹوں کی کوبائیں کاٹ لیتے اور دنبوں کی پھکیاں کاٹ لیتے (اور کھاتے تھے) آپ نے فرمایا، زندہ جانور سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے، اسے نہ کھایا جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۰۹۶ - (۳۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْعِي لِفُحَّةَ بِشَعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ، فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ، فَأَخَذَ وَتَدَا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِي رَوَايَتِهِ: قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِطَّاطٍ.

تیسری فصل: ۴۰۹۶: عطاء بن یسار "بنو حارثہ" کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اونٹنی مرنے کے قریب ہے، اس نے اس کو ذبح کرنے کیلئے کسی چیز کو نہ پایا تو اس نے ایک بیخ لی اور اس کے سینے کے گڑھے میں ذور کیا تا وہ پایا یہاں تک کہ اس کا خون نکل آیا بعد ازاں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتا ہے۔ (ابوداؤد، مالک) اور مالک کی روایت میں ہے، اس نے بیان کیا کہ اس نے اس کو تیز نوک والی لکڑی کیا تا وہ ذبح کیا۔

۴۰۹۷ - (۳۴) وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ، رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ — إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ».

۴۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "سندھ کے تمام جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ذبح کر دیا ہے۔ یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں (دارقطنی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸۱)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ (کتے کے احکام کا بیان)

الفصل الأول

۴۰۹۸ - (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارًّا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھپوں کی حالت یا شکار کی خاطر رکھے ہوئے کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو "قیراٹ" کم ہوتے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۰۹۹ - (۲) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ..»

۴۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھپوں کی حالت، شکار یا کھیتی کی رکھوالی کی غرض کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک "قیراٹ" کم ہو گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے لیکن ایک قیراٹ دو قیراٹ میں شامل ہے (راشد الطم)

۴۱۰۰ - (۳) وَفَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْبِكَالِبِ، حَتَّىٰ إِنْ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبَيْهَا فَتَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْهِيمِ — ذِي النُّقْطَيْنِ — فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ». زَوَّاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے آئی اور اس کے ساتھ کتا ہوتا تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیجے تھے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا تم ایسے کتے کو قتل کر دو جو سیاہ رنگ کا ہو اور اس میں سفیدی نہ ہو بلکہ جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سفید نقطے ہوں۔ (بلکہ وہ شیطان ہے۔ مسلم)

۴۱۰۱ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری اور بکریوں یا چارپایوں کی حفاظت کی غرض سے پالے گئے کتوں کے علاوہ دیگر کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۱۰۲ - (۵) هُنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ، وَرَأَدُ التِّرْمِذِيُّ، وَالشَّيْخَانِيُّ: «وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قَبِيْرًاطٍ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ».

دوسری فصل: ۴۱۰۲: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اگر کتے اللہ کی مخلوقوں میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ پس تم ہر انتہائی سیاہ رنگ کے کتے کو قتل کرو (ابوداؤد) داری، ترمذی اور نسائی میں اضافہ ہے کہ جس گھروالے، شکار، کھیت اور بکریوں کے حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتے ہیں تو ان کے اعمال میں سے روزانہ ایک "قیراط" کی کمی ہوتی ہے۔

۴۱۰۳ - (۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبِهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو یحییٰ ثلاث راوی لین الحدیث ہے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

(ان اشیاء کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے)

الفصل الأول

۴۱۰۴ - (۱) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلْ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل : ۴۱۰۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے (مسلم)

۴۱۰۵ - (۲) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۰۵ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر بچے والے پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا (مسلم)

۴۱۰۶ - (۳) وَهْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۶ : ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے (جبکہ جنگلی گدھوں کا گوشت حلال ہے) (بخاری، مسلم)

۴۱۰۷ - (۴) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَيْدِي فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۰۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی (بخاری، مسلم)

۴۱۰۸ - (۵) وَهْنُ أَبِي قَتَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى جِمَارًا وَخَشِيئًا فَعَقَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ، فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۰۸: ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگی گدھا دیکھا اور اسے ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے۔ ابو بکر نے جواب دیا ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ آپ نے اس کو اس سے لیا اور نعل فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۱۰۹ - (۶) وَفَنَ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْصَجْنَا أَرْنَبًا - بِمِعْرِ الظُّهْرَانِ - ، فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحْتُهَا وَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَرِكَيْهَا وَفَجَذِيهَا فَقَبِلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ”مراٹھران“ (داڑھی میں) خرگوش کو بھگایا میں اسے لے کر ابو طلحہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین اور ٹانگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے اسے قبول فرمایا (بخاری، مسلم)

۴۱۱۰ - (۷) وَفَنَ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الضَّبُّ لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بگڑہ“ (جانور) کو میں کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں (بخاری، مسلم)

۴۱۱۱ - (۸) وَفَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا - ، فَقَدِمَتِ الضَّبُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ خَالِدٌ: أَحْرَامُ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافَهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَأَجْتَرَرْتُهُ - فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مینوٹہ کے ہاں گئے (جگہ) مینوٹہ بن کی اور ابن عباس (دونوں) کی خالہ ہیں انہوں نے ان کے پاس بھیجی ہوئی بگڑہ دیکھی۔ مینوٹہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بگڑہ پیش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بگڑہ کے نعل کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا بگڑہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی اس لیے میں (اس کے کھانے سے) نفرت کرتا ہوں۔ خالد نے بیان کیا میں نے اسے اٹھایا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۲- (۹) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ الدُّجَاجِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۳- (۱۰) وَهْنُ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات میں شریک ہوئے ہم آپ کے ہمراہ کڑی کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۱۴- (۱۱) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبِطِ...، وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَالْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيْتًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْغَنَبِيُّ...، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَائِهِ فَمَرَّ الرَّأِيبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطِعْمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ» قَالَ: فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ”جیش الخبط“ کی جنگ لڑی، ہمارے امیر ابو عبیدہ تھے، ہم نے شدید جھوک محسوس کی تو سمندر نے (سائل پر) مردہ مچھلی بھیجی ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی اس کا نام ”غمر“ تھا ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے تو ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اٹھائی تو (سواری پر) سوار اس کے نیچے سے گزر گیا جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نکالا اسے تناول کرو بلکہ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کلاؤ۔ راوی نے بتایا کہ ہم نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں شمارہ روز، دوسری روایت میں ایک ماہ اور تیسری روایت میں پندرہ روز کا ذکر ہے ان میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ شمارہ دن کی روایت زیادہ درست ہے کسی راوی نے زائد دن حذف کر کے پندرہ دن بیان کر دیئے جبکہ دوسرے راوی نے اس میں وہ مدت بھی شامل کر دی جو مچھلی ہلنے سے پہلے گزری تھی۔

(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۴)

۴۱۱۵- (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِيَّائِهِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ؛ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ». زَوَّاهُ الْبُخَّارِيُّ.

۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کے برتن میں کھمی گر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبو دے بعد ازاں اسے نکال دے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں بیماری ہے (بخاری)

وضاحت: شدہ کی کھمی، بجز اور کڑی وغیرہ کو بھی کھمی پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵)

۴۱۱۶- (۱۳) وَفِي مِيمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ فَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «الْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّوهُ». . . زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۶: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک چوہا کھی میں گر گیا اور مر گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، چوہے اور اس کے گرد کھی کو پھینک دیں اور (بقیہ) کھی کو کھالیں (بخاری)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ اگر کھی جما ہوا ہے تو چوہے اور اس کے ارد گرد کے کھی کو پھینک دیں اور بقیہ کھی کو کھالیں لیکن اگر کھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھالیں البتہ کسی اور استعمال میں لا سکتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر سے ”بیہقی“ میں موقوف روایت ہے کہ اگر کھی جما ہوا نہیں ہے تو اسے نہ کھالیں البتہ استعمال کریں اور اگر تیل میں چوا گر جائے تو اسے چراغ میں جلایا جا سکتا ہے اور بدن پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

۴۱۱۷- (۱۴) وَفِي أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَقْتُلُوا الْحَيَاتِ، وَأَقْتُلُوا ذَا الطَّفَيْتَيْنِ - وَالْأَبْتَرِ - فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَتَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ - . . . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً أَقْتَلُهَا، نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ دَوَاتِ الْبُيُوتِ - ، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، دھاری دار سانپوں کو قتل کرو یعنی جن کی پشت پر دو سفید لکیریں ہوتی ہیں نیز دم کئے سانپ کو قتل کرو، ان دو قسموں کے سانپ نظر کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ ابن عمر نے بیان کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا (کہ اچانک) مجھے ابولبابہ نے آواز دی (اور کہا) اسے قتل نہ کرنا۔ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو قتل کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہ نے وضاحت کی کہ اس کے بعد آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (کو قتل کرنے) سے منع کر دیا (بخاری)

وضاحت: سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں کچھ سانپ ایسے ہیں کہ انسان ان کی جانب صرف دیکھنے سے ہی اندھا

ہو جاتا ہے اور اگر حاملہ عورت دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے اور بعض اسے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کو ہاتھ لگانے والا انسان مر جاتا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۹۵ تا ۸۹۷)

۴۱۱۸ - (۱۵) وَفِي أَبِي السَّائِبِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ، إِذْ سَمِعْنَا نَحْتَ سِرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا، فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ، فَوَيْبَتْ لِأَقْتَلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَيَّ بِيَدٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَرَى هَذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتَى مِنَّا حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعُورَسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْصَابِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قَرْظَةً»، فَآخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْعِ لِيَطْمَئِنَّا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ عَيْرَةٌ. فَقَالَتْ لَهُ: أَكْفَفْتُ عَلَيْكَ رُمْحَكَ، وَأَدْخَلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الْبَيْتِيُّ أَخْرَجَنِي! فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفَرَاشِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْعِ، فَانْتَضَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ قَرْظَةً فِي الدَّارِ، فَاصْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يُدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: أَدْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا. فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ» ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهُنَّ الْبَيْوُتَ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَخَرِّجُوْا — عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَالْأَقْتُلُوْهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ: «وَأَهْبُوا فَاذْفِنُوا صَاحِبِكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاذْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۱۸ : ابوالسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدریؓ کے ہاں گئے، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے آہٹ سنی۔ ہم نے غور کیا تو وہاں سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا اور ابوسعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ۔ میں (ان کے اشارے پر) بیٹھ گیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر کے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں وہ کمرہ نظر آ رہا ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ اس میں ایک نوجوان تھا، جس کی عی شادی ہوئی تھی (ابوسعیدؓ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں خندق کی جانب روانہ ہوئے تو یہ نوجوان دوسرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر آ جاتا چنانچہ ایک روز اس نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا کرتے ہوئے فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لے جایا کر، میں تیرے بارے میں ہنولوں نظر سے خطرہ محسوس کرتا ہوں چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لئے اور اپنے گھر کی جانب چل دیا (جب وہ اپنے گھر کے قریب پہنچا) تو

اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی (گھر) کے دروازے میں کھڑی ہے۔ اس نے بیوی کو مارنے کے لئے اس کی جانب نیزہ پھرایا، دراصل اس کی غیرت نے اسے (ایسا کرنے پر) اکسایا۔ اس نے اپنے خاوند سے کہا 'اپنے نیزے کو روک لے اور گھر میں داخل ہو تاکہ تجھے معلوم ہو سکے کہ میں کیوں گھر سے باہر آئی ہوں۔ وہ (اپنے گھر) میں داخل ہوا تو اچانک اس کی نگاہ ایک سانپ پر پڑی جو بستر پر کٹٹی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی جانب نیزہ پھرایا اور اس کو نیزے میں پرو لیا بعد ازاں وہ کمرے سے باہر نکلا اور نیزے کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ اس پر بیچ و تاب کمانے لگا لیکن یہ علم نہ ہو سکا کہ سانپ اور لوبخون میں سے پہلے کون فوت ہوا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور ہم نے عرض کیا 'آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے زندہ فرمائے۔ آپ نے فرمایا 'اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا 'بلاشبہ ان گھروں میں سانپ رہتے ہیں جب اپنے گھروں میں کسی سانپ کو محسوس کرو تو تین بار اسے وہاں سے چلے جانے پر مجبور کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو بہتر ورنہ اسے مار ڈالو، وہ کافر ہے۔ نیز آپ نے ان سے فرمایا 'جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کرو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا 'بے شک مدینہ منورہ میں کچھ "جن" مسلمان ہو چکے ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین دن تک مطلع کرتے رہو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہیں نظر آئے تو اسے مار ڈالو، یقیناً وہ شیطان ہے (مسلم)۔

وضاحت: یہ حکم مدینہ منورہ کے سانپوں کیلئے خاص ہے جبکہ دیگر شہروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے وہاں اگر سانپ نظر آجائے تو تین دن وارنگ وینے کی ضرورت نہیں، اسے دیکھتے ہی مارا جاسکتا ہے۔ بعض علماء اس حکم کو عام قرار دیتے ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۶)۔

۴۱۱۹ - (۱۶) وَفَنَ أُمَّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ
الْوَزْغِ - وَقَالَ: «كَانَ يَنْفَعُ عَلِيَّ ابْرَاهِيمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرگٹ کو مارنے کا حکم دیا نیز آپ نے واضح کیا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک رہا تھا (بخاری، مسلم)۔

۴۱۲۰ - (۱۷) وَفَنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ
الْوَزْغِ وَسَمَاءَ فَوَيْسِقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرگٹ کو مارنے کا حکم دیا اور اس کو بدترین ضرر پہنچانے والا قرار دیا (مسلم)۔

۴۱۲۱ - (۱۸) وَفَنَ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ
وَزْغًا فِي أَوَّلِ صُرْبَةٍ كَبَّتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پہلی چوٹ سے ہی گرجت کو مار دیا تو اس کے لئے سو نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں اور دوسری بار میں (مارنے سے) اس سے کم اور تیسری بار (میں مارنے سے) اس سے بھی کم نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (مسلم)

۴۱۲۲- (۱۹) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَرَضْتُ نَمْلَةَ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِفَرْيَةِ النَّمْلِ فَأَحْرَقْتُ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيَّ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چھوٹی نے ایک بھیر کو کاٹا اس نے چھوٹیوں کے گھروں کے کوہلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جانب وحی کی ”عجیب بات ہے کہ تجھے ایک چھوٹی نے کاٹا تھا لیکن تو نے ایک جماعت کو جلا دیا؟ جو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

الفصل الثلثون

۴۱۲۳- (۲۰) هَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَتْ الْفَأْرَةُ فِي السَّمَنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب چوہا کھی میں گر جائے، اگر کھی بچا ہوا ہے تو چھپے اور اس کے ارد گرد کے کھی کو پھینک دو لیکن اگر کھی مائع ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ یعنی اسے نہ کھاؤ (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۰)

۴۱۲۴- (۲۱) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۳۴: نیز داری نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۴۱۲۵- (۲۲) وَهِنَّ سَفِينَةٌ، قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى. . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”حبابوی“ (پرندے) کا گوشت تناول کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس کا اطلاق ’ز‘ ماہہ دونوں پر ہوتا ہے یہ پرندہ خاکستری رنگ اور لمبی گردن والا، مرغابی سے مماثل

ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عمر بن سفینہ مستور و ضعیف راوی ہے اور بریہ نے اپنے والد سے منکر روایات بیان کی ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۳)

۴۱۲۶- (۲۳) وَفِي ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ - وَالْبَانِيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: قَالَ: نَهَى عَنْ زَكُوبِ الْجَلَالَةِ.

۳۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا گوشت اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا جو گندگی کھاتا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے گندگی کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا۔

وضاحت: ابن عمر سے مروی روایت میں محمد بن اسحاق کا عنعنہ ہے اور ابوداؤد والی روایت میں عبداللہ بن مسلم رازی اور اس کے استاد عمرو بن قیس الاوزق الکوفی دونوں راوی ضعیف ہیں۔ کثرت شواہد اور تعدد طرق کی بناء پر یہ روایت صحیح ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۳، جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

۴۱۲۷- (۲۴) وَفِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۲۷: عبدالرحمان بن شیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہگومہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: آغاز اسلام میں گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جبکہ یہ خیال تھا کہ ایک امت ہگومہ کی شکل میں مسخ ہو گئی تھی جبکہ صحیح حدیث یہ ہے کہ کسی مسخ شدہ امت کی نسل نہیں تو اس کے نہ کھانے کا حکم ختم ہو گیا آپ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی لیکن خود کراہت محسوس کرتے ہوئے اسے نہیں کھایا (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۳)

۴۱۲۸- (۲۵) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی (کا گوشت) کھانے اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن زید صنعانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۴۱۲۹- (۲۶) وَصْنَهُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ - الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلُحُومَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ، وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن گھریلو گدھوں، بچر کے گوشت، کھلی والے درندوں اور بچوں والے پرندوں (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا (ترفی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۱۳۰- (۲۷) وَفَنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، بچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی حکم فیہ ہے اور صالح بن یحییٰ مقدم راوی کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا ہے "فیہ نظر" (المرجع والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، تنزیہ الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، تقریب التہذیب، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

۴۱۳۱- (۲۸) وَصْنَهُ، قَالَ: عَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاتَّبَتِ الْيَهُودُ، فَشَكُّوا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى خَضَائِرِهِمْ — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا لَا يَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیر کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ یہودی آئے انہوں نے شکایت کی کہ فوج ان کی کھجوروں کے پھل پر پھل پڑی ہے (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبروار، زمیں کا مال سوائے شرعی جواز کے لینا جائز نہیں (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن یحییٰ بن مقدم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

۴۱۳۲- (۲۹) وَفَنَ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُجِلَّتْ لَنَا مَيْتَانِ وَدَمَانِ. الْمَيْتَانِ: الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالْدَمَانِ: الْكَبِدُ وَالطَّلْحَالُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِقُطِيُّ.

۳۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے لئے دو مردار اور دو خون طلال ہیں۔ دو مردار، مچھلی اور کھڑی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی)

۴۱۳۳ - (۳۰) وَفَنَّ ابْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ - عَنْهُ الْمَاءُ فُكَلَّوهُ. وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَاكَلُوهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.
وَقَالَ مُحْسِي السُّنَنِ: الْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى جَابِرٍ.

۴۱۳۳: ابوالزبیر رحمہ اللہ، جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس جانور کو سمندر باہر پھینک دے یا جس جانور کو سمندر کا پانی خشکی پر چھوڑ جائے اور اتر جائے تو اس جانور کو کھائیں اور جو جانور سمندر میں مر کر پانی پر تھرنے لگے اسے نہ کھائیں (ابوداؤد، ابن ماجہ) امام محی السنہ نے بیان کیا ہے کہ اکثر (محدثین) کی رائے ہے کہ یہ حدیث جاہز پر موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام آئمہ حدیث کا اتفاق ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۹۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۶۹)

۴۱۳۴ - (۳۱) وَفَنَّ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: «أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ، لَا أَكَلُهُ وَلَا أُجْرَمُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْسِي السُّنَنِ: ضَعِيفٌ.

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کڑی کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے جواب دیا، اللہ کے لشکروں میں یہ سب سے زیادہ تعداد میں ہے، میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں (ابوداؤد) اور امام محی السنہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، سلمان کا ذکر بعض روایہ نے نہیں کیا اور امام محی السنہ کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے سے مقصود اس کا مرسل ہونا ہے یعنی یہ مرفوع صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

۴۱۳۵ - (۳۲) وَفَنَّ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَسَبِ الْبَيْتِ، وَقَالَ: «إِنَّهُ يُؤَدِّنُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے روکا ہے اور فرمایا، بے شک وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۶ - (۳۳) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْبُوا الْبَيْتَ فَإِنَّهُ يُوَقِّظُ لِلصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مرغ کو گالی نہ دو (اس لئے) کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے (ابوداؤد)

۴۱۳۷ - (۳۴) **وَمَنْ عَبَدَ الرَّحْمَنَ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلَى: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِينَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا».** رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۱۳۷: عبدالرحمان بن ابولیل بیان کرتے ہیں کہ ابولیل نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کہو، ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے وعدہ کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ تو ہمیں تکلیف نہ دے (اس کے باوجود) اگر وہ دوبارہ نظر آئے تو اسے قتل کر دو (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیل راوی حافظہ کی کمزوری کی بناء پر ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، المعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۰، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۴۱۳۸ - (۳۵) **وَمَنْ عَاوَمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: «مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشِيَةً ثَابِرًا - فَلَيْسَ مِنَّا».** رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۱۳۸: عکرمہ رحمہ اللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ بلاشبہ آپ نے سانپوں کے قتل کا حکم دیا نیز فرمایا، جس شخص نے بدلہ لینے والے سانپ کے خوف سے انہیں قتل نہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (شرح السنہ)

۴۱۳۹ - (۳۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا سَبَّالْمَنَاهُمْ مِنْذُ حَارِبْنَاهُمْ -، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۴۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سے ہم نے سانپوں کے ساتھ جگ شروع کی ہے اس وقت سے ان کے ساتھ صلح نہیں کی اور جو شخص ان میں سے کسی سانپ کو (بدلہ) کے ڈر سے قتل نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۱۴۰ - (۳۷) **وَمَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر قسم کے سانپ کو قتل کر دو (اور) جو شخص ڈرا کہ سانپ انتقام لیں گے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں (ابوداؤد، نسائی)

۴۱۴۱- (۳۸) وَفِي الْعَبَّاسِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَإِنْ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجَنَانِ — يَعْنِي : الْحَيَاتِ الصَّغَارَ - فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۱۴۱ : عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم زمزم (کنوئیں) کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کچھ چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں تو آپ نے ان کو مارنے کا حکم دیا (ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے کیونکہ عبدالرحمان بن سابط نے عباس سے نہیں سنا۔ (تفہیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۷)

۴۱۴۲- (۳۹) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «أَقْتَلُوا الْحَيَاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَانَهُ قُضِيبُ فِضَّةٍ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۱۴۲ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاندی کی صلاح کی مانند سفید سانپوں کے علاوہ کسی سانپوں کو مار ڈالو (ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند منقطع ہے، ابراہیم نے ابن مسعود سے نہیں سنا (تفہیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

۴۱۴۳- (۴۰) وَفِي أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَاْمَقْلُوهُ» ، فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءٌ ، فَإِنَّهُ يَبْقَى بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۱۴۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کھسی گر جائے تو وہ اسے ڈبوئے۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور کھسی پہلے اس پر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے کھسی کو مکمل طور پر ڈبو دیں (ابوداؤد)

۴۱۴۴- (۴۱) وَفِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَاْمَقْلُوهُ فَإِنْ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا ، وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً ، وَإِنَّهُ يُقَلِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ» . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» .

۳۱۴۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب کھسی کھانے میں گر پڑے تو اسے ڈبو دیں۔ اس لئے کہ اس کے دونوں پروں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے اور وہ اس پر کو آگے کرتی ہے جس میں بیماری ہے اور شفا والے پر کو پیچھے رکھتی ہے (شرح السنہ)

۴۱۴۵- (۴۲) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدْهِدِ، وَالصُّرْدِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۱۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں چوٹی شہد کی کمی، ہدہد اور لوبرے کو مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، داری)

الفصل الثالث

۴۱۴۶- (۴۳) فِي ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرَكُونَ أَشْيَاءَ تَقَدَّرَ، فَبَعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهُ، وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتِلْكَ قَوْلٌ لَا أُجِدُ فِيمَا أُوجِي إِلَى مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ ذِمًّا... - الْآيَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل: ۴۱۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت (کے دور میں) لوگ چند چیزیں کھاتے تھے اور چند چیزوں سے نفرت کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی تو اس میں حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس جن چیزوں کو حلال قرار دیا وہ حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا وہ حرام ہیں اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی وہ معاف ہیں اور پھر ابن عباس نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں سے کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے، حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار جانور ہو، بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے غیر کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ نافرمانی نہ کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے، تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔“ (ابوداؤد)

۴۱۴۷- (۴۴) وَفِي زَاهِرِ الْأَسْلَمِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوْقِدُ تَحْتِ الْقُدُورِ يُلْحَمُ الْحُمْرُ— إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحْمِ الْحُمْرِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۴۷: زاهر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان دیکھوں کے نیچے لگ جلا رہا تھا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے (بخاری)

۴۱۴۸ - (۴۵) وَفِي أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ: «الْجِنُّ ثَلَاثَةٌ
 أَصْنَافٌ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُونَ
 وَيَطْعَنُونَ». زَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنْبَةِ».

۴۱۴۸: ابو ثعلبہ خضنی رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ ”جن“ تین اقسام کے ہیں (پہلی قسم) ان
 جنوں کی ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ فضا میں پرواز کرتے ہیں اور (دوسری قسم) سانپ اور کتوں کی چلنے والے ہیں
 اور (تیسری قسم) ان جنوں کی ہے جو ڈیرے لگاتے ہیں اور پھر وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں (شرح السنہ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ (عقیقہ اور اس کے احکام)

الفصل الأول

۴۱۴۹ - (۱) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ الْعُلَامِ عَقِيْقَةٌ، فَأَهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا، وَامِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۴۱۴۹ : سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم ہے اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو (بخاری) وضاحت : عقیقہ ساتویں دن کرنا مسنون ہے جو علماء اس کو مسنون قرار نہیں دیتے وہ احادیث صحیحہ کی مخالفت کرتے ہیں (بخاری جلد ۸ صفحہ ۵۸۸)

۴۱۵۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحْنِكُهُمْ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۵۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے حق میں برکت کی دعا فرماتے اور انہیں کھنی دیتے (مسلم)

۴۱۵۱ - (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِبَيْتَاءَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعْتَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ، ثُمَّ حَنَكَهُ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ... مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۵۱ : اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ وہ مکہ میں تھی اور عبد اللہ بن زبیر اس کے پیٹ میں تھے۔ اسماء نے کہا کہ میرے ہاں قباء میں بچہ پیدا ہوا تو میں بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی چنانچہ میں نے بچے کو آپ کی گود میں بٹھایا۔ آپ نے ایک کھجور کھجور کھجور کی، اسے چبایا اور اس کے منہ میں (تھوڑی سی) تھوک کے ساتھ ڈال دیا۔ بعد ازاں اس کے حلق کے ساتھ لگا کر اسے چنایا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی۔ یہ پہلا بچہ تھا جو مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سے کسی مسلمان کے ہاں پیدا ہوا۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۱۵۲- (۴) عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَقْرَبُوا الطَّيْرَ عَلَيَّ مَكَانَاتِهَا» — قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ — وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضْرُكُمُ ذُكْرَانَا كُنْ أَوْ إِنَانَا» ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُولُ: «عَنِ الْغُلَامِ» إِلَى آخِرِهِ. . . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل: ۴۱۵۲: اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا پرندوں کو ان کے اشیانوں میں رہنے دو۔ اُمّ کرز نے (مزید) کہا کہ میں نے آپ سے سنا آپ نے فرمایا بچے کی جانب سے (حقیقہ میں) دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جانور نہ ہوں یا مادہ۔ (ابوداؤد) اور ترمذی اور نسائی میں روایت کا آغاز حدیث کے دوسرے حصے ”بچے کی جانب سے دو بکریاں....“ کے جملہ سے آخر حدیث تک ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: پرندوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں اشیانوں سے نہ اڑایا جائے۔ منج کی وجہ یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جب کسی شخص کو کوئی اہم کام سرانجام دینا ہوتا تو وہ درختوں سے پرندے اڑاتا۔ اگر پرندے اڑانے والے کے دائیں جانب سے گزر جاتے تو وہ سمجھتا کہ میرے لئے کام کرنا درست ہے اور اگر بائیں جانب سے گزرتے تو وہ یہ سمجھتا کہ میرا کام پائیہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا۔ اس وجہ سے آپ نے پرندوں کو ان کے گھوسلوں سے اڑانے سے منع فرمایا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

۴۱۵۳- (۵) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغُلَامُ مَرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تُذْبِحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَتُسْتَمَى، وَيُحَلَّقُ رَأْسَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ لَيْكِنْ فِي رَوَايَتَيْهِمَا «رَهِيْنَةٌ» بَدَلُ «مَرْتَهَنٌ». وَفِي رَوَايَةِ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: «وَيُدْمَى» مَكَانَ: «وَيُسْتَمَى». وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَيُسْتَمَى» أَصْحَبٌ.

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اپنے عقیدہ کے سبب رهن روز اس کی جانب سے عقیدہ کا جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے نیز اس کے سر کے ہل موڑے جائیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) البتہ ان دونوں کی روایت میں لفظ ”رَهِيْنَةٌ“ ”مَرْتَهَنٌ“ کے بدل ہے۔ جس کا معنی ”گروی رکھا گیا“ ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں نام رکھنے کے بدل یہ ہے کہ اس سے اس کے سر پر خون لگایا جائے لیکن ابوداؤد نے بیان کیا کہ نام رکھنے کا لفظ زیادہ صحیح ہے۔

وضاحت: حدیث میں لفظ ”یدلمی“ راوی کا وہم ہے جبکہ لفظ ”یستمی“ صحیح ہے یہ حدیث حسن نے سر سے سنی ہے اس حدیث میں بچے کے گروی ہونے سے مقصود یہ ہے کہ جس بچے کا عقیدہ نہیں ہوا وہ بچہ اپنے والدین کے لئے

سٹارٹ نہیں کرے گا۔ بعض علماء اس لفظ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حقیقہ فرض ہے البتہ نام ساتویں دن رکنا ضروری نہیں۔ امام بخاری نے اس مضمون کا باب منعقد کیا ہے کہ جس روز پچھ پیدا ہو اسی روز اس کا نام رکنا درست ہے۔ بخاری اور طبرانی صلیب میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے کہ اگر ساتویں روز حقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں روز اور اگر چودھویں روز بھی حقیقہ نہیں ہوا تو اکیسویں روز حقیقہ کیا جائے لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس حدیث میں اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۵۸۷، الطلح و معرفت الرجال جلد ۲ صفحہ ۳۷۲، البحر و التحلیل جلد ۲ صفحہ ۳۷۹، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۴)

۴۱۵۴ - (۶) وَهَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ - ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: «وَيْسَا فَاطِمَةَ! إِحْلِقِي رَأْسَهُ، وَتَصَدَّقِي بِزَيْتَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً، فَوَزْنَاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضُ دِرْهِيمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَاسْتَاذُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنَ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

۴۱۵۴: محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ کے حقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر موٹو اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کر۔ چنانچہ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وزن ایک درہم یا درہم کا کچھ حصہ تھا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب کا زمانہ نہیں پایا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی دلس ہے نیز سند منقطع ہے نیز محمد بن علی سے مراد محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن ابی طالب ہیں۔ البحر و التحلیل جلد ۲ صفحہ ۳۸۷، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، مشکوٰۃ سعید اللعلم جلد ۳ صفحہ ۴۳۱)

۴۱۵۵ - (۷) وَهَنْ أَبِي عُبَيْسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - كَبْشًا كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ.

۴۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ اور حسینؑ کی جانب سے ایک ایک مینڈھا حقیقہ کیا (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو مینڈھے حقیقہ کیا۔

۴۱۵۶ - (۸) وَهَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ. فَقَالَ: «لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ، كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ، وَقَالَ: «مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْبَبْ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكَ عَنِ الْعُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا، اللہ "عقوق" (نافرمانی) کو اچھا نہیں جانتا گویا آپ نے (اس) نام کو نامناسب سمجھا اور وضاحت کی کہ جس شخص کے ہاں بچہ تولد ہو تو وہ بیچ کی طرف سے جانور قربان کرے۔ لڑکے کی جانب سے وہ بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کرے (ابوداؤد نسائی)

۴۱۵۷- (۹) وَقَدْ أَبَى رَافِعٌ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْنَى فِي أُذُنِ الْحَسَنِ - بِنِ عِلِّيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - ، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۴۱۵۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان میں نماز والی اذان کے کلمات کے (ترغی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن عاصم رادی ضعیف ہے اور سند ابوعلیٰ میں مرفوع حدیث ہے کہ جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جائے تو وہ "ام العینان" کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے لیکن اس کی سند میں مروان بن سالم غفاری راوی متروک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

الفصل الثالث

۴۱۵۸- (۱۰) هُنَّ بُرَيْدَةٌ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَخَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدِمِهَا ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّبْعِ ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ ، وَنَلَطُّهُ بِزَعْفَرَانٍ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَزَادَ رَزِينٌ : وَنَسَمِيَهُ .

تیسری فصل: ۴۱۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور بیچے کے سر پر اس کا خون لگاتا۔ جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے اور اس بیچے کے سر کے ہاں منڈاتے اور اس پر زعفران لگاتے (ابوداؤد) اور رزین میں اضافہ ہے "اور ہم اس کا نام رکھتے"

کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

(کھانے پینے کے آداب کا بیان)

الفصل الأول

۴۱۵۹ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غَلَامًا فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِئُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۱۵۹ : عمرو بن ابی سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرستی میں بچپن کی زندگی بسر کر رہا تھا اور میرا ہاتھ (کھانے کے دوران) پلیٹ میں (ادھر ادھر) گھومتا رہتا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی کہ کھانا کھانے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھا کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۱۶۰ - (۲) وَهَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۰ : حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال گردانتا ہے جس پر ”بسم اللہ“ نہ پڑھی جائے (مسلم)

۴۱۶۱ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دَخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكَرِ اللَّهَ عِنْدَ دَخُولِهِ؛ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَيْتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكَرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ؛ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَيْتَ وَالْعَشَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۱ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تمہارے لئے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ کوئی کھانا ہے اور جب کوئی شخص داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کی جگہ پالی اور جب کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات رہنے کے لئے جگہ حاصل کر لی اور کھانا بھی حاصل کر لیا (مسلم)

۴۱۶۲ - (۴) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرِبْ بِيَمِينِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب وہ پئے تو بھی دائیں ہاتھ سے پئے (مسلم)

۴۱۶۳ - (۵) وَهْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ پئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے (مسلم)

۴۱۶۴ - (۶) وَهْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ تناول فرماتے اور (انگلیوں کی) صاف کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیا کرتے تھے (مسلم)

۴۱۶۵ - (۷) وَهْنُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: «إِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ: فِي آيَةِ الْبَرَكَهَةِ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پلٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا، تمہیں کیا معلوم کہ کس (انگلی) میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۶ - (۸) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کھائے سے پہلے فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ صاف کرنے سے پہلے خود ان کو چاٹ لے یا کسی (دوسرے) کو چاٹا دے (بخاری، مسلم)

۴۱۶۷ - (۹) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ

الشَّيْطَانُ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي: فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبِرْكَةُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، بلاشبہ شیطان تمہارے کاموں کے وقت حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ (کھانا) کھانے کے وقت (بھی) حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص (کے ہاتھ) سے لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چالے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے (مسلم)

۴۱۶۸ - (۱۰) وَهْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَكُلُ مُتَكَبِّئًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۸: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تکبر سے کھانا نہیں کھاتا (بخاری)

۴۱۶۹ - (۱۱) وَهْنُ قَتَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ خِوَانًا، وَلَا فِي سَكْرَجَةٍ - وَلَا خُبْرَ لَهْ مُرْقُوقٍ. قِيلَ لِقَتَادَةَ: عَلَيَّ مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَيَّ الشُّفْرِ. . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۹: قتادہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چمکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتی میں کھانا کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے میدے کی دوٹی تیار کی گئی۔ قتادہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے؟ اس نے بتایا کہ زمین پر دسترخوان وغیرہ بچھا کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ (بخاری)

وضاحت: میز پر یا طشتی وغیرہ میں آپ کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس انداز سے حکیم لوگ کھانا کھاتے ہیں اور حکیمین کے طور طریقے کی مخالفت کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

۴۱۷۰ - (۱۲) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتَّى يَلْقَى بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شَاءَ سَمِيْطًا - بِعَيْنِهِ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت تک میدے کی روٹی کو دیکھا ہو اور نہ کبھی آپ نے سالم یعنی ہوئی بھری کو دیکھا۔ (بخاری)

۴۱۷۱- (۱۳) وَهَن سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ النَّبِيُّ - مِنْ جِئِنِ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. وَقَالَ: مَا زَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُنْخَلًا مِنْ جِئِنِ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ. قِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرِينًا، -، فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۱: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت سے فوت ہونے تک آپ نے کبھی میدے کی چپاتی دیکھی اور نہ چھلی دیکھی۔ دریافت کیا گیا کہ تم ”جو“ کے آلے کو بغیر چمانے کیسے کھاتے تھے؟ اس نے بتایا کہ ہم اسے پیٹے اور اس میں پھونکیں مارتے۔ پھونکوں سے جو کچھ اڑتا ہوتا اڑ جاتا اور جو بچ جاتا تو اسے ہم گوندھ کر پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

۴۱۷۲- (۱۴) وَهَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا اگر چاہت ہوئی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند جانتے تو اسے چھوڑ دیتے (بخاری، مسلم)

۴۱۷۳- (۱۵) وَهْنُهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْثَلًا كَثِيرًا، فَاسْتَلَمَ، وَكَانَ - يَأْكُلُ قَلِيلًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَىٰ وَاجِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَتْمَعَاءٍ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا (تو پھر) کم کھانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا، ”مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔“ (بخاری)

وضاحت: حدیث کے مفہوم کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا اس لئے کہ مومن حریص نہیں ہوتا اس میں قناعت ہوتی ہے جبکہ کافر میں حرص و لالچ زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مومن کھانے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھتا ہے شیطان اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان شریک ہوتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

۴۱۷۴- (۱۶) و ۴۱۷۵- (۱۷) وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى ، وَأَبِي عَمْرٍ الْمُسْتَدْمِنَةَ

فَقَطَّ .

۳۱۷۴-۳۱۷۵: امام مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ نقل کیا ہے۔

۴۱۷۶- (۱۸) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَجَلَبَتْ، فَشَرِبَ جَلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرِيَ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرِيَ فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ جِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَاسْلَمَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَجَلَبَتْ، فَشَرِبَ جَلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى. فَلَمْ يَسْتَمِعْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ».

۳۱۷۶: اور امام مسلم کی دوسری روایت جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ذکر ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمان بنا جب کہ وہ کافر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بکری کا دودھ دہا جائے چنانچہ دودھ دہا گیا، اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دہا گیا اس نے اس کا (دودھ) بھی پی لیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دہانے کے لئے حکم دیا۔ چنانچہ دودھ دہا گیا اور وہ اسے پی گیا پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ دہانے کا حکم دیا (اور اسے پلانے کو کہا) لیکن وہ دودھ نہ پی سکا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے جب کہ کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے۔'

۴۱۷۷- (۱۹) وَفِيهِ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'دو آدمیوں کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے (بخاری، مسلم)'

۴۱۷۸- (۲۰) وَفِي جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے (مسلم)

۴۱۷۹ - (۲۱) وَفَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ - مُجَمَّةٌ - لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

- ۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ہریہ (جو کا دلہا) تیار کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو کم کرتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۰ - (۲۲) وَفَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ حَيَاتَا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِيَطْعِمَ صَنَعَهُ، فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خَبِرَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَابٌ - وَقَلِيدٌ - فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَّبِعُ الدُّبَابَ مِنَ حَوَالِي الْقِضْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَابَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو اس نے خود تیار کیا تھا میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے ٹکے کئے ہوئے گولے تھے آپ کے سامنے رکھے میں نے ملاحظہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں ادھر ادھر سے کدو تلاش کر رہے تھے اس روز سے میں پیشہ کدو کو محبوب جانتا رہا (بخاری، مسلم)

۴۱۸۱ - (۲۳) وَفَنَّ عَمْرُو بْنُ أُمِيَّةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَرِ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَالْقَاهَا وَالسَّكِينِ الَّتِي يَحْتَرُ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۱ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں بکری کی دستی کا گوشت تھا آپ اس سے (لک کر) کھا رہے تھے۔ جب آپ کو نماز کی جنب بلایا گیا تو آپ نے گوشت کے گولے اور چھری کو رکھ دیا جس کے ساتھ آپ اسے لک رہے تھے۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر نماز لوہا کی اور (نیا) وضو نہیں کیا (بخاری، مسلم)

۴۱۸۲ - (۲۴) وَفَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۱۸۲: ماتمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی چیز اور شد کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

۴۱۸۳- (۲۵) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَدَمَ. فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَسْقُولُ: «نِعْمَ الْأِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأِدَامُ الْخَلُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروالوں سے سامن طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا 'ہمارے پاس تو بس سرکہ ہے۔ آپ نے اسے مگوا لیا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے اور فرمایا 'سرکہ کتنا اچھا سامن ہے (مسلم)

۴۱۸۴- (۲۶) وَهَنَّ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

۳۱۸۳: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'کھمسی 'من' میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا بخش ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اس 'من' سے ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا۔

۴۱۸۵- (۲۷) وَهَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِثَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۸۵: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجور کو گولی کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۶- (۲۸) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجِّنِي الْكَبَابُ ، فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالسُّودِ مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ، فِقِيلٌ: أَكُنْتَ تَرَعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ 'مر الظہران' (نقام) میں تھے ہم بیلوچن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا 'سیاہ رنگ کے بیلوچن' اس لئے کہ وہ بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے اہت میں جواب دیتے ہوئے فرمایا 'ہر پیغمبر نے بکریاں چرائی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۸۷- (۲۹) وَهْنٌ أَنَسِ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِبًا يَأْكُلُ تَمْرًا. وَفِي رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْثَلًا ذَرِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اڑوں بیٹھے کجوریں کھل فرما رہے تھے اور ایک دوایت میں ہے کہ آپ کجوریں جلدی جلدی کھل فرما رہے تھے (مسلم)

۴۱۸۸- (۳۰) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَاذِنَ أَصْحَابَهُ. . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے رفقاء کی اجازت کے بغیر دو کجوریں ملا کر نہ کھائے (بخاری، مسلم)

۴۱۸۹- (۳۱) وَهْنٌ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتِ عِنْدَهُمْ التَّمْرُ... وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِنَاعٌ أَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے گھروالے جن کے پاس کجوریں ہیں وہ بھوکے نہیں رہتے اور ایک دوایت میں ہے آپ نے فرمایا "اے عائشہ! وہ گھر جس میں کجوریں نہیں ہیں وہ بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ جملہ دو بار دہرایا۔ (مسلم)

وضاحت: جس گھر میں کجور کے علاوہ کوئی اور شے نہ ہو تو ان کے لئے کجوریں خوراک سے ہم البھل ہیں۔

۴۱۹۰- (۳۲) وَهْنٌ سَعِيدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّْ وَلَا سِحْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۱۹۰: سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت سات "عجوة" کجوریں کھل کر کھائے اس روز اسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے گا۔ (بخاری، مسلم)

۴۱۹۱- (۱۳) وَهْنٌ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَأَنَّهَا تَرِيثُ أَوَّلَ الْبِكْرَةِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلاشبہ 'عالمیہ' کی مجھ کجبودوں میں کھا ہے، علی الصبح نماز منہ ان کا کھانا تریاق ہے یعنی ذہر کے لئے نافع ہے (مسلم) وضاحت: عالمیہ منہ کے گرد کی ہتھیوں کو کہتے ہیں۔

۴۱۹۲- (۳۴) وَضَهَاءُ، قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُؤَقِّدُ فِيهِ نَازًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللَّحِيمِ . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پورا مہینہ گزر جاتا اور ہمارے ہاں آگ نہ جلتی، بس کجبودوں اور پانی پر گزارا ہوتا البتہ (کس سے) کچھ گوشت آجاتا (بخاری، مسلم)

۴۱۹۳- (۳۵) وَضَهَاءُ، قَالَتْ: مَا شَبَّحَ آلَ مُحَمَّدٍ يَوْمَينِ مِنْ حُبِّزِ بَرِّ إِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد نے بھی مسلسل دو روز تک سیر ہو کر گندم کی بدلی نہیں کھائی ہر دوسرے روز ضرور کجبودیں ہوتیں (بخاری، مسلم)

۴۱۹۴- (۳۶) وَضَهَاءُ، قَالَتْ: تُؤَقِّى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا شَبَّعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۳۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہم (آپ کی زندگی میں) کجبودوں اور پانی سے سیر نہیں ہوئے یعنی وہ بھی بہت تھوڑی سی ہتھیں (بخاری، مسلم)

۴۱۹۵- (۳۷) وَفِي النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شَبَّعْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ — مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۷۰: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تم جو چاہتے ہو وہی کچھ کھاتے پیتے ہو؟ لیکن میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ تو ردی کجبود بھی استدر نہیں پاتے تھے کہ پیٹ بھر کر کھائیں (مسلم)

۴۱۹۶ - (۳۸) وَفَنَ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثَوْمًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ» قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۶: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جب کھانا لایا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور باقی ماندہ میری جانب بھیج دیتے۔ آپ نے ایک روز میری جانب ایک بوا یا مالہ میما آپ نے اس سے تناول نہیں کیا تھا اس لئے کہ اس میں لسن تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا، مہلا لسن حرام ہے؟ آپ نے جواب دیا، نہیں! البتہ اس کی بدبو کی وجہ سے میں اسے ناپسند جانتا ہوں۔ میں نے کہا، جس چیز کو آپ ناپسند جانتے ہیں، میں بھی اسے ناپسند جانتا ہوں (مسلم)

۴۱۹۷ - (۳۹) وَفَنَ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا» أَوْ قَالَ: «فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا. أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ». وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بَقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَقَالَ: «قَرُبُواهَا» - إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ - وَقَالَ: «كُلْ، فَإِنِّي أَنَا جِيءُ مِنْ لَا تَنَاجِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے یا اپنے گھر میں رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں سبزیاں تھیں۔ آپ نے اس میں سے بدبو محسوس کی تو آپ نے فرمایا، اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اسے کھائے، اس لئے کہ جس ذات سے میں سرگوشی کرتا ہوں اس ذات سے وہ سرگوشی نہیں کرتا (بخاری، مسلم)

وضاحت: بدبو دار حلال چیزیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو لسن، پیاز کی طرح مولیٰ سے بھی بدبو آتی ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے نیز حد اور سرگوشی پینے والے کا بھی یہی حکم ہے (داؤد اعلم)

۴۱۹۸ - (۴۰) وَفَنَ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكِبٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «كَيْتَلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۸: مقدم بن معدیکب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اپنی خوراک (دالی جنس) کو ماپ لیا کرو، ایسا کرنے سے (اس میں) تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ خریدتے وقت جنس کو ماپ تول لیا جائے لیکن روزانہ ماپ تول کر نکالنا اور اسے

استعمال کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں ہے، عائشہ بیان کرتی ہیں، میرے پاس ”جو“ تھے، میں ان میں سے ایک لبا عرصہ کھاتی رہی لیکن ایک روز میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ جلد ہی ختم ہو گئے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

۴۱۹۹ - (۴۱) وَهَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۹۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ دعا فرماتے کہ تمام تعریفیں، بہت زیادہ، عمدہ اور برکت سے بھرپور صرف اللہ کے لئے ہیں جو قسم نہ ہوں، نہ ان کو چھوڑا جائے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اس کا سلسلہ جاری رہے) اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے، اے ہمارے پروردگار! (بخاری)

۴۲۰۰ - (۴۲) وَهَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَدُ كُرْحَيْدِ بْنِ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا فِي «بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اس کی تعریف کرنا ہے یا پانی پی کر اس کی تعریف کرنا ہے۔ (مسلم) اور آگے چل کر عائشہ اور ابو ہریرہ سے مروی دو حدیثیں (جس میں ہے) کہ ”آل عمر“ نے میرا کھانا نہیں کھایا اور ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے کوچ کیا“ کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم فقراء کی نصیحت کے باب میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

۴۲۰۱ - (۴۳) هَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَرَّبَ طَعَامًا، فَلَمْ أَرِ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَتَهُ مِنْهُ أَوْلَى مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَتَهُ فِي آخِرِهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ هَذَا؟ قَالَ: «إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدْنَا مِنْ أَكْلِ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ فَأَكَلْنَا مَعَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

دوسری فصل: ۴۲۰۱: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ میں نے کوئی ایسا کھانا نہیں دیکھا کہ جب ہم اسے کھانے لگے تو شروع میں وہ سب سے زیادہ برکت والا اور آخر میں وہ سب سے کم برکت والا تھا۔ ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے وضاحت کی کہ جب ہم نے کھانا شروع کیا تو ہم نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر کھانا (شروع) کیا۔ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے شریک ہو گئے جنہوں نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ نہ پڑھی تو ان کے ساتھ شیطان بھی کھانا کھانے لگا (شرح الحدیث)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن اسعد راوی حکم فرماتے ہیں (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۹۰، البحر والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۷۸۳، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۳۳)

۴۲۰۲ - (۴۴) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَتَنَسَّى أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ». رَوَاهُ الْبُرْهَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے (اور) وہ کھانا کھاتے وقت (شروع میں) ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنی بھول جائے تو وہ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ اولہ و آخرہ کے کلمات ادا کرے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۰۳ - (۴۵) وَهَنَّ أُمِّيَّةُ بِنْتُ مَخْبُومٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ اسْتَقْنَأَ مَا فِي بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۳: امیہ بنت مخبوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھانے لگا، اس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ نہ پڑھی۔ جب اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس نے لقمہ اپنے منہ کی جانب اٹھایا تو اس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ اولہ و آخرہ پڑھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور آپ نے فرمایا، شیطان اس شخص کے ساتھ کھانا کھانا رہا۔ جب ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھی گئی تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ تھا اس نے اس کی تے کر دی۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ شیخ بن عبدالرحمن راوی مجمل ہے۔ (میزان الامتعال جلد ۳ صفحہ ۳۳۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۱، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۷۷۷)

۴۲۰۴ - (۴۶) وَهَنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ». ... رَوَاهُ الْبُرْهَانِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۰۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان کیا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اسماعیل بن ریح اور ریح راوی دونوں مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲۲۸ صفحہ ۲۲۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۴۳)

۴۲۰۵- (۴۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کی نعمتوں کو کھانے والا اور شکر ادا کرنے والا“ اس شخص جیسا ہے جو روزہ دار ہے اور صبر کر رہا ہے (ترمذی)

۴۲۰۶- (۴۸) وَرَوَاهُ — ابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ، عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ سَنَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

۴۲۰۶: اور (ابو والی) حدیث کو ابن ماجہ اور داری نے شان بن سنہ سے اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

۴۲۰۷- (۴۹) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ—، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۷: ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے سے (فارغ ہو جاتے) تو یہ دعا مانگتے ”سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور اس کو (مطل) سے گزارا اور اس کے باہر جانے کا انتظام کیا“ (ابوداؤد)

۴۲۰۸- (۵۰) وَعَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنْ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءَ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۲۰۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے میں برکت کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے چنانچہ میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا ”کھانے میں برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے ہوتی ہے (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

۴۲۰۹- (۵۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ ، فَقَدِمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالُوا : أَلَا نَأْتِيكَ بِوُضُوءٍ ؟ قَالَ : وَإِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَالتَّسَائِيُّ .

۳۳۰۹ : ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، ہم آپ کے پاس وضو بنانے کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا، مجھے وضو بنانے کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوں (ترمذی ابو داؤد نسائی)

۴۲۱۰- (۵۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۳۳۱۰ : ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۱۱- (۵۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ اتَى بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ . فَقَالَ : «كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا ؛ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلُ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ ، وَلَكِنْ يَأْكُلُ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا» .

۳۳۱۱ : ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں "ثرید" کا پیالہ لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس کے کناروں سے کھائیں، درمیان سے نہ کھائیں۔ اس لئے کہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو پیالے کے اوپر سے نہ کھائے بلکہ اس کے نیچے سے کھائے اس لئے کہ برکت کھانے کے اوپر نازل ہوتی ہے۔"

وضاحت : گوشت کے شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو ثرید کہا جاتا ہے (المعجم ص ۳۳)

۴۲۱۲- (۵۴) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَكَبِّئًا قَطُّ ، وَلَا يَطَّأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۳۱۲ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا نیز جب آپ پلٹے تو آپ کے پیچے وہ شخص نہیں ہوتے تھے (ابو داؤد)

۴۲۱۳ - (۵۵) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَبَزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَكُلَّ وَأَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَصَلُّنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِينَا بِالْحَصْبَاءِ... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۳: عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپ کے پاس گوشت رکھ لائی گئی۔ آپ نے اسے تناول فرمایا۔ ہم نے بھی تناول کیا۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے آپ نے نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا کہ ہم نے اپنے ہاتھ (دھونے کی بجائے) نکلریوں کے ساتھ صاف کئے۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حرمہ بن یحییٰ اور ابن اسیر دونوں راویوں میں کلام ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۲، تاریخ الکعبہ جلد ۵ صفحہ ۵۵۳، البحر والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، المغناہ والمتروکین صفحہ ۳۳۸)

۴۲۱۴ - (۵۶) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الْبَزْرَاعَ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت کی دسی لائی گئی اور آپ کو دسی کا گوشت پسند تھا تو آپ نے داسوں کے ساتھ اس (دسی) سے گوشت کھایا (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۲۱۵ - (۵۷) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعْجِمِ، وَأَنْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي.

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھری کے ساتھ گوشت کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجمیوں کا ہے بلکہ گوشت کو داسوں کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ اس طرح وہ زیادہ خوشگوار اور نفع دہم ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان) ان دونوں نے کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۲)

۴۲۱۶ - (۵۸) وَهَنَّ أُمُّ الْمُنْذِرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا ذَوَالِ مُعَلَّقَةٍ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَاقَةٌ» - قَالَتْ: فَجَعَلَتْ لَهُمْ سِلْقًا - وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا فَاصْبِ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳: ام المنذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے ہمراہ علیؑ تھے۔ ہم نے کچی کچی کجوروں کے خوشے لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور علیؑ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے کہا۔ اے علیؑ! آپ رک جائیں، آپ تو ابھی ابھی بیماری سے اٹھے ہیں۔ ام المنذر کہتی ہیں کہ میں نے ان کیلئے چند اور جو (ملا کر) پکائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! اسے تناول کریں یہ آپ کے لئے مناسب ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۲۱۷- (۵۹) وَهَذَا نَبِيَّةٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ النَّفْلُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن (دو دہلی) پسند تھی (ترمذی، تاجی شعب الایمان)

۴۲۱۸- (۶۰) وَهَذَا نَبِيَّةٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلِحْسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۳۵: نبیہہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے پلیٹ سے (کھانا) کھایا اور اسے زبان کے ساتھ چاٹ لیا تو پلیٹ اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علی بن راشد راوی ضعیف ہے۔ (ضعیف ترمذی ص ۲۰۵، ضعیف ابن ماجہ ص ۲۳۷)

۴۲۱۹- (۶۱) وَهَذَا أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ وَفِي يَدَيْهِ غَمْرٌ— لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومُنِ إِلَّا نَفْسَهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رات اس حال میں گزاری کہ اس کے ہاتھ چماتھ والے تھے اس نے ان کو صاف نہیں کیا۔ اس دوران اسے کوئی تکلیف پہنچی تو پھر وہ خود کو ہی ملامت کرے (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۴۲۲۰- (۶۲) وَهَذَا ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيَّ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَبِيسِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کھاؤں سے زیادہ محبوب شوربے میں ڈوبی ہوئی مدنی (ثرید) اور کجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ چوری (ثرید) تھی۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۴۲۲۱- (۶۳) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا الزَّيْتِ وَأَذْهِنُوا بِهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةٍ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۳۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیل کھاؤ اور اپنے جسم پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے لگا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، داری) وضاحت: یہ حدیث ثابت درجہ ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ علامہ البانی صفحہ ۳۷۷)

۴۲۲۲- (۶۴) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَهْنِدُكَ شَيْئًا؟» قُلْتُ: لَا، إِلَّا خُبْزٌ يَابَسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ: «هَانِئُ، مَا أَفْقَرَيْتُ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا، تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے کہا نہیں! ہاں مگر سوکھی مدنی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا، لاؤ! وہ گھر سالن سے خالی نہیں، جس میں سرکہ ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۲۲۳- (۶۵) وَعَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: «هَذِهِ أَدَامٌ هَذِهِ» وَأَكَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳: یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے ہماری مدنی کا ٹکڑا پکڑا اس پر ایک کجور رکھی اور فرمایا، اس کا یہ سالن ہے (پتہ پتہ) آپ نے تناول فرمایا۔ (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی امیہ راوی مجہول ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸) ضعیف ابوداؤد (صفحہ ۳۷۷)

۴۲۲۴- (۶۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ يَدَيْيَ حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدَهَا عَلَى فُوَادِي، وَقَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَفُودٌ»

أَتَتْ الْحَارِثَ بْنَ كَلْدَةَ أَخَا قَيْبِ بْنِ رَجُلٍ يَتَطَبُّبُ، فَلْيَاخُذَ سَبْعَ بَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلْيَجَاهُنْ — بَنَوَاهُنَّ، ثُمَّ لِيَلِدَنَّكَ — بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے میرے پاس تشریف لائے آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا میں نے اپنے دل میں (آپ کے) ہاتھ کی ٹھنک محسوس کی۔ آپ نے فرمایا، تم اختلاج قلب کے مریض ہو۔ تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ، وہ غصن لبن طب سے واقف ہے، وہ عینہ کی سات مجھ کجھوریں لے کر انہیں گھٹلیوں سمیت باریک کرے پھر وہ انہیں تمہرے منہ کے کنارے سے تھیرے (مطلق) میں لہن کو اتارو۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۳)

۴۲۲۵ - (۶۷) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَأَى أَبُو دَاوُدَ: وَيَقُولُ: وَيُكْسَرُ جَرُّ هَذَا يَبْرُدُ هَذَا، وَيَبْرُدُ هَذَا يَجْرُ هَذَا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تریوز کو کجھور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ (ترمذی) ابوداؤد میں اضافہ ہے آپ نے فرمایا، اس کی گرمی اس کی ٹھنک سے کم ہو جائے گی اور اس کی ٹھنک اس کی گرمی سے کم ہو جائے گی۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: ابوداؤد کی روایت کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۷)

۴۲۲۶ - (۶۸) وَهَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يَفْتِشُهُ وَيَخْرُجُ السُّوسَ مِنْهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کجھوریں لائی گئیں۔ آپ ان سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کیڑے نکالتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۲۷ - (۶۹) وَهَنْ ابْنِ عَمْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ، فَذَعَا بِالسِّبْكِينِ، فَسَتَى وَقَطَعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس "تبوک" میں خیر کا کھوا لایا گیا آپ نے چھری طلب کی اور "بسم اللہ" پڑھ کر اسے کاٹا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایراجیم حلالی راوی قوی نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۵)

۴۲۲۸- (۷۰) وَهَنَّ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجَبْنِ وَالْفِرَاءِ...؛ فَقَالَ: «الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ». زَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَوْثُوقٌ عَلَى الْأَصَحِّ.

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی 'خیر اور رکتے ہوئے چیزوں کے استعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے جواب دیا 'وہ چیزیں حلال ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ چیزیں حرام ہیں جن کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے وہ صحابہ ہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سیف بن ہارون برجمی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

۴۲۲۹- (۷۱) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي خُبْرَةٌ بِيضَاءَ سَمْرَاءَ مُلْبِقَةً بِسَمْنٍ وَلَبْنٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهَا، فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: «فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا؟» قَالَ: «فِي عُكَّةٍ ضَبَّ» قَالَ: «ارْفَعَهُ». زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میں چاہتا ہوں کہ مجھے سفید گندم کی روٹی میسر ہو جو کھجور اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو۔ (آپ کی یہ آرزو سن کر قوم میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا 'وہ اسے تیار کر کے لے آیا۔ آپ نے دریافت کیا 'کبھی کس برتن میں تھا؟ اس نے بتایا 'گھوڑے کے چڑے کی کچی میں تھا۔ آپ نے حکم دیا 'اسے اٹھا لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن دائل راوی ضعیف اور مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۵)
ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۷۰، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۳۹۹

۴۲۳۰- (۷۲) وَهَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ التُّومِ الْأَمْطَبُوحَا... زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ.

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپاسن کھانے سے منع کیا البتہ پکا ہوا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۲۳۱ - (۷۳) وَهْنُ ابْنِ زَيَْادٍ، قَالَ: سُبَيْلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَصْلِ . فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصْلٌ . . . زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۳۱: ابو زیاد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا کہ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا، اس میں پیاز تھا۔ (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی پر کلام ہے (الجرح والتحریل جلد ۲ صفحہ ۲۸۸) تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۳۳، میزان الاحوال جلد ۳۳ صفحہ ۳۳، تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

۴۲۳۲ - (۷۴) وَهْنُ ابْنِ بُسْرِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۳۲: بسر کے دو میلی بیٹے رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے (آپ کی خدمت میں) کھن اور کجوریں پیش کیں۔ آپ کھن اور کجوروں کو پسند فرماتے تھے (ابوداؤد)

۴۲۳۳ - (۷۵) وَهْنُ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ، قَالَ: آتَيْنَا بِحَفْنَةٍ — كَثِيرَةِ الشَّرِيدِ وَالْوَدْرِ، فَحَبَطَتْ يَدَيْ فِي نَوَاجِحِهَا، وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْبُسْرَى عَلَى يَدَيْ يُمْنَى. ثُمَّ قَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ؛ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ» — ثُمَّ آتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ الْوَأْنُ التَّمْرَ، فَجَعَلَتْ أَكْلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَجَعَلَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ» — ثُمَّ آتَيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ قَبْلَ كَفْيِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوَضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۲۳۳: عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں کثیر مقدار میں شریہ اور گوشت کا قیرہ تھا، میں اس میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ میرا وایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا، اے عکراش! ایک جگہ سے کھا، کیوں کہ کھانا ایک ہی ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کجوریں تھیں میں اپنے سامنے سے کھا رہا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تمام تھال میں گھوم رہا تھا، آپ نے آواز دی، اے عکراش! جہاں سے جی چاہے کھا۔ کیونکہ یہ ایک طرح کا نہیں ہے اس کے بعد (ہمارے سامنے) پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ صاف کئے اور دونوں ہاتھوں کی تری کو اپنے چہرے، کانوں اور سر پر پھیرا اور فرمایا، اے

طراش! یہ وضو ہے جو آگ سے تیار کردہ چیزوں کے کھانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (تذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۳)

۴۲۳۴ - (۷۶) وَفَن عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْلُكَ - أَمَرَ بِالْحَسَاءِ - فُصِّعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَّوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَيُرْتَوَى - فُوَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْتَرُونَ عَنْ فُوَادِ السَّقِيمِ» - كَمَا تَسْرَوُ إِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَاءِ عَن وَجْهِهَا. رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں کو بخار ہو جاتا تو آپؐ حکم دیتے کہ حریرہ تیار کیا جائے بعد ازاں آپؐ انہیں حکم دیتے کہ وہ اسے گھونٹ گھونٹ لیں۔ آپؐ نے فرمایا: حریرہ ہلکین (مغص) کے دل کو تقویت دتا ہے اور بیمار کے دل سے ٹھنڈی کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کے میل پچھل کو دور کرتی ہے۔ (تذی) امام تذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف تذی صفحہ ۲۲۸)

۴۲۳۵ - (۷۷) وَفَن أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السِّمِّ، وَالْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ.

۴۲۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عجوة“ کجور جنت سے ہے۔ اس کے استعمال سے زہر دور ہو جاتا ہے اور ”کھمبیں“ من (دسلوی) سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کو شفا بخشتا ہے (تذی)

الفصل الثالث

۴۲۳۶ - (۷۸) فَفَنِ الْمَغْبِيزَةَ بِنِ شُعْبَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَنْبِ فُسْوَى، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يُحْزِلِي بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤَدِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَالْتَمَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: «مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاهُ؟» قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَقَاءً. - فَقَالَ لِي: «أَقْصُهُ عَلَى سِوَاكِ؟» - أَوْ - قُصَّهُ عَلَى سِوَاكِ؟ ... رَوَاهُ الْبُرَيْدِيُّ.

تیسری فصل: ۴۲۳۶: منیوہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسمان تھا۔ آپؐ نے دستی کے گوشت کے بارے میں حکم دیا (کہ اسے بھونا جائے) اسے بھونا گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے چھری لی۔ (آپؐ) مجھے اس چھری کے ساتھ اس سے کات کات کر دے رہے تھے کہ بلالؓ آپؐ کو نماز کی

اطلاع دینے آیا۔ آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا 'اسے کیا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔ منہ کے لبوں (موٹھوں) کے بال بوسے تھے۔ (منہ کو کتے ہیں کہ) آپ نے مجھ سے کہا، میں سواک رکھ کر میرے ہال کٹ دوں یا تو خود سواک رکھ کر اپنے ہال کٹ لے گا؟ (تذی)

وضاحت: بلال سے آپ نے فرمایا 'اسے کیا ہے؟ اس سے مقصود یہ تھا کہ نماز کا وقت غاسا فراخ ہے، اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی ضرورت کے پیش نظر نماز میں تاخیر کرنا درست ہے نیز چھری کے ساتھ گوشت کٹ کر کھانا بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۴۲۳۷ - (۷۹) وَهَنْ حُدَيْقَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا - لَمْ نَضْعُ أَيْدِينَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تَدْفَعُ - فَذَمَّتْ لِنَضْعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهَا، ثُمَّ جَاءَ أَحْرَابِيٌّ كَانَتْهَا يَدْفَعُ، فَأَخَذَتْ يَدَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَّرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَجِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ يَدَهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْأَحْرَابِيِّ لِيَسْتَجِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ يَدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَهَا». زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَآكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کسی کھانے کی مجلس میں حاضر ہوتے تو (اس وقت تک) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں اپنا ہاتھ نہ ڈالتے ہم بھی نہ ڈالتے (حذیفہ کہتے ہیں) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم آپ کی رفاقت میں کھانے پر مدعو تھے۔ ایک لوبڑی آئی، میں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ وہ کھانے میں (اپنا) ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا۔ اس کی بعد ایک جنگلی آیا، میں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے۔ آپ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا 'شیطان اس کھانے کو حلال گردانتا ہے، جس پر "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے۔ شیطان اس لوبڑی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ اپنے لئے کھانا جائز کرے۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر اس جنگلی کو لایا گیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کر لے۔ میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بلاشبہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں لوبڑی کے ہاتھ کے ساتھ ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بعد ازاں آپ نے "بسم اللہ" پڑھی اور کھانا تناول فرمایا (مسلم)

۴۲۳۸ - (۸۰) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا. فَالْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَآكَلَ الْغُلَامُ، فَآكَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ كَثُرَ الْأَكْلُ شَوْمٌ، وَأَمْرٌ بَرَدٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے (احسان لینے کی غرض سے) اس کے سامنے کھجوریں رکھوائیں۔ غلام نے کثرت کے ساتھ کھجوریں کھائیں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ زیادہ کھانا نعمت ہے۔ پھر آپ نے اس (غلام) کو واپس کرنے کا حکم دیا (بخاری شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳)

۴۲۳۹ - (۸۱) وَفَنَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّدُ أَدَامِكُمْ الْمِلْحُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے سامانوں کا سردار نمک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ بن ابی یحییٰ خیاط راوی حردک ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۶)

۴۲۴۰ - (۸۲) وَفَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَأَخْلَعُوا نِعَالَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَرُوْحٌ لَأَقْدَامِكُمْ».

۴۲۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کھانا رکھا جائے تو تم اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ جوتے اتارنے سے تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے گی (داری)

۴۲۴۱ - (۸۳) وَفَنَّ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِشَرِيْبٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعَطِيَتْ، حَتَّى تَذْهَبَ فَوْزَةٌ دُخَانِهِ، وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ... رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ».

۴۲۴۱: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب ان کے پاس ”شریب“ لایا جاتا تو وہ اس کے ہارے میں گھم دیتی (کہ اسے ڈھانپ دیا جائے) چنانچہ اسے ڈھانپ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جاتا اور وہ بیان کیا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، بھاپ نکلنے سے برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قزوین عبدالرحمان معافری راوی مکر الحدیث ہے (البحر والتمہیل جلد ۲ صفحہ ۳۸۸، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۴۵)

۴۲۴۲ - (۸۴) وَفَنَّ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ فِي

قَصَعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا، تَقُولُ لَهُ الْقَصْعَةُ: اَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ... رَوَاهُ
زَيْنٌ

۴۴۴: بیحدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پلیٹ میں کھائے پھر اسے
ہاٹ لے تو پلیٹ اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تجھے دوزخ سے چمڑائے جیسا کہ تو نے مجھے شیطان سے چمڑایا
(راوی)

بَابُ الصِّيَافَةِ (سہان نوازی کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۴۳ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». وَفِي رِوَايَةٍ: بَدَلُ «الْجَارِ»: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۳۳۳۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے سہان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پردی کو تکلیف میں مبتلا نہ کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کے یا خاموش رہے اور ایک روایت میں پردی کی بجائے یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (بخاری، مسلم)

۴۲۴۴ - (۲) وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَلْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيْفَهُ، جَائِزَتَهُ يَوْمَ وَلَيْلَتِهِ»، وَالصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى عِنْدَهُ - حَتَّى يُخْرِجَهُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳۳ : ابو شریح کلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے سہان کی عزت کرے۔ ایک دن ایک رات خوب اہتمام کرے اور سہان نوازی تین دن تک ہے اس کے بعد صدمہ ہے اور اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کے ہاں معیم رہے یہاں تک کہ اسے غل میں ڈال دے (بخاری، مسلم)

۴۲۴۵ - (۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَفْرَوُنَا، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلصَّيْفِ فَأَقْبِلُوا؛ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الصَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: 'آپ! ہمیں بھیجے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرتے ہیں جو ہماری سمان نوازی نہیں کرتے' آپ! کا کیا حکم ہے؟ آپ! نے ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی قوم کے سمان ہو، وہ تمہارے لئے سمان نوازی کا مناسب اہتمام کریں تو تم اسے قبول کرو، اگر وہ مناسب اہتمام نہ کریں تو ان سے سمان نوازی کا مناسب حق وصول کر سکتے ہو (بخاری، مسلم)

۴۲۴۶- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَيِّ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «مَا أَخْرَجَكُمْ مِنْ بِيوتِكُمْ هَذِهِ السَّاعَةَ؟» قَالَ: الْجُوعُ. قَالَ: «وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمْ، قَوْمُوا، فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرَحِبًا وَأَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْنَ فُلَانٌ؟» قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ... إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَظَنَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِيهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا أَحَدُنَا الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَصِيافًا مِنِّي، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرَطْبٌ، فَقَالَ: «كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَاجْزِئُوا مِنَ الْمُدْيَةِ...» فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبَاكَ وَالْحَلُوبُ» - فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ، وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوَّوْا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْأَلُنَّ عَن هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بِيوتِكُمْ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي «بَابِ الْوَلِيْمَةِ».

۴۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے تو آپ! کی طاقت ابوجہر اور عمر سے ہوئی آپ! نے (ان سے) دریافت کیا: اس وقت تم کیوں گھروں سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: بھوک کی وجہ سے! آپ! نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا ہے۔ (آپ! نے فرمایا) چلیں! چنانچہ وہ آپ! کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ! ایک انصاری کے ہاں گئے وہ گھر نہ تھا۔ جب اس کی بیوی نے آپ! کو دیکھا تو اس نے کہا: آپ! کا تشریف لانا مبارک ہے۔ آئیں! خوش آمدید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ ہمارے لئے بیٹھا پائی لینے گیا ہے اسی وقت انصاری بھی آگیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ! کے دونوں ساتھیوں کی جانب (سرت بھری نگاہ سے) دیکھا۔ بعد ازاں اس نے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ آج سمانوں کے لحاظ سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ عزت والا نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا: وہ گیا اور ان کے پاس کھجور کے درخت کی ایک شاخ لایا جس میں کبھی، کبھی عمدہ قسم کی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا: آپ! انہیں تناول فرمائیں اور اس

(انصاری) نے چمپی (ہاتھ میں) لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ دودھ والا جانور نہ ذبح کرنا۔ اس نے ان کیلئے کئی ذبح کی۔ آپ نے اور آپ کے دونوں ساتھیوں نے کئی کا گوشت اور کجوریں تناول کیں اور پانی پیا۔ جب وہ (ابھی طرح) کھانسی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر کو (طلب کرتے ہوئے) فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کی ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا تم ہو گے گھروں سے نکلے تھے۔ واپس لوٹنے سے پہلے ہمیں یہ نعمتیں نصیب ہوئیں۔ (مسلم) اور ابو مسعود سے مروی حدیث جس میں ایک انصاری کا تذکرہ ہے۔ دیکھ کے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۴۲۴۷- (۵) هَذَا الْمَقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرَبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَاصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا؛ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقَرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَرِزْقِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ، كَانَ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ— بِمِثْلِ قَرَاهُ».

دوسری فصل: ۴۲۴۷: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو مسلمان کسی قوم کا مسلمان بنا اور وہ مسلمان، مسلمان لوازی سے محروم رہا تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی مدد کرے یہاں تک کہ مسلمان کو اس کی نیابت کے بقدر، میزبان کے مال اور اس کی سمجھتی سے وصول کر کے دے۔
(داری، ابو داؤد)

اور اس کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی قوم کا مسلمان بنا انہوں نے اس کی مسلمان لوازی نہیں کی تو اس کو حق پہنچانا ہے کہ وہ مسلمان لوازی کے بقدر ان سے وصول کرے۔

۴۲۴۸- (۶) وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرُئِي وَلَمْ يُضْفِنِي ثُمَّ مَرَّ بِى بَعْدَ ذَلِكَ، أَلْقَرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ؟— قَالَ: «بَلْ أَقْرِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۴۸: ابو الاحوص جشمی اپنے والد سے بیان کرتا ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں، اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری مسلمان لوازی نہ کرے پھر اس کے بعد اس کا گزرتا میرے پاس سے ہو جائے تو کیا میں اس کی مسلمان لوازی کروں یا اسی جیسا سلوک کروں؟ آپ نے جواب دیا، نہیں! تم اس کی مسلمان لوازی کرو (ترمذی)

۴۲۴۹ - (۷) وَهَنَّ أَنْبِئ - أَوْغَيْرِهِ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا بِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةَ الْإِهْمَى بِإِذْنِي: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ، أَحَبَبْتُ أَنْ اسْتَكْبِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنْ الْبِرِّكَ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيئًا، فَأَكَلَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَّغَ قَالَ: «أَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَوَصَلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے یا کسی دوسرے شخص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" سعد نے (جواب دیتے ہوئے) کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ الفاظ) نہ سنانے یعنی بلند آواز سے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ نے تین بار سلام کہا اور سعد نے تین بار آپ کو جواب دیا لیکن آپ کو نہ سنایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے تو سعد آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا "اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے جتنی بار سلام کہا میرے کانوں نے سنا اور میں آپ کے سلام کا جواب دتا رہا۔ البتہ میں نے آپ کو نہیں سنایا۔ میں پسند کرتا تھا کہ میں آپ کے سلام و برکت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کروں بعد ازاں آپ (بعد صحابہ کے) سعد کے گھر میں داخل ہوئے اور سعد نے آپ کی خدمت میں "منہ" پیش کیا جسے نبی نے تناول فرمایا۔ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا "خدا کرے کہ تمہارا کھانا تک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے حق میں استغفار کریں اور روزے وار تمہارے پاس روزہ افطار کریں (شرح السنہ)

۴۲۵۰ - (۸) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ؛ فَاطْعِمُوا طَعَامَكُمْ الْأَنْبِيَاءَ، وَأُولُوا مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَأَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحَلِيَّةِ».

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ایماندار شخص اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے، وہ اچھلتا کودتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی واپس آتا ہے۔ اسی طرح ایمان دار شخص بھول جاتا ہے پھر ایمان کی جانب واپس آتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور ایماندار لوگوں سے بھلائی کرو۔ (یعنی شعب الایمان، ابوصمیم فی الحلیۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلمان یثی راوی مجہول ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

۴۲۵۱- (۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، يُقَالُ لَهَا: الْغُرَاءُ، فَلَمَّا اضْحَوْا وَسَجَدُوا الصُّحَى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ تَرَدَّدَتْ فِيهَا، فَالتَفَّوْا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا، جَنَّارَسُؤْلُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ آعْرَابِيُّ: مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا» ثُمَّ قَالَ: «كُلُّوا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا—يُبَارِكُ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۵۱: محمد اللہ بن ہررضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جسے چار شخص اٹھاتے تھے۔ اس کا نام ”غراء“ تھا۔ جب صحابہ چاشت کے نفل ادا کرتے تو اسے لایا جاتا اس میں ”شہد“ بنا ہوا ہوتا تھا۔ تمام صحابہ اس کے گرد جمع ہو جاتے۔ جب (افران) زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھنوں کے بل بیٹھتے۔ ایک (بدوی) نے آپ سے دریافت کیا یہ کیسی بیٹھک ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا بلاشبہ اللہ نے مجھے تواضع کرنے والا بندہ بنایا ہے اور مجھے حکیم سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اس (پیالے) کے کتابوں سے کھائیں اور اس کے درمیان کو نہ چھیڑیں، اس میں برکت ہوگی (ابوداؤد)

۴۲۵۲- (۱۰) وَهَنَّ وَحِشِيَّ بْنَ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ. قَالَ: «فَلَمَّا كُنْتُمْ تَغْتَرِقُونَ؟» — قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا تم اجتماعی شکل میں کھانا کھایا کرو اور (کھانا شروع کرتے وقت) ”بسم اللہ“ پڑھا کرو۔ اس سے تمہارے لئے برکت ہوگی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وحشی تابعی ”لین الحدیث“ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۵)

الفصل الثالث

۴۲۵۳- (۱۱) عَنْ أَبِي عَسِيبٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرُّ بِ فَدَعَانٍ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِابْنِ بَكْرِ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِعَمْرٍو فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا—لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: «أَطْعِمْنَا بَسْرًا» فَجَاءَ بِعَدْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَآكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: «لَتَسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا

التَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: فَأَخَذَ عُمَرُ الْعَلِقِي فَضْرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَافَرُ الْبُسْرَ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَمَسْئُورُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: خِزْفَةٌ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، أَوْ كِسْرَةٌ سَدَّ بِهَا جُوعَتَهُ، أَوْ حُجْرٌ يَتَدَخَّلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرَّةِ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّبَهُّتِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

تیسری فصل: ۳۲۵۳: ابو عیوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مگر سے باہر تشریف لائے۔ آپ میرے ہاں سے گزرے، آپ نے مجھے بلایا۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس کے بعد آپ ابو بکر کے ہاں سے گزرے، ان کو بلایا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ پلٹے رہے یہاں تک کہ آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ نے باغ کے مالک سے کہا کہ ہمیں کچی بکی کجوریں کھلا۔ اس نے کجوروں کا خوشہ لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا چنانچہ آپ نے اور آپ کے صحابہ کرام نے کجوریں تناول کیں۔ اس کے بعد آپ نے ٹھنڈا پانی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا اور واضح کیا کہ قیامت کے روز ہم سے نعمتوں کے ہارے میں سوال ہوگا راوی نے کہا کہ مڑنے (یہ سن کر) خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کجوریں ٹوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بکھر گئیں۔ پھر مڑنے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سے قیامت کے روز اس کے ہارے میں سوال ہوگا؟ آپ نے فرمایا، ضرور ہوگا۔ البتہ تین چیزوں کے ہارے میں سوال نہیں ہوگا۔ وہ کپڑا جس کے ساتھ انسان نے اپنی شرمگاہ کو چھپایا یا بدلے کا وہ ٹکڑا جس کو کھا کر اپنی بھوک کو دور کیا یا وہ ٹل (چھوٹا سا مکان) جس میں گری اور سردی سے بچاؤ کیلئے داخل ہوا (احمد، تبہتی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث میں زہدانہ زندگی بسر کرنے کی ترفیہ دی گئی ہے اور اگر ”عمر“ پڑھا جائے یعنی حرف ”ماہ“ پہلے ہو تو اس کا معنی جمونہزی ہے اور اگر حرف ”عیم“ پہلے ہے تو علامہ طہی کی وضاحت کے مطابق جنگلی جانوروں کا ٹل یعنی نہایت تنگ و تاریک مسکن مراد ہے (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۱)

۴۲۵۴ - (۱۲) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعِ الْمَائِدَةُ، وَلَا يُرْفَعُ يَدُهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، - وَليَعْلَبَنَّ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْجِلُ جَلْبَسُهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّلَعِ حَاجَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتَّبَهُّتِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۲۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب دسترخوان بچھایا جائے تو جب تک دسترخوان اٹھانے لیا جائے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور اگر کوئی شخص سیر ہو گیا ہے تو کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام شرکاء فارغ نہ ہو جائیں اور اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ روک لے تو محضرت کا اٹھنا کرے کیونکہ اس کا یہ انداز اس کے ساتھی کو شرمندگی دلائے گا اور وہ بھی اپنا ہاتھ کھانے سے روک لے گا جب کہ ممکن ہے کہ اسے کھانے

کی ابھی ضرورت ہو (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عبدالاعلیٰ بن امین راوی ضعیف اور منکر الحدیث
ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۱۳)

۴۲۵۵- (۱۳) **وَمَنْ جَعَفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُمْ أَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.**

۳۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ سب سے آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز سند کا حال معلوم نہیں نیز جعفر سے مراد جعفر صادق بن محمد باقرین علی زین العابدین ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۳)

۴۲۵۶- (۱۴) **وَمَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَطْعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: لَا نَسْتَهِيهِ. قَالَ: «لَا تَجْتَمِعُنَّ جُوعًا وَكُذِبًا» . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۳۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے سامنے کھانا رکھ دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں (کھانے کی) حاجت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا، 'جوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو' (ابن ماجہ)
وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (صحیح ابن ماجہ صفحہ ۳۳۰)

۴۲۵۷- (۱۵) **وَمَنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا، فَإِنَّ الْبَرَكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۳۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'آپ اپنی جماعت میں کھائیں، الگ الگ نہ کھائیں اس لئے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے' (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے، سند میں عمرو بن ہنار راوی ضعیف ہے (المرجح والتدیل جلد ۶ صفحہ ۲۹، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۱۳، التعلیق الرغیب جلد ۳ صفحہ ۳۱۱) البتہ پہلا جملہ ثابت ہے (احادیث صحیحہ ۳۱۹)

۴۲۵۸- (۱۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ صَافِيهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ» . . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۴۲۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بھی سنت ہے کہ میزان مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عروہ قرظی راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

۴۲۵۹ - (۱۷) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ.
۴۲۵۹: امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں ابو ہریرہ اور عباس سے روایت کیا اور بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۴۲۶۰ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى النَّبِيِّ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ». . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.
۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھری بخٹی عیزی سے اونٹ کی کوبان کی طرف جاتی ہے اس سے زیادہ تیزی سے خیر و برکت اس گھر میں داخل ہوتی ہے جہاں کھانا کھلایا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جبارہ بن مغلس اور عبدالرحمان بن نضل راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، ضعیف ابن ماجہ ۲۷۱، التلخیص الرقیب جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

بَابُ فِي مَتَى يَكُونُ الْمَرْءُ مُضْطَرًا لِتَحِلِّ لَهُ الْمَيْتَةُ (اضطراری حالت میں حرام چیز کے کھانے کی اجازت کا بیان)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۴۲۶۱- (۱) هَنِ الْفُجَّيْحِ الْعَامِرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا يَجِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: «مَا طَعَامُكُمْ؟» قُلْنَا: نَعْتِيقُ وَنَصْطِيحُ. قَالَ أَبُو نَعِيمٍ: فَسَرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدْ حُجَّ عَدْوَةٌ، وَقَدْ حُجَّ عَشِيَّةٌ... قَالَ: «ذَاكَ وَأَبَى الْجُوعِ» فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ — رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل : ۴۲۶۱ : فجع عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا، ہمارے لئے مردار (کا گوشت) کس قدر حلال ہے؟ آپ نے دریافت کیا، ہماری خوراک کیا ہے؟ ہم نے بیان کیا کہ صبح و شام (ایک ایک پیالہ) دودھ پیتے ہیں ابو نعیم (روای) نے بیان کیا کہ عقبہ نے مجھ سے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا، ایک پیالہ صبح ایک پیالہ شام آپ نے فرمایا، میرے والد کی قسم! یہ تو بھوک ہے۔ چنانچہ آپ نے ایسی حالت میں ان کیلئے مردار کو حلال قرار دیا (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عقبہ بن وہب راوی مقبول ہے جبکہ وہب بن عقبہ راوی مستور ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کی قسم اٹھانا نبی سے پہلے ہے یا حسب عادت قسم اٹھانی یا جلدی میں زبان سے نکل سکتی (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۷، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۷۸)

۴۲۶۲- (۲) وَهَنَّ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ بَارِضِينَ فَتَضَيُّنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ، فَمَتَى يَجِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: «وَمَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَعْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَمِنُوا — بِهَا بَقْلًا، فَشَانَكُمْ بِهَا» مَعْنَاهُ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غُبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۲۶۲ : ابو والقیثی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں ہوتے ہیں جہاں ہمیں بھوک سہتی ہے، تو ہمارے لئے مردار گوشت کب حلال ہوگا؟ آپ نے فرمایا، جب تک تم صبح و شام دودھ کا پیالہ نہیں پیتے یا تمہیں ساگ پات کھانے کو نہیں ملتا تو (اس وقت) تم مردار گوشت کھا سکتے ہو۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ جب تمہیں صبح و شام دودھ کا پیالہ میسر نہ آئے اور ساگ پات بھی کھانے کیلئے نہ ملے تو تمہارے لئے مردار حلال ہے۔ (دارمی)

وضاحت : مردار کا گوشت اسی قدر جائز ہے جس کے کھانے سے جسم و روح کا رشتہ قائم رہے۔ ہیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں (اللہ اعلم)

بَابُ الْأَشْرِبَةِ (مشروبات کے پینے کے آداب)

الفصل الأول

۴۲۶۳ - (۱) وَهْنٌ أَنَسِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَسَّ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا . مُتَّقٍ عَلَيْهِ . وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ : «إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ» .

پہلی فصل : ۴۲۶۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی شروب) پیتے ہوئے تین بار سانس لیتے تھے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے، آپ فرماتے تھے کہ اس طرح زیادہ سیرابی حاصل ہوتی ہے، صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور بھم کا فعل قوی ہوتا ہے۔

۴۲۶۴ - (۲) وَهْنٌ ابْنُ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاوِ . . مُتَّقٍ عَلَيْهِ .

۴۲۶۴ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکروں کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا (بخاری، مسلم) وضاحت : مسکروں کے منہ سے پانی پینے سے روکنے میں یہ حکمت ہے کہ کہیں ناگمانی طور کوئی موڈی یا معر چیز منہ میں داخل ہو جائے کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ کلمے برتن یا ہاتھ سے پینے میں یہ بات نہیں ہوتی، ہر چیز صاف و شفاف نظر آتی ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۵ - (۳) وَهْنٌ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ : وَاخْتِنَاتِهَا : أَنْ يَقْلَبَ رَأْسَهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ . مُتَّقٍ عَلَيْهِ .

۴۲۶۵ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکروں کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ اختنات یہ ہے کہ اس کے منہ کو الٹ کر اس سے پیا جائے (بخاری، مسلم)

۴۲۶۶ - (۴) وَهْنٌ أَنَسِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۲۳: اس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے منع کیا کہ کوئی شخص کھڑے ہو پانی پئے (مسلم)

وضاحت: یہ نبی تنہا ہی ہے۔ کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا چاہیے لیکن کھڑے ہو کر پینے کا جواز ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۷- (۵) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی نہ پئے، تم میں سے جو شخص بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو وہ تے کرے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حمزہ راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۴۲۶۸- (۶) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ زَمَزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ زم زم کا دلو پیش کیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ضروری نہیں کہ آپ زم زم کھڑے ہو کر پیا جائے بیٹھ کر بھی پیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۴۲۶۹- (۷) وَهَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ اتَّيَّ بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَدْيِهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ -، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ أَنَا سَأَلْتُ بِكِرْمُونِ الشَّرْبِ قَائِمًا، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.»

۳۲۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عصر کی نماز ادا کی بعد ازاں لوگوں کی ضرورتوں (کو حل کرنے) کے لئے کوفہ کے کھلے میدان میں تعریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا بعد ازاں (علی) کے پاس پانی لایا گیا، انہوں نے اسے پیا اور اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ راوی نے ذکر کیا کہ (اسی طرح) سر اور دونوں پاؤں کو بھی دھویا۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پیا۔ بعد ازاں فرمایا، کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو کہہ جاتے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالکل) اسی طرح کیا جیسا کہ میں نے کیا (بخاری)

۴۲۷۰- (۸) وَهَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ فَرَوَدَّ الرَّجُلُ وَمُوَيَّحِوَلُ الْمَاءِ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّتِهِ - وَالْأَكْرَعُ عَنَّا؟» - فَقَالَ: «عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنِّي، فَاَنْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيضِ - فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ -، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں گئے آپ کے ساتھ آپ کا ایک صحابی بھی تھا۔ آپ نے "السلام علیکم" کہا، اس شخص نے (آپ کے سلام کا) جواب دیا جبکہ وہ باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) دریافت کیا، اگر تیرے پاس رات کا پانی پرانے مشکوے میں ہے (تو ہم پی لیتے ہیں) ورنہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ اس نے جواب دیا، میرے ہاں پرانے مشکوے میں رات کا (رکھا ہوا) پانی ہے وہ چھپر کی جانب چل دیا اور اس نے پیالے میں پانی ڈالا پھر اس میں گھری بکری کا دودھ دہا (چٹانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اس نے اور پانی اور دودھ ڈالا تو اس شخص نے پیا جو آپ کے ساتھ تھا (بخاری) وضاحت: آپ کو رات کا باسی پانی بہت محبوب تھا (واللہ اعلم)

۴۲۷۱- (۹) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ أَمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ».

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دونخ کی آگ داخل کرتا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے (وہ اپنے پیٹ میں دونخ کی آگ داخل کرتا ہے)

۴۲۷۲- (۱۰) وَهَنْ حُدَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا؛ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، باریک موٹا (کسی قسم کا بھی) ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی ہلیٹوں میں کھاؤ۔ بے شک یہ چیزیں دنیا میں ان کیلئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: ریشم پہننا عورتوں کے لئے جائز ہے ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

۴۲۷۳ - (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ ، وَشِيبٌ — لَبَنُهَا بَمَاءٌ مِنَ الْبُرِّ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ ، فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيُّ ، فَقَالَ عُمَرُ : اعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيُّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ : «الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ» وَفِي رِوَايَةٍ : «الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ ، الْأَيْمَنُونَ» ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۷۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھریلو بکری کا دودھ دوہا گیا اور دودھ میں اس کوئیس سے پانی ملایا گیا جو انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا آپ نے پیا۔ آپ کی بائیں جانب ابو بکر تھے اور دائیں جانب ایک بدوی تھا۔ عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ابو بکر کو پکڑائیں لیکن آپ نے بدوی کو پکڑایا جو آپ کی دائیں جانب تھا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، دائیں جانب والا پس دائیں جانب والا (مقدم ہے) اور ایک روایت میں ہے دائیں جانب والے پس دائیں جانب والے (مقدم ہیں) خبردار! تم دائیں جانب والوں کو مقدم کرو (بخاری، مسلم)

۴۲۷۴ - (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ ، وَالْأَشْيَاحُ عَنْ يَسَارِهِ . فَقَالَ : «يَا غُلَامُ ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاحُ؟» فَقَالَ : «مَا كُنْتُ لِأَوْثِرٍ بِفَضْلِ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَدُكَرُهُ فِي «بَابِ الْمُعْجَزَاتِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

۴۲۷۴ : سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پانی کا ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس سے پیا آپ کے دائیں جانب ایک نوجوان لڑکا تھا اور عمر رسیدہ لوگ آپ کی بائیں جانب تھے۔ آپ نے دریافت کیا، بروخوردار! کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں اس نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! میں آپ کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں (خود پر) کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ آپ نے پیالہ لڑکے کو پکڑا دیا (بخاری، مسلم) اور ابوتادہ سے مروی حدیث کا ذکر ہم انشاء اللہ "باب المعجزات" میں کریں گے۔

الفصل الثانی

۴۲۷۵ - (۱۳) عَنْ أَبِي عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْسِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ ، وَالدَّارِمِيُّ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

دوسری فصل : ۴۲۷۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے (تذی، ابن ماجہ، داری) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح فریب قرار دیا ہے۔

۴۲۷۶ - (۱۴) وَهَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۷۶ : عمون شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے تھے (ترمذی)

۴۲۷۷ - (۱۵) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۷۷ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۲۷۸ - (۱۶) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا — كَشْرَبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَشَى وَثَلَاثَ، وَسَمُوا — إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۷۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو۔ البتہ دو یا تین سانس میں پیو۔ اور پیتے وقت "بسم اللہ" پڑھو اور جب برتن اٹھاؤ تو "الحمد للہ" کو (ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں یزید بن شان جزری راوی ضعیف ہے (تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

۴۲۷۹ - (۱۷) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. فَقَالَ رَجُلٌ: «الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ». قَالَ: «أَهْرِقْهَا». قَالَ: فَاتَى لَأَزْوَى مِنْ نَفْسٍ وَوَاحِدٍ. قَالَ: «فَأَبِنِ الْقَدَحَ — عَنْ فَيْكُ، ثُمَّ تَنَفَّسْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۷۹ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی دھیرو) پیتے وقت پھونک مارنے

سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر مجھے برتن میں تنکا نظر آئے؟ آپ نے فرمایا، اسے نکال دے اس نے دریافت کیا، میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہو پاتا؟ آپ نے فرمایا، منہ سے پیالہ بنا کر سانس لے (تذی، داری) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمنشی جہنی راوی کی عدالت ثابت نہیں ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۳)

۴۲۸۰ - (۱۸) وَصَّهٗ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثُلْمَةٍ - الْقَدْحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی ٹٹی ہوئی جگہ سے (پانی وغیرہ) پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قرہ بن عبدالرحمان راوی مکر الحدیث ہے (المجرح والتحریل جلد ۵ صفحہ ۵۵) میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

۴۲۸۱ - (۱۹) وَهَنْ كَبْشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فَيْ قَرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۳۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے لھتے ہوئے مشکوے کے منہ سے کڑے ہو کر پانی پیا۔ میں کڑی ہوئی (اور) میں نے مشکوے کے منہ کو کاٹ کر (اپنے ہاں) رکھ لیا (تذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح قرار دیا ہے۔ وضاحت: ایک دوسری حدیث میں مشکوے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے، اس کو نبی تخری پر محمول کیا جائے گا اس حدیث میں کبشہ نے مشکوے کے اس حصے کو کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا تاکہ اس سے ہر شخص نہ پینے لگ جائے۔ اس کو محفوظ کر لیا اور تھمکا اپنے پاس رکھ لیا۔ آپ کے تھمکات شرعاً ثابت ہیں لیکن آپ کے علاوہ امت کے کسی دوسرے فرد کے تھمکات یوں رکھنا جائز نہیں ہیں۔ (وللہ اعلم)

۴۲۸۲ - (۲۰) وَهِنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۳۲۸۲: زہری رحمہ اللہ عروہ سے وہ عائشہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا محبوب مشروب لٹھا جیسا تھا (تذوی) امام ترمذی نے واضح کیا ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسلہ صحیح ہے۔

۴۲۸۳ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ . وَاِذَا سَقَى لَبَنًا فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ ، وَزِدْنَا مِنْهُ ؛ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مِنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ . » - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُو دَاوُدَ .

۴۲۸۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا اور جب کسی کو دودھ پلایا جائے (تو دودھ پینے کے بعد) یہ دعا کرے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کا تم الہدٰی ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۳، الجرحین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، تہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)

۴۲۸۴ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعْدَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السَّقِيَا . قِيلَ : هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۴۲۸۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "سقیاء" (ٹای چشمہ) سے ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک چشمہ ہے، اس چشمے اور مدینہ منورہ کے درمیان دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۲۸۵ - (۲۳) عَنْ أَبِي عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ ، اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَاِنَّمَا يَجْرُجُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ . . . » رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ .

تیسری فصل : ۴۲۸۵ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں، جس میں سونا چاندی لگا ہوا ہے (پانی وغیرہ) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ داخل کر رہا ہے (دارقطنی)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۳) نیز اس سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے چاندی کی سلاخ لگا کر اس کو درست کیا (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے برتن جس میں سونے، چاندی کا جوڑ لگا ہو، کھانا پینا درست ہے۔ اسی طرح چاندی

بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ

(منقہ اور کھجور سے تیار کردہ نبیز کا بیان)

الفصل الاول

۴۲۸۶ - (۱) عَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِقَدْحِي هَذَا الشَّرَابَ بِكُلِّهِ : الْعَسَلُ ، وَالنَّبِذُ ، وَالْمَاءُ ، وَاللَّبَنُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

پہلی فصل : ۴۲۸۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب یعنی شہد، نبیز، پانی اور دودھ پلایا (مسلم)

۴۲۸۷ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كُنَّا نُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاةِ يَوْمِكَأِ أَعْلَاهُ ، وَلَهُ عَزْلَاءٌ — نُنْبِذُهُ غَدَوَةً ، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً ، وَنُنْبِذُهُ عِشَاءً ، فَيَشْرَبُهُ غَدَوَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مشکیزے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیز تیار کر رہے تھے۔ مشکیزے کے اوپر کے منہ کو رسی کے ساتھ بند کر دیا جاتا اور اس کے نچلے حصے میں بھی ایک سوراخ ہوتا۔ ہم صبح کے وقت نبیز بناتے تو آپ سے شام کے وقت نوش فرماتے اور جب ہم شام کے وقت نبیز بناتے تو آپ صبح کے وقت اسے نوش فرماتے (مسلم)

۴۲۸۸ - (۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَيَشْرَبُهُ ، إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تُجِيءُ ، وَالغَدَا ، وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى ، وَالغَدَا إِلَى الْعَصْرِ ؛ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ ، أَوْ أَمْرِيهِ فَصَبَّ . . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۸ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شروع رات میں نبیز تیار کی جاتی۔ جب صبح ہوتی تو آپ سے تمام دن، اگلی رات، دوسرے دن، اس سے اگلی رات اور تیسرے روز صبح کے وقت تک پیتے رہتے اور اگر کچھ باقی رہ جاتی تو اسے خادم کو پلا دیتے یا باموینے کا حکم دیتے (مسلم)

۴۲۸۹ - (۴) وَعَنْ جَابِرٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَايِهِ ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاةً يُنْبِذُ لَهُ فِي نَوْرِ مِنْ حِجَارَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۲۸۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپ کے مشکدے میں نیبہ بنائی جاتی اور جب مشکدہ نہ ملتا تو آپ کے لئے پتھر کے برتن میں نیبہ بنائی جاتی۔ (مسلم)

۴۲۹۰ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ، وَالْمَرْفَتِ، وَالنَّقِيرِ—، وَأَمَرَ أَنْ يُبَذَّ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو، سبز کھجور، چینی کے برتن اور کھجور کے تنے کو کھود کر بنائے گئے برتن میں نیبہ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ چڑے کے مشکدوں میں نیبہ بنائی جائے (مسلم)

۴۲۹۱ - (۶) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظَّرُوفِ، فَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ—، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظَرْوْفِ الْأَدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۹۱: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا لیکن کوئی برتن کسی چیز کو طلال یا حرام نہیں کرتا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں چڑے کے برتنوں کے سوا دوسرے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا۔ اب تمہیں ہر برتن کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ تم نشہ آور مشروب نہ پیو (مسلم)

الفصل الثانی

۴۲۹۲ - (۷) هَنَّ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْشْرَبِينَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي النَّخْمَرِ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ».

دوسری فصل: ۴۲۹۳: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے اور وہ اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے (ابوداؤد ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن حریث طالی، راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۲۸)

الفصل الثالث

۴۲۹۳ - (۸) هَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَنْ نَيْبِذِ الْجَزَّالِ الْأَخْضَرِ... قُلْتُ: أَتَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۴۲۹۳ : عبد اللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز
 شے میں تار شدہ نیبذ کے استعمال سے منع فرمایا۔ (عبد اللہ بن ابی اونی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا، کیا ہم سفید شے میں
 نیبذ بنا کر پی سکتے ہیں؟ تو آپ نے لٹی میں جواب دیا (بخاری)۔
 وضاحت : نشہ آور مشروب خواہ سفید شے میں ہو یا سبز میں، اس کا پینا حرام ہے اور اگر نیبذ نشہ آور نہ ہو تو
 خواہ وہ کسی بھی برتن میں ہو، اس کا پینا جائز ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا

(برتنوں کو ڈھانپنے، دروازے بند کرنے اور چراغ بجھانے وغیرہ کا بیان)

الفصل الأول

۴۲۹۴ - (۱) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَيَانَكُمْ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَشِيرُ حَبِيْبًا، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا آيَاتِكُمْ - وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تُعْرِضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَأَطْفِقُوا مَصَابِيحَكُمْ... مَتَّقُوا عَلَيْهِ».

پہلی فصل: ۴۲۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات چھا جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نکلنے سے روکو کیونکہ اس وقت شیطان گھومنے پھرنے لگ جاتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اپنے بچوں کو پابند نہ کرو اور دروازے بند رکھو اور انہیں بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔ کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزے کے منہ پر سی پاندھا کر دیا اور اپنے برتن کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپا کر اگرچہ ان پر کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ رکھ دو نیز سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کر (بخاری مسلم)

۴۲۹۵ - (۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «خَمِّرُوا الْأَيَّةَ، وَأَوْكُوا الْأَسْمِيَةَ، وَأَجِفُّوا - الْأَبْوَابَ، وَاکْفَتُوا - صَيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفِقُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ - رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَيْتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ».

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: برتن کو ڈھانپو، مشکیزے کے منہ بند کرو، دروازوں کو بند رکھو اور شام کے وقت بچوں کو (گھر سے) باہر جانے سے روکو۔ اس لئے کہ (اس دوران شیطان) جن بھیل جاتے ہیں اور وہ بچوں کو اچک لیتے ہیں یعنی بچوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دیا کر، اس لئے کہ بعض اوقات چوبیا چراغ کی مٹی کھینچ لے جاتی ہے اور اہل خانہ کو جلانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

۴۲۹۶ - (۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِقُوا السَّرَاحَ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يُحِلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنَّ

لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزِضَ عَلَىٰ إِيَّاهِ عَوْدًا وَيَذْكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُؤَيْسَةَ تُضْرِمُ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ يَتَّهَمُ» .

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو، مشکیزوں کے منہ کو رسی سے باندھو، دروازوں کو بند رکھو اور چراغ بجھاؤ۔ اس لئے کہ شیطان بند مشکیزوں اور بند دروازے کو نہیں کھولتا نیز ڈھانپے ہوئے برتن کو بھی نہیں کھولتا۔ اگر تمہیں ڈھانپنے کے لئے کھڑی ملے تو اسے برتن پر بسم اللہ پڑھ کر رکھو۔ بے شک چھپا گمراہوں سے ان کے گھر پر آگ بھڑکا دیتی ہے۔

۴۲۹۷- (۴) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ— وَصِيَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَلْهَبَ فَحَمَّةَ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُعَثُّ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَلْهَبَ فَحَمَّةَ الْعِشَاءِ» .

۴۲۹۷: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: سورج غروب ہونے کے وقت اپنے چاہایوں یا اپنے بچوں کو آزاد نہ چھوڑو جب تک کہ شام کا اندھیرا نہ چھٹ جائے۔ اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہونے کے وقت سے عشاء کے اندھیرے کے ختم ہونے تک گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔

۴۲۹۸- (۵) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «عَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ؛ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَيَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَيَاءِ» .

۴۲۹۸: اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو، مشکیزوں کا منہ بند کر کے رکھو۔ اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں دباؤ نازل ہوتی ہے۔ جس برتن پر ڈھکنا نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو، اس میں اس دباؤ میں سے کچھ اتر پڑتی ہے۔

۴۲۹۹- (۶) وَفِيهِ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمَيْدٍ— رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ— مِنَ النَّبِيعِ— بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْأ— خَمْرَتُهُ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو حمید انصاری "نبیعی" مقام سے دودھ کا بھرا ہوا ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اس کو ڈھانپنا چاہیے اگرچہ اس پر عودا کھڑی رکھے۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۰۰- (۷) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّازِرَ

فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ، مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گروں میں آگ جلتی نہ چھوڑا کرو۔ (بخاری، مسلم)

۴۳۰۱- (۸) وَهَنَ أَبِي مُوسَى، قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَىٰ أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِسُوا عَنْكُمْ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۰۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں ایک گھراں خانہ سمیت آگ کی لپٹ میں آگیا۔ اس واقعہ کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے سوتے سے پہلے آگ بجھاؤ کرو۔ (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۳۰۲- (۹) هَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهَيْتِ الْحَجِيرَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ؛ فَإِنَّهُمْ يَرِينُ مَا لَا تَرَوْنَ. وَأَقْبَلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَّاتِ الْأَرْجُلُ—؛ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْئُثُ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ. وَاجْتَمِعُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاجْتَمِعُوا الْأَنْيَةَ، وَأَوْكُوا الْقَرْبَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

دوسری فصل: ۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: جب تم رات کے وقت کتوں اور گدھوں کی آواز سنو تو اللہ کی شیطاں مردود سے پناہ طلب کرو۔ کیونکہ وہ جن چیزوں کو دیکھتے ہیں، تم انہیں نہیں دیکھتے اور جب پاؤں کے پلے کی آہٹ ٹٹم ہو جائے تو باہر کم نکلو۔ کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرو۔ شیطاں اس دروازے کو نہیں کھولتا جو بند ہو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھی گئی ہو۔ نیز (آپ نے فرمایا) ٹکوں کو ڈھانپ کر رکھو، برتن کو الٹا کر کے رکھو اور مشکیزے کے منہ کو رسی سے باندھ لیا کرو (شرح السنہ)

۴۳۰۳- (۱۰) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتْ فَاةٌ تَجْرُ الْفَيْتِيلَةَ، فَالْقَتَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الْبَرْهَمِ. فَقَالَ: «إِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِسُوا سُرُجَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَىٰ هَذَا، فَيَحْرِقُكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوبیا چراغ کی بیج کھینچ کر لے گئی اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جائے نماز پر رکھ دیا، جس پر آپؐ تشریف فرما تھے۔ جائے نماز درہم کے بقدر جل گیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس جیسے (غیٹ جانوروں) کو ایسا کام سمجھاتا ہے، جو ہمیں آگ کی پیٹ میں لے آتا ہے (ابوداؤد)

کتابُ اللِّبَاسِ (لباس اور اس کے آداب کا بیان)

الفصلُ الاولُ

۴۳۰۴ - (۱) وَنَ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةُ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہل فصل : ۴۳۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس لباس کو پہننا زیادہ محبوب جانتے تھے وہ وحاری وار کپڑے کا تھا (بخاری، مسلم)

۴۳۰۵ - (۲) وَنَ الْمِغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَسَ جُبَةً رُومِيَّةً صَبِيغَةَ الْكُمَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۰۵ : مضمون شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "روی جبہ" زیب تن فرمایا۔ جس کی آستین تکھیں (بخاری، مسلم)

۴۳۰۶ - (۳) وَنَ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلْبَدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا ، فَقَالَتْ : قُبِضَ رُوحَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۰۶ : ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ نے ہمیں ایسی چادر نکال کر دکھائی جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور ایسا تہ بند دکھایا جو موٹے سوت سے بنا ہوا تھا اور بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مبارک قبض کی گئی تو آپ نے یہ دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں (بخاری، مسلم)

۴۳۰۷ - (۴) وَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا ، حَشْوُهُ لَيْفٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۳۰۷ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک جس پر آپ سوا کرتے تھے چمڑے کا تھا اور اس میں کجور کی چھال بھری ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

۴۳۰۸ - (۵) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَتَكِيُّ عَلَيْهِ مِنْ آدَمَ، حَشْوُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیہ پر ٹیک لگاتے تھے، وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (مسلم)

۴۳۰۹ - (۶) وَعَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهْرِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَيِّ بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَبِّعًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دن کا ذکر ہے کہ ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے، دہر کی شدت گری تھی۔ کسی کہنے والے نے ابو بکر کو خبر دی، یہ اللہ کے رسولؐ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپا ہوا تھا (بخاری)

۴۳۱۰ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «فِرَاشُ الرَّجُلِ وَفِرَاشُ لِمَرَآتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ ایک بستر خاوند کا، دوسرا بیوی کا، تیسرا مسلمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔ بلا ضرورت بستر بچنے بھی ہوں گے وہ شیطان کے کام آئیں گے

۴۳۱۱ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۴۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ چادر لٹکا کر چلتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۱۲ - (۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کعبہ کے ساتھ ہادر کھینچ کر چلا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی جانب نہیں دیکھے گا (بخاری، مسلم)

۴۳۱۳- (۱۰) وَهَنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُوزُ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسِيفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دلہہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص کعبہ کے ساتھ ہادر لٹکا کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پس قیامت کے دن تک وہ زمین میں دھنسا رہے گا (بخاری)

۴۳۱۴- (۱۱) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا أَسْأَلَ مِنْ الْكَعْبِيِّينَ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبوں سے نیچے ہادر دوزخ میں ہے (بخاری)

۴۳۱۵- (۱۲) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، أَوْ يَمْسِسَ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ، أَوْ يَخْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ - كَأَشْفَا عَنْ قَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے ہاتھ یا ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے یا ایک جوتے میں نہ چلے اور اس طرح ہادر نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں یا ایک کپڑے کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کی شرمگاہ نظر آنے لگے (مسلم)

۴۳۱۶- (۱۳)، ۴۳۱۷- (۱۴)، ۴۳۱۸- (۱۵)، ۴۳۱۹- (۱۶) وَهَنَ عُمَرُ وَأَنَسُ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا؛ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۱۶- ۴۳۱۸- ۴۳۱۷- ۴۳۱۸: عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا اسے آخرت میں ایسا لباس نہیں پہنایا جائے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حکم مردوں کے لئے خاص ہے، عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۳۲۰- (۱۷) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں وہی لوگ ریشم پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا (بخاری، مسلم)

۴۳۲۱- (۱۸) وَهَنَّ حُدَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۳۲۲- (۱۹) وَهَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةً سِيْرَاءُ— فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبَسْتُهَا، فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقِّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ السَّيِّئِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا "جعبہ" حلیہ دیا گیا۔ آپ نے اسے میری جانب بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے آپ نے فرمایا: میں نے اسے میری جانب اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو اسے پہن لے، میں نے تو اسے میری طرف اس لئے بھیجا تھا کہ تو اسے چاڑھ کر عورتوں کے لئے دوپٹے بنا لے۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ کپڑا خاص ریشمی نہ تھا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں مردوں کے لیے خاص ریشم پہننا ممنوع ہے وہاں عورتوں کو ریشم پہننا بھی ناجائز ہے۔ علی کے گھر میں اس وقت چار خواتین تھیں۔ کُنْ اِتَّفَقَ سے ان تمام خواتین کے ہم قائلہ تھے ان کے اہل گرامی یہ ہیں۔ ا۔ قائلہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہ۔ قائلہ بنت ام سلمہ سو قائلہ بنت مرثد ہ۔ قائلہ بنت شیبہ (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۵)

۴۳۲۳- (۲۰) وَهَنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا، وَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ: الْوَسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو انگلیوں کے بغیر ریشم پہننے کی اجازت دی۔ آپ نے درمیانی اور انھت شہادت کو ملا کر اور انہیں بلند کرتے ہوئے (اشارے کے ساتھ) اس کی وضاحت فرمائی (بخاری، مسلم)

۴۳۲۴ - (۲۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ - ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ اصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ أَوْ أَرْبَعٍ .

۴۳۲۴ : اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے علاقے ”جابیہ“ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو، تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

۴۳۲۵ - (۲۲) وَهَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيِّبَ السَّيَةِ - كِسْرًا وَابِيَّةً - لَهَا لِيَنْتَهَ - دِيْنَاجَ ، وَفَرَجِيهَا - مَكْفُوفِينَ بِالْدِّيْنَاجِ ، وَقَالَتْ : هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قَبِضَتْ قَبِضَتُهَا ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا ، فَتَحْنُ نَعْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۳۲۵ : اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے گاڑھا کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے گردن اور دونوں چاکوں کی پٹی ریشمی تھی۔ نیز اسماء نے وضاحت کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے اور یہ عائشہ کے پاس تھا۔ جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اسے اپنے بغض میں لے لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر (اس کا پانی) بیماروں کو شفا یابی کے لئے پلاتے (مسلم)

وضاحت : خوبصورت لباس پہننا مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے حیرت حاصل کرنا اور شفا طلب کرنا جائز ہے۔ جب آپ کی خدمت میں کوئی وفد آتا تو اس وقت یا جمعہ المبارک کے روز آپ اس جبہ کو پہنا کرتے تھے (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)

۴۳۲۶ - (۲۳) وَهَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ بِهِمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ : أَنَّهُمَا شَكَّوْا الْقُمَّلَ ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمْصِ الْحَرِيرِ .

۴۳۲۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں انس بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے جوڑوں کی شکایت کی تو آپ نے انہیں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی۔

۴۳۲۷ - (۲۴) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : زَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ - . فَقَالَ : «إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ ، فَلَا تَلْبَسُهَا» .

وَفِي رِوَايَةٍ: قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: «بَلْ أَخْرِقْهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 وَسَنَدُكُمْ حَدِيثُ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي «بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ
 النَّبِيِّ ﷺ».

۴۳۷۷: عبد اللہ بن مومین العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درد
 رنگ کی دو چادریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: یہ تو کافروں کا لباس ہے، تم انہیں نہ پہنا کرو اور ایک دوسری روایت میں
 عبد اللہ بن مومین کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا: کیا میں انہیں دھو ڈالوں؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ انہیں جلا دے۔
 (مسلم) اور عائشہ سے مروی حدیث کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح نکلے" کو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں
 ذکر کریں گے۔

وضاحت: صبح بات یہ ہے کہ کسبہ اور درد رنگ کے کپڑے پہننا حرام ہیں بلکہ سرخ رنگ کے کپڑے پہننا
 بھی جائز نہیں ہیں جیسا کہ علامہ ابن قیم نے وضاحت کی ہے لیکن صبح روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سرخ رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ معلوم ہوا کہ خاص قسم کا سرخ رنگ جو درد رنگ کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے اس سے
 منع کیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اسے پہنا بھی ہے، تو یہ آپ کے ساتھ خاص ہے۔ امت مسلمہ کو نہیں پہننا چاہیے کیونکہ
 آپ نے اسے پہننے سے منع فرمایا ہے نیز سلف صالحین بھی درد رنگ کے کپڑے پہننے کو ناپسند کرتے تھے (صحیح الباری جلد ۱۰
 صفحہ ۳۰۳، ۳۰۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۶)

الفصل الثانی

۴۳۲۸ - (۲۵) وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل: ۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تمام کپڑوں
 میں سے زیادہ محبوب قمیص تھا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۳۲۹ - (۲۶) وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ كُمْ قَمِيصِ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرُّضْغِ.. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۲۹: اس روایت پر نیز رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین مجھے تک
 تھی (ترمذی) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہین حوشب راوی میں کلام ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰) البروجین
جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، تقریب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، النعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۳

۴۳۳۰- (۲۷) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِيَامِنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیض زیب تن کرتے تو آغاز
دائیں جانب سے کرتے (ترمذی)

۴۳۳۱- (۲۸) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُمَيْبِينَ، مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَمِنِّي النَّارُ» - قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزْرَاهُ بَطْرًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (آپ نے فرمایا) مومن کا تمہ بد نصف پٹلی تک ہونا چاہیے اگر ٹخنوں تک ہو جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں لیکن اس سے نیچے
دونخ میں جانے کا باعث ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نہیں
دیکھے گا جو تکبر کے ساتھ تمہ بد لٹکا کر چلتا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۳۲- (۲۹) وَهَنَّ سَالِمٌ، عَنِ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالْأَسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۲: سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تمہ بد، قمیض اور کپڑی کو تکبر کے ساتھ لٹکانا گناہ ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کو تکبر کے ساتھ لٹکاتا ہے تو اللہ
تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۳- (۳۰) وَهَنَّ أَبِي كَبْشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْحًا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۴۳۳۳: ابو کبشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی لوبیاں سر سے لٹی ہوتی تھیں (ترمذی) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسرہ بصری اور محمد بن حمران راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹۶، جلد ۳ صفحہ ۵۲۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۰۲)

۴۳۳۴- (۳۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَتْ: «تُرْخِي شِبْرًا» فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ عَنْهَا. قَالَ: «فَدِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپ نے تمہ پر بدکار کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "اے اللہ کے رسول! عورت کے لئے تمہ پر بد میں کیا حکم ہے؟" آپ نے فرمایا "وہ ایک ہاتھ لٹکائے۔ ام سلمہ نے عرض کیا "اس طرح تو اس کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے۔" آپ نے فرمایا "پھر ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائے" (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۵- (۳۲) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالتَّسَائِمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ أَقْدَامَهُنَّ، قَالَ: «فَيُرْخِي زِرَاعًا لَا يَزِيدُنَّ عَلَيْهِ».

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلمہ نے عرض کیا کہ "اس وقت ان کے پاؤں ننگے ہو جائیں گے" آپ نے فرمایا "ایک ہاتھ سے زیادہ نہ لٹکائیں۔"

۴۳۳۶- (۳۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مَرْبِئَةَ، فَبَايَعُوهُ وَإِنَّهُ لَمَطْلُقُ الْإِزْرَارِ، فَادْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ، فَمَبَسْتُ الْحَاتِمَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۶: معاویہ بن قرظ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں "انہوں نے ذکر کیا کہ میں "مربئہ" قبیلے کی ایک جماعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، جب کہ آپ کی بیض کے ٹخن کھلے ہوئے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کی بیض کے گریبان میں ڈالا اور مہربوت کو ہاتھ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کو عروہ بن لفسر ابو جمل سے زبیر بن معاویہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اس لئے وہ مجہول الحین ہے (تلیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

۴۳۳۷- (۳۴) وَعَنْ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «وَالْبَسُوا الْبِشَابَ

الْبَيْضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۳۷: سمو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید لباس پہنو! اس لئے کہ سفید لباس پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفنا یا کرو (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۳۸- (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَمَمَ سَدَلَ عَمَامَتَهُ بَيْنَ كَفْيَيْهِ ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تو اس کے شلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن محمد بنی راوی صدوق، خطا والا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)۔

۴۳۳۹- (۳۶) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَمَّتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۹: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی۔ اس کے ایک کنارے کو میرے آگے اور دوسرے کو پیچھے لٹکایا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف ابوداؤد (۳۰۵)

۴۳۴۰- (۳۷) وَعَنْ رُكَّانَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَرَّقْ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَامِمْ عَلَى الْقَلَانِسِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ»

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق لہیوں پر پگڑیاں باندھنا ہے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالحسن عسقلانی راوی مجہول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف ترمذی (۲۰۳)

۴۳۴۱- (۳۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَجَلُ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ لِلنَّانِثِ مِنْ أُمَّتِي، وَحُرْمٌ عَلَى ذُكُورِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۴۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا اور حریر میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے (ترمذی، نسائی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۳۴۲- (۳۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا - سَمَاهُ بِاسْمِهِ، عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَصْلَكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نیا لباس زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے (یعنی کہتے) 'پگڑی'، 'قبض' یا 'چادر'... پھر یہ دعا کرتے "اے اللہ! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں کہ تو نے مجھے یہ لباس عطا کیا" میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے اسے تیار کیا گیا" اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں" (ترمذی، ابوداؤد)

۴۳۴۳- (۴۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِثْنِي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: «وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِثْنِي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ».

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھائے پھر (یہ) دعا کرے "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری کوشش اور میری طاقت کے بغیر رزق عطا کیا" تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ترمذی) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے کہ جس شخص نے لباس زیب تن کیا اور (یہ) دعا کی "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، جس نے مجھے یہ لباس عطا کیا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے اس سے نوازا" تو اس کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں معاذ بن انس صحیح ہے۔ ابو مرحوم عبدالرحمن بن میمون بھی قابلِ جہت نہیں۔ بس یہ حدیث ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

۴۳۴۴ - (۴۱) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِذَا أَرَدْتَ اللَّحُوقَ بِي - فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كِرَادَ الرَّاِكِبِ، وَإِتَاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْيَانِيَاءِ، وَلَا تَسْتَحْلِفِي - ثَوْبًا حَتَّى تُرْقِعِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَانَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ -: صَالِحُ بْنُ حَسَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تو میرے ساتھ ملنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تجھے دنیا سے صرف سوار کا زار راہ کافی ہے اور خود کو مال داروں کی مجلس سے بچا اور کسی لباس کو پرانا نہ سمجھ، جب تک اسے پیوند نہ لگا لے۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری نے صالح بن حسان کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی ص ۲۰۱)

۴۳۴۵ - (۴۲) هَنَّ أَبِي أَسَامَةَ أَيَّاسَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ الْبِدْأَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، أَنَّ الْبِدْأَةَ مِنَ الْإِيمَانِ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴۵: ابوالاسمہ ایس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ سادگی ایمان کا حصہ ہے، سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد) وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے، اس میں محمد بن اسحاق راوی دلس ہے۔ (الجرم والتعديل جلد ۱ ص ۱۰۸، تنزیب التنزیب جلد ۳ ص ۳۸، النفعاء والتمردکین ص ۵۱۳، میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۱۷۳، تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۲۲۹)

۴۳۴۶ - (۴۳) وَهَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَيْسَ ثَوْبٌ شَهْرَةً - فِي - الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبٌ مَذْلُومٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس زیب تن کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۳۴۷ - (۴۴) وَهَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے (احمد، ابوداؤد)

۴۳۴۸- (۴۵) وَهَنَّ سُوَيْدُ بْنُ وَهَبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ - وَفِيهِ رِوَايَةٌ: تَوَاضَعًا - كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ - تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمَلِكِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۸: سويد بن وهب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے کسی شخص سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دیا جبکہ وہ اسے پہننے پر قادر ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے (خوبصورت لباس کو) تواضع اختیار کرتے ہوئے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا "جبہ" پہنائے گا اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بادشاہت کا تاج پہنائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱)

۴۳۴۹- (۴۶) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثَ اللَّبَاسِ.

۴۳۳۹: اور ترمذی نے اس سے، اس نے معاذ بن انس سے لباس کی حدیث بیان کی ہے۔

۴۳۵۰ - (۴۷) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمتوں کے آثار اس کے بندے پر نظر آئیں (ترمذی)

۴۳۵۱- (۴۸) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَانِرًا، فَرَأَى رَجُلًا شَعْبًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ رَأْسَهُ؟». وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَعْمَلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟!»، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو پرانہ حال تھا، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کیا یہ شخص ایسا انتظام نہیں کر سکتا کہ اپنے سر کے بال درست کر سکے؟ اور ایک دوسرا شخص دیکھا، جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے تو آپ نے فرمایا، کیا یہ شخص اپنے لباس کو صاف کرنے کا انتظام نہیں کر سکتا؟ (احمد، نسائی)

۴۳۵۲ - (۴۹) **وَمَنْ أَيْبَى الْأَخْوَصِ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ ، فَقَالَ لِي : «أَلَيْكَ مَسْأَلٌ؟» قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟» قُلْتُ : مِنْ كُلِّ الْمَالِ ، قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ . قَالَ : «فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ ثَرِنِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالتَّسَائِيُّ ، وَفِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ» .**

۴۳۵۲ : ابوالاخص اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا لباس (میرے حال کے لحاظ سے) گھٹیا تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا، کیا تم المداہر ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا (پھر) آپ نے دریافت کیا، کس قسم کا مال ہے؟ میں نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکری، گھوڑے اور قلام ہر طرح کے مال سے نوازا ہے۔ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے تم کو ہر قسم کے مال سے نوازا ہے تو اللہ کے انعام و اکرام کے اثرات تم پر دکھائی دینا چاہئیں (احمد، نسائی) اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۴۳۵۳ - (۵۰) **وَمَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ .**

۴۳۵۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص گزرا اس نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں السلام عظیم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابویحییٰ ثلاث راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)

۴۳۵۴ - (۵۱) **وَمَنْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَا أَرْكَبُ الْأَرْجُونَ ، وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمَكْفُفَ بِالْحَرِيرِ» ، وَقَالَ : «وَالْأَرْجُونَ وَالرِّجَالُ رِيحٌ لَا لَوْنُ لَهُ ، وَطَيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .**

۴۳۵۴ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سرخ رنگ کی زمین پر سوار نہیں ہوتا نہ میں کسبہ رنگ کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیص پہنتا ہوں جس کے کف ریشم کے ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا، خردار مرہوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو بلکہ مک ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو لیکن اس میں مک نہ ہو (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں انتقال ہے، جس نے عمران بن حصین سے نہیں سنا (تفہیم الرواۃ جلد ۳

صفحہ ۲۳۰)

۴۳۵۵- (۵۲) وَهَنْ أَبِي رَنْحَانَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوُشْرِ، وَالْوُشْمِ، وَالشَّنْبِ، وَعَنْ مَكَامَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَمَكَامَعَةَ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْيِ، وَعَنْ زُكُوبِ النُّمُورِ، وَالْبُؤْسِ الْخَاتِمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۳۵۵: ابورحمانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا: دانت ہاریک کرنے، جسم میں سرسہ بھرنے، چہرے سے بال اکھاڑنے، مرد کو مرد کے ساتھ بے لباس لینے، عورت کو عورت کے ساتھ لباس اتار کر لینے، اپنے لباس کے نچلے حصے میں جمیوں کی طرح ریٹم لگانے یا جمیوں کی طرح دونوں کندھوں پر ریٹم لگانے اور مسلمانوں کا مال لوٹنے، چیتے کے چہرے پر سوار ہونے اور بادشاہ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کو انگریزی پنشنے سے منع فرمایا (ابوداؤد، نسائی)۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۴)

۴۳۵۶- (۵۳) وَهَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَبَسِيِّ - وَالْمَيَائِرِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةِ لِابْنِ دَاوُدَ وَقَالَ: نَهَى عَنْ مَيَائِرِ الْأَرْجَوَانِ.

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگریزی، ریشمی دھاری دار "تسی" نامی کپڑے اور سرخ گدوں کے استعمال سے منع فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے سرخ کیوں اور گدوں سے منع فرمایا۔

۴۳۵۷- (۵۴) وَهَنْ مُعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرَكَّبُوا الْحَزْرَ - وَلَا النَّتَارَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریٹم اور چیتوں کی کھال پر نہ بیٹھو (ابوداؤد، نسائی)۔

وضاحت: کیونکہ ان پر بیٹھنے سے کھربیدا ہوتا ہے۔

۴۳۵۸- (۵۵) وَهَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَيْتِرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۳۳۵۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشمی گدے کے استعمال سے منع فرمایا (شرح السنہ)

۴۳۵۹- (۵۶) وَهَنَّ ابْنُ رَمْثَةَ التَّمِيمِي، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ، وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشِبْهُ أَحْمَرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ: وَهُوَ ذُو وَفْوَةٍ — وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ جَنَاءٍ.

۳۳۵۹: ابورث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کا لباس دو سبز کپڑوں کا تھا اور آپ کے تھوڑے سے بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید تھے لیکن مندی لگانے سے سرخ تھے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ (آپ کے سر کے بال) کانوں کے نیچے کنارے تک تھے اور ان بالوں پر مندی کا رنگ تھا۔

۴۳۶۰- (۵۷) وَهَنَّ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَاكِيًا، فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَامَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ بَطْرِ — قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ — فَصَلَّى بِهِمْ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے۔ آپ اسامہ کے سارے باہر نکلے، آپ پر چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا۔ پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنہ)

۴۳۶۱- (۵۸) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَانِ بَطْرِ بَانَ عَلِيَّطَانِ، وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرَقَ ثَقُلًا عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَرٌّ مِنَ الشَّامِ لِفَلَّانِ الْيَهُودِيِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَأَشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ، إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَذَّبَ، قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَنْقَاهُمْ وَأَدَاهُمْ — لِلْأَمَانَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

۳۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹی چادریں پہن رکھی تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور آپ کو بھید آتا تو اس وقت دونوں چادریں آپ پر بھاری ہو جاتیں۔ چنانچہ فلاں یہودی کا کپڑا شام سے آیا تو میں نے عرض کیا، اگر آپ اس کی طرف پیغام بھیجیں اور اس سے دو چادریں اس وعدہ پر خرید لیں کہ جب ہو سکے گا تو رقم دے دیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ یہودی نے کہا، میں جانتا ہوں، آپ کا مقصد کیا ہے؟ آپ تو میرا مال ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص جھوٹ کہتا ہے، اسے یقین ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ امانت کا حق ادا کرنے والا ہوں (ترمذی، نسائی)

۴۳۶۲- (۵۹) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ مَصْبُوعٌ بِعُضْفٍ مُورِدٍ - ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَأَحْرَقْتُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» قُلْتُ: أَحْرَقْتُهُ. قَالَ: «أَفَلَا كَسَرْتَهُ بَعْضُ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ آپ اس کو کدوہ جان رہے ہیں۔ چنانچہ میں وہاں سے گیا اور اسے جلا دیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، تیرا لباس کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا، اسے میں نے جلا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا، تو اپنے گھر میں کسی عورت کو پتارتا کیونکہ اس کے پنپنے میں عورتوں کے لئے کچھ حرج نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش اور شرییل بن مسلم ضعیف راوی ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، المرح والاعتدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تقویب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۸)

۴۳۶۳- (۶۰) وَهَنَّ هِلَالُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِ يَخْطُبُ عَلَى بَعْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ، وَعَلَى أَمَامَةٍ يُعْبَرُ عَنْهُ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: حلال بن عامر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مٹی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ ٹمپر پر سوار تھے۔ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور آپ خلبہ دے رہے تھے۔ جب کہ علی آپ کے آگے آپ کی ہاتھیں لوگوں تک پہنچا رہے تھے (ابوداؤد)

۴۳۶۴- (۶۱) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءٌ، فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصَّنُوفِ، فَقَدَّفَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ رنگ کی چادر تیار کی گئی۔ آپ نے اسے پہنا۔ جب آپ کو اس میں پییدہ آیا اور آپ نے اون کی بو کو محسوس کیا تو آپ نے اسے اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ آپ نے اسے رنگ کی وجہ سے نہیں اتارا بلکہ بو کی وجہ سے اتارا تھا (اللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۳)

۴۳۶۵- (۶۲) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُخْتَبِ بِسِمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کوٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے بت پڑی چادر اپنے جسم مبارک پر لپیٹ رکھی تھی۔ اس کے کنارے آپؐ کے قدموں پر گر رہے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبیدہ ابودشاش راوی مجہول ہے (تبییح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۴، مکملہ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۳۹)

۴۳۶۶- (۶۳) وَهَنَّ دِحْيَةَ بِنَ خَلِيفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَبَائِطٍ—، فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَبْطِيَّةً، فَقَالَ: «إِضْغَعْهَا صَدْعَيْنِ—، فَأَقْطَعْ أَخْذَهَا قِيمِيضًا، وَأَعْطِ الْأَخْرَامَ أَمْرَاتِكَ تَخْتِمُ بِهِ». فَلَمَّا أَذْبَرَ، قَالَ: «وَأَمْرُ امْرَأَتِكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُّهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۳۱: وحید بن غلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”مصر“ سے سفید ملل کا کپڑا لایا گیا۔ آپؐ نے مجھے اس سے ایک چادر عطا کی اور فرمایا: اس کے دو ٹکڑے کر لے، ایک ٹکڑے کی اپنے لئے قبض بنا اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے کہ وہ اس کا دوش بنا لے۔ جب میں جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا: اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگائے تاکہ اس کا جسم نظر نہ آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں ابن اسیر راوی حکم فیہ ہے (المرج والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۲۸۲، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱۰۱، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، ترقیب التذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۶۷- (۶۴) وَهَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتِمُ فَقَالَ: «لَيْتَ لَا لَيْتَيْنِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور وہ دوش اور وہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: ایک بیچ کافی ہے دو کی ضرورت نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وہب مولیٰ ابوامر بن جحش راوی مجہول ہے (تبییح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۰۸)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۳۶۸- (۶۵) هَنَّ ابْنُ عَمْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْحَاءٌ. فَقَالَ: «وَيَا عَبْدَ اللَّهِ! اِرْفَعْ إِزَارَكَ» فَرَفَعْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «رِزْدُهُ فَرِدْتُ. فَمَا رِلْتُ أَنْتَحِرَاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى آيِنٍ؟ قَالَ: «إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل : ۴۳۶۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ میرا تمہ بند نیچے گر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عبد اللہ! تمہ بند اونچا کر۔ چنانچہ میں نے اپنا تمہ بند اونچا کیا۔ آپ نے فرمایا، مزید اونچا کر، میں نے مزید اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں بیٹھ بیٹھا رہا۔ کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے کہاں تک اونچا کیا۔ انہوں نے جواب دیا، نصف پڑی تک (مسلم)

۴۳۶۹ - (۶۶) وَصَّه، أَنْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِزَارِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَعَاهَدَهُ — فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكَ لَسْتَ بِمَنْ يَفْعَلُهُ خَيْلَاءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۶۹ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کعبہ کے ساتھ اپنی چادر نیچے لٹاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ ابو بکر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! احتیاط کرنے کے باوجود میرا تمہ بند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تیرا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو کعبہ کے ساتھ چادر لٹکاتے ہیں (بخاری)

۴۳۷۰ - (۶۷) وَقَنَّ عِكْرَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَأْتِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدِّمِهِ عَلَى ظَهْرِهِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ، قُلْتُ: لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۰ : عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا کہ وہ تمہ بند باندھتے اور اس کے نیچے کنارے کو اٹلی جانب سے پاؤں کے اوپر رکھتے تھے اور پچھلی جانب سے اٹھا کر رکھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا، کہ آپ اس طرح تمہ بند کیوں باندھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح تمہ بند باندھا کرتے تھے (ابوداؤد)

۴۳۷۱ - (۶۸) وَقَنَّ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَأَرْحُومُهَا خَلْفَ ظَهْرِكُمْ». رَوَاهُ النَّبِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

۴۳۷۱ : عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سر پہ پھری باندھیں، یہ فرشتوں کی علامت ہے اور اس کے کنارے کو کمر کی جانب لٹکائیں (بخاری)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں الاحوص بن حکیم راوی ضعیف ہے (الجرم والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۲، انصاف والمتروکین صفحہ ۳، تاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۰، تنزیہ الکمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۸)

۴۳۷۲ - (۶۹) وَهْنٌ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِجَالٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا-- وَقَالَ: «يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلَحَ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا» وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ہاریک لباس پہن رکھا تھا۔ آپ نے ان سے روگردانی کی اور خوار کیا، اسے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کے کسی عضو کو دیکنا درست نہیں۔ یہ اور یہ..... اور آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا (ابوداؤد)

وضاحت: خالد بن دریک نے عائشہ کا زائد نہیں پایا، اس لئے اس حدیث کی سند منقطع اور ضعیف ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۳ - (۷۰) وَهْنٌ ابْنِ مَطَرٍ، قَالَ: «إِنْ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ، فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی نے ایک کپڑا تین درہم میں خریدا۔ جب اسے زیب تن کیا تو انہوں نے یہ دعا کی ”تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا کہ میں اس نعمت کی وجہ سے لوگوں میں خوبصورت دکھائی دیتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں“ بعد ازاں علی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے اسی طرح فرمایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمار بن یاسر راوی ضعیف اور ابومسیر مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳

صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۴ - (۷۱) وَهْنٌ ابْنِ أُمَامَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْسَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثَوْبًا جَدِيدًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِرِّ اللَّهِ حَيْثُ وَمَيْتَانِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۳۷۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد بن خطاب نے نیا لباس زیب تن کیا اور دعا کی تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا۔ جس کے ساتھ میں اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورت بنتا ہوں۔ بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور مذکورہ دعا پڑھے پھر برائے کپڑے کو صدقہ کرے تو وہ زندگی میں اور فوت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نگرانی، حفاظت اور پروے میں رہتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالطاع راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

۴۳۷۵- (۷۲) وَهَنَّ عَلْقَمَةَ بِنْتُ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۷۵: ملقمہ بن ابوملقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہ کے ہاں گئیں جبکہ انہوں نے باریک روپوش اوڑھ رکھا تھا۔ عائشہ نے اسے پھاڑ ڈالا اور اسے موٹا روپوش پہنایا (مالک)
وضاحت: حفصہ بنت عبدالرحمان عائشہ کی بیٹی تھیں نیز ملقمہ کی والدہ کا نام مرثدہ تھا (مشکوٰۃ سعید الاحلم جلد ۳ صفحہ ۲۷۹)

۴۳۷۶- (۷۳) وَهَنَّ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قَطْرِيٌّ ثَمَنٌ — خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: أَرْفَعُ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَتِي، أَنْظُرِي إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهِمِي أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَكَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً تُقِينُ — بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تُسْتَعِيرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۷۶: عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ کے ہاں گیا، انہوں نے موٹے سوٹ کا فیض پہن رکھا تھا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ عائشہ نے کہا کہ آپ میری اس لونڈی کی طرف دیکھیں وہ گھر میں بھی ایسا لباس پہننے سے نفرت کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرا اس طرح کا ایک فیض تھا، مدینہ منورہ میں جس کسی عورت کو رخصتی کے وقت خوبصورت بنانا مقصود ہوتا تو وہ میری طرف پیغام بھیجتی اور اس فیض کو عاریتاً طلب کرتی تھی (بخاری)

۴۳۷۷- (۷۴) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَانَجٍ أَهْدَى لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عَمْرٍ، فَقِيلَ: قَدْ أَوْشَكَ مَا أَنْتَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «نَهَانِي عَنْهُ جَبْرَيْلُ» — فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرِهْتَ

أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِي؟ — فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكُهُ نَلْبَسُهُ، إِنَّمَا أُعْطَيْتَكَ تَبِعَهُ». فَبَاغَهُ بِالْفَقْرِ دَرَاهِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا کوٹ نسیب تن فرمایا، جو آپ کو حدیہ ملا تھا۔ آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا اور اسے عمر کی جانب بھیج دیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جلد ہی اسے اتار دیا۔ آپ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کے پینے سے منع کیا ہے۔ آپ کی یہ بات سن کر عمر روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایک چیز کو ناپسند فرمایا اور مجھے وہ چیز دے دی، ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے یہ کوٹ اس لئے نہیں دیا کہ تو اسے پنے میں لے کر اس لئے دیا ہے تاکہ تو اسے فروخت کرے۔ چنانچہ عمر نے اسے دہزار درہم میں فروخت کر دیا (مسلم)

۴۳۷۸- (۷۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِ الْمُضْمَبِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَأَمَّا الْعَلَمُ — وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا تَأْسُ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑا نسیب تن کرنے سے منع فرمایا۔ البتہ ریشم کے کنارے وغیرہ اور ریشم کے تانے والے کپڑے کا کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ یہ حدیث سند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مذکور ہے (ادواء الفلیل ص ۲۷۳) نیز اس حدیث کی سند میں حذیف بن عبدالرحمن راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۶۵۳) تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۲۳۳ ضعیف ابوداؤد ص ۴۰۲

۴۳۷۹- (۷۶) وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ — مِنْ حَرِيرٍ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۳۷۹: ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین میرے ہاں تشریف لائے۔ ان پر ریشمی شال تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر اللہ پاک احسان فرمائے تو اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس کے احسان کا اس پر نشان نظر آئے (احمد)

وضاحت: اون اور ریشم کے سوت سے تیار شدہ کپڑے کو "مز" کہتے ہیں (المبند ص ۲۷۰)

۴۳۸۰- (۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُلُّ مَا شِئْتَ، وَالْبَسَ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأْتُكَ اثْنَانِ: سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ.

۴۳۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کھاؤ اور پیو جو تم چاہتے ہو بشرطیکہ وہ چیزوں، فضول خرچی اور غرور سے بچے رہو (بخاری)

وضاحت: یہ اجازت ان اشیاء کے بارے میں ہے جو شرعاً "سباح" ہیں (واللہ اعلم)

۴۳۸۱ - (۷۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا، وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا، وَالْبُسُوا، مَا لَمْ يُخَالِطِ اسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھاؤ، پیو، صدقہ دو اور لباس پہنو لیکن اسراف اور فخر سے دور رہو (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۴۳۸۲ - (۷۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ فِي قُبُورِكُمْ - وَمَسَاجِدِكُمُ الْبِياضُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۳۸۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ بہت عمدہ لباس، جس میں چھبیس قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہیے، وہ سفید لباس ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے ثابت درجہ ضعیف ہے البتہ روایت کے لحاظ سے اس کا مفہوم سمرق سے مروی حدیث (۴۳۳۶) کے مطابق ہے جو سند کے لحاظ سے صحیح ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵) نیز یہ حدیث موضوع ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹، التلخیص الرقیب جلد ۳ صفحہ ۹)

بَابُ الْخَاتَمِ (انگوٹھی پہننے کے احکام)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۳۸۳ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يُقَشُّ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: «لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقِيشَ خَاتَمِي هَذَا» — وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ — وَمَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کروائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا بعد ازاں اسے پھینک دیا۔ اس کے بعد آپ نے ہانڈی کی انگوٹھی بنوائی جس پر ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ آپ نے حکم دیا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی جیسا نقش نہ بنوائے اور آپ جب اسے پہنتے تو اس کا گیند پھیلی کے اندر کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم) وضاحت: چونکہ آپ جب بادشاہوں کی جانب خطوط تحریر فرماتے تو اس انگوٹھی سے اس پر مر لگاتے تھے اس لئے آپ نے منع فرمایا کہ اس جیسا نقش کسی دوسرے شخص کی انگوٹھی پر ہو تاکہ کسی قسم کی گزب کا اندیشہ نہ ہو۔ مذکورہ انگوٹھی جس کا گیند جھتی کا تھا (استیبل (ترکی) کے ٹوپ کا پی جانب گھر میں بیچ آپ کی تلواری مبارک اور دیگر اشیاء کے محفوظ ہے۔ (دالہ الم)

۴۳۸۴ - (۲) وَهَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِي، وَالْمَعْصَفِي، وَعَنْ تَحْتِمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قیسی“ اور ”زرد“ رنگ کے لباس، سونے کی انگوٹھی اور رگوں کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم) وضاحت: رگوں و سجود میں قرآن پاک کی تلاوت سے اس لئے منع فرمایا تاکہ ان میں صرف اللہ کی عظمت اور تعجب بیان کی جائے۔

۴۳۸۵ - (۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَاغِي خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَتَرَعَهُ، فَطَرَّحَهُ، فَقَالَ: «يَعْتَمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارِ

فَيَجْعَلُهَا فِي يَدَيْهِ؟ ۱، فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْفِغْ بِهِ —
قَالَ: لَا وَاللَّهِ، لَا آخِذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۵: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور اسے سرزنش کی کہ تم آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیتے ہو؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اس شخص نے برملا کہا میں ہرگز ایسی چیز کو نہیں اٹھاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸۶ - (۴) وَقَنَّ أَنَسُ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُمِبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالتَّجَاشِي، فَقِيلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمِ، فَصَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلَقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيهَا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ، وَاللَّهُ سَطْرٌ.

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی جانب خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خطوط وصول نہیں کرتے۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش تھا۔ (مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا۔ محمد پہلی سطر میں۔ رسول دوسری سطر میں اور (لفظ) اللہ تیسری سطر میں تھا۔

۴۳۸۷ - (۵) وَقَنَّ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فِضَّةً مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا تھمبہ بھی چاندی کا تھا (بخاری)

۴۳۸۸ - (۶) وَقَنَّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتَمَ فِضَّةً فَوْجَ يَمِينِهِ، فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ، كَانَ يَجْعَلُ فِضَّةً مِمَّا يَلِدُ كَفَّهُ. مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی جس کا تھمبہ حبشی طرز کا تھا۔ آپ اس کے تھمبے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۴۳۸۹- (۷) وَصَفَهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ، وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸۹: اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ”اس“ انگلی میں ہوتی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے چنگلی کی طرف اشارہ کیا (مسلم)

۴۳۹۰- (۸) وَهَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَحْتَمُ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ، قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ میں اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں اور آپ نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

الفصل الثلثون

۴۳۹۱- (۹) هَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحْتَمُ فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۳۹۱: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے (ابن ماجہ)

وضاحت: بعض دیگر صحاح احادیث سے آپ کا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی ثابت ہے البتہ ترجیح اس بات کو ہے کہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ بائیں ہاتھ کے ساتھ استنجا وغیرہ کیا جاتا ہے اس طرح دائیں ہاتھ میں پہننے سے انگوٹھی نجاست سے محفوظ رہے گی (تلخیص الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۶)

۴۳۹۲- (۱۰) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ.

۴۳۹۲: نیز ابو داؤد اور نسائی نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۳۹۳- (۱۱) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحْتَمُ فِي يَسَارِهِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

(ابوداؤد)

۴۳۹۴ - (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونے کو اپنے بائیں ہاتھ میں لیا اور پھر فرمایا: بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۴۳۹۵ - (۱۳) وَعَنْ مَعَاوِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کے چڑے پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے البتہ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں (زیورات کی صورت میں پہننا) جائز ہے (ابوداؤد، نسائی)

۴۳۹۶ - (۱۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبِّهِ: «مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَضْنَامِ؟» فَطَرَحَهُ. ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: «مَالِي أَرَى عَلَيْكَ جِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟!» فَطَرَحَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ آتَخِذُهُ؟ قَالَ: «مِنْ وَرِقٍ وَلَا تَيْمَمُهُ مَثَلًا...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ مُحِبِّي الشَّئَةِ، رَحِمَهُ اللَّهُ: وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «الْتِمَسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا: جس نے جھیل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، کیا وجہ ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں؟ اس شخص نے انگوٹھی پھینک دی پھر وہ آیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نے دوڑیوں کا زیور پہن رکھا ہے؟ اس شخص نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ نے فرمایا: چاندی سے۔ لیکن اس کا وزن ایک شقال سے کم ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) امام محی السنہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سل بن سعد سے حق مر کے بارے میں صحیح حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا: تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔

وضاحت ۱: لوہے کی انگوٹھی پہننے سے ممانعت کی حدیث ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کی انگوٹھی سے بھی زیادہ برا سمجھا ہے اور آپ کا ایک شخص سے یہ کہنا کہ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی دستیاب ہو جائے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (آداب الزفاف ص ۳۳-۳۶)

۴۳۹۷- (۱۵) وَهْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالَ: الصُّفْرَةَ- يَعْنِي: الْخَلْقُوقَ — وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ—، وَجَرَّ الْإِزَارَ، وَالتَّخْتَمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبْرُجَ بِالزِّيْبَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ—، وَالرَّقْمَ إِلَّا بِالْمَعْوَذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزَلَ الْمَاءَ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ—، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ— مُحَرَّمٌ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۳۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو میوہ گردانتے تھے۔ ۱۔ عفران لگانا، پھلپے کو سیاہ رنگ کے ساتھ تبدیل کرنا، تمہ بند لگانا، سونے کی انگوٹھی پہننا، عورت کا بے عمل لب و لبت کا اظہار کرنا، شرع کیلئے معذرات کے علاوہ دیگر دعاؤں کے ساتھ دم کرنا، تعویذات لگانا، منی کے پانی کو شرم گاہ سے باہر گرانا اور بچے (کے دودھ) کو خراب کرنا لیکن آپ اسے حرام قرار نہیں دیتے تھے (ابوداؤد نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن حسان راوی مکر الحدیث ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۹۷)

۴۳۹۸- (۱۶) وَهْنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ—، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ مَوْلَاةَ لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَّعَهَا عُمَرُ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]—، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک لوزی زبیر کی بیٹی کو مڑبن خطاب کے پاس لے گئی اس کے پاؤں میں پائل بندھی ہوئی تھی۔ مڑبن نے ان کو کاٹ دیا اور بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر پائل کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، روایت بیان کرنے والی لوزی مجہول ہے ابن زبیر سے مراد عامر بن عبد اللہ بن زبیر ہے، عامر کی مڑب سے ملاقات ثابت نہیں (تلخیص الروایة جلد ۳ صفحہ ۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸، مشکوٰۃ سعید الخمری جلد ۲ صفحہ ۳۸۳)

۴۳۹۹- (۱۷) وَهْنِ بُنَانَةَ مَوْلَاةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيَانَ الْأَنْصَارِيِّ، كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلٌ يُصَوِّتُونَ— . فَقَالَتْ: لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَنَّ جَلَاجِلَهَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۹۹: عبد الرحمن کی لوزی "بنانہ" عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ عائشہ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے آواز کرنے والے ٹھکڑے پہن رکھے تھے۔ عائشہ نے حکم دیا کہ ایسی لڑکیوں کو میرے پاس نہ لایا کرو البتہ ان کے ٹھکڑوں کو کاٹنے کے بعد انہیں آنے کی اجازت ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں آواز کرنے والی کوئی چیز ہو (ابوداؤد) وضاحت: "بنانہ" لوزی مجہول راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)

۴۴۰۰- (۱۸) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ، أَنَّ جَدَّهُ عَزْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطِعَ أَنْفَهُ يَوْمَ الْكَلَابِ — ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وِرْقٍ، فَاتَّخَذَ عَلَيْهَا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ... رواه الترمذی، وابوداؤد، والنسائی.

۳۳۰۰: عبدالرحمان بن طرفہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک جگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی چنانچہ اس نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن وہ بدبو دار ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی کہ وہ سونے کی ناک بنوالے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۴۰۱- (۱۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيئَهُ — حَلَقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيَحَلِّقْهُ حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيئَهُ طَوِّقًا مِنْ نَارٍ فَلْيَطَوِّقْهُ طَوِّقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيئَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ؛ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوبُ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا چملا پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا چملا پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا ہار پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا ہار پہنا دے اور جو شخص اپنے کسی پیارے کو آگ کا کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے البتہ چاندی کا کنگلہ بندوں استعمال کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳)

۴۴۰۲- (۲۰) وَهَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقْبَلَتْ فَلَاقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ قُلِدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا — مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۳۰۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت گلے میں سونے کا ہار لٹکاتی ہے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں آگ کا ہار لٹکایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنتی ہے تو قیامت کے دن اللہ اس کے کان میں آگ کی بالیاں پہناتا ہے (ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: علماء نے اس مضمون کی احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے، عورتوں کے لئے سونے کے زیورات پہنانا جائز ہیں لیکن کسی حدیث کو منسوخ قرار دینا اس وقت درست ہے جب تاخ حدیث کا علم ہو کہ وہ بعد کی ہے لیکن اس کا کوئی

علم نہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث ان عورتوں کے بارے میں ہے جو زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں۔ محتاط صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بالعموم مردوں اور عورتوں کو سونے کے زیورات سے دور رہنا چاہیے نیز آپ کا فرمان ہے کہ شکوک و شبہات کو چھوڑ دینا چاہیے (التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۹)

۴۴۰۳ - (۲۱) **وَمَنْ أَحْبَبَ لِحَدِيثَةٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِئْصَةِ مَا تُخَلِّينَ بِهِ؟ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تُحَلِّي ذَهَبًا تَظْهَرُهُ إِلَّا عُدِبَتْ بِهِ».** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۰۳: حدیث کی بن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! خردوار! تمہارے لئے چاندی کا زیور پہننا درست ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے گی تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، حدیث کی بن مجمل راویہ ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، مشکوٰۃ علامہ الہانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۷)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۴۰۴ - (۲۲) **عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ، وَيَقُولُ: «إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوها فِي الدُّنْيَا».** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل: ۴۴۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور اور ریشم پہننے والوں کو روکتے اور فرماتے، اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پہننا پسند کرتے ہو تو دنیا میں انہیں نہ پہنو (نسائی)

۴۴۰۵ - (۲۳) **وَمَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَيْسَهُ، قَالَ: «سَمِعْتَنِي هَذَا عَنْكُمْ مِنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظَرَةٌ، وَإِلَيْكُمْ نَظَرَةٌ، ثُمَّ الْفَاءُ».** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا۔ آپ نے فرمایا: اس انگوٹھی نے مجھے تم سے مشغول کر دیا، میں سارا دن ایک نظر اس کی جانب اور ایک نظر تمہاری جانب ڈالتا رہا۔ بعد ازاں آپ نے اسے پھینک دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں جس انگوٹھی کے پھینکنے کا ذکر ہے یہ سونے کی بنی ہوئی ہوگی یا زہنی دنیا کے پیش نظر آپ نے اسے پھینک دیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹)

۴۴۰۶- (۲۴) وَمَنْ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْغُلَامَانُ شَيْئًا مِنَ
الذَّهَبِ، لِأَنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحْتِمِ بِالذَّهَبِ، فَأَنَا أَكْرَهُهُ — لِلرِّجَالِ ،
الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ. رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ»

۴۴۰۶: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لڑکوں کو سونا پہنایا جائے کیونکہ مجھے
یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، پس میں بڑی عمر اور چھوٹی
عمر والوں کے لئے اس کے پہننے کو مکروہ جانتا ہوں (موطأ)

بَابُ النَّعَالِ

(جو تلوں کی کیفیت اور ان کے احکام کا بیان)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۰۷ - (۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ جو تلوں پہنتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے (بخاری)

۴۴۰۸ - (۲) وَهْنُ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ نَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ—
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو حصے تھے (بخاری)

۴۴۰۹ - (۳) وَهْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا يَقُولُ: «اسْتَكْبِرُوا مِنَ النَّعَالِ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جگہ کے دوران سنا جس میں آپ نے شمولت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: "اگر جو تلوں پہنے رہو، اس لئے کہ جب تک انسان جوتے پہنے رکھتا ہے وہ سوار ہوتا ہے (مسلم)"

۴۴۱۰ - (۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُنْزِلْ بِالْيَمْنِيِّ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيُنْزِلْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنَّ الْيَمْنِيُّ أَوْلَهُمَا تُنْعَلُ وَأَجْرُهُمَا تُنْزَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہنا جائے اور بائیں پاؤں سے آخر میں اتارا جائے (بخاری، مسلم)"

۴۴۱۱ - (۵) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْسِسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُخْفِيَهُمَا— جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو اتار دے یا دونوں کو پہنے رکھے (بخاری، مسلم)

۴۴۱۲ - (۶) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ۱- انْقَطَعَ شِبْعٌ - نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِي فِي خَفِّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَجِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے اسے چاہیے کہ وہ تسمہ درست کرے۔ نیز کوئی شخص ایک مولہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا بھی نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹھ نہ مارے اور چادر کو اس طرح نہ لپیٹے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں (مسلم)

وضاحت: ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے کی ممانعت اس وقت ہے جب شرمگاہ کے عواں ہونے کا خطرہ ہو۔

الفصل الثانی

۴۴۱۳ - (۷) هِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِبَالَانِ، مَشْنَى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے (ترمذی)

۴۴۱۴ - (۸) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَّعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر جوتا پہنے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوہریرہ راوی مدلس ہے اور "من" کے ساتھ روایت کر رہا ہے (تفصیح الرداء جلد ۳ صفحہ ۳۴۰)

۴۴۱۵ - (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۴۱۵: نیز ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶- (۱۰) وَفِي الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: رُبَّمَا مَسَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهَا مَسَّتْ بِنَعْلِ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ.

۴۴۱۶: قاسم بن محمد رحمہ اللہ عاتشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عاتشہ رضی اللہ عنہا ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس مرفوع روایت میں یسٹ بن ابوسلمہ راوی مضطرب الحدیث ہے جبکہ موقوف روایت صحیح ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۸۹، تاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۲۵۵، البحر والتحدیل جلد ۱ صفحہ ۲۳۳، النسخہ والمتروکین صفحہ ۵۵۵، میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۲۰، ترقیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹)

۴۴۱۷- (۱۱) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ الشُّنَّةِ إِذَا اجْلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سنت طریقتہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھے تو جوتے اتار کر اپنے پہلو میں رکھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ہارون بخاری مقبول راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۵۹)

۴۴۱۸- (۱۲) وَفِي ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُفْنَيْنِ إِسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۴۴۱۸: ابن بربہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی ہادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دو سادہ سیاہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے ابن بربہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن بربہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بعد ازاں آپ نے وضو کیا اور مولیوں پر مسح کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دلم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۲۸۰) اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

(بالوں پر کنگھی کرنے، انہیں خوبصورت بنانے اور سنوارنے کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۱۹ - (۱) هُنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ - رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل : ۴۴۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں مائدہ ہونے کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہارک میں کنگھی کیا کرتی تھی (بخاری، مسلم)

۴۴۲۰ - (۲) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالْأَسْتِحْدَادُ -، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَتَنْفُ الْأَبْطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۰ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ کام فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرانا، ذرناٹ ہال موڑنا، مونچھیں تراشنا، ناخن کاٹنا اور بشل کے بال اکیرنا (بخاری، مسلم)

۴۴۲۱ - (۳) وَهَنَ ابْنُ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَالَفُوا الْمُشْرِكِينَ: أَوْفِرُوا اللَّحَى، وَأَخْفُوا الشَّوَارِبَ» - . وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنَّهُكَوَا الشَّوَارِبَ - وَأَخْفُوا اللَّحَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی حالت کردہ واڑھیوں کو بچھاؤ اور مونچھوں کو تراشا اور ایک روایت میں ہے کہ مونچھوں کو خوب اچھی طرح تراشا اور واڑھیوں کو بچھاؤ (بخاری، مسلم)

۴۴۲۲ - (۴) وَهَنَ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَتَ لَنَا فَنِ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھوں کے تراشنے، بالوں کے کاٹنے، بشل کے بال اکیرنے اور ذرناٹ ہالوں کے موڑنے کے لئے یہ حکم مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں (مسلم)

۴۴۲۳ - (۵) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالتَّصَارِي لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودی اور عیسائی ہاں نہیں رنگتے تم ان کی مخالفت کرو (بخاری، مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں امر واجب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے (واللہ اعلم)

۴۴۲۴ - (۶) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ، وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بِيَاضًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کو لایا گیا ان کے سر اور والہی کے ہاں تھلہ بوٹی کے پھولوں کی مانند سفید تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کر دو البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو (مسلم)

۴۴۲۵ - (۷) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسْأَلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَغْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ، فَسَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن امور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں ملا تھا، ان میں آپ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے ہاں ماگ نکالنے بغیر نکالتے تھے اور مشرک لوگ سر کے ہالوں میں ماگ نکالتے تھے۔ آپ نے اپنی پیشانی کے ہالوں کو لھتے چھوڑا بعد ازاں آپ نے ماگ نکالنا شروع کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ہالوں کو لھتے چھوڑنا جائز ہے لیکن ماگ نکالنا افضل ہے۔ آپ نے مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے ہالوں کو لھتے چھوڑا، فتح مکہ کے بعد آپ نے اپنی قوم کی عادت کے مطابق ماگ نکالنی شروع کر دی (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۱، مکتبۃ سعید العلم جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)

۴۴۲۶ - (۸) وَهَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَرْعِ. قِيلَ لِنَافِعٍ: مَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ، وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَالْحَقُّ بَعْضُهُمُ التَّمْسِيرُ بِالْحَدِيثِ.

۴۳۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے "قرع" سے منع کیا۔ بالغ سے دریافت کیا گیا کہ "قرع" کیا ہے؟ اس نے بتایا 'بچے کے سر کے کچھ حصے کو موہنا اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا۔ (بخاری، مسلم) بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث میں شامل کر دیا ہے۔
وضاحت: اس انداز کے مطابق بال رکھنے حرام ہیں (تفہیم الوداع جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۴۴۲۷ - (۹) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ، فَتَهَاؤُمُ عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: «اخْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ اثْرِكُوا كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا تھا اور کچھ حصہ اسی طرح تھا۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا 'سر کے تمام بالوں کو منڈا دیا سب کو رہنے دو (مسلم)

۴۴۲۸ - (۱۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخْتَبِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کو رگڑ دیتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی ملعون قرار دیا جو مردوں کا رگڑ دھارتی ہیں نیز آپ نے حکم دیا کہ عورتوں کو گھروں سے نکال دو (بخاری)

۴۴۲۹ - (۱۱) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ...» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ان مردوں پر اللہ کی لعنت ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں (بخاری)

۴۴۳۰ - (۱۲) وَهْنِ ابْنِ عَمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے سر میں مصنوعی بال لگاتی ہے اور لگواتی ہے، سرمہ بھرتی ہے اور بھرتی ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: البتہ بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے دھاگہ یا پرائیڈ وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

۴۴۳۱- (۱۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَمَتِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ — لِلْحُسْنِ، الْمُغْفِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَيْسَ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتَ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ —؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّهُ لَقَدْ نَهَى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرمد بھرنے والیوں اور بھروانے والیوں، بھنوں اور رخسار سے بال اکھڑنے والیوں اور خوب صورتی کے لئے واغصوں کو باریک بنانے والیوں (اور اللہ کی تخلیق کردہ نیت اور شکل کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ چنانچہ ایک عورت ابن مسعود کے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ مجھے یہ بات پہنی ہے کہ آپ نے لال لال عورت کو ملعون قرار دیا ہے ابن مسعود نے جواب دیا 'میں کیوں اس شخص پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت کی گئی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے دونوں قسمیوں کے درمیان قرآن پاک کی تلاوت کی ہے مجھے اس میں وہ بات نہیں ملی جو آپ کہہ رہے ہیں۔ ابن مسعود نے واضح کیا کہ اگر تو نے قرآن پاک کی تلاوت کی ہوتی تو تو اس میں اس حکم کو پالیتی، کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ 'تمہیں جس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے رک جاؤ'؟ اس عورت نے جواب دیا بالکل۔ ابن مسعود نے کہا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم)

۴۴۳۲- (۱۴) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالْعَيْنُ حَقٌّ، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'نہر کا لگ جانا صحیح ہے نیز آپ نے جسم میں سرمد بھرنے سے منع فرمایا (بخاری)

۴۴۳۳- (۱۵) وَهَنَّ ابْنُ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُكْبَدًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا (بخاری)

وضاحت: تاکہ حالت احرام میں آپ کے بال بکھرنے نہ پائیں نیز سر کو دھوپ نہ پہنچے (اللہ اعلم)

۴۴۳۴- (۱۶) وَهَنَّ أَنَسُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے (بخاری)

۴۴۳۵- (۱۷) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطِيبٍ مَا نَجِدُ، حَتَّى أَجِدُ وَيَبِصُّ الطِّيبَ — فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دستیاب خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو لگاتی یہاں تک کہ میں خوشبو کو آپ کے سر اور داڑھی میں محسوس کرتی تھی (بخاری مسلم)

۴۴۳۶- (۱۸) وَهَنَّ نَافِعٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ —؛ اسْتَجَمَرَ بِاللُّوَةِ — غَيْرِ مُطْرَأَةٍ، وَيَكافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۴۳۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھنی لیتے تو کبھی کافور کی آمیزش کے بغیر اور کبھی کافور بلا دھنی لیتے۔ پھر بیان کرتے کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھنی لیا کرتے تھے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۴۴۳۷- (۱۹) هَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْصُ، أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ ابْرَاهِيمُ مَخْلِيلُ الرَّحْمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل: ۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے یا تراشا کرتے تھے یا ہلکی کیا کرتے تھے، اور ابراہیم خلیل الرحمان علیہ السلام بھی اسی طرح کیا کرتے تھے (ترمذی)

۴۴۳۸- (۲۰) وَهَنَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۲۸: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کٹاتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد، ترمذی، نسائی)

۴۴۳۹- (۲۱) وَهْنٌ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرَضِهَا وَطَوَّلِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۳۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ بال تراشتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون راوی ضعیف اور متروک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۷۶۵، الشفاء والمتروکین صفحہ ۷۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۳، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۱۹۰)

۴۴۴۰- (۲۲) وَهْنٌ يَعْلَى بْنُ مَرْثَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلِيًّا خَلُوقًا، فَقَالَ: «أَلَيْكَ امْرَأَةٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۳۰: يعلى بن مرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زعفران کا رنگ دیکھا آپ نے دریافت کیا، تیری عورت ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اسے صاف کر، پھر صاف کر، پھر صاف کر، پھر دوبارہ نہ لگانا (ترمذی، نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو حفص بن عمرو راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۳، الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۵۳۲، الشفاء والمتروکین صفحہ ۳۶۱، الجرحون جلد ۲ صفحہ ۸۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۹)

۴۴۴۱- (۲۳) وَهْنٌ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلْقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳۱: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر تمھوڑا سا بھی زعفران لگا ہو (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں ابو جعفر رازی ثقہ راوی نہیں (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

۴۴۴۲- (۲۴) وَهَنَّ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ وَقَالَ: «إِذْهَبْ فَأَغْسِلْ هَذَا عَنكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر سے واپس اپنے گھر آیا جبکہ میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے، گھروالوں نے مجھے زعفران لگا دیا۔ صبح جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور حکم دیا کہ جا اور زعفران اتار دے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۷۳)

۴۴۴۳- (۲۵) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ.

۴۴۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو اور مہک نہ ہو (ترمذی نسائی)

۴۴۴۴- (۲۶) وَهَنَّ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ قسم کی خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگاتے تھے (ابوداؤد)

۴۴۴۵- (۲۷) وَهَنَّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ، وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ، وَيُكْثِرُ الْفِنَاعَ، كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبَ زَيْبَاتٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَنِ.

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ سر کو تل لگاتے، داڑھی میں سنکھی کرتے اور پگڑی کے نیچے اکثر کپڑا رکھتے یوں معلوم ہوتا ہے آپ کے کپڑے جل بیچے والے آدمی کے جیسے ہیں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن صبیح اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۳۵، الدراری صفحہ ۳۳۳، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۰۸۲، انفعاء الصغیر صفحہ ۱۲، میزان الاحوال جلد ۲ صفحہ ۲۱، تہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۵)

۴۴۴۶- (۲۸) وَهَنَّ أُمُّ هَانِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ، قَدَمَةً، وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرٍ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۴۴۶: ام حانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو اس وقت آپ کے سر کے بالوں کی چار میڈھیاں تھیں (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۴۴۷- (۲۹) وَهَنَّ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِذَا فَرَّقْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعَتْ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوحِهِ، وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی بانگ نکالی تو میں نے سر کے درمیان سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور سر کے اگلے حصے کے بال آپ کی آنکھوں کے سامنے لگتے چھوڑ دیے (ابوداؤد)

۴۴۴۸- (۳۰) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْقَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ الْأَعْبَاءِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۴۴۸: عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کٹھنی کرنے اور ایک دن نہ کرنے کا حکم دیا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں نہی تنہی ہے، یعنی اس کے مطابق عمل کرنا بہتر ہے وگرنہ روزانہ کٹھنی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۴۴۹- (۳۱) وَهَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَا لِي أَرَاكَ شَعْبًا، قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَرْفَاءِ... قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِدَاءً؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَخْتَصِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۴۹: عبداللہ بن بربدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پرانے حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پر آسائش زندگی بسر کرنے سے روکا کرتے تھے۔ اس شخص نے پھر دریافت کیا کہ تو نے جو تباہیوں میں پہن رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کبھی نیچے پاؤں بھی چلا کریں (ابوداؤد)

۴۴۵۰- (۳۲) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ہال رکے ہوئے ہیں وہ ان کو سنوار کر رکے (ابوداؤد)

۴۴۵۱- (۳۳) وَقَالَ ابْنُ دُرَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْجَنَاءَ وَالْكُتْمَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتَّنْسَائِيُّ.

۳۳۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے اچھا رنگ جس سے پیسا پے کو تبدیل کیا جائے مندی اور وسہ ملا کر لگانا ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۴۴۵۲- (۳۴) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّنْسَائِيُّ.

۳۳۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما صی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کبوتروں کے سینے کے رنگ کی مانند سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب لگائیں گے، وہ جنت کی خوشبو کو نہیں پائیں گے (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۵۳- (۳۵) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ التِّعَالَ السَّبِيئَةَ، وَيُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ — وَالزُّعْفَرَانِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۳۳۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہالوں سے پاک چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی داڑھی کو ”ورس“ اور ”زعفران“ کے ساتھ رنگتے تھے (راوی کتاب ہے) اور عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے (نسائی)

وضاحت: آپ ”ورس“ اور ”زعفران“ کو ہالوں خضاب ہمیشہ استعمال نہیں کرتے تھے البتہ کبھی کبھار رنگتے تھے، جس، ادوی نے مجھے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۴۴۵۴- (۳۶) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْجَنَاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا». قَالَ: فَمَرَّ آخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْجَنَاءِ وَالْكُتْمِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا». ثُمَّ مَرَّ آخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک ٹھنص گزرا جس نے بالوں کو مندی کے ساتھ رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ بت اچھا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک اور ٹھنص گزرا جس نے مندی اور دسمہ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد ایک اور ٹھنص گزرا جس نے زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۳۴)

۴۴۵۵ - (۳۷) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَيَّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَسْبُحُوا بِالْيَهُودِ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۳۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بالوں کو رنگ کر تبدیل کرو، یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (ترمذی)

۴۴۵۶ - (۳۸)، ۴۴۵۷ - (۳۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالزُّبَيْرِ.

۴۳۵۶: ۴۴۵۷: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۸ - (۴۰) وَهَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّبِعُوا الشَّيْبَ؛ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهَا بِهَا حَطِئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بال نہ اکھاڑو، یہ تو مسلمان کے لئے نور ہیں جو ٹھنص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیک ثبت فرماتے ہیں۔ اس کی ایک خطا دور فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (ابوداؤد)

۴۴۵۹ - (۴۱) وَهَنْ كَعْبِ بْنِ مَرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۳۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو ٹھنص اسلام میں بوڑھا ہو گا پھر پانچ تو قیامت کے دن بڑھاپا اس کے لئے روشنی کا باعث ہوگا (ترمذی، نسائی)

۴۴۶۰ - (۴۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ، وَدُونَ الْوُقُورَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۳۶۰: عاکفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، آپ کے سر کے بال کندھوں سے اسیٹے اور کانوں کی لو کے برابر تھے (ترمذی نسائی)

۴۴۶۱- (۴۳) **وَمِنْ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ، لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ، وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ». فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَّعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۳۶۱: ابن الحنظلہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہیں، کہتے ہیں نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ خرم اسدی اچھا آدمی ہے، اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے، اس کا تہ بند نچانہ ہوتا۔ آپ کی یہ بات خرم کو پہنچی تو اس نے استرا لیا اور اس کے ساتھ اپنے بال کانوں تک کاٹ دیے اور تہ بند کو نصف پٹلی تک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد راوی ضعیف ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۴)

۴۴۶۲- (۴۴) **وَمِنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِي ذُوَابَةٌ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجْزُهَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا، وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۳۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری پیشانی کے بال لٹکے ہوئے تھے تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ میں انہیں کانوں کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون بن عبد اللہ راوی مجہول ہے (تطبیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف (ابوداؤد صفحہ ۴۳۳)

۴۴۶۳- (۴۵) **وَمِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَهَلَ آلَ جَعْفَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ، فَقَالَ: «لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَحْيَى بَعْدَ الْيَوْمِ». ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي بَنِيَّ أَحْيَى» فَجِئْنَا بِنَا كَانْنَا أَفْرَحَ. فَقَالَ: «ادْعُوا لِي الْحَلَاقِ، فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوسَنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.**

۴۳۶۳: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن تک سوگ منانے کی اجازت دی۔ پھر آپ ان کے پاس آئے اور حکم دیا کہ آج کے بعد ہمیں میرے بھائی پر رونا نہیں ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ ہمیں لایا گیا گیا ہم پر غم کے بچوں کی طرح ہیں۔ آپ نے فرمایا، حجام کو بلاؤ۔ آپ نے اسے ہمارے سر کے بال موٹے کا حکم دیا (ابوداؤد نسائی)

۴۴۶۶ - (۴۶) وَهَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، الْأَنْصَارِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْنُنُ -
بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: وَلَا تُنْهَكِي - فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ، وَأَحَبُّ إِلَى
الْبُعْلِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ، وَرَأَوْنَاهُ مَجْهُولٌ.

۴۴۶۷: ام علیہ انصاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت بنتے کیا کرتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ ختنہ مہالہ سے نہ کیا کر اس لئے کہ اس سے عورت کو لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن حسان راوی مجہول ہے۔ اس مسئلہ میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۸۸)

۴۴۶۵ - (۴۷) وَهَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنْ
خِضَابِ الْجِنَاءِ. فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي يَكْرَهُ رِيحَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ،
وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۶۵: کریمہ بن حمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مندی کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھ میں البتہ میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند سمجھتے تھے (ابوداؤد نسائی)

۴۴۶۶ - (۴۸) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدًا بِنْتُ عُبَيْدَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!
بَايِعْنِي. فَقَالَ: وَلَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفْنِيكَ، فَكَانَتُهُمَا كَفَا سَبْعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری بیعت لیں۔ آپ نے فرمایا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ رستے گی، میں بیعت نہیں لوں گا، تیری ہتھیلیاں تو ایسی ہیں جیسے درندے کی ہتھیلیاں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام الحسن اور اس کی وادی دونوں مجہول ہیں (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۸) ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۰۹

۴۴۶۷ - (۴۹) وَمَنْعَهُ قَالَتْ: أَوَمَتَّ . امْرَأَةً مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ، يَسِدُّهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ. فَقَالَ: «مَا أَدْرِي أَيْدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ؟» قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ. قَالَ: «لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ، يَعْنِي بِالْجِنَاءِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.»

۴۳۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا، اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور کہا مجھے معلوم نہیں، یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟ عورت نے کہا، عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر تو عورت ہے تو تجھے مندی کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو رکھنا چاہیے تھا (ابوداؤد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سفید بنت عمر راویہ مجہول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۴۴۶۸ - (۵۰) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لُبَّتِ الْوَأَيْمَةُ وَالْمُسْتَوِصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَبَصِّصَةُ، وَالْوَأَيْمَةُ، وَالْمُسْتَوِصِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاوُدَ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلعیریاری کے ہاتھوں کے ساتھ ہل ملانے والی اور طرانے والی، رخسار کے ہل اکھانے والی اور اکھرانے والی، سر پہ بھرنے والی اور بھرانے والی لہون عورتیں ہیں (ابوداؤد)

۴۴۶۹ - (۵۱) وَهَنَّ ابْنُ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۶۹: ابو مرزوقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کا لباس پہنتی ہے (ابوداؤد)

۴۴۷۰ - (۵۲) وَهَنَّ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النُّعْلَ. قَالَتْ: لَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا، ایک عورت مردوں والا جوتا پہنتی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو لہون قرار دیا ہے جو مردوں جیسا جوتا پہنتی ہیں (ابوداؤد)

۴۴۷۱ - (۵۳) وَهَنَّ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا — أَوْ مِسْرًا عَلَى بَاطِنِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَلْبَيْنِ — مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَتِ السِّتْرَ، وَفَكَتِ الْقَلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيِّينَ، وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا، فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ: وَيَا ثُوْبَانَ! إِذْهَبْ

بِهَذَا إِلَى فُلَانٍ، إِنَّ هُوَ لَأَهْلَى أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ الدُّنْيَا. يَا ثُوْبَانَ! اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ فِلَانَةً مِنْ عَصَبٍ —، وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے تو آپ کے گھروالوں میں سے سب سے آخر میں آپ کی ملاقات جس ہستی ہوتی تھی وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے آپ جس سے ملاقات کرتے وہ بھی فاطمہ ہوتیں۔ ایک مرتبہ آپ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو فاطمہ نے اپنے دروازے پر ٹاٹ یا پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسن و حسینؑ کو چاندی کے دو ننگن پہنا رکھے تھے۔ آپ فاطمہ کے ہاں نہ گئے، فاطمہ نے محسوس کیا کہ آپ کو میرے پاس آنے سے پردے اور ان ننگنوں نے روکا ہے چنانچہ انہوں نے پردے کو چھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے ننگن اتار دیے اور ان دونوں کو توڑ دیا۔ وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپ نے ان دونوں سے ننگن لئے اور فرمایا: اے ثوبان! اسے فلاں شخص کے پاس لے جاؤ، یہ میرے اہل بیت ہیں، میں پسند نہیں کرتا کہ میرے اہل بیت دنیاوی زندگی میں عمدہ چیزیں استعمال کریں (پھر آپ نے فرمایا) اے ثوبان! فاطمہ کے لئے ننگن کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو ننگن خرید لیتا (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حید شامی اور سلیمان منبہی دونوں راوی مجہول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۶ صفحہ ۱۱۷ جلد ۲ صفحہ ۲۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۵)

۴۴۷۲ - (۵۴) وَهِنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ —، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنِيبُ الشَّعْرَ». وَرَعِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ، ثَلَاثَةٌ فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةٌ فِي هَذِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصغمانی سرمہ لگاؤ بلاشبہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے نیز ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، آپ ہر رات اس سے تین بار سرمہ اس آکھ میں اور تین بار اس آکھ میں لگاتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کے دونوں جملوں کی سند میں عباد بن منصور، راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۱۷۸، الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۳۸۹، الشفاء والمتروکین صفحہ ۸۵، المجموعین جلد ۱ صفحہ ۱۹۶، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۱۹)

۴۴۷۳ - (۵۵) وَهِنَّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَتَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: «إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ: الدُّوْدُ —، وَالسُّعُوطُ —، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَسِيُّ —. وَخَيْرَ مَا اِكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنِيبُ الشَّعْرَ، وَإِنْ خَيْرَ مَا

تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعِ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعِ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ أَحَدَى وَعِشْرِينَ، وَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ عَرَجَ بِهِ، مَا مَرَّ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۳۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بلاشبہ بہترین علاج منہ کے کنارے سے دوا داخل کرنا، ناک میں دوا پکانا، سینگلی لگوانا اور جلاب لینا ہے نیز بہترین سرمہ اسمانی ہے، وہ بیٹائی کو روشن کرتا ہے اور ہال اگانا ہے اور تمہارے سینگلی لگوانے کے بہترین دن چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخیں ہیں اور آپ کو جب معراج کرایا گیا تو آپ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتے کہ آپ سینگلی لگوائیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۹)

۴۴۷۴- (۵۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرَّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالْمِيزَانِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بعد ازاں مردوں کو اس شرط کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ بند ہاتھ کر جائیں (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابوعزیرہ راوی مجہول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۹۷)

۴۴۷۵- (۵۷) وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمصَ. فَقَالَتْ: مِنْ أَيْنَ أَنْتِ؟ قُلْتُ: مِنَ الشَّامِ. قَالَتْ: فَلَعَلَّكَ مِنَ الْكُوزَةِ - أَلَيْسَ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَامَاتِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ السُّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فِي غَيْرِ بَيْتِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ سِتْرَهَا فِيمَا - بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۳۷۵: ابوالملیح بیان کرتے ہیں کہ ”حمص“ کی رہنے والی چند عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئیں۔ عائشہ نے دریافت کیا، آپ کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، شام سے۔ عائشہ نے کہا، شاید تم اس علاقے سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جالی ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ اپنے کپڑے اتارے تو اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان حائل پردے کو پھاڑ ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ ”اپنے گھر کے سوا...“ تو اس نے اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان حائل پردہ کو پھاڑ دیا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۷۶ - (۵۸) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بِيُوتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَامَاتُ، فَلَا يَدْخُلْنَهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزْرِ، وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ، إِلَّا مَرِيضَةً، أَوْ نَفْسَاءً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۴۷۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم کی زمین کو تم عنقریب فتح کرو گے اور وہاں ایسے محل دیکھو گے، جن کو حماموں کا نام دیا گیا ہوگا ان میں صرف مرد ہی بند باندھ کر جائیں۔ بیمار اور نفاس والی عورتوں کے سوا دوسری عورتوں کو وہاں جانے سے منع کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالرحمان بن رافع ثوری راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۴۲۹)

۴۴۷۷ - (۵۹) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ - الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ تَدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.»

۴۴۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس میں شراب کا دور چلا ہو۔ (ترمذی، نسائی)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۴۷۸ - (۶۰) هَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ خِيصَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدُ شَمَطَاتٍ - كُنْ فِي رَأْسِهِ؛ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ، وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَخْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل: ۴۴۷۸: ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مندى لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے کہا، اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کروں تو کر سکتا تھا۔ انہوں نے کہا، آپ نے بالوں کو مندى نہیں لگائی۔ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ ابو بکر نے مندى اور دوسرے کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا اور عمرؓ نے خالص مندى کے ساتھ بالوں کو خضاب کیا (بخاری)

وضاحت: انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کی بناء پر کہہ رہے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بالوں کو مندى لگانا ثابت ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

۴۴۷۹- (۶۱) وَهْنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُصْفِرُ لِحَيْتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِيءَ، يُثَابَةُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يُصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا، حَتَّى عِمَامَتَهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ.

۴۴۷۹: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے یہاں تک کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے رنگین ہو جاتے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ زرد رنگ لگاتے تھے اور آپ کو اس رنگ سے زیادہ کوئی دوسرا رنگ محبوب نہ تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑوں کو اسی رنگ کے ساتھ رنگ لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اپنی پگڑی کو بھی (ابوداؤد، نسائی)

۴۴۸۰- (۶۲) وَهْنِ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَحْضُومًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۴۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن موهب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگین بال نکال کر دکھائے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال، کپڑے اور دیگر استعمال میں آنے والی دوسری چیزیں بلور تھمک رکھی جاسکتی ہیں۔ آپ کے علاوہ امت کی کسی بڑی سے بڑی حدیث اور صالح شخصیت کو ہرگز یہ مقام حاصل نہیں کہ اس کے استعمال میں آنے والی اشیاء، کپڑے اور برتن وغیرہ بلور تھمک رکھے جائیں (اللہ اعلم)

۴۴۸۱- (۶۳) وَهْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمُحْنِثٍ، قَدْ حَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذَا؟» قَالُوا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہجڑا لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مندی کے ساتھ رگے ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، اس شخص کو کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ اسے ”تقیق“ کی جانب جلاوطن کر دیا گیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا، تم نمازیوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابویسار قرشی اور اس کا استاد ابوبہثم دوسری دونوں راوی مجہول ہیں۔ اس لئے یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تقیق الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)

۴۴۸۲- (۶۴) وَفِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، جَعَلَ أَهْلَ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصَبِيَانِهِمْ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبُرْكَ، وَيَمْسَحُ رُؤُوسَهُمْ، فَجِئْتُ ابْنَ إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمْسَسْنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلْقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا تو مکہ مکرمہ کے باشندے آپ کے پاس اپنے بچوں کو حصول برکت کے لئے لائے لارہے تھے۔ آپ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ چنانچہ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا تو مجھے زعفران لگا ہوا تھا۔ آپ نے زعفران کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ ہمدانی مجہول راوی ہے اور اس کی بیان کردہ حدیث منکر ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۲)

۴۴۸۳- (۶۵) وَفِي ابْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي جُمَّةً، أَفَارُجِلْهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَآكِرِمَهَا». قَالَ: فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رَبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَآكِرِمَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۴۳۸۳: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے کانوں کے لو کے برابر ہال رکھے ہوئے ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا، بالوں کو سنوار کر رکھو۔ راوی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ”بالوں کو سنوار کر رکھو“ ابو قتادہ دن میں دو مرتبہ سر پر تیل لگایا کرتے تھے (مالک)

۴۴۸۴- (۶۶) وَفِي الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قُرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: «إِخْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُوهُمَا؛ فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۳۸۳: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو مجھے میری بہن ”مغیرہ“ نے بتایا کہ جن دونوں تو نابالغ لڑکا تھا اور تیرے بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں تو تب انسؓ نے تیرے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا اور تیرے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا، ان مینڈھیوں کو موٹو دو یا کاٹ ڈالو، یہ تو یہودیوں کا نشان ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۱۳)

۴۴۸۵- (۶۷) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر کے بال موٹوانے سے منع فرمایا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، خلاص بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہذا یہ حدیث ضعیف ہے اگرچہ اس مفہوم کی روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے کہ مناسک حج میں بھی عورتیں سر کے بال نہ منڈوائیں، مناسک حج میں حلال ہونے کے لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بالوں کی ایک لٹ کاٹ دیں (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۱)

۴۴۸۶- (۶۸) وَهَنَّ عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ نَائِرُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِاصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ وَهُوَ نَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۸۶: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، جس کے سر اور داڑھی کے بال پرانگندہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گویا آپؐ اسے بالوں اور داڑھی کی اصلاح کا حکم دے رہے ہیں چنانچہ اس نے بال اور داڑھی ٹھیک کی اور پھر آپؐ کی خدمت میں واپس آیا، اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ حالت اس حالت سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح آئے کہ اس کے سر کے بال پرانگندہ ہوں، گویا وہ شیطان ہے (مالک)

۴۴۸۷- (۶۹) وَهِنَّ ابْنُ الْمَسِيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، يُنْظِفُ يَحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ؛ فَتَظْفَرُوا - أَرَاهُ قَالَ: أَفَيْتَكُمْ - ، وَلَا تَشْبَهُوا بِالْيَهُودِ» .

قَالَ - : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «تَظْفَرُوا أَفَيْتَكُمْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۳۸۷ : ابن مسیب رحمہ اللہ سے سنا گیا انہوں نے بیان کیا ' بلاشبہ اللہ پاک ہے ' پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ نکافت والا ہے 'صفاگی کو پسند کرتا ہے۔ اچھے اخلاق والا ہے ' اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے ' سخاوت کو محبوب جانتا ہے۔ پس تم اپنے گھروں (کے محضوں) کو صاف ستھرا رکھو۔ راوی کو "اپنے محضوں کو" کے لفظ میں تردد ہے۔ اور کہا کہ یہودیوں سے مشابہت نہ کرو۔ سننے والے نے بتایا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر ماجر بن مسار سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے اپنے والد سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکل بیان کی۔ البتہ اس نے کہا کہ اپنے محضوں کو صاف ستھرا رکھو (ترغی)

وضاحت : یہ حدیث مرسل اور مسند دونوں طریقوں سے ضعیف ہے۔ مسند میں خالد بن الیاس روای متروک الحدیث ہے (میزان الاحتمال جلد ۱ صفحہ ۷۷)

۴۴۸۸ - (۷۰) وَهِنَّ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمَسِيَّبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ حَلِيلَ الرَّحْمَنِ أَوْلَ النَّاسِ ضَيْفًا، وَأَوْلَ النَّاسِ اخْتِنًا، وَأَوْلَ النَّاسِ قِصَّ شَارِبَةً، وَأَوْلَ النَّاسِ رَأَى السُّبَيْبِ. فَقَالَ: يَا رَبِّ: مَا هَذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَقَارًا يَا إِبْرَاهِيمُ. قَالَ: رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۳۸۸ : یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہی کہ اس نے سعید بن مسیب سے سنا ' اس نے بتایا کہ ابراہیم ظلیل الرحمن وہ پہلے شخص ہیں ' جنہوں نے مسان نوازی کا آغاز کیا اور وہ پہلے شخص ہیں ' جنہوں نے خند کیا ' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی مومچیں کٹوائیں ' وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی دیکھی اور عرض کیا ' اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ' اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی ' اے میرے پروردگار! میرے اس وقار میں اضافہ فرما (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيرِ

(تصویر بنانے اور اس کے استعمال، وغیرہ کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۴۸۹- (۱) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۴۸۹: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے اور تصویریں ہوں (بخاری مسلم)

۴۴۹۰- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، وَقَالَ: «إِنَّ جِبْرَائِيلَ - كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقِنِي، أَمْ - وَاللَّهِ، مَا أَخْلَفَنِي». ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَزْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأَخْرَجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً، فَصَبَّحَ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَسْمَى لِقِيهِ جِبْرَائِيلُ - فَقَالَ: «لَقَدْ كُنْتُ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ». قَالَ: «أَجَلٌ، وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى أَنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن غمگین دکھائی دیے۔ آپ نے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اس رات ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ آپ نے فرمایا، خیروار! اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ بعد ازاں آپ کے ذہن میں خیال ابھرا کہ آپ کی چارہائی کے نیچے کیا کاچھوٹا سا بچہ ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا بعد ازاں آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اس جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جب شام کا وقت ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے دریافت کیا کہ تو نے گزشتہ رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپ نے حکم نافذ

کر دیا کہ چھوٹے باغ کے کتے کو بھی مار دیا جائے البتہ بڑے باغ کے (رکھوالے) کتے کو چھوڑ دیا جائے (مسلم)
وضاحت: بالعموم کتوں کے مارنے کا حکم منسوخ ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۱- (۳) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيْبٌ — إِلَّا نَقَضَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۳۳۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود ہر ایسی چیز کو توڑ دیتے تھے جس پر صلیب اور تصویر بنی ہوتی تھی۔ (بخاری)

وضاحت: کسی جاندار شے کی تصویر بنانا اور اس کو گھر میں رکھنا حرام ہے خواہ اس تصویر کا سایہ ہو یا نہ ہو وہ تصویر پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہو یا نہ روندی جاتی ہو۔ تصویر خواہ کپڑے میں بنی ہوئی ہو یا دیوار، فرش یا کاغذوں پر بنی ہو۔ ان سب کا ایک ہی حکم ہے نیز ان سے بچپوں کے کھیلنے کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

۴۴۹۲- (۴) **وَسَنَّا، أَنَهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً — فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى النَّبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَهِ رَسُوْلِهِ، فَمَاذَا — أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوْرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «إِنَّ النَّبِيَّتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۳۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے ایک نکلیہ خریدی جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور دروازے پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار محسوس کئے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور آپ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نکلیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں گرفتار ہوں گے اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ جن تصویروں کو تم نے بنایا ہے ان میں زندگی پیدا کرو نیز آپ نے فرمایا، جس گھر میں تصویر ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (بخاری، مسلم)

۴۴۹۳ - (۵) **وَمِنْهَا**، أَنَّهَا كَانَتْ اتَّخَذَتْ عَلِيَّ سَهْوَةً — لَهَا سِرًّا فِيهِ تَمَائِيلُ — فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نَمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ، يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے اپنی کونٹری کے سامنے تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا تو عائشہ نے اس کے دو ٹکے بنا لئے چنانچہ وہ ٹکے گھر میں تھے، آپ ان پر بیٹھا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: تصویر والے کانڈیا کپڑے کو احرام کے ساتھ لگانا ہرگز جائز نہیں البتہ وہ تصویریں پاؤں تلے روندی جا رہی ہوں تو کسی حد تک درست ہے (واللہ اعلم)

۴۴۹۴ - (۶) **وَمِنْهَا**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ، فَاتَّخَذَتْ نَمَطًا — فَسَرَّتْهُ عَلِيُّ الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ، فَرَأَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَابَةَ وَالطَّيْنَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے، میں نے ایک چادر دروازے پر بطور پردہ لٹکا دی۔ جب آپ تشریف لائے، آپ نے چادر دیکھی تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور واضح کیا کہ اللہ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم پتھروں اور مٹی کو لباس پہنائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۵ - (۷) **وَمِنْهَا**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا، قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ عذاب میں وہ لوگ جہنم ہوں گے جو اللہ کی تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۶ - (۸) **وَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ شَعِيرَةً... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۳۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی جگہ پیدا کرتا ہے؟ انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جوہی پیدا کر کے دکھائیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۷- (۹) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے زیادہ عذاب میں مبتلا مصور لوگ ہوں گے (بخاری، مسلم)

۴۴۹۸- (۱۰) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا، فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ہر مصور دنیا میں ہوگا اس کی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو جہنم میں اس کو عذاب دتا رہے گا۔ ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ ضرور تصویریں بنانا چاہتے ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح چیزوں کی (تصویروں) بنا لیں (بخاری، مسلم)

۴۴۹۹- (۱۱) وَهْنُهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَزِهِ؛ كَلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ، صَبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآتُكُ — يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذِيبٍ وَكَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِتَائِفٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے ایسا خواب بیان کیا جو اسے دکھائی نہیں دیا تو اسے تکلیف دی جائے گی کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے لیکن وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی باتیں (پوری) سنتا ہے جبکہ وہ لوگ اس کے سننے کو ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو سننے والے انسان کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن رتک پھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی ذی روح کی تصویر بناتا ہے تو اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس پر دہو ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جبکہ وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

۴۵۰۰- (۱۲) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَّ بِالْتَّرْدِشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَّغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۰۰: برہرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”زوشیر“ کہتا ہے گویا وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبو رہا ہے (مسلم)
وضاحت: ”زوشیر“ طہر کی قسم کا ایک کھیل ہے۔

الفصل الثانی

۴۵۰۱- (۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَائِيلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ - سِتْرٌ، فِيهِ تَمَائِيلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمَرَّ بِرَأْسِ التِّمَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيَقْطَعُ، فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمَرَّ بِالسِّتْرِ فَلْيَقْطَعُ، فَلْيَجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَنبُودَتَيْنِ تُوْطَّانِ، وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَلْيَخْرُجْ. فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.»

دوسری فصل: ۳۵۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات میں آیا تھا لیکن آپ کے پاس اس لئے نہ آیا کہ دروازے پر کچھ ذی روح کی تصاویر تھیں اور آپ کے گھر میں باریک پردہ تھا جس پر ذی روح کی تصاویر تھیں نیز گھر میں کتاب بھی موجود تھا۔ آپ گھر کے دروازے پر موجود تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں، انہیں کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کی چادر کے بارے میں حکم دیں کہ اسے اتار دیا جائے، اس کے دو ٹکے بنائے جائیں جنہیں روندنا جائے اور پھینکا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے نکال دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (ترمذی، ابو داؤد)

۴۵۰۲- (۱۴) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ عَثْقُ - مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ، وَأَذْنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ: إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ: بِكَلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَكَلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَيْهَا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.»

۳۵۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھ رہی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن کے ساتھ وہ سن رہی ہوگی اور اس کی زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ بات کرے گی۔ وہ کہے گی مجھے تین انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو سرکش اور ہٹ دم تھا اور ہر وہ شخص جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود گردانتا تھا اور وہ لوگ جو ذی روح کی تصویریں بنانے والے تھے (ترمذی)

۴۵۰۳- (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكَؤُوبَةَ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. قِيلَ: الْكَؤُوبَةُ الطَّبْلُ — زَوَاهِ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ نے شراب، قمار اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ”کؤوبہ“ سے مراد طبلہ ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۵۰۴- (۱۶) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكَؤُوبَةِ، وَالغَيْرِزَاءِ. وَالغَيْرِزَاءُ: شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْخَبْسَةُ مِنَ الذَّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: السُّكْرَكَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، قمار، طبلے اور جیشوں کی کھنی سے تیار شدہ شراب جس کو ”سکرک“ کہا جاتا ہے، سے منع فرمایا (ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن عبدہ راوی مجہول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

۴۵۰۵- (۱۷) وَهْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالْتَّرَدِّ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۵۰۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ”ترو شیر“ کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے (احمد، ابوداؤد) وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، سعید بن ابی ہند کی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

۴۵۰۶- (۱۸) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے تعاقب میں ہے۔ آپ نے فرمایا، شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) وضاحت: کبوتر بازی شرعاً حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۴۵۰۷ - (۱۹) هُنَّ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنِّي رَجُلٌ، إِنَّمَا مَعِينَتِي مِنْ صُتْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً؛ فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ يَنْفِخُ فِيهَا أَبَدًا»۔ فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَنَحَكَ إِنْ آيَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل: ۳۵۰۷: سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے کہا: اے ابن عباس! میں ایسا شخص ہوں کہ میرا گزارہ میرے ہاتھ کے فن سے ہے اور میں تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ میں تجھے صرف وہ حدیث سنانا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص تصویریں بناتا ہے اللہ اس کو عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح ڈالے جبکہ وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ یہ سن کر اس شخص نے زور دار آہ بھری اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ ابن عباس نے کہا: تیرا بھلا ہو اگر تجھے ضرور تصویریں بنانا ہیں تو درختوں اور غیر ذی روح اشیاء کی تصویریں بنالیا کر۔ (بخاری)

۴۵۰۸ - (۲۰) وَهِنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ، ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَيْفَ نَسِيَ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةٌ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أُمَّتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرِ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَيَّ قَبْرَهُ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ، أُولَئِكَ شَرَارُ خَلْقِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو آپ کی ایک بیوی نے "ماریہ" نامی ایک "گرے" کا ذکر کیا۔ ام سلمہ اور ام حبیبہ چونکہ حبشہ کے ملک مکی تھیں اس لئے انہوں نے اس گریے کے حسن اور اس میں موجود تصاویر کا تذکرہ کیا۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: اور واضح کیا کہ ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر عمارت خانہ تعمیر کر دیتے تھے بعد ازاں اس میں تصویریں بنا دیتے۔ وہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پر نماز پڑھنا، قبروں پر مسجدیں بنانا یا نیک لوگوں کی قبروں کو عمارت گاہ بنانا سب ناجائز ہیں۔ (واللہ اعلم)

۴۵۰۹- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُونَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ»

۳۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی پیغمبر کو قتل کیا یا اسے کسی پیغمبر نے قتل کیا یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا نیز مصور اور وہ عالم، جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا (یعنی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ سند احمد میں اس سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے جس کی سند صحیح ہے (سند احمد جلد ۵ صفحہ ۳۳۲)

۴۵۱۰- (۲۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الشَّطْرُنَجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ

۳۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شطرنج مجرموں کا قمار ہے (یعنی شعب الایمان) وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، امام بیہقی کی السنن الکبریٰ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳ میں اس حدیث کی سند موجود ہے۔

۴۵۱۱- (۲۳) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرُنَجِ إِلَّا خَاطِئٌ

۳۵۱۱: ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابو موسیٰ اشعریٰ نے بیان کیا کہ شطرنج صرف وہ لوگ کھیلتے ہیں جو خطا کار ہیں (یعنی شعب الایمان)

۴۵۱۲- (۲۴) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرُنَجِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ، وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۵۱۲: ابن شہاب رحمہ اللہ سے شطرنج کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ یہ کھیل باطل ہے اور اللہ باطل کو محبوب نہیں جانتا (یعنی شعب الایمان)

۴۵۱۳- (۲۵) وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَدُونَهُمْ دَارٌ، فَسَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَأْتِي دَارَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَإِنَّ فِي دَارِكُمْ كَلْبًا». فَأَلْوُوا: إِنَّ فِي دَارِهِمْ سِنُورًا. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: «السُّنُورُ سَبْعٌ... زَوَاهُ الدَّارُ قَطِئِي».

۳۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جاتے، ان کے گھر سے پہلے ایک گھر تھا۔ انہیں آپ کا ان کے ہاں آنا ناگوار گزرتا۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ فلاں شخص کے گھر تشریف لے جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس لئے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارے گھر میں بلی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلی درندہ ہے (دارقطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عیسیٰ بن مسیب راوی ضعیف ہے (مختصر علامہ الباقی جلد ۱ صفحہ ۷۷۷)

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرَّقِيِّ

(بیماریوں کا ادویات اور دم وغیرہ کے ساتھ علاج کرنے کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۵۱۴ - (۱) **وَمِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل : ۳۵۱۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی، جس کا علاج نازل نہ کیا ہو (بخاری)

۴۵۱۵ - (۲) **وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ؛ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بیماری کا علاج ہے جب علاج بیماری کے مطابق ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ تندرستی حاصل ہو جاتی ہے (مسلم)

وضاحت : جب علاج تشیم کے مطابق تجویز ہو جاتا ہے تو صحت و دوا سے نہیں بلکہ اللہ کی شہادت سے ہوتی ہے البتہ موت ایسی بیماری ہے، جس کا علاج ممکن نہیں (واللہ اعلم)

۴۵۱۶ - (۳) **وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيْفَةِ بِنَارٍ، وَأَنَا أَنهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْ».** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۱۶ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین چیزوں میں شفاء ہے۔ سہل گلوانے کے لئے پھینچنے گلوانے میں، شد پینے میں یا گرم لوہے کے ساتھ دانے میں۔ (بخاری)

دانتوں سے منع کرتا ہوں (بخاری)

۴۵۱۷ - (۴) **وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ، فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اتراب کے دن ابی بن کعب کی ”رگ زندگی“ پر تیر آکا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغنے کا حکم دیا (مسلم)
وضاحت: گرم لوہے کے داغنے سے وہ رگ جل جائے گی اور خون پلٹنا بند ہو جائے گا ایسا کرنے سے مریض اللہ کے فضل سے موت سے ہٹکار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

۴۵۱۸ - (۵) وَفَنَّهُ، قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَوْقَ أَكْحَلِهِ، فَحَسَمَهُ - الثَّيْبُ بِيَدِهِ بِمَشْقَصٍ -، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ”رگ زندگی“ میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیر کے پھل کے ساتھ داغا، پھر اس پر درم آگیا تو آپ نے دوبارہ اسے داغا (مسلم)

۴۵۱۹ - (۶) وَفَنَّهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا، فَقَطَّعَ مِنْهُ عِزْقًا، ثُمَّ كَوَّاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی جانب طیب بھیجا اس نے اس کی رگ کو کاٹا بعد ازاں اس کو داغا (مسلم)

۴۵۲۰ - (۷) وَفَنَ ابْنِ مَرْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْحَبَّةِ السُّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ». قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: «السَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السُّودَاءُ: الشُّونِيزُ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.»

۳۵۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کلونجی کا استعمال موت کے سوا ہر بیماری سے شفا دیتا ہے۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ”السام“ سے مراد موت اور ”الجبۃ السوداء“ سے مراد کلونجی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۱ - (۸) وَفَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَحْيِ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْقِهِ عَسَلًا». فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقًا - فَقَالَ لَهُ: «ثَلَاثَ مَرَّاتٍ». ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: «إِسْقِهِ عَسَلًا». فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَّبَ بَطْنُ أَحْيِكَ». فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے شکوہ کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنی اس کو جلاب آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے شہد پلاؤ اس شخص نے اس کو شہد پلایا پھر وہ آپ کے پاس حاضر ہوا اور بتایا کہ میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد پلانے سے مزید جلاب آرہے ہیں۔ آپ نے اسے تین بار شہد پلانے کے لئے کہا۔ پھر وہ چوتھی بار آیا۔ آپ نے فرمایا، اسے شہد پلاؤ۔ اس نے بتایا کہ میں نے شہد پلایا تھا لیکن پھر بھی جلاب میں کوئی افادہ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پھر اس شخص نے اس کو مزید شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا (بخاری، مسلم)

۴۵۲۲ - (۹) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَمْسَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ أَلْحَجَامَةَ، وَالْقُسْطَ الْبَحْرِيَّ،... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر علاج ”سیکلی“ لگانا اور ”قط بحری“ کا استعمال کرنا ہے (بخاری، مسلم)
وضاحت: قط بحری ایک مشہور دوا ہے جس کو کٹو کے نام کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔

۴۵۲۳ - (۱۰) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْعَمَزِ مِنَ الْعُدْرَةِ، - عَلَيْنَكُمْ بِالْقُسْطِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم بچوں کو حلق کی گھنڈی کے دبانے کے ساتھ تکلیف میں نہ ڈالو بلکہ قط بحری کا استعمال کرو (بخاری، مسلم)

۴۵۲۴ - (۱۱) وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَى مَا تَدْعُرْنَ - أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعَلَاقِ -؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ -، وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ». ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کس لئے اپنی اولاد کو حلق کی گھنڈی دبانے کے ساتھ تکلیف میں ڈالتے ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو، اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے، ان میں نمونیا بھی ہے۔ گھنڈی کی وجہ سے ناک میں عود ہندی کا عرق پکایا جائے اور نمونیا کی وجہ سے اسے منہ کے کنارے سے ڈالا جائے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۵- (۱۲) **وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:**
«الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخاری، جہنم کے جوش مارنے کی مانند ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو (بخاری، مسلم)

۴۵۲۶- (۱۳) **وَمِنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحَمَةِ، وَالنَّمَلَةِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے، بچھو کے ڈسنے اور پھوڑوں کے سبب دم کرنے کی اجازت دی ہے (مسلم)

۴۵۲۷- (۱۴) **وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم نظر لگنے سے دم کروائیں (بخاری، مسلم)

۴۵۲۸- (۱۵) **وَمِنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةً - تَعْنِي صُفْرَةً -، فَقَالَ: «اسْتَرْقُوا لَهَا؛ فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھرمیں ایک لونڈی دیکھی جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ نے فرمایا، اس کو دم کراؤ اسے نظر لگی ہوئی ہے (بخاری، مسلم)

۴۵۲۹- (۱۶) **وَمِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقِيِّ، فَجَاءَ آلَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ تَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقِيِّ، فَعَرَّضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۳۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن حزم کے گھروالے آئے انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ساتھ ہم بچھو

کے ڈسے کو دم کرتے ہیں حالانکہ آپ نے دم کرنے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے آپ پر وہ دم پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: میں اس دم میں کچھ حرج نہیں پاتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، وہ اسے ضرور پہنچائے (مسلم)

۴۵۳۰- (۱۷) **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَزُقُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «أَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُقَى مَسَّالَمٍ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا، تم مجھ پر اپنے دم پیش کرو۔ ایسا دم کرنے میں کچھ حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو (مسلم)

۴۵۳۱- (۱۸) **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتَعْسَلْتُمْ فَأَعْسِلُوا»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آسکتی تو نظر غالب آجاتی ہے۔ (نظر برد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کیلئے غسل کرو (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۴۵۳۲- (۱۹) **عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْتَنَدَاوَى؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَا عِبَادَ اللَّهِ! تَدَاوُوا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، الْهَرَمُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

دوسری فصل: ۴۵۳۲: اسامہ بن شریک بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں۔ آپ نے فرمایا، ضرور کرو۔ اے اللہ کے بندو علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بوجھاپے کی بیماری کے علاوہ ہر بیماری کا علاج بنایا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۳۳- (۲۰) **وَعَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ—؛ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ، هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے پیاروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا اور پھلاتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن یونس بکیر راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۸)

۴۵۳۴ - (۲۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَىٰ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کو ”سرخ ہاتھ“ بیماری کا علاج کرتے ہوئے دیکھا۔ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۳۵ - (۲۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ، وَالزَّيْتِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نمونیا بخار کا علاج ”قسط بحری“ اور ”زیتون“ کے ساتھ کریں (ترمذی)

۴۵۳۶ - (۲۳) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَتُ الزَّيْتِ وَالْوَرَسَ - مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمونیا بخار کے لئے ”زیتون“ اور ”ورس“ بولی تجویز کرتے تھے (ترمذی)

۴۵۳۷ - (۲۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهَا: «بِمَ تَسْتَمِشِينَ؟» - قَالَتْ: بِالشُّبْرُمِ - قَالَ: «حَارٌّ جَارٌ» قَالَتْ: «ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ؛ لَكَانَ فِي السَّنَا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۵۳۷: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تو

جلاپ کے لئے کون سی دوا استعمال کرتی ہے؟ اس نے بتایا کہ کالا دانہ۔ آپ نے فرمایا، تیز گرم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ”سنلکمی“ کے ساتھ جلاپ لیتی۔ آپ نے فرمایا، اگر موت سے کوئی چیز بچا سکتی تو وہ ”سنلکمی“ ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عتبہ بن عبد اللہ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۸، ضعیف ابن

ماجہ صفحہ ۲۸۲)

۴۵۳۸ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالذُّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوُوا، وَلَا تَدَاوُوا بِحَرَامٍ...» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے بیماری اور اس کا

علاج اتارا ہے اور ہر بیماری کا علاج موجود ہے پس تم علاج کراؤ البتہ حرام چیز کے ساتھ علاج نہ کراؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں اسماعیل بن عیاش راوی حکم فیہ ہے (المرجح والتعديل جلد ۲

صفحہ ۶۵۰، تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۲۱۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۷۳، ضعیف ابوداؤد

صفحہ ۳۸۳)

۴۵۳۹ - (۲۶) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؛ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا کے استعمال سے منع

فرمایا ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۴۰ - (۲۷) وَهَذَا مِنْ سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَيَّ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «إِحْتَجِمِ»، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: «إِحْتَضِبْهُمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۰: سلمیٰ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ بیان کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سردرد کی شکایت کرتا تو آپ اسے فرماتے، سینگلی لگواؤ اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپ

اسے فرماتے، پاؤں پر مندی لگاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن علی بن ابورافع راوی قابل حجت نہیں ہے (میزان الاعتدال

جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۴۵۴۱۔ (۲۸) **وَضَعَهَا**، قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرَحَةً— وَلَا نَكْبَةً— إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَّ عَلَيْهَا الْجَنَاءَ. رواه التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۳۱: سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی زخم یا چوٹ وغیرہ لگتی تو آپ مجھے وہاں مندی لگانے کا حکم دیتے (ترمذی)

۴۵۴۲۔ (۲۹) **وَمَنْ** أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامِيهِ، وَيَبِينُ كَيْفِيهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرَّهُ أَنْ لَا يَتَذَوَّى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ». رواه أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۳۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے کندھوں کے درمیان سینگ لگواتے۔ آپ فرماتے، جو شخص سینگ لگوا کر خون کھواتا ہے، اسے کسی بیماری کا کسی دوا سے علاج کرنے کی ضرورت نہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت راوی حکم فیہ ہے (بمیزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۱)

۴۵۴۳۔ (۳۰) **وَمَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجِمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثٍ— كَانَ بِهِ. رواه أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مویج آجانے کی وجہ سے اپنے کولے پر سینگ لگوائی (ابوداؤد)

۴۵۴۴۔ (۳۱) **وَمَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ: إِنَّهُ لَمْ يَمُرْ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ: «مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ». رواه التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۳۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سراء" کی رات کے بارے میں بتایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزرتے وہ آپ کو مشورہ دیتے کہ اپنی امت کو سینگ لگوانے کا حکم دیں (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی ضعیف ہے (بمیزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۸۳)

۴۵۴۵۔ (۳۲) **وَمَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيْبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. رواه أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۵: عبدالرحمان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس کو دوا میں ڈالا جاسکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

۴۵۴۶ - (۳۳) وَمَنْ أَنَسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ - وَالْكَاهِلِ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ: وَكَانَ يَحْتَجِمُ سَبْعَ

۳۵۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان سیگی لگواتے (ابوداؤد) ترمذی اور ابن ماجہ میں اضافہ ہے کہ آپ چاند کی سترو، انیس اور اکیس تاریخ کو سیگی لگواتے۔

وضاحت: امام ابن القیم "زاد المعاد" میں فرماتے ہیں کہ گردن کی رگوں پر سیگی لگوانے سے سر، چہرے، دانت، کان اور ناک کی بیماریوں کا ازالہ ہوتا ہے، اگر یہ بیماریاں خون کے غلبہ یا خون کے فاسد ہونے کی وجہ سے ہوں اور ان تاریخوں میں چونکہ خون کا دوران تیز نہیں ہوتا اس لئے سیگی لگانا مضر نہیں ہوتا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۱)

۴۵۴۷ - (۳۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ، وَتِسْعِ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». عَشْرَةَ، وَتِسْعِ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ.

۳۵۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی سترو، انیس اور اکیس تاریخ کو سیگی لگانا مستحب جانتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۴۸ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ، وَتِسْعِ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ؛ كَانَ شِفَاءً لَهُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس نے چاند کی سترو، انیس اور اکیس تاریخ کو سیگی لگوائی، وہ ہر بیماری سے بچا رہے گا (ابوداؤد)

۴۵۴۹ - (۳۶) وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ، وَيُرْعَمُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِّ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ». . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۴۹: کبشہ بنت ابوبکرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد اپنے اہل خانہ کو منگل کے روز سینگلی لگوانے سے روکتے نیز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے کہ منگل کا روز خون کی تیزی کا دن ہے اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز راوی مجہول ہے۔ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۱)

۴۵۵۰- (۳۷) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ اَحْتَجَمَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ، اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَاَصَابَهُ وَضَحٌ - فَلَآ يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ اُسْنِدٌ وَلَا يَصِحُّ.

۳۵۵۰: امام زہریؒ سے مرسل روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ وار یا ہفتہ کے روز سینگلی لگواتا ہے اور اسے برص کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے (احمد، ابوداؤد)

لور امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسندؒ بھی روایت کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ارقم روای متروک الحدیث ہے نیز روایت میں انتقاع بھی ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۲ صفحہ ۲۳۶، الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۵۰، الجرحین جلد ۱ صفحہ ۳۲۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶، تقرب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

۴۵۵۱- (۳۸) وَعَنْهُ، مُرْسَلًا، قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَحْتَجَمَ اَوْ اَطْلَى - يَوْمَ السَّبْتِ اَوْ الْارْبَعَاءِ؛ فَلَآ يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ، فِي الْوَضْحِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۳۵۵۱: زہریؒ سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہفتہ یا بدھ کے روز سینگلی لگواتا ہے یا لپ کرتا ہے تو وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہونے کی صورت میں صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

۴۵۵۲- (۳۹) وَعَنِ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ عَبْدَ اللهِ رَاىَ فِي عُنُقِي خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رَقِي لِي فِيهِ قَالَتْ: فَاخْذْهُ فَقَطِّعْهُ، ثُمَّ قَالَ: اَنْتُمْ اَلْ اَبْنَاءُ اللهِ لَآعْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الرَّقِيَّ وَالتَّمَاثِمَ وَالتَّوْتَةَ - شِرْكٌ، فَقُلْتُ: لِمَ تَقُوْلُ هَكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تُقْدِفُ -، وَكُنْتُ اَحْتَلِفُ اِلَى فُلَانِ الْيَهُودِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَتَتْ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: اِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ، كَانَ يَنْخُسُهَا

يَبِيدُهُ، فَإِذَا رُفِعَ كَفَّتْ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهَبِ
الْبَأْسَ، رَبِّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ سَفَمًا».
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب بیان کرتی ہیں کہ عبد اللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ
دیکھا، انہوں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، دھاگہ ہے، جس پر دم کر کے مجھے دیا گیا تھا۔ زینب کہتی ہیں
کہ عبد اللہ نے دھاگے کو کاٹ دیا اور ڈانٹ پلائی کہ تم آل عبد اللہ شرک سے بے پرواہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا، بے شک دم کرنا، منگے، پڑیاں وغیرہ لٹکانا اور جاو کرنا شرک ہیں (زینب کہتی ہیں)
میں نے اعتراض کیا کہ آپ یہ بات کیسے کہتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں شدید درد ہوتا تو میں فلاں یسوی کی طرف جاتی
جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا؟ عبد اللہ نے واضح کیا کہ یہ تو شیطان کا کارنامہ ہے وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے اور جب
دم کیا جاتا ہے تو وہ آنکھ پر ہاتھ مارنے سے رک جاتا ہے۔ تجھے بس یہی بات کافی تھی کہ تو دعا کرتی جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے "اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفاء عطا کر" تو شفاء دینے والا ہے تیری
شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا کر، جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجہول راوی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۲۲)

۴۵۵۳- (۴۰) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّشْرَةِ - ، فَقَالَ:
«هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جاوہ اتارنے کے عمل کے بارے میں
دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا، یہ شیطان کا کام ہے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ اس دم میں شرک کے الفاظ تھے اس لئے روک دیا گیا، اگر دم اللہ کے اسماء یا اللہ کی صفات
کے ساتھ کیا جائے یا قرآن پاک کی آیات کے ساتھ کیا جائے تو کچھ حرج نہیں (احکام آخر الایام صفحہ ۴)

۴۵۵۴- (۴۱) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «مَا أَبَالِي مَا آتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرْيَاقًا - أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً - أَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قَبْلِ
نَفْسِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے
فرمایا، پھر کچھ فرق نہیں میں جو چاہے کوں، اگر میں تریاق استعمال کوں یا جاہلیت کا تعویذ لٹکاؤں یا اپنی جانب سے اشعار
کوں (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کے صحیح راوی عبد اللہ بن عمرو ہیں جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔ مشکوٰۃ میں عبد اللہ بن عمر

غلا درج ہے نیز اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان ترمذی مکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۲)

وضاحت ۲ : تریاق چونکہ شراب اور سانپ کے گوشت سے تیار ہوتا تھا اس لئے آپ نے اس کو ناپسند فرمایا اور بحیثیت پیغمبر کے شریک دم اور تعویذات سے آپ کو نفرت تھی اور اشعار بھی آپ کے مزاج نبوت کے خلاف تھے (تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

۴۵۵۵ - (۴۲) وَهْنُ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ اِكْتَوَىٰ اَوْ اِسْتَرْقَىٰ، فَقَدْ بَرِيَءَ مِنَ التَّوَكُّلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۵۵ : منیوہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے داغ لگوا لیا (جاہلیت کا) دم کرایا وہ توکل سے دور ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۵۶ - (۴۳) وَهْنُ عَيْسَىٰ بْنِ حَمْرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكْبِمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تَعْلِقُ تَمِيمَةَ؟ فَقَالَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۶ : عیسیٰ بن حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم کے ہاں گیا تو اس کے بدن پر ”سرخ باہ“ تھا۔ میں نے مشورہ دیا کہ آپ تعویذ پائیں۔ انہوں نے جواب دیا، ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے (ابوداؤد) وضاحت ۱ : (تیسر) صرف لکھے ہوئے تعویذ کو نہیں کہتے بلکہ ہڈی، منکے اور پتھر وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن ابولیل راوی سنی الحفظ ہے (اعل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، النفعاء والمتروکین صفحہ ۵۲۹، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۱۳، تخریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۴۵۵۷ - (۴۴) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمَةٍ...» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ.

۳۵۵۷ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف نظر یا زہریلے شے کے ڈسنے پر دم کیا جائے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۵۵۸ - (۴۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ.

۳۵۵۸ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۵۵۹- (۴۶) وَهَنَّ أَنْسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمَةِ أَوْ دَمٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'نظر نہ لگے، کسی دھریلی شے کے ڈسنے یا کسیر پھوٹنے سے دم کیا جائے' (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸۵)

۴۵۶۰- (۴۷) وَهَنَّ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وُلِدْتُ جَعْفَرَ تَسْرَعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ، أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۶۰: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، 'اے اللہ کے رسول! جعفر کے بچوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ نے فرمایا، 'ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آئے والی ہوتی تو نظر غالب آ جاتی' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۵۶۱- (۴۸) وَهَنَّ الْيَسَاءُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: «أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقِيَةَ الثَّمَلَةَ كَمَا عَلَّمْتَيْنِهَا الْكِتَابَةَ؟» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۶۱: یساء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا، 'تو اسے پھوڑے پھنسی کا دم کیوں نہیں سکھاتی جیسا کہ تو نے اسے سکھاتا سکھایا؟' (ابوداؤد)

وضاحت: وہ دم، جس کے الفاظ کتاب و سنت کی تعلیمات کے متانی نہ ہوں درست ہیں اور لڑکیوں کو پڑھانا، سکھانا بھی جائز ہے۔ یہ حدیث جس میں ہے کہ 'انہیں سکھانا اور انہیں ہالا خالوں میں نہ رہنے دو' عامتہ درجہ ضعیف ہے اور اس کی سند میں عبد الوہاب بن ضحاک راوی کذاب ہے (تنقیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

۴۵۶۲- (۴۹) وَهَنَّ ابْنُ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُحِبِّاءٍ... قَالَ: فَلَبِطُ - سَهْلٌ، فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللَّهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ. فَقَالَ: «هَلْ تَتَهَمُونَ لَهُ أَحَدًا». فَقَالُوا: نَتَهَمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ.

قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَعَلَّظَ عَلَيْهِ، - وَقَالَ: «عَلَامٌ يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَكْتَ؟ - اِغْتَسِلْ لَهُ». فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَذَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ، فَرَأَى مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۳۵۱۲: ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا! اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ کوئی خوبصورت بدن۔ ابو امامہ کہتے ہیں چنانچہ سہلؓ نظر لگنے سے زمین پر گر پڑے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کو خبر ہے کہ اللہ کی قسم! سہلؓ بن حنیف اپنا سر نہیں اٹھاتے؟ آپ نے دریافت کیا، تم اس کے بارے میں کس شخص کو متہم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم عامر بن ربیعہ کو متہم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اسے ڈانٹ پلائی اور فرمایا، تم لوگ کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو؟ تم نے اس کو دیکھ کر اس کے حق میں برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ اس کے لئے غسل کر کے (دھوون) دو۔ چنانچہ عامر نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں کہنیاں اپنے گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں اور چادر کے اندر کو دھویا اور پانی پیالے میں ڈالا وہ پانی سہلؓ پر ڈالا گیا تو وہ لوگوں کے ساتھ اٹھ کر چلے گا، اسے کچھ تکلیف نہ رہی (شرح السنہ، مالک)

۴۵۶۳ - (۵۰) وَرَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّأَ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ».

۳۵۱۳: اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، نظر کا لگ جانا حق ہے، اس کے لئے اعضاء دھو کر پانی دے چنانچہ اس نے اس کے لئے وضو کر کے پانی دیا۔

۴۵۶۴ - (۵۱) وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتْ الْمُعَوَّذَاتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ».

۳۵۱۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ”معوذتین“ سورتیں نازل ہوئیں جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۵۶۵ - (۵۲) وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: «عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ رُبِّيَ فِيكُمْ الْمُعَرَّبُونَ؟»، قُلْتُ: «وَمَا الْمُعَرَّبُونَ؟ قَالَ: «الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجَنُّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ».

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ : «خَيْرَ مَا تَلَكَّوْتُمْ» فِي «بَابِ التَّرَجُّلِ» .

۳۵۶۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم میں بیگانے لوگ ہیں؟ میں نے دریافت کیا، بیگانے کون؟ آپ نے فرمایا، وہ لوگ جن میں ”جن“ شریک ہوتے ہیں۔ یعنی وہ ”شیطان“ جو جماع کے وقت مردوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں (ابوداؤد)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جس میں ذکر ہے ”تمہارا بہترین علاج.....“ کنگھی پھیرنے کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت ۱ : اس لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھے تاکہ اس کام میں شیطان اس کا ساتھی نہ ہو۔

وضاحت ۲ : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۸۶)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۵۶۶ - (۵۳) عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرْوُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُوقُ بِالصِّحْقِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُوقُ بِالسُّقْمِ» .

تیسری فصل : ۳۵۶۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، معدہ جسم کا حوض ہے۔ تمام رگیں اس میں اترتی ہیں۔ اگر معدہ صحیح ہوگا تو رگیں سدرستی لے کر لوٹیں گی اور اگر معدہ فاسد ہوگا تو رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔ (یعنی شعب الایمان)

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، درحقیقت یہ حارث بن کلمہ طیب کا قول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)

۴۵۶۷ - (۵۴) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، فَلَدَعَتْهُ عَقْرَبٌ، فَنَاقَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَعْلِهِ فَمَاتَتْهَا. فَلَمَّا انْتَصَرَفَ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدْعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ - أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ» - ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ - فَجَعَلَهُ فِي إِنْاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَعَتْهُ وَتَمَسَّحَهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمَعْوِذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۵۶۷ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا، چنانچہ بچھو نے آپ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اسے مار ڈالا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا، بچھو پر اللہ کی لعنت ہو۔ نمازی غیر نمازی، پیغمبر

غیر پیغمبر کسی کو معاف نہیں کرتا۔ بعد ازاں آپ نے پانی اور نمک منگوایا، اسے برتن میں ڈالا، آپ وہ پانی اپنی انگلی پر گرا رہے تھے جہاں بچھو نے ڈس لیا تھا، نیز اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور ”معوذتین“ سورتوں کے ساتھ دم کر رہے تھے (یعنی شعب الایمان)

۴۵۶۸- (۵۵) وَهَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أُرْسِلَنِي أَهْلِي إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً، فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَخُضَّضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتِ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۶۸: عثمان بن محمد بن موصیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھروالوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جانب پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور جب بھی کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو وہ ان کی جانب پانی کا برتن بھیج دیتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مبارک نکالتیں، جن کو انہوں نے چاندی کی ڈبیا میں رکھا ہوا تھا اور وہ ان کو پانی میں ہلاتیں اور بیمار شخص انہیں پی لیتا۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے ڈبیا کو غور سے دیکھا تو اس میں کچھ سرخ بال تھے (بخاری)

۴۵۶۹- (۵۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الْكَمْهَاءُ جُدْرِي الْأَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَمْهَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاوَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُوٍّ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَّرْتُهُنَّ، وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمَشَاءَ، فَبَرَأَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کھنسی تو زمین کی چمک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! کھنسی تو من (دسلاوی) ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے اور جھو بھجور جنت ہے اور اس سے زہر کا ازالہ ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے تین پانچ یا سات کھنسیاں حاصل کیں، میں نے انہیں نچوڑا اور ان کا پانی میں نے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا اور میں نے اپنی لوتھی کی آنکھوں میں پانی کے قطرے ڈالے، جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا اور اس کی نظر کزور تھی تو وہ تندرست ہو گئی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی میں کلام ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۵، التاريخ الكبير جلد ۳ صفحہ ۲۷۳، المرجع والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، النصفاء والتروکین صفحہ ۲۹۲، الجرحین جلد ۱ صفحہ ۳۲۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

۴۵۷۰- (۵۷) وَمَعْنَاهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَعَنَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدْوَاتٍ فِيهِ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ».

۳۵۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے ہر ماہ تین روز نماز منہ شہد جاٹ لیا تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوگی (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی شد میں عبدالحمید بن سالم راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۰، احادیث ضعیفہ ۷۳، ضعیف الجامع الصغیر ۵۸۳)

۴۵۷۱- (۵۸) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالسَّهَاءِ يَنْ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ». رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْأَخِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ.

۳۵۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شہاد دینے والی چیزوں کو اختیار کرو۔ وہ شہاد اور قرآن پاک ہیں (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان) امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۴۵۷۲- (۵۹) وَهَذَا أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِحْتَجَمَ عَلَى هَامِيهِ مِنَ الشَّأَةِ الْمَسْمُومَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذَلِكَ فِي يَافُوعِي، فَذَهَبَ حَسَنُ الْحِفْظِ عَنِّي، حَتَّى كُنْتُ الْقَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ رَزِينٌ؛

۳۵۷۲: ابو کبشہ انماروی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر آلود بکری کے سبب آپ نے اپنے داغ پر سینگ لگوائی۔ معمر راوی نے بیان کیا کہ میں نے زہر سے متاثر نہ ہونے کے باوجود اسی طرح اپنے داغ میں سینگ لگوائی تو میرا حافہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز میں سورت فاتحہ کا بھی لقمہ دیا جاتا تھا (رزین)

۴۵۷۳- (۶۰) وَهَذَا نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا نَافِعُ! يَنْبَعُ بِي الدَّمُ، فَاتَيْنِي بِحِجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ أَمْلٌ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْحَمِينِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، وَاجْتَبَيُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، فَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ

الثَّلَاثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ؛ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَنْدُجُ ذَمًّا وَلَا بَرَصًا إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷۳: تابع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مجھے) کہا، اے تابع! مجھ میں خون کی عیڑی ہے، میرے پاس سیٹگی لگانے والے کو لاؤ لیکن وہ جوان ہو، بوڑھا یا بچہ نہ ہو۔ ابن عمر نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، صبح نماز سیٹگی لگوانا بہتر ہے، اس سے غسل اور حافظہ بڑھتا ہے اور اگر کوئی حافظ ہو تو اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو سیٹگی لگوانا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر جھرات کے روز لگوائے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز سیٹگی لگوانے سے بچو۔ البتہ پھر اور منگل کے روز سیٹگی لگواؤ اور بدھ کے روز پرہیز کرو کیونکہ اسی دن ایوب علیہ السلام کو بیماری لاحق ہوئی اور کوڑھ اور برص جیسی بیماریاں تو صرف بدھ کے روز یا صرف بدھ کی رات جنم لیتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ الہانی جلد ۳ صفحہ ۴۸۸)

۴۵۷۴ - (۶۱) وَقَدْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالْحِجَامَةُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِذَاءِ السَّنَةِ. رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ، هَكَذَا فِي «الْمُسْتَقَى».

۳۵۷۳: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چاند کی ستارہ تاریخ منگل کے روز سے سیٹگی لگوانا تمام سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے بیان کیا ہے، اس کی سند صحیح نہیں ہے اور "مستقی" میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت ۱: یہ حدیث قایت درجہ ضعیف ہے، اس کی سند میں یسار بن ابی الحواری راوی ضعیف ہے (المرج والحدیث جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ تقریباً تصنیف جلد ۱ صفحہ ۲۷۷)

وضاحت ۲: کتبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منگل کے روز سیٹگی لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے مراد وہ منگل کا دن ہے جو چاند کی ستاروں کی تاریخ کے علاوہ ہو (واللہ اعلم)

۴۵۷۵ - (۶۲) وَرَوَى رَزِينٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۵۷۵: رزین نے اس کی مثل حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بَابُ الْفَالِ وَالطَّيْرَةِ

(نیک فال اور بد شگون کی کا بیان)

الفصل الأول

۴۵۷۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طَيْرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ، قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». مَتَّقَ عَلَيْهِ.

پہلی فصل: ۴۵۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، بد شگونی جائز نہیں، ایسی سب چیزوں میں سے فال بہتر ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، نیک فال کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، اچھا کلمہ جو تمہیں سنا لی دے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بد فالی کا آغاز اس طرح ہوا کہ دور جاہلیت میں لوگ پرندے اڑاتے تھے اگر پرندے دائیں جانب اڑ جاتے تو سمجھا جاتا کہ کام ہو جائے گا اور اس کو مبارک سمجھا جاتا۔ اگر بائیں جانب اڑ جاتے تو اس کام کو منحوس سمجھا جاتا اور اسے چھوڑ دیا جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کر دیا اور اس فعل کو بے اصل قرار دیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

۴۵۷۷- (۲) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ— وَلَا صَفْرًا—، وَفَرَمِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بیماری شہدی نہیں ہے بد شگونی بھی نہیں ہے۔ الو بھی نہیں ہے اور صفر بھی نہیں ہے اور کوڑھی شخص سے اس طرح بھاگو، جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (بخاری)

وضاحت: ”ہامہ“ ایک پرندہ ہے جسے منحوس سمجھا جاتا ہے اس کی نظردن میں کمزور رہتی ہے، وہ رات کو اڑتا ہے اور بولتا ہے، غیر آباد جگہ میں رہائش رکھتا ہے۔ دور جاہلیت میں اس پرندے کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ پرندہ جس شخص کے گھر بیٹھ جائے تو اس کے مالک کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیر مالک بن انس سے مروی ہے جبکہ اکثر علماء کہتے ہیں، اہل عرب کا خیال تھا کہ قتل ہونے والے انسان کی روح الو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور الو اس وقت تک چیخا کرتا رہتا ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔ حدیث میں اس نظریہ کی نفی کی گئی ہے۔ ”صفر“ سے مراد سانپ ہے جو پیٹ کو کاٹتا رہتا ہے، جب وہ بھوکا ہوتا ہے۔ بناووقات انسان اس سے فوت ہو جاتا ہے۔ حدیث میں اس کی نفی کی گئی ہے یا اس سے مقصود یہ ہے کہ صفر کے مینے کو منحوس نہ سمجھا جائے یا دور جاہلیت میں لوگ صفر کے مینے کو حرام اور محرم کو حلال قرار دیتے تھے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۰۸)

۴۵۷۸ - (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَانَهَا الطِّبَاءُ فَيَخَالِطُهَا الْبَيْعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۵۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری تھدی نہیں ہے، نہ ابو بردوح ہے اور نہ صفر (کامینہ) منحوس ہے۔ ایک اعرابی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، جو ریتلے علاقے میں رہتے ہیں، ہرنوں کی مانند نظر آتے ہیں اور جب خارشی اونٹ ان کے ساتھ ملتا ہے تو ان سب کو خارشی کر دیتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر معاملہ یوں ہے تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟ (بخاری)

۴۵۷۹ - (۴) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَّءَ— وَلَا صَفْرَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرض تھدی نہیں ہے، نہ ابو بردوح ہے، نہ کوئی ستارہ موثر ہے اور نہ صفر (کامینہ) منحوس ہے (مسلم)
وضاحت: "ستارہ" سے مقصود یہ ہے کہ یہ سمجھا درست نہیں کہ فلاں ستارہ طلوع ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے، اس نظریے کی نفی کی گئی ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

۴۵۸۰ - (۵) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفْرَةَ وَلَا غَوْلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، کوئی مرض تھدی نہیں ہے، نہ صفر (کامینہ) منحوس ہے اور نہ کوئی بھوت ہے (مسلم)
وضاحت: "غول" سے مقصود یہ ہے اہل عرب کا خیال تھا کہ جنگل میں شیاطین جن رہتے ہیں، وہ مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں اور سفر کرنے والوں کو صحیح راہ سے بھٹکا دیتے ہیں اور کبھی انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس خیال کو بھی لٹا قرار دیا گیا ہے (فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۳۲۰)

۴۵۸۱ - (۶) وَهْنٌ عَمْرُو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۸۱: عمرو بن شریہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ "ثقیف" قبیلہ کے وفد میں ایک شخص جذام

کے مرض میں جلا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام ارسال کیا کہ ہم نے تیری بیعت قبول کر لی ہے تو واپس چلا جا (مسلم)

وضاحت: اگرچہ کوئی بیماری از خود متعدی نہیں ہوتی بلکہ اسباب کی وساطت سے ایک شخص کے جراثیم دوسرے انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جراثیم از خود منتقل نہیں ہوتے بلکہ اللہ پاک کے نظام کے مطابق جراثیم کھینچے ہیں۔ اس لئے آپ نے اسے کھلوا بھیجا کہ تو واپس جا تاکہ کمزور ایمان والے مسلمان یہ نظریہ نہ قائم کر لیں کہ بیماری از خود متعدی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

الفصل الثانی

۴۵۸۲ - (۷) **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْإِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فَيْحٌ «شَرْحُ السُّنَّةِ».**

دوسری فصل: ۳۵۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک قال لیتے بدگھوئی نہیں لیتے تھے اور اچھے کام کو پسند کرتے تھے (شرح السنہ)

۴۵۸۳ - (۸) **وَعَنْ قُطَيْبِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْعِيَاْفَةُ — وَالطَّرْفُ — وَالطَّيْرَةُ مِنَ الْجَبْتِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۵۸۳: قطیب بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندوں کو اڑا کر قال لینا، نکلنے سے یا زمین پر غلط کھینچ کر قال لینا اور بدگھوئی لینا، یہ سب جلد میں سے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حیان بن عطاء راوی مقبول ہے (تطبیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۸ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

۴۵۸۴ - (۹) **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الطَّيْرَةُ شِرْكٌ» قَالَهُ ثَلَاثًا، وَمَا مِثْلَ الْإِ — وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: كَانَ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: «وَمَا مِثْلَ الْإِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ». هَذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ.**

۳۵۸۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بدگھوئی شرک ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ پھر فرمایا: ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کرتا ہے (ابوداؤد ترمذی)

امام ترمذی نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاری سے سنا انہوں نے فرمایا: سلیمان بن حرب راوی، اس حدیث کے اس جملہ کہ ”ہم میں سے ہر شخص کو وہم لاحق ہوتا ہے لیکن توکل کے سبب اللہ اس کو دور کر دیتا ہے“ کے بارے میں کہتے تھے کہ میرے نزدیک یہ جملہ عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے۔

۴۵۸۵- (۱۰) وَهَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: «كُلْ نِقْمَةَ بِاللَّهِ، وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈام والے کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور حکم دیا کہ تو اللہ پر اعتماد اور توکل کر کے کھانے میں شریک ہو (ابن ماجہ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مغفل بن فضالہ راوی ضعیف ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۸۷) احادیث ضعیفہ (۳۳۳)

۴۵۸۶- (۱۱) وَهَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ. وَإِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرَاةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ الود بدموح ہوتی ہے؛ نہ کوئی بیماری متحری ہوتی ہے اور نہ بد گھنٹی جائز ہے۔ اگر کسی چیز میں بد گھنٹی ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی (ابوداؤد)

۴۵۸۷- (۱۲) وَهَنْ أَنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَأْسِدُ، يَا نَجِيعُ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کیلئے باہر نکلتے تو آپ کو یہ بات اچھی لگتی کہ آپ (راشد) ”اے رشد والے“ اور (ناج) ”اے مراد پانے والے“ کے کلمات سنیں (ترمذی)

۴۵۸۸- (۱۳) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَإِذَا بَعَثَ غَائِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ، وَرَثِي بِشَرِّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رَثِي كَرَاهِيَةَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا، فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرَثِي بِشَرِّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمُهَا رَثِي كَرَاهِيَةَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ.

۳۵۸۸: میری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدگھونٹی نہیں لیتے تھے۔ آپ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر دکھائی دیتے اور اگر اس کے نام کو ناپسند جانتے تو آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دکھائی دیتے۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو بستی کا نام دریافت فرماتے اور اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے (ابوداؤد)

۴۵۸۹- (۱۴) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمَوْنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمَوْنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذُرُّوْهَا ذَمِيْمَةٌ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں رہا کرتے تھے اس میں ہمارے افراد بھی زیادہ تھے اور ہمارے پاس مال بھی دافر تھا۔ پھر ہم ایسے گھر میں منتقل ہوئے جس میں ہمارے افراد کم ہو گئے اور ہمارے مال میں بھی کمی ہو گئی۔ آپ نے یہ سن کر حکم دیا کہ اس گھر کو چھوڑ دو، یہ گھر اچھا نہیں ہے (ابوداؤد)

۴۵۹۰- (۱۵) وَهَنْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْبِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بِنَ مُسَيْبٍ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدُنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا آبِيْنُ، وَهِيَ أَرْضٌ رَيْبِنَا وَمَيْرَتِنَا، وَإِنَّا وَبَاءَهَا شَدِيدٌ. فَقَالَ: «دَعَهَا عَنكَ؛ فَإِنَّ مِنَ الْقَرِيفِ التَّلْفَ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۹۰: یحییٰ بن عبد اللہ بن بھیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی، جس نے فریہ بن مسیب سے سنا، وہ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہماری زمین کا نام "ابین" ہے ہماری یہ زمین زرخیز ہے اور اسی سے ہمارا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر شدید وبا والی ہے۔ آپ نے زمین کو چھوڑ دینے کا حکم دیا کیونکہ بیماری کے اثرات کے قریب رہنا ہلاکت کا باعث ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

الفصل الثالث

۴۵۹۱- (۱۶) هَنْ عُرْوَةَ بِنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنُهَا النَّوَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْفُرُهُ فَلْيَقُلْ:

اللَّهُمَّ لَا يَأْتِنِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل : ۳۵۹ : عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدگھمنی کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا، نیک فال اچھی چیز ہے اور بدگھمنی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ بات دیکھے تو یہ دعا کرے۔ اے اللہ! عمدہ چیزیں دینے والا صرف تو ہے اور خرابیوں کو دور کرنے والا بھی تو ہی ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸)

بَابُ الْكَهَانَةِ (کہانت کا بیان)

الفصل الأول

۴۵۹۲ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَانَ». قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَنْتَظِرُ. قَالَ: «ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِلُّ أَحَدَكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدُّكُمْ». قَالَ: قُلْتُ: وَمِمَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ — قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ —، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

پہلی فصل : ۴۵۹۲ : معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کچھ کام ایسے ہیں، جنہیں جاہلیت میں ہم کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم بدگلوئی پکڑا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، یہ ایسی چیز ہے جو دل میں بے اختیار پیدا ہو جاتی ہے لیکن تمہیں کام کرنے سے ہرگز نہ روکے۔ اس نے کہا کہ میں نے دریافت کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا، ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں، ان کی لکیروں کے موافق ہو گئیں پھر تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں (مسلم)

وضاحت : ”کاہن“ وہ ہے جو کائنات کے بارے مستقبل کی باتیں بتاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بہت سی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے (تیسیر العزیز الحمید ص ۳۰۷)

۴۵۹۳ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُهَانَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَانْتَهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطُهَا الْحِجِّيُّ، فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرِّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے انہیں بتایا کہ کاہن کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کاہن کبھی کبھی ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی سچی بات کو کوئی جن ایک لیتا

ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرفی کی آواز کی طرح القاء کرتا ہے، پس کاہن لوگ اس میں سو (۱۰۰) سے زیادہ جھوٹ ملائے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۴ - (۳) وَفَضْلَهُ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذَكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرْقِي الشَّيَاطِينَ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ» - فَتُوجِّهِهِ إِلَى الْكُفَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، چٹک فرشتے پاروں میں اترتے ہیں اور جس کام کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں، تو ”شیطان جن“ اسے چوری سنتے ہیں اور کاہنوں کو اس کی خبر دیتے ہیں۔ پس کاہن لوگ اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ کہتے ہیں (بخاری)

۴۵۹۵ - (۴) وَفَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آتَى عَرَافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ لَيْلَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کشدہ یا چوری کا پتہ بتانے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی (مسلم)

۴۵۹۶ - (۵) وَفَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلَيَّ أَيْرُ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ - ، فَلَمَّا انْتَصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيَّ النَّاسَ، فَقَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «وَقَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ؛ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ مقام میں رات کی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ راوی نے بیان کیا آپ نے فرمایا، میرے اللہ نے کہا ہے کہ بندوں میں سے صبح کے وقت کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش برسی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور ستاروں کے منکر

ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ انکار کرنے والے ہیں، ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں (بخاری، مسلم)

۴۵۹۷- (۶) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يَنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ: بِكَوْكَبٍ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ نے آسمان سے جب بھی برکت نازل کی ہے تو لوگوں میں سے ایک گروہ کافر ہو جاتا ہے۔ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی برکات ہیں (مسلم)

الفصل الثانی

۴۵۹۸- (۷) هَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النَّجْوَمِ، أَقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَهُ... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل: ۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا۔ وہ جتنا زیادہ علم نجوم دیکھے گا اتنا ہی زیادہ جادو میں مبتلا ہوگا (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۵۹۹- (۸) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، أَوْ أَتَى امْرَأَةً حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَةً فِي ذُبُرِهَا، فَقَدْ بَرِيَءٌ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۵۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کاهن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا اپنی بیوی کی معدہ میں جماع کیا تو وہ شخص اس وحی سے دور ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (احمد، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم اژم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۵۹۹)

الفصل الثالث

۶۶۰۰- (۹) هُنَّ ابْنَةُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا— لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ— فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ— قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: لِلَّذِي قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. فَسَمِعَهَا مُسْتَرْقُوا السَّمْعَ، وَمُسْتَرْقُوا السَّمْعَ هَكَذَا، بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكِفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَلَدٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ— «فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاجِرِ أَوْ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهَ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ. فَيَقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدِّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل : ۴۶۰۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جب آسمان پر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں، تو اللہ کے فرمان کے باعث خوف کی وجہ سے فرشتوں کے پروں کی لرزش کی آوازیں ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر گرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ اللہ کے اس ارشاد کا ذکر کرتے ہیں، جو اللہ نے فرمایا ہوتا ہے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اس اللہ کا ارشاد ہے جو بلند ہے اور بڑا ہے چنانچہ چوری سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ (حدیث کے راوی) سفیان نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اس کو بیان کیا، ہتھیلی کو ٹیڑھا کیا اور ہتھیلی کی اگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھا۔ گویا اوپر والا شیطان اس فیصلے کو سنتا ہے اور اپنے سے نیچے والے شیطان کی جانب اس کا القاء کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شیطان جادوگر یا کاہن کی زبان پر اس کا القاء کرتا ہے۔ بااوقات شیطان کے القاء سے پہلے اس کو شہاب ثاقب لگتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے کپٹنے سے پہلے وہ اس کا القاء کر دیتا ہے اور وہ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ کا اضافہ کر کے بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اس شخص نے کلاں فلاں دن فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ پس اس کلمہ کے سبب جو آسمان سے ٹانگیا تھا، اس کی بات سچی ہو جاتی ہے (بخاری)

۶۶۰۱- (۱۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَى بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ: «وَلَيْدَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ؛ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ؛ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَجَّ حَمَلَةً

الْعَرْشِ ، ثُمَّ سَجَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ، حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحَ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُوْنُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَحْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاءَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَيَحْطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ ، فَيَقْدِفُوْنَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ ، وَيُؤْمَوْنَ ، فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِئُوْنَ فِيهِ - وَيَزِيدُوْنَ . زَوَاهُ مُسْبَلٌ .

۳۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ جب جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹا کرتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں، ہم کہا کرتے تھے کہ آج کی رات کوئی بڑا انسان پیدا ہوا ہے یا بڑا انسان فوت ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ستارہ کسی شخص کی موت اور زندگی پر نہیں ٹوٹا البتہ ہمارا پروردگار، جس کا نام برکت والا ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش ”سبحان اللہ“ کہتے ہیں بعد ازاں ان سے قریب والے آسمان کے فرشتے ”سبحان اللہ“ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی آواز پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے بعد ازاں عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب والے فرشتے، عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ چنانچہ وہ انہیں اللہ کے فرمان کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں اور پھر آسمانوں والے فرشتے دوسرے فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر جب پہلے آسمان کے فرشتوں تک پہنچتی ہے تو جن شیاطین اس خبر کو چک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی انسانوں تک پہنچاتے ہیں اس وقت ان پر ستارے گرائے جاتے ہیں تو خبر کے جس حصہ کو اس کی اصل شکل میں پیش کرتے ہیں اس حصہ تک تو وہ خبر ہی ہوتی ہے لیکن اس میں جھوٹ کی آمیزش کر کے اضافہ کر لیتے ہیں (مسلم)

۴۶۰۲ - (۱۱) وَهِنَّ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ: جَعَلَهَا زِينَةً لِّلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا؛ فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيحَتَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ. زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا - وَفِي رِوَايَةٍ زَيْنِي -: وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْبِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْآتِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ.

۳۶۶: لہذا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لئے بنایا ہے۔ آسمانوں کی زینت کے لئے، شیطانوں کو مارنے کے لئے، اور یہ ستارے ایسے نشانات ہیں جن کے ذریعے راستے معلوم کئے جاتے ہیں جس شخص نے ان کے بارے میں ان کے علاوہ وضاحت کی، اس نے غلطی کی اور اپنے ان اعمال کو ضائع کیا اور وہ خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتا ہے جن کا اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ امام بخاری نے اس حدیث کو معلق بیان کیا ہے اور روایں کی روایت میں ہے ”اور وہ بلاوجہ ایسی باتیں کرتا ہے، جس کا اسے کوئی علم نہیں اور جن کا علم پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی نہیں ہے۔“

۴۶۰۳- (۱۲) **وَمِنَ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَاللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمِ حَيَاةٍ أَحَدٍ، وَلَا رِزْقِهِ، وَلَا مَوْتَهُ، وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكِذْبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنَّجْمِ.**

۳۶۰۳: اور ربیع رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے "اللہ کی قسم! اللہ نے ستاروں میں کسی کی زندگی، کسی کا رزق اور کسی کی موت نہیں رکھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا محض بھانہ بناتے ہیں۔"

۴۶۰۴- (۱۳) **وَمِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ؛ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ، الْمُنْجِمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ». رَوَاهُ رِزِينٌ.**

۳۶۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم نجوم کا کوئی باب ان مقاصد کے علاوہ جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے، کسی اور غرض سے سیکھا تو اس شخص نے جاودہ کا علم حاصل کیا۔ نجومی کاهن ہوتا ہے اور کاهن جاودہ ہوتا ہے اور جاودہ کافر ہوتا ہے (رزین) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

۴۶۰۵- (۱۴) **وَمِنَ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ، يَقُولُونَ: سُقِينَا بَنُوهُ الْمَجْدَحِ». ... رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

۳۶۰۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ اپنے بندوں سے پانچ سال تک بارش روک لے بعد ازاں بارش برسائے تو لوگوں کا ایک گروہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے لگ جائے گا۔ وہ گروہ کے گاکہ ہم پر فلاں ستارے کی ظلیل بارش برسی ہے (نسائی) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوزة علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۶)

کِتَابُ الرُّؤْيَا

(خواب کی شرعی حیثیت اور اس کی تعبیر کا بیان)

الفصل الأول

۴۶۰۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ يَتَّقِ مِنَ النَّبُوءِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ». زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل: ۳۶۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت میں سے خوشخبری دینے والی باتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ خوشخبریوں سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسے خواب (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ سمجھنا درست نہیں کہ سچے خواب نبوت ہیں کیونکہ اگر سچے خوابوں کو نبوت کے ساتھ تعبیر دی گئی ہے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ شبہ شبہ یہ بن گیا ہے جیسے کوئی شخص کھڑا ہو کر بلند آواز کے ساتھ "اشدان لالا اللہ" کہتا ہے تو اس کو مؤذن نہیں کہا جا سکتا حالانکہ یہ کلمہ اذان کا جزو ہے اور جیسا کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر قرآن پاک میں سے کچھ پڑھتا ہے اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح ایسے خوابوں کو نبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مزید برآں ام کرنا سے مروی حدیث کہ "نبوت ختم ہو گئی ہے اور نیک خواب باقی ہیں" بھی اس معنی کی تائید کر رہی ہے کہ ایسے خواب نبوت ہیں البتہ رؤیا صالحہ اور الہام سے انکار نہیں کیا جا سکتا (تنقیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

۴۶۰۷- (۲) وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: «يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ».

۳۶۰۷: عطاء بن یسار سے مروی روایت میں امام مالک نے اضافہ بتایا ہے کہ ایسے خواب (وہ ہیں) جن کو مسلمان دیکھتے ہیں یا انہیں دکھائے جاتے ہیں۔

۴۶۰۸- (۳) وَهَذَا نَحْوُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ بَسْتَةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنْ النَّبُوءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے خواب نبوت کا چھبالیسواں حصہ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس سے مراد مومن کا ہر خواب نہیں بلکہ ایسے خواب مراد ہیں بشرطیکہ مومن بھی صالح ہو اس لئے کہ بعض دفعہ مومن کو ایسا خواب نظر آتا ہے جو اچھا نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے لوگوں کے تین درجات ہیں۔ انبیاء علیہم

اصلوٰۃ والسلام کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں البتہ ان میں سے کچھ خواب ایسے ہو سکتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہے اور صالحین کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔ ان کے بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کے خواب سچے بھی ہو سکتے ہیں اور نفسانی توہمت بھی ہو سکتے ہیں جبکہ برے لوگوں کے خواب کم ہی سچے ہوتے ہیں۔ اور کفار کے خوابوں میں شاید ہی کوئی خواب سچا ہو۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ جو لوگ سچی باتیں کرتے ہیں ان کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بعض کفار کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں لیکن ایسا شاذ ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے دونوں ساتھیوں کے خواب ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

۴۶۰۹ - (۴) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے نبی الخیقت مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۰ - (۵) وَهَنَّ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۱ - (۶) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْبِقِظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ غمگین مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۲ - (۷) وَهَنَّ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَسْتَعِزْ بِثَلَاثَا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۱۲: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب

سے ہیں اور برے خیالات شیطان کی جانب سے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کو صرف اس شخص کے سامنے بیان کرے، جس کو وہ اچھا جانتا ہے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس کو ناپسندیدہ خواب کے شر اور شیطان کے شر سے پناہ طلب کرے اور تین بار بائیں جانب تھوکے، کسی کے سامنے اس کو بیان نہ کرے، بلاشبہ برا خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری، مسلم)

۴۶۱۳ - (۸) وَفَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَّصِقْ عَنْ نِسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوکے اور تین بار اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ سویا ہوا تھا، اس کو بدل دے (مسلم)

۴۶۱۴ - (۹) وَفَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكْذِبْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ السُّبُورَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ السُّبُورَةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ: «وَأَنَا أَقُولُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَحْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضِهِ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقْمْ فَلْيَصَلِّ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْعُلَّ فِي النَّوْمِ، وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ. وَيُقَالُ: الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب ہو گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھایا لیسواں حصہ ہے اور جو خواب نبوت کا حصہ ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ محمد بن سیرن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ کچھ خواب نفس کے وساوس ہیں، کچھ شیطان کے ڈراوے ہوتے ہیں جبکہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہوتے ہیں۔ پس جو شخص کسی ناپسندیدہ خواب کو دیکھے تو وہ اسے کسی کے پاس بیان نہ کرے بلکہ وہ نیند سے بیدار ہو جائے اور نماز پڑھنے لگے۔ نیز محمد بن سیرن حالت نیند میں گردن میں طوق دیکھنے کو ناپسندیدہ جانتے تھے البتہ پاؤں میں بیڑیاں پسند تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ (اگر کوئی شخص) خواب میں بیڑیاں دیکھے تو اس کی تعبیر اسلام میں ثابت قدی ہے (بخاری، مسلم)

۴۶۱۴ - (۱۰) قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهَشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَقَالَ يُونُسُ : لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ .

وَقَالَ مُسْلِمٌ : لَا أَذِرِّي هُوَ الْحَدِيثُ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سَيْرِينَ ؟ .

وَفِي رِوَايَةِ نَحْوِهِ ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ : «وَأَكْرَهُ الْعُلَّ . . .» إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ .

۳۶۵ : امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ثناء 'یونس' ہشام اور ابو حلال نے ابن سیرین سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور یونس نے بیان کیا 'میرا خیال ہے کہ یہ حدیث جس میں پاؤں میں بیڑی دیکھنے کا ذکر ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مسلم نے بیان کیا 'میں نہیں جانتا کہ یہ جملہ حدیث میں ہے یا ابن سیرین کا قول ہے۔ اور ایک دوسری روایت اس کی مثل ہے۔ اور اس دوسری روایت میں اس قول کو کہ "میں گردن میں طوق پہننے کو مکروہ جانتا ہوں..." آخر کلام تک حدیث میں داخل کر دیا گیا ہے۔

۶۱۶- (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ . قَالَ : فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ : «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میرا سر کاٹا گیا ہے۔ جابر نے بیان کیا، اس کا یہ خواب سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا، جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں مذاق کرے تو وہ ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے (مسلم)

۶۱۷- (۱۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا بَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ ، فَأَوْتَيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ — ، فَأَوْلَتْ أَنْ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا ، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ ، وَأَنْ دِينَنَا قَدْ طَابَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۳۶۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ایک رات دیکھا، جیسا کہ سونے والا خواب دیکھتا ہے گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس "ابن طاب" قسم کی تانہ کھجوروں میں سے کچھ لائی گئیں تو میں نے اس کی تعبیروں کی کہ ہمارے لئے دنیا میں بلندی ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے (مسلم)

وضاحت : "رطب ابن طاب" کھجور کی ایک قسم ہے جو ابن طاب نامی آدمی کی طرف منسوب ہے۔

(مکتبہ سعید العلم جلد ۲ صفحہ ۵۲۰)

۶۱۸- (۱۳) **وَمَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ — إِلَى أَنهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجْرَةٌ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُتْرَبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ: أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۳۶۱۸: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مکہ کمرہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا خیال ”یمامہ“ یا ”ہجر“ شہر کی طرف گیا لیکن وہ شہر شہرپ (مدینہ منورہ) نکلا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس سے مراد وہ صحابہ کرام تھے جو میدان احد میں شہید ہوئے۔ پھر میں نے اسے دوبارہ ہلایا تو وہ پلے سے بھی اچھی تھی اس سے مراد مؤمنوں کا اجتماع اور وہ فتح تھی جو اللہ نے عطا کی (بخاری، مسلم)

۶۱۹- (۱۴) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ آتَيْتُ — بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سَوَازِنٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبَّرًا عَلَيَّ —، فَأَوْجِحِي إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا، فَانْفُخْتَهُمَا، فَذَهَبًا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكُذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ — وَفِي رِوَايَةٍ: «يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسْتَلِمَةٌ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ.» لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.**

۳۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے، میری ہتھیلیوں میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے وہ مجھ پر گراں گزرتے تھے تو میری جانب وحی کی گئی کہ ان کو پھونک اریں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ میں نے ان دونوں سے مراد وہ کذاب سمجھے جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا۔ (بخاری، مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ان میں ایک ”سئلہ“ جو یمامہ والا ہے اور دوسرا ”عنسی“ ہے جو صنعاء والا ہے۔ (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) میں نے اس روایت کو بخاری، مسلم میں نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے ترمذی سے اس کو نقل کیا ہے۔

وضاحت: اسود عنسی کاہن اور شہیدہ باز تھا اس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ہاذان“ کو یمن کا گورنر بنایا تھا، اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا ”شہر“ گورنر بنا تو اسود عنسی نے ”شہر بن ہاذان“ کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی سے نکاح کر لیا اور یمن کے تمام اطراف پر قابض ہو گیا پتا نہیہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یمن کے پانچ سرداروں کو اسودعسی کے ساتھ لڑائی کرنے کا حکم دیا۔ ان میں فیروز بھی تھا، اس نے اسودعسی کو اس کے بستر پر قتل کیا۔ آسمانوں سے اس کے قتل کی خبر رات کو ہی آپ کے پاس پہنچ گئی تھی۔ آپ نے صحابہ کرام کو خوشخبری سنائی اور فرمایا: فیروز کامیاب ہو گیا۔ اس سے دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور سید کذاب جس نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نے خلافت صدیقی میں قتل کیا (تنفیح الرواة جلد صفحہ ۲۷۵)

۴۶۲۰- (۱۵) وَهِنَّ امُّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَقَصَّصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۰: ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں عثمان بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے جو اس کے بعد جاری رہے گا (بخاری)

۴۶۲۱- (۱۶) وَهِنَّ سَمْرَةَ بِنْتُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: «فَإِن رَأَى أَحَدٌ فَصَّهَا، فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ. فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي، فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَأَذَارَ رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلْبٌ مِنْ حَدِيدٍ، يَدْخُلُهُ فِي شِدْقِهِ، فَيَشْفُقُهُ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْأَخْرَجِي مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتِمُ شِدْقَهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ، فَنَاطَلَقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَفِيهْرُ— أَوْ صَخْرَةً يَشْدُخُ بِهَا— رَأْسَهُ، فَأَذَا ضَرَبَهُ تَدَاهَدَهُ الْحَجَرُ، فَنَاطَلِقُ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتِمُ رَأْسَهُ، وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ، فَنَاطَلَقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا إِلَى ثَقَبٍ مِثْلِ التَّنُورِ أَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَسَفْلُهُ وَاسِعٌ، تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَأَذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاءٌ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ. فَنَاطَلَقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ. وَعَلَى سَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلَ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَأَذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كَلِمًا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ— بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: أَنْطَلِقُ فَنَاطَلَقْنَا، حَتَّى

إِنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خُضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِيَّانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ، بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بَيْنَ الشَّجَرَةِ، فَادْخَلَانِي ذَارًا أَوْسَطَ الشَّجَرَةِ، لَمْ أَرَقَطُ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رَجَالٌ سُيُوحٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِيَّانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا، فَصَعِدَا بَيْنَ الشَّجَرَةِ، فَادْخَلَانِي ذَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا، فِيهَا سُيُوحٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّكُمَا قَدْ طَوَقْتُمَانِي - اللَّيْلَةَ فَاخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ. قَالَا: نَعَمْ؛ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتَّى قَبْلُغَ الْأَفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدِّخُ رَأْسَهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفَعَّلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقَبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الشَّهْرِ أَكَلَ الرِّبَا. وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ. وَالصَّيَّانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ. وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ. وَالذَّارُ الْأَوَّلَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِينَ. وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ. وَأَنَا جِبْرِئِيلُ - وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْقِعْ رَأْسَكَ، فَزَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ - وَفِي رِوَايَةٍ -: مِثْلُ الرُّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ - قَالَا: ذَلِكَ مِثْرُكَ. قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مِثْرِي. قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلِمَ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مِثْرَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ فِي «بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ».

۴۴۱: سرہ بن جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ ہمارے جانب اپنا چہرہ پھیر کر متوجہ ہوتے۔ آپ دریافت فرماتے: 'آج رات تم میں سے کس شخص نے خواب دیکھا ہے؟' راوی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا۔ آپ جواب میں "جو اللہ چاہتا ہے" فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: 'البتہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس وہ شخص آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی جانب لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی کٹھی تھی وہ اس کو اس شخص کی ایک باجھ میں داخل کرنا اور اس کی گدی تک اس کو چیرتا تھا پھر اس کی دوسری باجھ کے ساتھ بھی اسی طرح کرتا۔ اس دوران اس کی پہلی باجھ درست ہو جاتی تو وہ دوبارہ اسے کٹھی کے ساتھ چیرتا۔ میں نے دریافت کیا: 'یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: 'آپ! پٹیں۔ ہم پہلے یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے سر پر پتر لے کر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ اس کے سر کو پھل رہا تھا جب وہ اسے پھرارتا تو پھر لڑھک جاتا، وہ پھر اٹھانے کے لئے اس کی جانب چلتا، اس تک پہنچتا نہیں تھا کہ اس کا سر درست ہو جاتا اور وہ پہلے جیسا ہو جاتا۔ وہ پھر اس کی جانب جاتا اور اس کو پھرارتا۔ میں نے دریافت کیا: 'یہ کیا ہے؟ ان دونوں

نے مجھ سے کہا، 'آپ چلیں۔ ہم چلے ہم ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو نخور کے مشابہ تھا اس کے اوپر کا حصہ اور چلا حصہ کھلا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو اس میں موجود لوگ بھی بلندی کی جانب آتے، قریب تھا کہ اس سے باہر نکل جائیں اور جب آگ نیچے جاتی تو لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا، 'آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پہنچے اس میں ایک شخص نہر کے درمیان کھڑا تھا اور ایک شخص نہر کے کنارے پر تھا اس کے آگے پھرتے، نہر میں موجود شخص جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اسے واپس لوٹا دیتا وہ جب بھی باہر نکلنا چاہتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا تو وہ وہیں لوٹ جاتا، جہاں پہلے تھا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا، 'آپ چلیں۔ چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرسبز شاداب باغ کے قریب گئے، جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اور درخت کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا انسان اور کچھ بچے تھے اور وہاں ایک شخص درخت کے قریب تھا اس کے سامنے آگ تھی جس کو وہ جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، انہوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور درخت کے درمیان ایک مکان میں لے گئے، میں نے اس سے بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے پھر انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور ایک دوسرے درخت پر لے گئے، وہ مجھے ایک مکان میں لے گئے جو پہلے مکان سے بھی زیادہ خوب صورت اور بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان لوگ تھے آپ نے فرمایا، میں نے ان سے دریافت کیا، آج رات تم نے مجھے سیر کرائی ہے، مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ضرور! وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کی ہاتھیں چیری جا رہی ہیں، وہ جھوٹا انسان تھا جھوٹی باتیں کرتا تھا اور اس سے جھوٹی باتیں لے کر اطراف و اکناف میں پھینکی جاتی تھیں، قیامت تک اس کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کھلا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص تھا جس کو اللہ نے قرآن پاک کا علم عطا کیا لیکن وہ رات بھر سویا رہا اور دن بھر اس کے مطابق عمل نہ کیا، اس کے ساتھ قیامت تک یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اور جن لوگوں کو آپ نے نخور میں دیکھا ہے وہ زانی ہیں۔ اور جس شخص کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سوخور ہے اور وہ بوڑھا شخص، جس کو آپ نے درخت کے تنے کے پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ دوزخ کا دربان فرشتہ ہے۔ اور پہلا مکان جس میں آپ داخل ہوئے تھے، وہ عام مومنوں کی رہائش گاہ ہے اور یہ مکان شداء کی رہائش گاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ مکائیل ہیں۔ آپ سر اٹھائیں، میں نے سر اٹھایا تو میرے سر پر بادل جیسی کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سفید بادل کی طرح تھی، انہوں نے بتایا کہ وہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے کہا، مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو جاؤں؟ انہوں نے کہا، ابھی آپ کی عمر بابتی ہے، ختم نہیں ہوئی، جب آپ کی عمر ختم ہو جائے گی تو آپ اپنی رہائش گاہ میں داخل ہو سکیں گے (بخاری)

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مدینہ منورہ کو دیکھنا" حرم مدینہ کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۶۲۲- (۱۷) عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَزْبَعَيْنِ جُزْءٌ مِنَ النَّبُوءِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ— مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا تُحَدِّثُ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَيْبِسًا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ تُعْبَرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقْصُهَا إِلَّا عَلَى وَاِدٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

دوسری فصل : ۳۶۲۲ : ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کا خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے اور خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے یعنی اسے استقرار حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خواب کو بیان نہ کرے۔ جب خواب بیان کر دیا جائے تو خواب واقع ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا، خواب صرف دوست یا سمجھدار شخص سے بیان کرو (ترمذی) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، خواب پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ ہو۔ اور جب تعبیر ہو جائے تو وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا، خواب کا ذکر کسی دوست یا سمجھدار شخص کے پاس کرو۔

۶۲۳- (۱۸) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ— فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: «إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ؛ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۶۲۳ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”ورقہ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا کہ ”ورقہ“ آپ کی تصدیق کرتا تھا لیکن وہ آپ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مجھے خواب میں نظر آیا، اس کے بدن پر سفید لباس تھا اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کا لباس یہ نہ ہوتا (احمد ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عثمان بن عبد الرحمن راوی قوی نہیں ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۵۰، البحر والتعديل جلد ۶ صفحہ ۸۶۰، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۱۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳، تخریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۸۰، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

۴۶۲۴- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي حُزَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمَ، أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَصْطَحَّ لَهُ وَقَالَ: «صَدَقَ رُؤْيَاكَ، فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ: كَانَ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. فِي بَابٍ: «مَنَابِ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا».

۳۷۲۳: ابن خزیمہ بن ثابت اپنے چچا ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے خواب میں دیکھا جیسا کہ خواب دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے۔ اس نے آپ کو مطلع کیا تو آپ اس کے لئے لیت گئے اور فرمایا، اپنا خواب سچا کر لے۔ چنانچہ اس نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ (شرح السنہ) اور ہم ابو بکرؓ کی حدیث "ہو یا آسمان سے ترازو اترا" کو ابو بکرؓ اور عمرؓ کے فضائل میں بیان کریں گے۔

الفصل الثالث

۴۶۲۵- (۲۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» فَيَقْصُ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَاتَّهَمَا ابْتِعَانِي، وَاتَّهَمَا قَالَا لِي: أَنْظِلْنِي، وَإِنِّي أَنْظَلْتُ مَعَهُمَا». وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطَوْلِهِ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ، وَهِيَ قَوْلُهُ: «فَاتَّبَعْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرٍ الرَّبِيعُ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ الْوِلْدَانِ رَأَيْتُهُمْ قَطُ. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا، مَا هُوَ لَآءٍ؟» قَالَ: «قَالَا لِي: أَنْظِلْنِي، فَاَنْظَلْنَا، فَاَنْتَهَيْتَنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرِ رَوْضَةً قَطُ أَعْظَمَ مِنْهَا، وَلَا أَحْسَنَ». قَالَ: «قَالَا لِي: اِرْقُ فِيهَا». قَالَ: «فَارْتَقَيْتَا فِيهَا، فَاَنْتَهَيْتَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بَلَيْنَ دَهَبٍ، وَلَبِنَ فِضَّةٍ، فَاتَّبَعْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفَتَحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَانَا فِيهَا رَجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْفِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ، وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَفْجَحِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ». قَالَ: «قَالَا لَهُمْ: إِذْهَبُوا، فَفَعَمُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ». قَالَ: «وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ - فِي الْبِيضِ، فَذَهَبُوا، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ». وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ: «وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالْوِلْدَانُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

كَانُوا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَطْرًا مِنْهُمْ قَبِيحٌ؛ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا.
تَحَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۳۵: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرام سے ریافت فرماتے، کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس آپ کے سامنے وہ شخص خواب بیان کرتا جس کے لئے اللہ چاہتا کہ وہ خواب بیان کرے۔ ایک صبح آپ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا، آپ چلیں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ اور پہلی فصل میں جو طویل حدیث گزر چکی ہے اس کی مثل حدیث بیان کی البتہ اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہم نہایت سرسبز باغیچے میں آئے، جس میں موسم بہار کے ہر طرح کے پھول تھے اور باغیچے کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا، اس کے طویل ہونے کی وجہ سے اس کا سر نظر نہیں آ رہا تھا اور اس شخص کے گرد بڑی تعداد میں بچے تھے۔ میں نے کبھی کسی کے گرد اتنی کثرت سے بچے نہیں دیکھے تھے (آپ نے فرمایا) میں نے ان دونوں سے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا، آپ چلیں۔ ہم چلے تو ہم ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے، میں نے اس سے بڑا اور نوب صورت باغ نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا، آپ اس پر چڑھیں چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شجر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا، ہم شجر کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا، ہم اس میں داخل ہو گئے۔ ہمیں اس میں چند اشخاص ملے جن کا آدھا جسم بہت خوب صورت تھا اور آدھا جسم بہت بد صورت تھا۔ آپ نے فرمایا، ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ اس شجر میں نوط لگاؤ۔ آپ نے فرمایا، چاک ایک چوڑی بہتی ہوئی نرہ ہماری نظر بڑی اس کا پانی دودھ کی مانند سفید تھا وہ لوگ اس میں داخل ہو گئے بعد ازاں ہماری جانب واپس لوٹے تو ان کی بد صورتی ختم ہو چکی تھی، وہ بہت زیادہ خوب صورت شکل میں تھے اور اس روایت میں جو اضافہ ہے اس کی تعبیر آپ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ طویل القامت شخص جو باغیچے میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے ان کے گرد تھے، یہ وہ بچے تھے جو بچپن میں فطرت پر فوت ہو گئے تھے۔ بعض مسلمانوں نے سوال اٹھایا، اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے بھی؟ آپ نے فرمایا، مشرکوں کے بچے بھی، اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوب صورت اور آدھا بد صورت تھا ان کے بارے میں آپ نے فرمایا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے اعمال کے ساتھ برے اعمال بھی کئے تھے لیکن اللہ نے ان کو معاف کر دیا (بخاری)

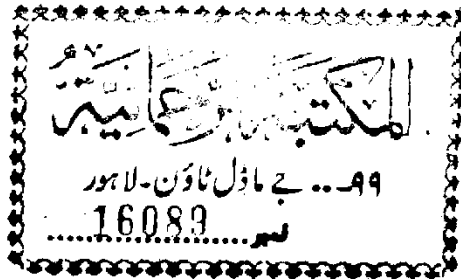
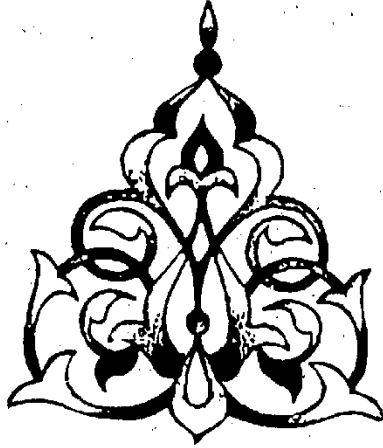
۴۱۳۶- (۲۱) وَهَذَا مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ أَقْرَبِي
الْفَرِيُّ - أَنْ يُرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرِيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۱۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (بخاری)

۶۶۲۷- (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَصْلَقُ
الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَالْإِسْنَادِيُّ، وَالْأَزْمَعِيُّ.

۴۶۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ
سچے خواب سحری کے وقت کے ہیں (ترمذی داری)۔

www.KitaboSunnat.com



مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاة المفاہیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمدیہ

پلاٹ نمبر ۱۹، طبع ماہیول